CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

ازدواجی زندگی خوشگوار اور کامیاب
بنانے کیلئے ایک بہترین کتاب

ہر مسلمان شوہر کیلئے ایک مفید اور ضروری کتاب

تحفۂ دولہا

مولانا محمد حنیف عبدالمجید

- نیک شوہر کی صفات
- دولہا کے والد اور والدہ کو نصیحتیں
- ولیمہ کا طریقہ مسنون
- رشتہ ازدواج کا پہلا زینہ
- نیک بیوی کا انتخاب
- دولہا کی طرف سے دلہن کو نصیحتیں
- بیوی کو دیندار بنانے کی آسان تدبیریں
- میاں بیوی کے جھگڑوں سے نجات کے لیے چند ہدایات
- ان جیسی دوسرے مسائل کے حل پر اپنی نوعیت کی اہم کتاب

جسیم بکڈپو پرائیویٹ لمیٹیڈ جامع مسجد دہلی

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہر مسلمان شوہر کے لئے ایک مفید اور ضروری کتاب

تحفۂ دولہا

ازدواجی زندگی خوشگوار اور کامیاب بنانے کے لئے ایک بہترین کتاب

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی مدظلہ

استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی ۵

جمع وترتیب

مولانا محمد حنیف عبد المجید

سابق استاذ و رفیق دار الافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی

ناشر

جسیم بکڈپو پرائیوٹ لیمیٹیڈ

۱۰۴ ٹیا محل جامع مسجد دہلی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کتاب کا نام ---------------- تحفہ دولہا

مؤلف ---------- مولانا محمد حنیف عبد المجید

باہتمام ----------------

اشاعت ----------------

تعداد ---------------- ۱۱۰۰ گیارہ سو

ناشر ----------------

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Collection Of Adovcate Showkat

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ ازدواج یعنی میاں بیوی کے باہمی رشتے میں دونوں جانب ایک دوسرے پر کچھ حقوق واجب ہو جاتے ہیں اگر ان حقوق کی رعایت رکھی جائے تو گھر نمونہ جنت بن سکتا ہے اور اگر خدانخواستہ ان حقوق کی ادئیگی سے پہلو تہی کی جائے تو یہ باہمی رشتہ رحمت و راحت کے بجائے زحمت و مصیبت بن جاتا ہے۔ اس طرح ان حقوق کے علاوہ کچھ اور مستحب و مناسب امور ہیں جنکی رعایت سے یہ رشتہ مضبوط و مستحکم ہو سکتا ہے۔

شریعت اسلامی کا کمال یہ ہے کہ احکام کو کسی سے صرف جبراً نہیں منوایا جاتا ہے بلکہ ان کی ادائیگی پر فضائل و مناقب بیان کئے جاتے ہیں کہ ان حقوق کی ادائیگی پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں قیامت میں کیا ملے گا۔

یعنی شرعی احکام پر عمل کرنے میں دہرا فائدہ ہوتا ہے کہ دنیوی فائدے کے ساتھ ساتھ اخروی فائدہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اور اس کی نعمتوں کی صورت میں مل سکتا ہے۔

شریعت نے خاندان کے احکام پر جتنا زور دیا ہے احادیث کے مطالعہ سے اس کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی (الحدیث)

کہ تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کیلئے سب سے بہتر ہوں اس سے اندازہ لگائیے کہ اسلام گھر کی خوشی کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔

یہ کتاب جو تحفہ دولہا کے نام سے موسوم ہے ہمارے دوست مولانا محمد حنیف صاحب اور ان کے دوستوں نے مل کر مرتب کی ہے اس سے پہلے وہ تحفہ دلہن کے نام سے بھی ایک مفید کتاب مرتب کر چکے ہیں ان دونوں کتابوں میں دولہا و دلہن کے باہمی رشتہ کے متعلق احکام و آداب کی تفصیل بھی ہے اور اس سلسلے میں مفید مشورے بھی دیئے گئے ہیں بندہ کے خیال میں یہ دونوں نہایت مفید کتابیں جو نہ صرف دلہا و دلہن کیلئے مفید ہیں بلکہ دونوں جانب کے خاندانوں کیلئے بھی خوشیوں کا ذریعہ بن سکتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کتابوں کو قبولیت نصیب فرمائے اور امت مسلمہ کو ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اور مولانا موصوف کو ایسی مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے بندہ کے خیال میں یہ کتابیں ہر مسلمان گھرانے میں پڑھی جانی چاہیئے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عنوان	صفحہ

حرف آغاز	۱۲
آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں	۱۴
رشتہ ازدواج کا پہلا زینہ نیک بیوی کا انتخاب	۱۷
ہونے والی بیوی میں ان صفات کا دیکھنا ضروری ہے	۲۲
دین داری	۲۲
حسب نسب	۲۵
حسن جمال	۲۷
ایک مفید تدبیر	۳۱
رسم منگنی	۳۳
منگنی کے بعد احتیاطیں	۳۵
خطبہ نکاح کا پیغام	۳۸
حق مہر	۴۵
مہر کی شرعی حیثیت	۴۹
مہر کی مقدار کا مسئلہ	۵۱
مہر کی دو قسمیں	۵۳
مہر ادا کرنے کا آسان حل	۵۵
جہیز کی حقیقت	۵۶
کچھ جہیز کے بارے میں	۶۰
جہیز کی خرابیاں	۶۲
وضاحت	۶۵
شادی یا تجارت؟	۶۷
جہیز کی تباہ کاری	۶۸

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

باضمیر لوگوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ ۶۸
عورتوں کی حق تلفی ۶۹
اصلاح معاشرہ اور نوجوانوں کی ذمہ داری ۷۰
سہاگ رات ۷۱
شادی بیاہ کی رسمیں ۷۳
نکاح اور ولیمہ......چند سوالات کا جواب ۷۸
لڑکی سے اجازت لینا ۸۰
شادی کی دعوت اور بارات ۸۱
لڑکی کو جہیز دینے سے اس کا حق وراثت ختم نہیں ہوتا ۸۳
ایک بری رسم ۸۶
ولیمہ مسنونہ کا طریقہ غیر مسنونہ ۸۷
فرض سے زیادہ سنت کا اہتمام ۹۰
قرض لیکر ولیمہ کرنا ۹۱
مختصر ولیمہ ۹۲
دعوت ولیمہ میں کھانے کی اقسام ۹۴
دعوت ولیمہ کے لئے کارڈ ۹۵
ولیمہ مسنونہ اور وڈیو فلم ۹۷
مخلوط اجتماع اور بے پردگی ۹۹
کھڑے ہو کر کھانا کھانا ۱۰۰
تقریبات میں کھڑے ہو کر کھانے پینے کا حکم ۱۰۳
دولہا کو چند ہدایات ۱۰۴
دوسری نصیحت ۱۰۸
دولہا کی طرف سے دلہن کو پہلی رات میں نصیحت ۱۱۱
ساس بہو میں محبت پیدا کرنے کا آسان نسخہ ۱۱۶

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کیا شوہر مجازی خدا ہوتا ہے؟ ۱۱۶
بیوی کو شرعی احکام پر عمل سے نہ روکیں ۱۱۷
بیوی کو دین دار بنانے کیلئے خود دین داری نہ چھوڑیئے ۱۲۱
اپنے ذہن کے معیار کو بدلئے ۱۲۴
بیوی کی محبت کا معیار ۱۲۵
ہر صورت میں مردوں کو اپنی بیوی کی قدر کرنی چاہئے ۱۲۸
عورتوں کی دو صفتیں قابل تعریف ہیں ۱۲۹
اپنی بیوی سے محبت کیجئے ۱۲۹
محبت کا ایک بلند مقام ۱۳۰
حرام سے بچنے کا واحد ذریعہ ۱۳۰
احسان اور ازدواجی زندگی ۱۳۶
چھوٹی ہوئی سنت زندہ کیجئے ۱۴۰
بیوی کو تھوڑا بہت تو روٹھنے کا حق ہے ۱۴۳
بیوی کو شاگرد نہ سمجھئے ۱۴۵
نرم لہجہ میٹھی زبان ۱۴۷
اس پر عمل کرنے کیلئے ایک سوچ ۱۵۱
بیوی سے مناظرانہ روش کے بجائے داعیانہ اسلوب اختیار کیجئے ۱۵۳
بیوی کی تعریف بھی کرنی چاہئے ۱۵۶
ایک چھپا ہوا ظلم ۱۵۷
بیوی کی نااتفاقی کی وجہ سے تکلیف اٹھانا بھی مجاہدہ ہے ۱۵۹
بیوی سے محبت بڑھنا علامت تقویٰ ہے ۱۶۰
بیوی سے تعلق رکھنا ۱۶۰
بیوی سے محبت کا غیر معتبر درجہ ۱۶۱
بیبیاں حوروں سے افضل ہوں گی ۱۶۴
بیوی ایک مخلص دوست ۱۶۴

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کیوں؟ .... کیا؟ .... سے بچئے ۱۸۰
اگر یہ کوتاہیاں آپ کی بہن یا بیٹی میں ہوتیں ۱۸۴
دکان بند کرنے کے ساتھ دکان کی فکروں کو بھی تالا لگا دیجئے ۱۸۷
کسی کا غصہ کسی پر نہ اتاریں ۱۸۸
گھر جانے سے پہلے ۱۹۱
اپنی بیوی کو بیمار نہ کیجئے ۱۹۴
تنقید سے پرہیز کیجئے ۲۰۲
قصور آپ ہی کا ہے ۲۰۸
دینی سوچ رکھنے والے ۲۱۱
خطرناک غلطیاں ۲۱۷
دوسری خطرناک غلطی ۲۲۰
عورت کی پیدائش ٹیڑھی پسلی سے ہونے کا مطلب ۲۲۵
یہ عورت کی مذمت کی بات نہیں ہے ۲۲۶
عورت کا ٹیڑھا پن ایک فطری تقاضہ ہے ۲۲۶
غفلت عورت کیلئے حسن ہے ۲۲۷
زبردستی سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو ۲۲۸
اس کی کوئی عادت پسندیدہ بھی ہوگی ۲۲۸
اچھائی تلاش کرو تو مل جائے گی ۲۳۰
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں ۲۳۰
عورت کے اچھے وصف کی طرف نگاہ کرو ۲۳۱
ہمارے معاشرے کی خواتین دنیا کی حوریں ہیں ۲۳۳
نافرمان بیوی کا شرعی حکم ۲۳۴
بیوی کی اصلاح کے تین درجات ۲۳۵
بیویوں کے ساتھ آپ ﷺ کا سلوک ۲۳۶

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

آپ ﷺ کی سنت ۲۳۶
صرف دعویٰ کافی نہیں ۲۳۸
میاں بیوی کے تعلقات کی اہمیت ۲۴۰
عورتیں تمہارے پاس قیدی ہیں ۲۴۰
عورت نے تمہارے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں ۲۴۱
ساس سسر کی خدمت واجب نہیں ۲۴۲
ساس سسر کی خدمت اس کی سعادت مندی ہے ۲۴۲
بہو کی خدمت کی قدر کریں ۲۴۳
ایک عجیب واقعہ ۲۴۳
شوہر اپنے ماں باپ کی خدمت خود کرے ۲۴۵
عورت کو اجازت کے بغیر باہر جانا جائز نہیں ۲۴۵
دونوں مل کر زندگی کی گاڑی کو چلائیں ۲۴۶
اگر بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ۲۴۶
بیوی کو جیب خرچ الگ دیا جائے ۲۴۷
خرچہ میں فراخ دلی سے کام لینا چاہئے ۲۴۸
فضول خرچی کی حد ۲۵۰
یہ اسراف میں داخل نہیں ۲۵۰
آمدنی کے مطابق کشادگی ہونی چاہئے ۲۵۱
بیوی کا ہم پر کیا حق ہے ۲۵۱
گھر سے دور رہنے کی مدت ۲۵۳
بہتر لوگ کون ہیں ۲۵۴
آج کے دور میں خوش اخلاقی ۲۵۵
حسن اخلاق دل کی کیفیت کا نام ہے ۲۵۶
اخلاق پیدا کرنے کا طریقہ ۲۵۶

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اللہ کی بندیوں کو نہ مارو ۲۵۷
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی اس لائق تھے ۲۵۸
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بد مزاج عورتوں کیلئے سفارش ۲۶۰
عورتوں کی جہالت اور بد تمیزی کا علاج ۲۶۳
عورت کو حتی الوسع تنگ نہ کیا جائے ۲۶۳
دولہا کے والد اور والدہ کو نصیحت ۲۶۴
بیٹے اور بہو کو الگ نہ رہنے دینا ظلم ہے ۲۶۸
حتی الامکان دو بہوؤں کو ایک ساتھ نہ رکھیں ۲۷۶
کیا یہ بہتر ہے......؟ ۲۷۸
دوسرا نقصان ۲۸۰
یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ ۲۸۰
تیسرا نقصان ۲۸۱
چوتھا نقصان ۲۸۱
آپ اور آپ کے شوہر کیلئے وبال ۲۸۲
بیٹے کو علیحدہ مکان دینے کا مطلب اور اس کی آسان صورت ۲۸۵
باورچی خانہ تو علیحدہ ہونا ضروری ہے ۲۸۷
بیوی کی نیکی ۲۹۰
بیوی کا مقصد ۲۹۲
ازدواجی زندگی کا مقصد سکون ہے ۲۹۳
بیوی کی طرف سے الگ گھر کا مطالبہ ۲۹۶
لمحہ فکریہ ۲۹۹
بیوی سے ماں کی خدمت لینا ۳۰۱
میاں بیوی کے درمیان تفریق کرانا گناہ کبیرہ ہے ۳۰۲
دولہا صاحب سے گزارش ۳۰۳

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

والدین کے ادب کی رعایت خصوصاً بڑھاپے میں ۳۱۳
ایک واقعہ عجیبہ ۳۱۵
اپنا مقام پہچانئے زن مرید نہ بنئے ۳۱۸
خاندانی نظام ۳۲۴
بچوں کو نرمی سے سمجھائیے ۳۲۹
بچوں کی دینی تربیت پر توجہ دیجئے ۳۳۱
ماں باپ کے درمیان لڑائی جھگڑا اور اختلاف ۳۳۵
طلاق اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بے دینی ۳۳۶
حلال چیزوں میں بھی اللہ کی ناپسندیدہ "طلاق" ۳۴۳
طلاق کا صحیح طریقہ ۳۴۴
وصیت کا بیان ۳۴۹
نیک شوہر کی اپنی بیوی کو وصیت ۳۴۹
نیک بیوی کی اپنے شوہر کیلئے وصیت ۳۵۳
چند لفظوں میں ۳۵۷
امتحانی پرچہ ۳۵۹

اھلِ علم اور اھلِ قلم حضرات سے گزارش ھے اس کتاب میں جو بھی غلطی یا مزید بہتری کی کوئی صورت سامنے آئے تو ھمیں اطلاع دیں۔ آپ کی عین نوازش ھوگی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کتاب کا تعارف

اس کتاب "تحفہ دولہا" میں ایک مرد پر شوہر ہونے کی حیثیت سے عائد ہونے والی اسلامی ذمہ داریوں کی نشاندہی............ ' بیوی کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب............ ' بیوی سے سدا نبھانے کے اصول............ ' بیوی سے محبت............ ' بیوی کی قدر اس کے ساتھ حسن سلوک اس کی خامیوں سے درگذر کی لطیف ترکیبیں............ ' اپنی بیوی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچانے اور اس کے ذریعے رشتہ دار اور محلہ کی عورتوں کو پورے پورے دین پر عمل کروانے کی فکر دلانے والے مضامین اسی طرح میاں بیوی ' ساس بہو ' نند بھابھی کے مابین کشیدگی اور اس قسم کی تمام پریشانیوں اور غموں سے نجات پانے کے لئے مسلم نفسیاتی اصول .... اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ ایک خوشحال اور مطمئن معاشرہ کی تشکیل ہو۔ اور میاں بیوی میں خوب محبت والفت اور مودت واپنائیت پیدا ہو ' دولہا صاحبان کتاب میں درج ہدایات پر عمل کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہر گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے اور گھر والوں کو دین ودنیا کی کامیابی وسرخروئی حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان شوہر کو یہ کتاب دعائیں مانگ کر عمل کی نیت سے پڑھنی چاہئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمام شادی شدہ جوڑوں میں سچی دلی محبت پیدا فرمائے۔ آمین!

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حرف آغاز

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم حامدًا ومصلیًا ومسلمًا.

اما بعد! الحمدللہ دوستوں کی دعاؤں سے یہ چند اوراق مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے جمع ہوگئے۔ یہ کوئی مستقل تصنیف نہ تھی بلکہ تحفہ دلہن کے ہی بعض مضامین تھے، لیکن چونکہ یہ احکامات شوہر کے لئے تھے اس لئے خیال ہوا کہ اس کو الگ شائع کیا جائے۔

الحمدللہ ڈیڑھ سال کے عرصے کے بعد جب اس کو جمع کرنے بیٹھے تو مختلف بزرگوں کے دوسرے مضامین جو اس موضوع پر بہت ہی اہم تھے ان کو بھی اس میں من وعن شامل کر دیا اور ان کے حوالے بھی دے دیئے گئے۔ لہٰذا تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں کوئی بھی فائدے مند چیز پائیں تو ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ان بزرگوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خصوصاً حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور مولانا محمد عبداللہ میمن صاحب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں، کہ ان کے بعض مضامین من وعن اس میں شامل کئے گئے ہیں۔

چونکہ اس میں ہماری موجودہ معاشرت کو سامنے رکھتے ہوئے تصنیف وتالیف تحریر وتقریر کے رواجی ربط وضبط کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ اصلاحی مضامین مختلف کتابوں سے دعوت وترغیب کی شکل میں جمع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح دار الافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ میں خدمت کے دوران مختلف لوگوں سے جو مختلف تجربات سامنے آئے وہ بھی جمع کر دیئے گئے کہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر میاں بیوی میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور کس طرح یہ میاں بیوی کا مضبوط رشتہ ..... (جو موت تک اور موت کے بعد جنت تک چلتا ہے تھوڑی سی لاپرواہی یا تھوڑی سی غفلت وکوتاہی یا اسلامی تعلیمات سے غفلت ولاعلمی کی بنا پر) ٹوٹ جاتا ہے' یا ہمیشہ کے لئے دو خاندانوں اور قبیلوں کی زندگی تلخ بن جاتی ہے۔

لہٰذا ان اسباب وعوامل سے کیسے بچا جائے کہ گھروں میں یہ جھگڑے و ناچاقی کی آگ ہی نہ بھڑکے اور اگر کبھی کوئی ایسی بات سامنے آبھی جائے تو اسکو کیسے رفع دفع کر دیا جائے اس کی مختلف تدبیریں اور اس سے بچنے کی صورتیں بیان کر دی گئیں ہیں ہماری دعا ہے کہ اس کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین!

لہٰذا اہل علم اور اہل قلم سے گذارش ہے اسے اپنے معیار پر نہ جانچیں اور اگر کسی قسم کی کوئی غلطی، کوتاہی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں ہم سب پر آپ کا یہ احسان عظیم ہو گا۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں؟

چونکہ یہ کتاب خاندانی زندگی کیلئے بہت اہمیت رکھتی ہے اور خاندان صحیح ہو تو معاشرہ بنتا ہے۔ یعنی اگر گھر کی زندگی صحیح کرلی تو باہر کی زندگی بھی صحیح ہوسکتی ہے اس لئے ہماری گذارش یہ ہے کہ اس کتاب میں درج مضامین ہدایات اور اصلاحی باتوں کو انتہائی سنجیدگی سے پڑھا جائے اور جن کوتاہیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے (اور وہ ایسی کوتاہیاں ہیں کہ مرد حضرات لاعلمی یا ناتجربہ کاری کی بنا پر ان کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور پھر بہت نقصان اٹھاتے ہیں) تو اسے واقعی اس نیت سے پڑھا جائے کہ مجھے اپنی اصلاح پر توجہ دینی ہے اور آئندہ کیلئے ان غلطیوں کے ارتکاب سے بچنا اور بچانا ہے امید ہے کہ ہماری ان گزارشات کو سامنے رکھ کر اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے گا۔

(۱) کتاب پڑھنے سے قبل یہ دعا کرلیں کہ یااللہ اس کتاب کو میری ہدایت کا ذریعہ بنادے۔

میری بیوی اور بچوں کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور مجھے بھی ان کے حقوق ادا کرنے والا بنادے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بنادے۔

(۲) ایک اہم گزارش یہ ہے کہ کتاب کو از اول تا آخر مکمل طریقے پر ترتیب وار پڑھیں خواہ اس میں مہینہ بھر لگ جائے، بلکہ اس سے بھی زیادہ لگ جائے تب بھی کچھ غم نہیں مگر پڑھیں مکمل طور پر اور صورت اس کی یہ ہے کہ کل صفحات کی تعداد کا اندازہ کرکے یومیہ کچھ صفحے پڑھنا متعین کرلیں، اور جہاں پہنچ کر رک جائیں وہاں کوئی نشان لگادیں۔

(۳) مزید اہم گزارش یہ کہ کتاب کے مطالعے کے وقت ایک قلم ساتھ رکھیں اور جن امور میں خود کو کوتاہ محسوس کرتے ہوں اس پر نشان لگالیں اور اس کو بار بار پڑھیں اور اس کی اصلاح کیلئے خوب دعائیں مانگیں اور اس قلم تھامنے کا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جہاں بھی کوئی بات آپ کو ایسی محسوس ہو کہ وہ اگر کتاب کے مضامین کا حصہ ہوتی تو پڑھنے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

والے کی تشنگی دور کرنے کا ذریعہ بن سکتی تھی یا آپ کے ذہن میں مسلمان شوہر ہونے کی حیثیت سے .... والد ہونے کی حیثیت سے .... چچا ہونے کی حیثیت سے .... کوئی اہم ذمہ داری کی بات ہو جو اگر اس کتاب میں ہو تو مسلمانوں کیلئے مفید ہو سکے اور گھروں میں لڑائی جھگڑے کی فضا ختم کی جا سکے تو کسی الگ کاپی میں صفحہ اور سطر کے حوالہ کے ساتھ وہ بھی "وضاحت" کے تحت لکھیں اور کسی طرح مولف تک یا ناشر تک پہنچا دیں۔ اس طرح اس کار خیر میں آپکا بھی حصہ ہوگا اور ہم پر آپ کا احسان عظیم ہوگا۔

کتاب پڑھتے ہوئے دنیا کے سارے مسلمان شادی شدہ جوڑوں کیلئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان میں محبت الفت پیدا فرمائے اور ان کو اولاد صالحہ کے دنیا میں آنے کا سبب بنائے خوب خوب خوشیاں دکھلائے روزانہ دعا کریں کہ آج کے دن دنیا بھر میں جہاں بھی شادیاں ہوئیں ان میاں بیوی میں اللہ تعالیٰ محبت پیدا فرمائے۔

اس کتاب کو پڑھتے ہوئے اپنی کمیوں اور کوتاہیوں کی طرف نگاہ کریں ایسا نہ ہو کہ اس کو پڑھتے ہوئے جس بات سے بیوی کی کوئی کمی سامنے آئے تو فوراً ذہن اس طرف جائے کہ میری بیوی میں یہ کوتاہیاں ہیں یا میرے بہنوئی یا فلاں بھائی .... میں یہ کوتاہی ہے بلکہ یہ سوچیں کہ اگر میں نے یہ کوتاہی دور کر لی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بیوی کو اور میرے دوسرے ماتحتوں کو بھی ہدایت عطا فرما دیں گے۔

یہ کتاب پڑھنے کی اور مسلمان بھائیوں کو بھی دعوت دیں اور اس کتاب میں جو ایمانی ترقی اور اخلاقی بہتری سے متعلق باتیں ملیں ان خوبیوں اور صفات کی طرف دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی توجہ دلائیں۔

(۴) کتاب پڑھنے کیلئے وقت ایسا نکالا جائے جو الجھنوں یا پریشانیوں سے گھرا ہوا نہ ہو، یہ خدشہ بھی ہے کہ الجھن ذہن پر سوار تھی کسی اور وجہ سے، اور چبھن محسوس ہوئی کتاب کے مضمون سے۔

آخر میں گزارش ہے کہ مولف کتاب اور جن بزرگوں کی کتابوں سے استفادہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ر کے اس کتاب کے مضامین تیار کئے گئے یا دوران تیاری کتاب جن بزرگوں یا علماء حضرات سے رہنمائی کے مختلف مراحل میں کسی بھی طرح شریک جملہ معاونین کیلئے خصوصی طور پر دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔اس دعا کرنے سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا' اسلئے خوب دعائیں مانگیں اور اپنی دعاؤں میں ہمیں نہ بھولیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

رشتہ ازدواج کا پہلا زینہ

نیک بیوی کا انتخاب

رفیقہ حیات 'یا شریک زندگی کا انتخاب بہت ہی سخت اور کٹھن مرحلہ ہے اس میں عجلت اور جلد بازی بہت ہی نقصان دہ ہے اسی طرح مایوسی اور کم ہمتی بھی زہر قاتل ہے۔

اگر دو چار جگہ رشتہ گیا اور وہاں سے جواب "ہاں" میں نہیں ملا تو اکثر گھر کے لوگ مایوس ہو جاتے ہیں کہ اب کون دے گا' سارے خاندان میں چھان بین کر لی اب تو کوئی نہیں دیتا لہٰذا اب کوئی لڑکی بھی ہو چاہے اس کے لئے غیر مناسب ہی کیوں نہ ہو رشتہ کر دو۔

اسی طرح اچھے بھلے پڑھے لکھے نوجوان کا نکاح ایسی لڑکی سے کروا دیا جاتا ہے جو کسی بھی طرح اس کے مناسب نہیں ہوتی۔ پھر ساری زندگی آپس میں ان بن 'لڑائی جھگڑے یا اللہ نہ کرے طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

لہٰذا دولہا کو چاہئے کہ خود بھی باہمت رہے اور گھر والوں کو بھی مایوس نہ ہونے دے اللہ تعالیٰ سے اچھے رشتے کی امید رکھتے ہوئے خوب دعائیں مانگیں اور گھر والوں کو بھی چاہئے کہ ہمت سے کام لیتے ہوئے ٹھنڈے دل سے خوب غور و خوض کر کے اچھی طرح چھان بین کر کے رشتہ ڈھونڈیں۔

(۱) سب سے پہلا کام صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں مکروہ اور ممنوع اوقات کے علاوہ جس وقت بھی موقع ملے کم از کم دو رکعت ورنہ جتنی اللہ پاک توفیق دے پڑھ کر خوب رو رو کر عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور بار بار مانگیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

"اے اللہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں اپنے کرم سے مجھے زوجہ صالحہ (نیک بیوی) عطافرمائیں"۔

نفل نمازوں کے سجدے میں جاکر یہ دعا مانگیں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطافرما اور ہمیں پرہیز گار لوگوں کا امام بنا (سورہ فرقان ۷۴)

ہوسکے تو چلتے پھرتے یہ دعا مانگے

يَاوَهَّابُ هَبْ لِيْ زَوْجَةً صَالِحَةً۔

ترجمہ: اے بہت زیادہ دینے والے مجھے نیک بیوی عطافرما۔

اسی طرح فرض نمازوں کے بعد اور نوافل کے بعد یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ امْرَءَةٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی بیوی سے جو مجھے بڑھاپے کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی بوڑھا کر دے۔

یہ بھی بہت اہم دعا ہے اس کا خوب اہتمام کرنا چاہئے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایسی عورت سے اللہ پاک کی پناہ چاہی ہے جو بڑھاپے کی عمر سے پہلے ہی بوڑھا کر دے ایسی بیوی گلے کا طوق ہوتی ہے۔

ایسی ہی عورت کے بارے میں بزرگوں کا قول ہے

اَلْمَرْاَةُ السَّوْءِ غِلٌّ يُلْقِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ عُنُقِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ

ترجمہ: بری بیوی گلے کا طوق ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کی گردن میں ڈالنا چاہتے ہیں اس کی گردن میں ڈال دیتے ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اللہ تعالیٰ ہر مومن کی حفاظت فرمائے آمین!

(۲) اللہ تعالیٰ سے اچھے گمان کا بہت اہتمام رکھنے حدیث شریف میں آتا ہے۔

انا عند ظن عبدی بی. (صحیح البخاری کتاب التوحید حدیث ۶۹۵۱)

ترجمہ: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھیں گے تو ہمارے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہو گا لہٰذا ہمت کے ساتھ یقین رکھے کہ مجھے ان شاء اللہ ضرور اچھی اور نیک بیوی ملے گی جو اس دنیا کے چھوٹے سے گھر کو جنت نما بنا دے گی۔

(۳) مشورے کا اہتمام ضرور کریں اسلامی شریعت میں مشورہ کی اہمیت اور تاکید آئی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن میں مومنین کی صفات بیان فرماتے ہیں۔

آیت: و امرھم شوری بینھم (سورہ شوریٰ آیت ۳۸)

ترجمہ: اور کام کرتے ہیں مشورہ سے آپس کے۔(معارف القرآن)

اور حضور اکرم ﷺ کو اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں۔

و شاورھم فی الامر (آیت ۱۵۹ پارہ ۴ سورۃ آل عمران)

اسی لئے مشورہ استخارے سے زیادہ اہم ہے لیکن مشورہ ان افراد سے لیا جائے جو اس بارے میں اچھی بھلی واقفیت بھی رکھتے ہوں یعنی جس چیز کا مشورہ ان سے لیا جا رہا ہے اس بارے میں وہ کچھ تجربہ رکھتے ہوں۔اس کے علاوہ چند باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ افراد (۱) دیندار........ (۲) سمجھ دار....... (۳) تجربہ کار......... (۴) راز دار...... ہوں کیوں کہ ایسے افراد آپ کو مخلص بن کر سمجھداری کے ساتھ اپنے تجربہ کے مطابق اور آپ کے راز کی حفاظت کرتے ہوئے مفید ترین مشورہ دیں گے۔

اسی طرح خاندان کے بزرگوں سے بھی رائے معلوم کریں کہ میرا فلاں جگہ رشتہ بھیجنے کا ارادہ ہے آپ کا کیا خیال ہے مزید یہ کہ اس لڑکی کے بہن بھائیوں کے جہاں رشتے ہوئے ہیں ان سے اور ان کے گھر والوں سے بھی ضرور مشورہ کرلیں۔

کہتے ہیں کسی کو بہت ہی زیادہ خیر خواہی کا جذبہ اٹھا تو سوچا کہ دوستاروں کا آپس میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نکاح کروانا چاہئے اور (ثریا اور سہیل کی جوڑی اچھی رہے گی) لیکن مشورے کی اہمیت سے واقف تھا ہماری طرح نہیں تھا کہ "جو میرے جی میں آیا وہی ٹھیک ہے" کسی کے پاس جا کر مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ

ایها المنكح الثريا سهيلا عمرك الله كيف يلقيان
هي شامية اد ما استقلت وسهيل اذا ما استقل يمان

اے ثریا کے ساتھ سہیل کا نکاح کروانے والے اللہ تم کو ایسی بھلائیوں کے کام کرنے کے لئے لمبی عمر دے لیکن سوچو تو صحیح کہ ان دونوں میں ملاپ ہو گا کیسے۔ اس لئے کہ ثریا بلند ہوتی ہے تو شام پہ نمودار ہوتی ہے اور سہیل جب طلوع ہوتا ہے تو یمن پر بلند ہوتا ہے۔ لہٰذا میاں بیوی میں مناسبت بھی دیکھنی چاہئے، ہمارے خاندان کے مناسب بھی ہے یا نہیں، معمولی فرق اور تفاوت تو چل جاتا ہے، لیکن بہت زیادہ فرق۔

مثلاً لڑکا بہت امیر ہو اور لڑکی بہت ہی غریب یا اس کے برعکس یا لڑکی بہت ہی تعلیم یافتہ اور لڑکا بالکل ان پڑھ لڑکی تو عالمہ ہے اور لڑکا ایسا کہ ناظرہ قرآن بھی پڑھنا نہیں آتا یا اسکے برعکس وغیرہ.......

ان امور میں دونوں خاندانوں کو ضرور مناسبت دیکھنی چاہئے۔ دولہا کے والدین کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ دیکھیں کہ لڑکی کی پرورش کس گھرانہ میں ہوئی ہے اس کی ماں کا کیا حال ہے؟ اس کی بہنوں کا کیا حال ہے وغیرہ........وغیرہ........

ہم نے آپ کی سہولت کے لئے کتاب کے آخر میں چند اکابر علمائے کرام کے ٹیلی فون نمبرات لکھے ہیں ان سے بھی ضرور رابطہ فرمائیں۔

پھر جب آپ کے پاس کئی رائیں جمع ہو جائیں اور گھر کے سمجھدار افراد کی رائے آجائے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اس فیصلے میں اپنی مدد شامل فرما دیں اور مشورے کی دعا پڑھ کر اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کسی ایک رائے پر عمل کریں۔

اللہ پاک نے چاہا تو یقیناً آپ کے فیصلے میں خیر و برکت ہو گی مشورے کی دعا مندرجہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ذیل ہے:

دعا اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمہ: "اے اللہ میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لئے بہتری ہو اور میری میرے نفس کے شر سے حفاظت فرما۔

(۴) چوتھی بات یہ کہ استخارہ کا اہتمام کرے ۔ استخارہ کرنے میں بھی چند باتوں کا ضرور خیال رکھے ۔علمائے حقانی اور بزرگان دین نے وضاحت فرمائی ہے کہ

(الف) استخارہ کے لئے نفل پڑھنے میں رات کی یا عشاء کے بعد کی کوئی قید حدیث میں نہیں ہے لہٰذا چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی وقت (جو وقت نوافل کی ادائیگی کیلئے ممنوع نہ ہو) نوافل ادا کر کے دعا کرے۔

(ب) دوسرے یہ کہ استخارہ خود کریں اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو گناہ گار ہیں اور کسی دوسرے سے استخارہ کرواتے ہیں ایسے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ پہلے چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کریں، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور پھر استخارہ کریں اس طرح سے اللہ تعالیٰ زیادہ راضی ہوں گے۔

(ج) تیسرے یہ کہ اس بات کو ضروری نہ سمجھیں کہ استخارہ کرنے سے جواب خواب میں آئے گا بلکہ صرف حالات پر نظر رکھیں جس کام کیلئے استخارہ کیا ہے اس کی موافقت میں حالات بن رہے ہیں یا کام میں کوئی رکاوٹ پڑ رہی ہے، اگر اس کے موافق حالات بن رہے ہیں تو سمجھ لیں اس میں خیر ہے اور اگر رکاوٹ پڑ رہی ہے تو سمجھ لیں کہ یہاں رشتہ نہ کرنا خیر ہے، لیکن یہ یاد رکھیں کہ مشورہ استخارہ سے زیادہ اہم ہے ۔ بھر بڑوں سے مشورہ بھی کرلیں پھر ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ دل کسی بات پر جم رہا ہے اسی کے موافق عمل کریں، اگر ایک بار اس عمل سے کسی بھی صورت پر دل نہ مطمئن ہو تو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نکاح کروانا چاہئے اور (ثریا اور سہیل کی جوڑی اچھی رہے گی) لیکن مشورے کی اہمیت سے واقف تھا ہماری طرح نہیں تھا کہ "جو میرے جی میں آیا وہی ٹھیک ہے" کسی کے پاس جا کر مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ

ایھا المنکح الثریا سھیلا عمرك الله کیف یلقیان

ھی شامیة اذا ما استقلت وسھیل اذا ما استقل یمان

اے ثریا کے ساتھ سہیل کا نکاح کروانے والے اللہ تم کو ایسی بھلائیوں کے کام کرنے کے لئے لمبی عمر دے لیکن سوچو تو صحیح کہ ان دونوں میں ملاپ ہو گا کیسے۔

اس لئے کہ ثریا بلند ہوتی ہے تو شام پہ نمودار ہوتی ہے اور سہیل جب طلوع ہوتا ہے تو یمن پر بلند ہوتا ہے۔ لہٰذا میاں بیوی میں مناسبت بھی دیکھنی چاہئے' ہمارے خاندان کے مناسب بھی ہے یا نہیں' معمولی فرق اور تفاوت تو چل جاتا ہے' لیکن بہت زیادہ فرق۔

مثلاً لڑکا بہت امیر ہو اور لڑکی بہت ہی غریب یا اس کے برعکس یا لڑکی بہت ہی تعلیم یافتہ اور لڑکا بالکل ان پڑھ لڑکی تو عالمہ ہے اور لڑکا ایسا کہ ناظرہ قرآن بھی پڑھنا نہیں آتا یا اسکے برعکس وغیرہ.......

ان امور میں دونوں خاندانوں کو ضرور مناسبت دیکھنی چاہئے۔ دولہا کے والدین کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ دیکھیں کہ لڑکی کی پرورش کس گھرانہ میں ہوئی ہے اس کی ماں کا کیا حال ہے؟ اس کی بہنوں کا کیا حال ہے وغیرہ........ وغیرہ........

ہم نے آپ کی سہولت کے لئے کتاب کے آخر میں چند اکابر علمائے کرام کے ٹیلی فون نمبرات لکھے ہیں ان سے بھی ضرور رابطہ فرمائیں۔

پھر جب آپ کے پاس کئی رائیں جمع ہو جائیں اور گھر کے سمجھدار افراد کی رائے آ جائے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اس فیصلے میں اپنی مدد شامل فرما دیں اور مشورے کی دعا پڑھ کر اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کسی ایک رائے پر عمل کریں۔

اللہ پاک نے چاہا تو یقیناً آپ کے فیصلے میں خیر و برکت ہوگی مشورے کی دعا مندرجہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ذیل ہے:

دعا اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمہ: "اے اللہ میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لئے بہتری ہو اور میری میرے نفس کے شر سے حفاظت فرما۔

(۴) چوتھی بات یہ کہ استخارہ کا اہتمام کرے۔ استخارہ کرنے میں بھی چند باتوں کا ضرور خیال رکھے۔ علمائے حقانی اور بزرگان دین نے وضاحت فرمائی ہے کہ

(الف) استخارہ کے لئے نفل پڑھنے میں رات کی یا عشاء کے بعد کی کوئی قید حدیث میں نہیں ہے لہٰذا چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی وقت (جو وقت نوافل کی ادائیگی کیلئے ممنوع نہ ہو) نوافل ادا کر کے دعا کرے۔

(ب) دوسرے یہ کہ استخارہ خود کریں اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو گناہ گار ہیں اور کسی دوسرے سے استخارہ کرواتے ہیں ایسے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ پہلے چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کریں' اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور پھر استخارہ کریں اس طرح سے اللہ تعالیٰ زیادہ راضی ہوں گے۔

(ج) تیسرے یہ کہ اس بات کو ضروری نہ سمجھیں کہ استخارہ کرنے سے جواب خواب میں آئے گا بلکہ صرف حالات پر نظر رکھیں جس کام کیلئے استخارہ کیا ہے اس کی موافقت میں حالات بن رہے ہیں یا کام میں کوئی رکاوٹ پڑ رہی ہے' اگر اس کے موافق حالات بن رہے ہیں تو سمجھ لیں اس میں خیر ہے اور اگر رکاوٹ پڑ رہی ہے تو سمجھ لیں کہ یہاں رشتہ نہ کرنا خیر ہے' لیکن یہ یاد رکھیں کہ مشورہ استخارہ سے زیادہ اہم ہے۔ پھر بڑوں سے مشورہ بھی کر لیں پھر ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ دل کسی بات پر جم رہا ہے اسی کے موافق عمل کریں' اگر ایک بار اس عمل سے کسی بھی صورت پر دل نہ مطمئن ہو تو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(چودہ) رکعات نوافل ادا کر کے دعا مانگیں۔ بس سنت طریقے یہی ہیں انہی پر اکتفا کریں اور دوسرے مروجہ طریقوں سے اجتناب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کے موافق استخارہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہونے والی بیوی میں ان صفات کا دیکھنا ضروری ہے۔

(۱) دین داری:

سب سے پہلی خوبی جو عورت میں دیکھنی چاہئے وہ یہی دین داری والی صفت ہے کہ جس سے نکاح کیا جارہا ہے اگر وہ دیندار ہوگی یعنی اللہ تعالیٰ کے سارے احکامات کو پورا کرنے والی اور حضور اقدس ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر زندگی گزارنے والی ہوگی تو ازدواجی زندگی پائیدار، خوش گوار، باوقار اور باہمی پیار و محبت اور سرور سے بھری ہوئی ہوگی اور شادی حقیقی خانہ آبادی اور ڈھیروں خوشیوں کے لانے کا سبب بنے گی اور آنے والی نسل بھی ایک ہوشیار، دیندار، باپردہ خاتون کی گود میں پل کر امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم نعمت بن سکتی ہے۔ شادی کیلئے عورت کے انتخاب کے وقت سب سے پہلے یہی صفت تلاش کرنا ہر مسلمان کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:

تنکح المرأۃ لاربع لما لها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداك (بخاری مسلم مشکوۃ حدیث نمبر ۲۹۴۱)

ترجمہ: کسی عورت سے ان چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے۔

(۱) اس کے مال کی وجہ سے (۲) اس کے حسب نسب کی وجہ سے (۳) اس کے حسن و جمال کی وجہ سے (۴) اس کے دین کی وجہ سے۔

لیکن دیکھو! تم دین والی عورت سے نکاح کرنا، تمہارے ہاتھ مٹی میں مل جائیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ حضور اکرم ﷺ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنی ہونے والی بیوی میں پہلے دین کو معیار بنائے اور پہلے ہی سے اپنے گھر والوں کو کہہ دے کہ میں دیندار، باپردہ، قرآن وحدیث کا علم رکھنے والی لڑکی سے نکاح کروں گا اور اللہ پاک ضرور مجھے ایسی نیک بیوی دیں گے آپ لوگ اپنی طرف سے پوری کوشش کریں ان شاء اللہ نیک بیوی ہی ملے گی۔

یہ بات سارے مردوں کو سمجھ لینی چاہئے کہ دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو لڑکی کو شوہر کے...... ساس وسسر کے........ نند وبھاوج کے...... الغرض تمام گھر والوں کے....... اور ساری دنیا کے انسانوں کے حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا بھی سکھاتا ہے۔ دین ہی اس کو غیبت....... جھوٹ...... بدتمیزی........ دغابازی...... بے حیائی...... اور بے وفائی سے بچائے گا جس سے زندگی کی گاڑی ٹھیک چلے گی۔

دین ہی نفسانی خواہشات اور شیطان کی بات ماننے اور اس کی چاہت پر عمل کرنے سے روکے گا۔

دین ہی بچوں کی اصلاح و تربیت، اور ان کو اخلاق و آداب عزت و شرافت شرم وحیاء سکھلانے میں مدد کرے گا۔

نکاح کا مقصد باہمی موافقت، آپس کی محبت، سکون واطمینان اور سچی دوستی پر موقوف ہے، یہ بات یقینی ہے کہ آپس کی محبت اور دوستی میں جس قدر دین کو دخل ہے اتنا کسی چیز کو نہیں کیوں کہ سوائے دین کے سب تعلقات بعض اوقات دنیا ہی میں ختم ہو جاتے ہیں ورنہ قیامت میں تو دین کے علاوہ سارے تعلقات ختم ہو ہی جائیں گے۔ محدث ابن ماجہ، دارقطنی، اور حاکم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تخیر و النطفکم و أنکحو االأ کفاء."

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح حدیث نمبر ۱۹۵۸)

اپنے نطفہ اور اولاد کے لئے اچھی عورت کا انتخاب کرو اور کفو (ہم پلہ لوگوں)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میں شادی کردو۔

محدث ابن ماجہ اور دیلمی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"تخیر و النطفتکم فإن العرق دساس."

اپنی اولاد کے لئے اچھے خاندان والی عورت کا انتخاب کرو اس لئے کہ خاندان کا اثر سرایت کر جاتا ہے۔

ابن عدی اپنی کتاب "کامل" میں رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"تزوّجوا في الحجر الصالح فإن العرق دساس."

اچھے خاندان میں شادی کرو اس لئے کہ خاندانی اثرات سرایت کرتے ہیں۔

مجموعی طور پر یہ احادیث مبارکہ شادی کے خواہشمندوں کی اس جانب رہنمائی کرتی ہیں کہ وہ ایسی بیویوں کا انتخاب کریں جو نیک وصالح ماحول میں بڑھی پلی ہوں، جنہوں نے ایسے گھر میں پرورش پائی ہو جو شرافت وپاکدامنی کا گہوارہ ہو' اور ایسے والدین کی اولاد ہوں جو خاندانی لحاظ سے شریف اور آباءواجداد کے لحاظ سے مکرم ومحترم ہوں' اور اس میں راز یہ ہے کہ انسان شادی کرے تو اس کی اولاد ایسی ہو جن کی گھٹی میں عزت وشرافت پڑی ہوئی ہو اور جو طبعاً عمدہ خصلتوں کے مالک اور پسندیدہ اسلامی اخلاق کے حامل ہوں' جنہوں نے اخلاق عالیہ اور فضل وکمال فطری طور پر حاصل کیا ہو اور جنہیں مکارم اخلاق اور اچھی خصلتیں اور عادتیں ورثے میں ملی ہوں۔

اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کو شادی کے سلسلہ میں شریف زادیوں اور حسب ونسب کی مالک لڑکیوں کے انتخاب کے سلسلہ میں وصیت کی تاکہ گندی اور برے خاندان کی لڑکیوں سے بچیں، لیجئے ان کی وصیت کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

اے میرے بیٹو! نکاح کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے بیج بونے والا' اس لئے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کہاں بیج ڈال رہا ہے، بری ذات ونسل کی عورت بہت کم شریف ونجیب بچہ جنتی ہے، اس شریف النسل لڑکی کا انتخاب کر و چاہے اس میں کچھ وقت کیوں نہ لگے۔

اسی انتخاب اور اعلیٰ اخلاق کی حامل بیوی کے اختیار کرنے کو ثابت کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے اس سوال کے جواب میں کہ بچہ کا باپ پر کیا حق ہے؟ یہ جواب دیا: کہ اس کی ماں کے انتخاب میں سوچ سمجھ سے کام لے اور اس کا نام اچھا وپسندیدہ رکھے اور اس کو قرآنی تعلیمات سکھائے۔

اور یہ انتخاب جس کی جانب رسول اکرم ﷺ نے امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی ہے یہ موجودہ دور میں ایک عظیم الشان علمی حقیقت اور تربیت کے سلسلہ میں ایک اہم نظریہ کا درجہ رکھتا ہے۔ چنانچہ موروثی اثرات کے علم نے یہ بات ثابت کر دکھائی ہے کہ بچہ اپنے ماں باپ کے اخلاقی، جسمانی اور عقلی صفات کا پیدائشی طور پر حامل ہوتا ہے، لہٰذا اگر لڑکے یا لڑکی کا انتخاب خاندانی شرافت اور تقویٰ وطہارت کی بنیاد پر ہوگا تو پھر بلاشبہ اولاد بھی پاکدامنی، شرافت اور اچھے اوصاف کی مالک ہوگی اور جب بچے میں پیدائشی طور سے اچھے اوصاف واثرات موجود ہوں گے اور اسکو صحیح تربیت مل جائے گی تو ظاہر ہے کہ وہ دینی واخلاقی لحاظ سے کمال کو پہنچا ہوا ہوگا اور تقویٰ وفضل وکمال، حسن معاملہ اور مکارم اخلاق میں ضرب المثل ہوگا۔

شادی کے خواہش مند حضرات اگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد نیک وصالح پاکباز وپاکدامن اور مومن ومتقی ہو تو ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ حسن انتخاب کو مدنظر رکھیں اور رفیق حیات کے انتخاب میں خوب جانچ پڑتال سے کام لیں۔

(۲) حسب ونسب:

دین داری کے بعد جس عورت سے نکاح کرنا ہے اس کے گھر کا ماحول، اس کے خاندان اور اس کے آباؤ اجداد کو بھی دیکھنا چاہئے اس کی تہذیب اور اس کی عقل ودانش

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سب پر غور کرنا چاہئے اسی لئے بڑے بوڑھے کہتے ہیں:

"پہلے یہ نہ پوچھا جائے کہ ہونے والی بیوی نے کس درسگاہ میں تعلیم پائی بلکہ پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ اس کی پرورش کس گھرانے میں ہوئی ہے"۔ ۹

نکاح ایسی لڑکی سے کیا جائے جس کی ماں نیک اور صالحہ ہو اگر لڑکی کی ماں اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہوگی اور اپنے شوہر سے سچی محبت کرنے والی اور دل سے عزت کرنے والی ہوگی تو ظاہر ہے کہ یہ لڑکی بھی اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرے گی۔

اُس لئے اچانک نگاہیں چار ہونے سے اور اس کے نتیجے میں چٹ منگنی اور پٹ بیاہ کی صورتوں سے بہرحال بچنا چاہئے اس کا انجام اکثر برا ہوتا ہے۔ صحیح انتخاب کی صورت یہ ہے کہ اس کی عادات کو دیکھیں دولت کو نہیں، تربیت کو دیکھیں جہیز کے سامان کو نہیں اور شرافت اور شرم وحیا کو دیکھیں جوڑے کی رقم کو نہیں، لڑکی کے والدین کا رہن سہن دیکھیں دونوں میں نبھاؤ کیسا ہے، دونوں میں دین داری کیسی ہے؟ ہنڈا اور ٹویوٹا کو نہیں لڑکی کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے اس کی نرمی اور رحم دلی اور خوش اخلاقی والی صفات کا حال معلوم کریں۔ ان کے گھر میں موجود لے سی، واشنگ مشین، ہینڈی کرافٹ، ڈیکوریشن پیس اور بڑھیا فرنیچر نہیں بلکہ مکان کے اندر رہنے والی مکینہ کو دیکھیں کہ کس سلیقہ سے صفائی ستھرائی سے رہتی ہے اور نماز و پردہ کو دیکھیں مکان کو نہ دیکھیں کہ مزدوروں نے کتنا اونچا اور کیسا خوبصورت بنایا ہے مسکراہٹ بکھیرنے والی شیریں زبان اور خوشیوں کے رنگ بکھیرنے والی پیشانی دیکھیں نہ یہ کہ صرف اور صرف ایم ایس سی یا بی ایس سی کی ڈگریاں دیکھیں۔

ایک دوسرے کی خاندانی شرافت و عزت کو سمجھیں پرکھیں جس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنے خاندان کی عورتوں کے ذریعہ لڑکی اور اس کے گھرانے کے بارے میں اڑوس پڑوس سے تحقیق کروائیں۔ چونکہ آپ اس کو اپنے ہونے والے بچوں کی ماں بنا رہے ہیں لہٰذا اس کے بھائی آپ کے بچوں کے ماموں کہلائیں گے اس کے والد و والدہ آپ کے بچے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کی نانی نانا کہلائیں گے اور اسکی بہنیں آپ کے بچے کی خالہ کہلائیں گی اور ظاہر ہے کہ یہ سب رشتے بچے کی ذہنی اور اخلاقی نشو ونما پر گہرے اثرات اور ان مٹ نقوش چھوڑتے ہیں۔ انہیں باتوں کی وجہ سے شادی سے پہلے حسب نسب کی جانچ پڑتال ضروری ہے۔

(۳) حسن و جمال:

دین داری اور حسب نسب کے بعد حسن و جمال بھی ہونے والی بیوی میں دیکھنا اہم ہے رفیقہ حیات کے انتخاب میں حکمت و بصیرت کے ساتھ اطمینان و سکون کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے بہت سے نوجوان لڑکے اور ان کے والدین اور بہنیں وغیرہ محض میک اپ کئے ہوئے چہرے کا رنگ دیکھ کر مسحور ہو جاتے ہیں اور رشتہ طے کر لیتے ہیں پھر جب میک اپ دھلتا ہے تو ہائے افسوس!.........

بہتر صورت یہ ہے کہ لڑکی کو ضیافتوں میں دیکھنے کے بجائے اس کے گھر جاکر دیکھیں لہٰذا نکاح سے پہلے لڑکا لڑکی کو اس کی عام حالت میں دیکھ لے تو بہت مستحسن ہے اور اس کی شریعت نے اجازت بھی دی ہے حدیث میں وارد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا جی نہیں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جاؤ جاؤ دیکھ لو! انصاری عورتوں میں کچھ ہوتا ہے یعنی انصاری عورتوں کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں (مسلم، نسائی بحوالہ مشکوۃ ۲۶۸)

ایک اور صحیح حدیث میں اس کی وجہ بتلائی گئی کہ.......

اس عورت کو دیکھ لو! تم دونوں کے درمیان محبت قائم رکھنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بحوالہ مشکوۃ ص ۲۶۹)

یعنی الفت قائم رکھنے اور محبت دائم رکھنے کیلئے اور آپس میں اعتماد اور دوستی اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نرمی قائم رکھنے کیلئے یہ بے حد اہم بات ہے کہ لڑکا لڑکی کو دیکھ لے۔

اگر منگنی کرنے والا ہے اور اپنے ارادہ میں پختہ ہے اور شادی کیلئے پہلے سے تیار ہے اور اسکے گھر والے لڑکی کے اخلاق اس کے چال چلن حسب نسب وغیرہ کا صحیح اندازہ لگا چکے ہیں اور لڑکے کی والدہ، بہنوں وغیرہ نے اس کو پسند کر لیا ہے، اور مکمل تحقیق کے بعد فیصلہ کر لیا کہ ہم یہاں رشتہ چاہتے ہیں اور لڑکے نے اپنی بہن یا والدہ سے لڑکی کے خدوخال اور چال ڈھال معلوم کرنے کے بعد یہ فیصلہ کر لیا کہ یہ میرے لئے قابل قبول ہے، صرف ایک نظر مجھے دیکھنا ہے کہ اطمینان قلب بھی حاصل ہو جائے۔ تو اب حضور اکرم ﷺ کی دی ہوئی اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لڑکی کو ضرور دیکھ لے اس میں بہت سی حکمتیں اور فوائد پوشیدہ ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ تصاویر سے بالکل پرہیز کیا جائے نہ تصویر مانگی جائے نہ اپنی دی جائے کیوں کہ اس میں سب سے بڑی مذمت کی بات یہ ہے کہ ایک بہتری حاصل کرنے کیلئے کئی حکموں اور دینی پابندیوں کو توڑنا پڑے گا لہٰذا اس کی قطعی اجازت نہیں ہے اور دوسری خرابی یہ کہ تصویر میں حقیقت نہیں ہوتی اور صحیح اندازہ لگانا ناممکن ہوتا ہے لہٰذا اس سے تو ضرور بچا جائے۔ البتہ دیکھنے کے اور بھی کئی طریقے ہیں ان پر عمل کیا جائے لیکن یہ ضرور ہے کہ لڑکی کے والدین کی اجازت لینا چاہئے ظاہر ہے کہ جب اجازت مل جائے گی تو کوئی غیر مناسب طریقہ اپنانا نہ پڑے گا اور شریفانہ طریقے سے لڑکی کو دیکھ لیا جائے گا بہت سے نوجوان لڑکوں کو کہتے ہوئے سنا کہ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ

کیا تم نے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھا ہے؟

تو ان کا جواب عموماً اس قسم کا ہوتا ہے کہ

(ہم نے دین دیکھا ہے اور کچھ نہیں دیکھا)۔

بعض کہتے ہیں (میری والدہ اور بہنیں بہت ہی سمجھ دار ہیں انہوں نے دیکھ لیا کافی ہے)

کچھ یوں کہتے ہیں (ایک تو ملی ہی بڑی مشکل سے ہے اب دیکھنے کا کہیں گے تو مسئلہ ہو گا)

بعض یوں کہتے ہیں (ہمارے یہاں رواج نہیں ہے ہم کیا کریں)۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یاد رکھئے! ہم اسی وقت کامیاب ہوں گے جب اپنی اصلی شرافت عزت پر لوٹیں گے جب حضور اکرم ﷺ کی سو فیصد اتباع کرنے والے بنیں گے۔ اور حضرت محمد ﷺ کی اتباع میں جتنی کمی ہوگی اتنی ہی دین و دنیا کی عزت و شرافت خیر و برکت میں کمی ہوگی۔ اس لئے صرف سنی سنائی باتوں میں نہ آئیں کہ ہم نے صرف دین دیکھا ہے یا ہم نے صرف تعلیم دیکھی ہے بلکہ دین کا معیار بھی ہر شخص کی نگاہ میں الگ الگ ہے اور میاں بیوی کے دین کی حفاظت دونوں کے محبت و مروت اور الفت و طمانیت سے رہنے میں ہے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے، ایک دوسرے کی عزت کرنے اور ایک دوسرے کی نفس کی حفاظت کرنے میں ہے اسی کو قرآن پاک میں کہا گیا ہے وہ (بیبیاں) تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔

لہٰذا یہ تب ہوگا جب دین داری کے ساتھ حسب نسب اور حسن و جمال بھی دیکھا جائے، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میری والدہ خالہ، وغیرہ نے دیکھ لیا ہے تو محترم بھائی صاحب شادی آپ نے کرنی ہے یا........؟ آپ کو بیوی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے یا........؟ لہٰذا خود دیکھنا اور اپنے مطابق جانچنا بھی بہتر ہو سکتا ہے آپ کے والدین نے اپنے مطابق دیکھا ہو مثلاً یہ کہ "بڑی سیدھی سادی ہے، ہماری خوب خدمت کرے گی"، وغیرہ۔ یا یہ تو گھر کو چار چاند لگا دے گی وغیرہ۔

ہمارے بعض احباب جو رسم و رواج کے چکر میں پڑے ہیں وہ نہایت غلطی پر ہیں کیوں کہ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے بعد کسی بات کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور رسم و رواج کی تو خرابی کی اصل وجہ یہی ہے کہ ان سے آدمی کی زندگی تنگ ہو جاتی ہے اور انسان شریعت کے موافق عمل نہیں کر سکتا، اس لئے رسم و رواج کو توڑنے ہی میں بہتری ہے۔

جہاں تک ناامیدی کا مسئلہ ہے تو اس سلسلے میں ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اچھا گمان رکھنا چاہئے لہٰذا گمان اچھا رکھتے ہوئے ہونے والی بیوی کو ممکن ہو تو ایک نظر ضرور دیکھ لیں، اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ بعد میں کوئی مسئلہ درپیش نہ آئے گا۔

ایک اہم بات کی طرف توجہ ضرور فرمائیں کہ ہم نے جو مندرجہ بالا مضمون میں، لڑکی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کو دیکھنے کی ترغیب دی ہے وہ اس وقت عمل میں لائیں جب آپ مکمل طور پر نکاح کیلئے یا منگنی کیلئے تیار ہوں اور دوسری چیزیں دیکھی جاچکی ہوں یعنی دین داری............ اور حسب نسب............ شرافت............، خاندان............، تعلیم............ وغیرہ، پھر اپنی والدہ بہن سے حال واحوال سن کر لڑکا راغب ہو کہ ہاں خدوخال ہیئت جسم آپ ایسے بتارہی ہیں کہ میرے مزاج یا ذوق کے موافق بات لگ رہی ہے۔

پھر آخر میں لڑکی کو دیکھا جائے۔اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ لڑکی کو دیکھنے کے بعد کسی معمولی چھوٹی خامی پر ہرگز اسے مسترد نہ کیا جائے یہ انتہائی خود غرضی اور کم ظرفی کی بات ہے۔اس سے لڑکی اور اس کے والدین کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔

یادرکھیں! کہ لڑکی کو دیکھنے کی اجازت یا ترغیب کا حکم اس لئے نہیں کہ اس میں کوئی ایسی معمولی کمی جس کے دور کرنے کا اس کو اختیار بھی نہیں ہے، دیکھ کر اس کو مسترد کر دیا بلکہ یہ اجازت اس لئے تھی کہ آپ کے گھرانے کی فقط عورتیں جو مختلف انداز میں اطلاعات لارہی تھیں کہ وہ ایسی ہے اور ویسی ہے اور ان باتوں کی وجہ سے آپ کے دل کو کچھ تشویش سی تھی وہ دور ہو جائے، اور یکسوئی نصیب ہو جائے۔اور دلی اطمینان ہو جائے کہ جیسے والدہ اور بہنوں نے بتلایا تھا، ویسی ہی ہے۔ہاں اگر آپ کو پہلی ہی نظر میں بالکل پسند نہ آئے اور گھر والوں نے جتنی تعریفوں کے پل باندھے تھے بالکل اس کے خلاف نظر آئے تو اس صورت میں آپ انکار کر دیں کسی سے گھبرایئے یا جھجکئے نہیں، اس وقت ہمت سے ایک مرتبہ انکار کر دینا بہتر ہے بہ نسبت پوری زندگی خود کو اور آنے والی دلہن کو پریشان کرنے کے۔

اور آپ اپنے دل کو یوں بھی سمجھالیں کہ لڑکی کے والد نے آپ کو اس درجہ اعتبار والا اور شریف سمجھا کہ اپنی بیٹی پر آپ کو امتحانی نگاہ ڈالنے دی ورنہ وہ بھی ہر گئے گزرے کے سامنے اس کو نہ کرتے۔لہٰذا آپ بھی ان کی قدر کریں اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہیں۔ امید ہے کہ ہماری گزارشات سے آپ پر بات کا مقصد واضح ہو گیا ہو گا۔اللہ تعالیٰ دین کے ہر شعبہ کی صحیح سمجھ نصیب فرمائے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ایک مفید تدبیر

ایک مفید تدبیر یہ بھی ہے کہ والدہ اور بہنوں نے جہاں جہاں رشتوں کیلئے سوچا ہے تو لڑکی اور اس کے گھر والوں کے کوائف لکھ لیں مثلاً لڑکی کی عمر......... لڑکی کی دینداری .... لڑکی کی تعلیم......... لڑکی کی شکل وصورت وجسمانی ہیئت......... لڑکی کی والدہ کا خاندان........... لڑکی کے والد کا خاندان.......... لڑکی کے والد کا پیشہ .... لڑکی کے والد اور بھائیوں کی نمازوں کی ترتیب اور حالت............؟ لڑکی کے بہن بھائیوں کی شرافت ولیاقت........... جہاں لڑکی کی دوسری بہنوں کا رشتہ ہوا ہے وہ لوگ صابر ہیں یا شاکر..........؟

ان سب باتوں کو ایک کاغذ میں لکھ کر گھر کے سمجھ دار افراد نماز پڑھ کر دعا مانگ کر بیٹھ جائیں اور والد کو یا ان کی غیر موجودگی میں کسی کو امیر بنالیں اور پھر باری باری ہر ایک سے والد یا دولہا خود یا والدہ مشورہ لے لیں........ آپ کا کیا مشورہ ہے مثلاً ان تین لڑکیوں میں سے ہمارے گھر کیلئے یا بھائی......... کے لئے کونسی لڑکی مناسب رہے گی، پھر امیر سب کی رائے کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرلے کہ پہلے اس جگہ رشتہ بھیجتے ہیں پھر اس رشتے کے جواب کے بعد دوبارہ مشورہ کی ضرورت پیش آگئی تو دوبارہ سب بیٹھ جائیں گے، امیر کو چاہئے کہ ہونے والے دولہا کی رائے کو زیادہ اہمیت دے۔

اس مشورہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ گھروں میں حضور اکرم ﷺ کی مشورہ کی سنت زندہ ہوگی، اور جہاں سنت زندہ ہوگی وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوگا۔

دوسرا اہم فائدہ یہ ہوگا کہ گھر کے افراد میں آپس میں محبت قائم ہوگی تمام بھائی بہن یہ سمجھیں گے کہ والد کی نظر میں یا والدہ کی نظر میں میری اہمیت ہے میرا مقام ہے، خصوصاً شادی شدہ بڑے بیٹے بہت ہی زیادہ خوش ہوں گے کہ والد نے چھوٹے بھائیوں کیلئے ہم سے مشورہ لیا، یہ سب سے بڑا فائدہ ہے کہ گھر کے تمام افراد کے دل آپس میں ملے ہوئے ہوں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ ایک کا فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ یہ اجتماعی فیصلہ ہوگا' بظاہر تو ایک امیر کا فیصلہ ہوگا لیکن حقیقتہً یہ پورے گھر کا فیصلہ ہوگا' اور بعد میں کسی کو کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ ابا آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا........؟ بڑی بھابھی کہے گی امی آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا اس لئے پھنس گئے........ وغیرہ۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ مشورہ کے آداب ضرور بیان کرلئے جائیں کہ

(۱) ہرایک باری باری سے رائے دے دوبارہ رائے دینی ہے تو بیچ میں نہ بولے بلکہ آخیر میں اجازت لے کر بولے۔

(۲) کوئی دوسرے کی رائے کاٹے نہیں ہاں آپ اپنی رائے کا فائدہ اور حکمت بتا سکتے ہیں۔

(۳) رائے رائے سمجھ کر دے فیصلہ سمجھ کر نہیں 'اگر کسی کی رائے پر فیصلہ نہ ہوسکا تو اس پر طعن تشنیع یا جھگڑا نہ کرے یا خدا نہ کرے کسی آزمائش کے آنے پر یہ نہ کہے کہ میں نے تو پہلے سے کہا تھا......... دیکھو تم نے میری بات نہ مانی 'اگر میری بات مان لیتے تو یہ نہ ہوتا.......... وغیرہ 'حدیث شریف میں آتا ہے۔

"لَو تفتح عمل الشیطان . (مشکوۃ ص ۴۵۲)

(لفظ) اگر 'شیطان کا دروازہ کھولتا ہے۔

اور جو امیر یا گھر کا بڑا فیصلہ کردیں اس پر سب راضی ہوجائیں 'ان آداب کی رعایت رکھتے ہوئے گھر کے سمجھدار....... رازدار......... بیٹھ کر مشورہ کرلیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت سی خیریں وجود میں آئیں گی۔

اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو دولہا کو چاہئے یہ کو الف ایک کاغذ میں لکھ کر کسی ایسے تجربہ کار عالم / مفتی کے پاس جائے جو اپنے علاقے اور قوم کے رہنے سہنے اور ان کے مزاج سے واقف ہو اس سے مشورہ کرلے 'اگر اپنے علاقہ میں کوئی ایسا ماہر عالم نہ ملے تو ہم نے کتاب کے آخیر میں چند ماہر علماء کرام کے فون نمبر اور خط لکھنے کے پتے لکھ دیئے ہیں ان کو خط لکھ کر معلوم کرلیں اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت ہی فائدہ ہوگا اس لئے تجربہ شاہد ہے کہ بعض

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اوقات صرف ایک نظر سے دیکھ کر بھی انسان صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا' اس لئے کہ اگر دیکھنے سے پہلے پوری تفصیل لکھ لیں تا کہ تمام جہتیں سامنے آجائیں پھر اگر دل قبول کرتا ہے تو دیکھ لے یا رشتہ ڈال لیں پھر یہ ایک نظر دیکھنا قطعی فیصلہ کرنے میں بہت ہی معاون ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہر دو میاں بیوی میں سچی محبت پیدا فرمائے' اور ان دونوں کو دین کی خدمت کیلئے قبول فرمائے ہماری ہر خوشی اور غمی کو دین کے پھیلانے کا ذریعہ بنائے۔

رسم منگنی

منگنی مانگنے سے ہے یعنی بیٹے یا بیٹی کی کہیں بات ڈالی سنجیدگی سے غور کیا۔ استخارہ ہوا کوئی تاریخ طے ہوئی اس پر گھر کے بڑے جمع ہوگئے اور نکاح کی بات پکی کر لی' خوشی میں منہ میٹھا کرادیا ضروری نہیں اور ناجائز بھی نہیں کہ اگر نشانی اور بات ہونے کی علامت کے طور پر یا اظہار مسرت کیلئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے کوئی تحفہ دیدیں (یعنی عورتوں مردوں کا اختلاط نہ ہو' لڑکے لڑکی کا آمنا سامنا نہ ہو' نہ ہی لڑکا لڑکی کو انگوٹھی یا چھلہ پہنائے "بس لڑکے کے گھر کی عورتیں لڑکی سے مل کر مبارکباد دے کر یادگار کے طور پر یہ تحفہ دے دیں" ادل بدل کا خیال نہ ہو' سادگی سے ہر کام ہو)۔ ضروری نہیں کہ پھر لڑکی کے گھر والے بھی لڑکے کو کوئی گھڑی وغیرہ دیں یہی ادلہ بدلہ ساری چیزوں کو رسم کی شکل دے دیتے ہیں جو کہ منع ہے۔ تقریب میں تصاویر اور فوٹو نہ ہوں' نمازوں کے اوقات کی حفاظت ہو بس اسی طرح کوئی بڑی عورت اس گھر کی عورتوں سے مہر کی اور نکاح کی تاریخ کی بات کر لے اور مرد مردوں میں طے کر لیں اور اس کے ساتھ ساتھ دعا بھی جاری رہے کہ اللہ جل شانہ اس معاملے میں برکت ڈال دیں۔

یہ تو تھا ایک سیدھا سادہ طریقہ۔ اب زیر بار ہو کر چار و ناچار جبراً و قہراً رسم نبھانے کی خاطر قرضہ میں دب کر یا برادری والوں میں نام و نمود کیلئے' چرچے یا شہرت کے لئے پابندیاں بنانا کوئی دانش مندی نہیں۔ اب تو اس تقریب پر اتنا خرچہ اور لوگوں کا ایسا مجمع ہو جاتا ہے کہ بقول کسی کے "بس قاضی صاحب کو بلا کر نکاح پڑھوانے کی دیر ہے" تو فقط منگنی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پر آخر اتنا بکھیڑا کیوں۔

دوسری اہم بات یہ بھی ہے کہ منگنی کے بعد نکاح میں بلا ضرورت ہرگز تاخیر نہ کریں اس میں علاوہ دوسری قابل اصلاح باتوں کے مزید یہ بھی ہے کہ پھر درمیان میں آنے والی عید بقرہ، عید اور اسی طرح کے مواقع پر بھر بھر کے ٹوکریوں میں مٹھائیاں اور جوڑے اور ایسی چیزوں کی پابندیاں جو دین نے بھی نہیں بتائیں وہ ہمارے معاشرے میں داخل ہو چکی ہیں اور فقط کسی مباح کام کی بھی رواج کی وجہ سے ایسی پابندی کی جاتی ہے جو منگنی کا حصہ بن جاتی ہیں کہ اس کے خلاف کرنے کو پھر باعث عار جاتا ہے یہ سب بالکل منع اور گناہ ہے۔اور پھر ادلہ بدلہ کی وجہ سے دونوں طرف کے لوگوں پر بوجھ رہتا ہے اور بعض مرتبہ ایسی ناچاقیاں بھی واقع ہو جاتی ہے جن کی بناء پر منگنی ہی ٹوٹ جاتی ہے تو کیا یہ عقلمندی ہے کہ ایک سادہ عنوان کی چیز جو خود ایک مبارک عمل (یعنی نکاح) کا مقدمہ ہی تھا اس کو اتنے بکھیڑوں میں گھیر کر مستقل وبال کی صورت دی جائے۔

لہٰذا اس بناء پر ہم سب سے زیادہ گزارش تو اس سلسلے میں ہونے والے دولہا صاحب سے ہی کرتے ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ کو اس پہلو سے سمجھائیں یا ترغیب دیں کہ اتنے خرچے اور جھمیلے کرنے میں کوئی فائدہ تو ہے نہیں۔اس پر بھی کوئی خوش اور کوئی ناراض ہی رہے گا، ایک خالق کو راضی کرنا آسان ہے، کیونکہ اس کی رضا کا ضابطہ ایک ہی ہے اور وہ ہے شریعت کی پابندی۔

ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے حکم کے موافق نکاح کر رہے ہیں اور نکاح بھی اس لئے کہ گناہ سے بچیں تو یہ کیا گناہ سے بچنا ہے جس کیلئے خود مزید سینکڑوں گناہ کرنے پڑتے ہیں اور منگنی اس کا ایک ابتدائی مرحلہ ہے تو ان دونوں مواقع پر اتنا خرچہ کرنے کی بجائے کیوں نہ اس رقم سے ہونے والے زوجین ہی کیلئے کوئی کاروبار ہی شروع کر لیا جائے۔یا کرائے کے کسی گھر کا ایڈوانس یا ڈیپازٹ ہی دے دیا جائے تاکہ نکاح ہوتے ہی دولہا دلہن الگ تھلگ رہ لیں، یا اگر ایک ہی بیٹا ہے اور اس کے الگ ہونے سے ماں بالکل تنہا ہو جائے گی اور اس مصلحت سے علیحدہ رہنے کی بجائے ماں کے ساتھ ہی رہنا بھی ہو تو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس مذکورہ رقم سے کوئی پلاٹ یا فلیٹ خرید لیں اس کو کرایہ پر اٹھا دیں تاکہ شادی کے بعد میاں بیوی کیلئے خرچ میں وسعت ہو۔اپنی پسند کی یہ زندگی سکون سے اس طرح گزاریں کہ بہو ساس کی نوک جھوک نند اور دیورانی و جیٹھانی کی چپقلش اس میں نہ ہو اور بڑوں کے پاس آمد رفت اور حتی المقدور ان کی دلجوئی اور خدمت بھی جاری رہے۔

لہٰذا اس منگنی کے عنوان کو رسم نہ بننے دیا جائے۔ہم نے منگنی کے موضوع پر ایک مضمون مختصر تحریر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوی امید ہے کہ اسے پڑھ کر آپ منگنی کے موقع پر ہونے والی غیر شرعی اور غلط رسومات سے بچنے کی کوشش کریں گے اور تمام مسلمانوں کو ان رسموں سے بچانے کی محنت بھی کریں گے اور دعا بھی کریں گے۔

افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان کا پیسہ اس کی صلاحیت ان غلط رسومات پر لگتی ہیں جس کا نہ کوئی دنیوی فائدہ ہے نہ آخرت کا' کاش یہ مسلمان مرد و عورتیں اپنی جان اپنی صلاحیتیں اپنی سوچ و فکر کافروں کو اسلام میں داخل کرنے اور مسلمانوں کو شریعت کی پابندی کروانے پر لگاتے تو کتنے لوگ ہمارے ذریعہ اسلام میں داخل ہو جاتے' کتنے لوگ دیندار بن جاتے' جہالت کا خاتمہ ہوتا' علم و عمل عام ہوتا' اگر آج ہم مسلمانوں کے وہ مال جو شادیوں و منگنیوں میں خرچ ہوتا ہے اسے جمع کریں تو کتنے مدارس کھل جائیں' کتنی مساجد بن جائیں کتنے دواخانے ہسپتال' اسکول کھل جائیں۔

منگنی کے بعد احتیاطیں

منگنی کے بعد اور نکاح سے پہلے عام طور پر ہمارے معاشرے میں ایک برا فعل یہ کیا جاتا ہے کہ لڑکا اپنی منگیتر سے ملتا ہے اور ٹیلی فون پر بات چیت کرتا ہے اور اسکے ساتھ تفریح پر جاتا ہے اور اس کو غلط بھی نہیں سمجھا جاتا یا پہلے ہی سے اس سے "قرب" کے متعلق تصورات باندھ کر لذت لینا جبکہ ابھی وہ منکوحہ نہیں بنی' یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی اور اس کی رحمت کو دور کرنے والی ہیں' مسلمان دولہا دلہن کو چاہئے ان سے بچیں اور بچائیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اب ہم آپ کی خدمت میں ہمارے اکابر میں سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے) کی معروف ومقبول کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں سے دو مسئلے نقل کرتے ہیں آپ انہیں توجہ سے پڑھیں اور بات کی حقیقت کو سمجھیں تاکہ.......اس فعل کے برا ہونے کی مذمت دل میں بیٹھ جائے اور ہم خود ان منکرات سے اجتناب کریں اور دوسروں کو بھی اس فعل سے بچانے کی کوشش کریں۔

مسئلہ (۱):

س ...... ایک صاحب فرما رہے تھے کہ "منگیتر سے ملاقات کرنا، اس سے ٹیلی فون وغیرہ پر بات کرنا اور اس کے ساتھ گھومنا پھرنا صحیح نہیں۔" میں نے ان صاحب سے عرض کیا کہ "یہ تو ہمارے معاشرے میں عام ہے اس کو تو کوئی بھی برا نہیں سمجھتا۔" پھر میری بات کا وہ صاحب واضح جواب نہ دے سکے جس کی وجہ سے میں الجھن میں پڑ گیا کہ کیا واقعی یہ صحیح نہیں ہے؟

ج ...... نکاح سے پہلے منگیتر اجنبی ہے لہٰذا نکاح سے پہلے منگیتر کا حکم بھی وہی ہو گا جو غیر مرد کا ہے کہ عورت کا اس کے ساتھ اختلاط جائز نہیں اور آپ کا یہ کہنا کہ "یہ تو ہمارے معاشرے میں عام ہے کوئی برا نہیں سمجھتا" اول تو مسلم نہیں۔ کیونکہ شریف معاشروں میں اس کو نہایت برا سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں معاشرے میں کسی چیز کا رواج ہو جانا کوئی دلیل نہیں، ایسا غلط رواج جو شریعت کے خلاف ہو، خود لائق اصلاح ہے۔ ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکیاں غیر لڑکوں کے ساتھ آزادانہ گھومتی پھرتی ہیں، کیا اس کو جائز کہا جائے گا؟۔

مسئلہ (۲):

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

س ...... شادی سے قبل ایک دوسرے کو چاہنے والے لڑکی اور لڑکے کے تعلقات آپس میں کیسے ہونے چاہئیں ۔یعنی ایک دوسرے سے میل جول یا بات چیت کر سکتے ہیں ،لیکن کوئی غیر اخلاقی حرکت کے مرتکب نہ ہونے پائیں ۔ایسی صورت میں ان کا ملن کیا شرعی حیثیت رکھتا ہے ؟

ج ...... جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کو ایک نظر دیکھ لینا جائز ہے ،خواہ خود دیکھ لے یا کسی معتمد عورت کے ذریعہ اطمینان کر لے اس سے زیادہ "تعلقات" کی نکاح سے قبل اجازت نہیں ،نہ میل جول کی اجازت ہے نہ بات چیت کی ۔اور نہ خلوت و تنہائی کی ..... نکاح سے قبل ان کا ملنا جلنا بجائے خود "غیر اخلاقی حرکت" ہے ۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خطبہ نکاح کا پیغام

اب ہم نکاح کی اہمیت اور مقصد کو واضح کرنے کے لئے مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی کا ایک مضمون بعنوان ''خطبہ نکاح کا پیغام'' نقل کرتے ہیں جو روزنامہ جنگ کراچی میں ذکر و فکر کے عنوان سے جاری اہم مضامین کے سلسلے میں شائع ہوا تھا۔

''ہم میں سے شاید کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو جس نے کبھی کسی نکاح کی تقریب میں حصہ نہ لیا ہو۔ آئے دن شادی کی تقریبات اور نکاح کی محفلیں منعقد ہوتی رہتی ہیں اور تقریباً ہر محفل میں سیکڑوں افراد شریک ہوتے ہیں۔ ان محفلوں میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایجاب وقبول سے پہلے نکاح خواں ایک خطبہ پڑھتا ہے۔ اس کے بعد نکاح کی کارروائی ہوتی ہے۔ اگرچہ نکاح کی صحت کیلئے خطبہ کوئی لازمی شرط نہیں ہے اس کے بغیر بھی دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کرنے سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے کہ نکاح سے پہلے آپ ﷺ مختصر خطبہ دیتے تھے اور اس کے ابتدائی الفاظ آپ ﷺ نے خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھائے تھے۔

یہی وہ الفاظ ہیں جو ہم تقریباً ہر نکاح کی محفل میں نکاح خواں کی زبانی سنتے ہیں۔ عام طور سے خطبے کے یہ الفاظ 'ان کا مقصد اور ان کی معنویت شادی کے طربیہ ہنگاموں میں گم ہو کر رہ جاتی ہے۔ انہیں بے توجہی کے ساتھ سنا جاتا ہے اور اگر نکاح کی محفل بڑی ہو اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام نہ ہو تو اکثر لوگ انہیں سن بھی نہیں پاتے اور عین خطبہ کے وقت بھی باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔

(اور یہ بھی اسی بے توجہی کا شاخسانہ ہے کہ جو لوگ نکاح کی تقریب پر ہزاروں' بلکہ بعض اوقات لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ وہ بعض اوقات اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ تھوڑے سے پیسے مزید خرچ کر کے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کر دیں تاکہ خطبہ اور ایجاب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

قبول جو پوری تقریب کی اصل روح ہے۔وہ پر سکون اور باوقار طریقے سے انجام پاسکے اور حاضرین ان بابرکت کلمات کو ہاؤ ہو کے بجائے تقدس کی فضا میں سن سکیں۔

بہرکیف !اگر خطبہ سننے میں آبھی جائے تو عموماً اسے محض ایک تبرک سمجھا جاتا ہے اور عام لوگوں کے ذہن میں اس کا مقصد صرف برکت کا حصول ہوتا ہے اس سے آگے کچھ نہیں۔

لہٰذا شاید ہی کوئی صاحب ایسے ہوں جنہوں نے یہ جاننے سمجھنے کی کوشش کی ہو کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے؟ وہ کیوں اس موقع پر پڑھے جاتے ہیں؟ اور ان کا نکاح سے کیا تعلق ہے چونکہ خطبے کے یہ الفاظ خود آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں بلکہ باقاعدہ سکھائے ہیں۔اس لئے ہمیں ان کا مفہوم ٗمقصد اور پس منظر ضرور سمجھنا چاہئے تاکہ ہم اس بابرکت سنت کی معنویت سے واقعی آگاہ ہوسکیں۔

ان الفاظ کی ابتداتو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے ہوتی ہے اور بحیثیت مسلمان ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ہر اہم کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے کیا جائے اس لئے کہ اس کائنات میں کوئی بھی کام اس کی توفیق کے بغیر انجام نہیں پاسکتا۔نکاح دو افراد کی زندگی کا اہم ترین دوراہہ ہے جس کے ذریعہ یہ دو افراد زندگی کے ایک نئے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔

اس موقع پر ہمیں بطور خاص یہ سکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور دعا سے یہ سفر شروع کریں۔حمد وثنا اور دعا کیلئے جو الفاظ اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے تلقین فرمائے ہیں وہ کتنے خوبصورت اور کتنے جامع ہیں۔اس کا اندازہ ان کے ترجمے سے ہوسکتا ہے۔اصل عربی الفاظ تو یہ ہیں۔

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ، ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ، (صلی اللہ علیہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وسلم) وعلى آله و اصحابه اجمعين . او كمال قال عليه الصلوة والسلام (مسلم باب الجمعة حديث نمبر ١٤٣٦)

اوران کا ترجمہ یہ ہے

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ہم اس کی حمد کرتے ہیں۔اسی سے مدد مانگتے ہیں۔اسی سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔اسی پر ایمان لاتے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ہم اپنی نفسانیت کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے تمام آل واصحاب پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے''۔

نکاح کے موقع پر دولہا دلہن ہی نہیں۔ان کے دونوں خاندان اپنی زندگی کے بڑے نازک دوراہے پر ہوتے ہیں۔اگر دل مل جائیں تو زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی ہے اور اگر خدا نہ کرے دلوں میں ملاپ نہ ہو تو دونوں خاندانوں کیلئے ایک مستقل درد سر کھڑا ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس سے ''مدد مانگنے'' کی تلقین کی گئی ہے اور چونکہ بسا اوقات ازدواجی زندگی کے فتنے خود اپنی بد طینتی یا بداعمالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی بداعمالیوں کے شر سے اسی کی پناہ مانگی گئی ہے اور اسی سے اس کی توفیق طلب کی گئی ہے کہ وہ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرمائے اور گمراہی سے محفوظ رکھے اور یہ ساری حمد وثناء اور دعائیں چونکہ توحید ورسالت پر مستحکم ایمان کے بغیر بے معنی ہیں اس لئے توحید اور آنحضرت ﷺ کی گواہی کی تجدید کرائی گئی ہے اور آخر میں آنحضرت ﷺ پر درود وسلام بھیجا گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ ہی ہمارے لئے ہدایت کا یہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نور لیکر تشریف لائے۔

یہ ہیں خطبہ نکاح کے تمہیدی الفاظ۔اس کے بعد عموماً خطبے میں قرآن کریم کی تین آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہیں۔پہلی آیت سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۲ ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ الا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ.

جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت اسلام ہی کی حالت میں آنی چاہیے"۔

یٰا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رجالا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً. وَاتَّقُوْا اللّٰہ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بہ والارحام. انَّ اللّٰہ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا.

دوسری آیت سورۃ النساء کی پہلی آیت ہے۔جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (یعنی آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیئے اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دیکر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داریوں کا پاس کرو، بیشک اللہ تمہاری نگرانی کرنے والا ہے"۔

تیسری آیت سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۶۹، ۷۰ پر ہے۔

یا اَیُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہ وقُوْلُوْا قولا سَدِیْدًا. یُصلِح لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ویَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ. وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وَ رَسُوْلَه فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً

اوران کا ترجمہ یہ ہے

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی بات کہا کرو، اللہ تمہارے کام سنوار دے گا۔اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کر لی۔اس نے بڑی عظیم کامیابی حاصل کی"۔

قرآن کریم کی بیشمار آیات میں سے آنحضرت ﷺ نے نکاح کے خطبے کیلئے خاص طور پر مذکورہ بالا انہی آیات کا جو انتخاب فرمایا۔یقیناً اس میں کوئی بڑی مصلحت ہوگی۔غور کیا جائے تو ان آیتوں میں جو بات مشترک طور پر کہی گئی ہے۔وہ "تقویٰ" کا حکم ہے۔یہ تمام آیتیں اسی حکم سے شروع ہو رہی ہیں کہ "تقویٰ اختیار کرو" کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ تقویٰ کا شادی بیاہ سے کیا جوڑ؟

لیکن جو شخص حالات کے نشیب وفراز اور میاں بیوی کے تعلقات کی نزاکتوں کو جانتا ہے اور جسے ازدواجی الجھنوں کی تہہ تک پہنچنے کا تجربہ ہے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میاں بیوی کے تعلقات اور ایک دوسرے کے حقوق کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی کیلئے تقویٰ ایک لازمی شرط ہے۔میاں بیوی کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے ان دونوں کے سینے میں چھپے ہوئے جذبات اور ان کی حقیقی سرشت ایک دوسرے کے سامنے اتنی کھل کر آتی ہے کہ کسی اور کے سامنے اتنی کھل کر نہیں آسکتی۔

دوسروں کے سامنے ایک شخص اپنی بدطینتی کو ظاہری مسکراہٹوں کے پردے میں چھپا سکتا ہے۔اپنے اندر کے انسان پر خوبصورت الفاظ اور اوپری خوش اخلاقی کا ملمع چڑھا سکتا ہے۔لیکن بیوی کیساتھ اپنے معاملات میں وہ یہ ملمع باقی نہیں رکھ سکتا۔اسے اپنی ظاہرداری کے خول سے کبھی نہ کبھی باہر نکلنا ہی پڑتا ہے اور اگر اندر کا یہ انسان تقویٰ سے آراستہ نہ ہو تو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اپنے شریک زندگی کا جینا دوبھر کر دیتا ہے۔

ایک بیوی کو اپنے شوہر سے جو تکلیفیں پہنچتی ہیں انکا ازالہ ہمیشہ عدالت کے ذریعے نہیں ہو سکتا۔ان میں سے بیشمار تکلیفیں ایسی ہیں جو وہ عدالت تو کجا اپنے کسی قریبی رشتہ دار کے سامنے بھی بیان نہیں کر سکتی۔

اسی طرح ایک شوہر کو بیوی سے جو شکایتیں ہو سکتی ہیں بسا اوقات شوہر کے پاس ان کا کوئی حل نہیں ہوتا نہ کسی اور کے ذریعے وہ انہیں دور کرنیکا کوئی سامان کر سکتا ہے۔اس قسم کی تکلیفوں اور شکایتوں کا کوئی علاج دنیا کی کوئی طاقت فراہم نہیں کر سکتی۔ان کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ دونوں کے دل میں ''تقویٰ'' ہو۔

یعنی وہ اس احساس کی دولت سے مالا مال ہوں کہ وہ ایک دوسرے کیلئے امانت ہیں اور اس امانت کی جواب دہی انہیں اپنے اللہ کے سامنے کرنی ہے۔اپنے شریک زندگی کو اپنے کسی طرز عمل سے ستا کر وہ شاید دنیا کی جواب دہی سے بچ جائیں لیکن ایک دن آئے گا جب وہ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور انہیں اپنی ایک ایک حق تلفی کا بھگتان بھگتنا پڑیگا۔اسی احساس کا نام تقویٰ ہے اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کے دل پر ان تنہائیوں میں بھی پہرہ بٹھاتی ہے جہاں اسے کوئی اور دیکھنے والا نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ جب دو مرد و عورت زندگی کے سفر میں ایک دوسرے کے ساتھی بنیں تو وہ روانہ ہونے سے پہلے اپنے دلوں پر یہ غیبی پہرہ بٹھالیں تاکہ ان کی دوستی پائیدار ہو اور ان کے دل میں ایک دوسرے کی محبت محض وقتی نفسانیت کی پیداوار نہ ہو جو نئی نویلی زندگی کا جوش ٹھنڈا ہونے کے بعد فنا ہو جائے۔بلکہ وہ تقویٰ کے سائے میں پلی ہوئی پائیدار محبت .... جو خود غرضی سے پاک .... اور ایثار وفا اور خیر خواہی کے سدا بہار جذبات .... سے مزین ہوتی ہے اور جسم سے گزر کر واقعی قلب و روح کی گہرائیوں تک سرایت کر جاتی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہے۔

اس لئے آنحضرت ﷺ نے نکاح کے خطبے میں ان آیات کا انتخاب فرمایا جن میں سے ہر آیت تقویٰ کے حکم سے شروع ہو رہی ہے اور وہی اس کا بنیادی پیغام ہے۔

(بشکریہ اخبار جنگ)

خلاصہ کلام

(۱) خطبہ نکاح اور ایجاب وقبول نکاح کی تقریب کی اصل روح ہے اسے ادب سے سننے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ تقریب کے منعقد کرنے والے کوشش کریں کہ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام ہو۔

(۲) خطبہ میں حمد وثناء اور درود شریف کے بعد جو چیز سمجھائی گئی ہے وہ تقویٰ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ جب مرد وعورت زندگی کے سفر میں ایک دوسرے کے ساتھی بنیں تو وہ روانہ ہونے سے پہلے اپنے دلوں میں یہ غیبی پہرہ بٹھالیں تاکہ ان کی دوستی پائیدار ہو اور ان کے دل میں ایک دوسرے کی محبت محض وقتی نفسانیت کی پیداوار نہ ہو جو نئی نویلی زندگی کا جوش ٹھنڈا ہونے کے بعد فنا نہ ہو جائیں۔

محترم قارئین اگر رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد بھی یہ کتاب آپ کے ہاتھ آئی ہے تو بھی بے فائدہ نہیں ہے۔ اس میں دی گئی ضروری ہدایات کے موافق اب اپنا طرز عمل صحیح کرلیں۔ کہ "صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے"۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حق مہر

بیویوں کے حق میں سب سے پہلا حق "مہر" ہے جو شوہر کے ذمہ لازم ہوتا ہے' یوں تو کوئی نکاح بغیر مہر کے نہیں ہوتا لیکن اس کے بارے میں بہت سی کوتاہیاں اور بے احتیاطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ان کو ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کوتاہیوں اور بے احتیاطیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور سو فیصد حضور اکرم ﷺ کے نورانی و مبارک طریقوں پر عمل کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔

جب مسلمان فیصلہ کر لیتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے زندگی گذارنی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں رواج ...... معاشرہ ...... برادری ...... قوم ...... کسی کو نہیں دیکھنا' صرف اور صرف اللہ جل جلالہ کے حکم کو دیکھنا ہے اور حضور اکرم ﷺ کے طریقوں کو دیکھ کر ان کے موافق اپنی زندگی گذارنی ہے۔سارے خاندان والوں میں اپنی قوم میں محبت اور حکمت کے ساتھ ایسی محنت کرنی ہے جس سے مسلمانوں کی شادیوں میں اور زندگی کے تمام مراحل میں سو فیصد سنتیں زندہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کی مدد فرماتے ہیں اور اس کو ہدایت کا ذریعہ بناتے ہیں' اس کے ہر عمل سے سنتیں زندہ ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر زندہ رکھیں اور اسی پر موت عطا فرمائیں۔

عموماً مہر کے معاملہ میں یہ کوتاہیاں ہوتی ہیں۔

(ا) ایک کوتاہی لڑکی کے والدین اور اس کے عزیز و اقارب کی جانب سے ہوتی ہے کہ مہر مقرر کرتے وقت لڑکے کی حیثیت کا لحاظ نہیں رکھتے' بلکہ زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بسا اوقات اس میں تنازع اور جھگڑے کی شکل بھی پیدا ہو جاتی ہے۔بلکہ اس سے بڑھ کر بعض موقعوں پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اسی جھگڑے میں شادی رک جاتی ہے۔لوگ زیادہ مہر مقرر کرنے کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

فخر کی چیز سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ جاہلیت کا فخر ہے، جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ورنہ اگر مہر کا زیادہ ہونا شرف وسیادت کی بات ہوتی تو آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی صاحب زادیوں کا مہر زیادہ ہوتا۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی صاحب زادی کا مہر پانچ سو درہم سے زیادہ مقرر نہیں کیا۔ پانچ سو درہم کی ایک سو اکتیس تولے تین ماشے (۱۳۱-۱/۴) چاندی بنتی ہے۔ اگر چاندی کا بھاؤ پچاس روپے تولہ ہو تو پانچ سو درہم یعنی (۱۳۱-۱/۴) تولے چاندی کے چھ ہزار پانچ سو ترسٹھ (۶۵۶۳) روپے بنتے ہیں۔ (بھاؤ کی بیشی کے مطابق اس مقدار میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ بہرحال ۱۳۱-۱/۴ تولے چاندی کا حساب رکھنا چاہئے) اسی کو "مہر فاطمی" کہا جاتا ہے۔ بعض اکابر کا معمول رہا ہے کہ اگر ان سے نکاح پڑھانے کی فرمائش کی جاتی تو فرماتے کہ اگر "مہر فاطمی" رکھو تو نکاح پڑھائیں گے، ورنہ کسی اور سے پڑھوالو۔

الغرض مسلمانوں کے لئے آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی لائق فخر ہونا چاہئے، اور مہر کی مقدار اتنی رکھنی چاہئے جتنی آپ ﷺ نے اپنی مقدس ازواج اور پیاری صاحب زادیوں کے لئے رکھی۔ آپ ﷺ سے بڑھ کر کس کی عزت ہے؟ گو اس سے زیادہ مہر رکھنے میں بھی کوئی گناہ نہیں، لیکن زیادتی کو فخر کی چیز سمجھنا، اس پر جھگڑے کھڑے کرنا اور باہمی رنجش کی بنیاد بنا لینا جاہلیت کے جراثیم ہیں جن سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

(۲) ایک کوتاہی بعض دیہاتی حلقوں میں ہوتی ہے کہ سوا بتیس روپے مہر کو "شرع محمدی" سمجھتے ہیں حالانکہ یہ مقدار آج کل مہر کی کم سے کم مقدار بھی نہیں بنتی۔ مگر لوگ اسی مقدار کو "شرع محمدی" سمجھتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ خدا جانے یہ غلطی کہاں سے چلی ہے لیکن افسوس ہے کہ "میاں جی" صاحبان بھی لوگوں کو مسئلہ سے آگاہ نہیں کرتے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی ۲ تولے ۱/۲-۷ ماشے چاندی ہے۔ جس کے آج

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے حساب سے تقریباً دو سو روپے بنتے ہیں۔اس سے کم مہر مقرر کرنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے اس سے کم مقرر کر لیا تو دس درہم کی مالیت مہر واجب ہو گا۔

(۳) ایک زبردست کوتاہی یہ ہوتی ہے کہ مہر ادا کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔بلکہ رواج یہی بن گیا ہے کہ بیویاں حق مہر معاف کر دیا کرتی ہیں۔یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ بیوی کا مہر بھی شوہر کے ذمہ اسی طرح کا ایک قرض ہے جس طرح دوسرے قرض واجب الادا ہوتے ہیں۔یوں تو اگر بیوی کل مہر یا اس کا کچھ حصہ شوہر کو معاف کر دے تو صحیح ہے لیکن شروع ہی سے اس کو واجب الادا نہ سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ ''جو شخص نکاح کرے اور مہر ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو وہ زانی ہے''۔

(۴) ہمارے معاشرے میں جو اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کے لئے مہر لینا بھی عیب سمجھا جاتا ہے۔اور میراث کا حصہ لینا بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔اس لئے وہ چار و ناچار معاف کر دینا ہی ضروری سمجھتی ہیں۔اگر نہ کریں تو معاشرے میں ''نکو'' سمجھی جاتی ہیں۔دیندار طبقے کا فرض ہے کہ اس معاشرتی برائی کو مٹائیں اور لڑکیوں کو مہر بھی دلوائیں اور میراث کا حصہ بھی دلوائیں۔اگر وہ معاف کرنا چاہیں تو ان سے کہہ دیا جائے کہ وہ اپنا حق وصول کر لیں اور کچھ عرصہ تک اپنے تصرف میں رکھنے کے بعد اگر چاہیں تو واپس لوٹا دیں۔اس سلسلے میں ان پر قطعاً جبر نہ کیا جائے۔

(۵) مہر کے بارے میں ایک کوتاہی یہ ہوتی ہے کہ اگر بیوی مر جائے اور اس کا مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کو ہضم کر جاتے ہیں۔حالانکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر خانہ آبادی سے اور میاں بیوی کی یکجائی سے پہلے بیوی کا انتقال ہو جائے تو نصف مہر واجب الادا ہو گا اور اگر میاں بیوی کی خلوت صحیحہ کے بعد اس کا انتقال ہوا ہو تو پورا مہر ادا کرنا واجب ہو گا۔اور یہ مہر بھی اس کے ترکہ میں شامل ہو کر اس کے شرعی ورثاء پر تقسیم ہو گا۔اس کا مسئلہ علماء سے دریافت کر لینا چاہئے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ اگر لڑکی کا انتقال سسرال میں ہوا تو اسکا سارا اثاثہ ان کے قبضہ میں آجاتا ہے اور وہ لڑکی کے وارثوں کو کچھ نہیں دیتے اور اگر اس کا انتقال میکے میں ہو تو وہ قابض ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور شوہر کا حق دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ مردے کے مال پر ناجائز قبضہ جمالینا بڑی گری ہوئی بات بھی ہے اور ناجائز مال ہمیشہ نحوست اور بے برکتی کا سبب بنتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات دوسرے مال کو بھی ساتھ لے ڈوبتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عقل وایمان نصیب فرمائے اور جاہلیت کے غلط رسوم ورواج سے محفوظ رکھے۔

مہر کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مثلاً:

"عن أبي سلمة قال: سألت عائشة كم كان صداق النبي ﷺ؟ قالت: "كان صداقه لأزواجه ثنتي عشرة أوقية ونش، قالت: أتدري ما النش" قلت: لا، قالت: نصف أوقية فتلك خمس مائة درهم"

(رواہ مسلم، مشکوۃ ص ۲۷۷)

"حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ کا مہر (اپنی ازواج مطہرات کے لئے) کتنا تھا؟ فرمایا، ساڑھے بارہ اوقیہ اور یہ پانچ سو درہم ہوتے ہیں"۔ (صحیح مسلم، مشکوۃ)

"عن عمر بن الخطاب قال: "ألا لا تغالوا اصدقة النساء فإنها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان أولكم بها نبي الله ﷺ ماعلمت رسول الله ﷺ نكح شيأ من نساءه ولا أنكح شيئاً من بناته على أكثر من اثنتي عشرة أوقية"

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی، مشکوۃ ص ۲۷۷)

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھو!

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عورتوں کے مہر زیادہ نہ بڑھایا کرو، کیونکہ یہ اگر دنیا میں عزت کا موجب اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی چیز ہوتی تو نبی کریم ﷺ تم سے زیادہ اس کے مستحق تھے۔ مجھے علم نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر پر نکاح کیا ہو، یا اپنی صاحب زادیوں میں سے کسی کا نکاح اس سے زیادہ مہر پر کیا ہو"۔

(ماخوذ از بتصرف یسیر "آپ کے مسائل اور ان کا حل"، مولانا محمد یوسف لدھیانوی ج ۵)
(مشکوۃ شریف)

اب ہم مہر کے متعلق مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا تحریر کردہ مضمون "مہر کی شرعی حیثیت" جو کہ اخبار جنگ مورخہ ۱۹۹۵-۱۱-۱۲ میں سلسلہ ذکر و فکر میں شائع ہوا تھا، نقل کرتے ہیں۔ اس کو پڑھنے سے پہلے دل سے دعا کر لیجئے، اے اللہ ہم سب کو اس کے پڑھنے سے ہدایت عطا فرما، اور ہماری خوشی وغمی بیماری وتندرستی سو فیصد سنتوں کے موافق بنا۔ آمین یارب العالمین!

مہر کی شرعی حیثیت

ان دنوں ایک نکاح نامہ میری نظر سے گزرا جس میں "مہر" والے خانے میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی "مبلغ بتیس (۳۲) روپے مہر شرعی" اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ لوگوں سے بات چیت کے دوران یہ اندازہ ہوا کہ وہ خدا جانے کس وجہ سے "بتیس روپے" کو "مہر شرعی" سمجھتے ہیں اور یہ تاثر تو بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے کہ مہر جتنا کم سے کم رکھا جائے شریعت کی نگاہ میں اتنا ہی مستحسن ہے، اس کے علاوہ بھی مہر کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں لوگوں میں پائی جاتی ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے۔

"مہر" دراصل ایک "اعزازیہ" (Honoraium) ہے جو ایک شوہر اپنی بیوی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کو پیش کرتا ہے اور اس کا مقصد عورت کا اعزاز واکرام ہے نہ تو یہ عورت کی قیمت ہے جسے ادا کر کے یہ سمجھا جائے کہ شوہر کے ہاتھوں بک گئی اور اب اس کی حیثیت ایک کنیز کی ہے اور نہ یہ محض ایک فرضی کارروائی ہے جس کے بارے میں یہ سمجھا جائے کہ اسے عملاً ادا کرنیکی ضرورت نہیں شوہر کے ذمہ بیوی کا مہر لازم کرنے سے شریعت کا منشاء یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوی کو اپنے گھر میں لائے تو اس کا مناسب اکرام کرے اور اسے ایک ایسا ہدیہ پیش کرے جو اس کے اعزاز واکرام کے مناسب ہو۔

لہٰذا شریعت کا تقاضہ یہ ہے کہ مہر کی رقم نہ تو اتنی کم رکھی جائے جس میں اعزاز واکرام کا یہ پہلو بالکل مفقود ہو اور نہ اتنی زیادہ رکھی جائے کہ شوہر اسے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور بالآخر یا تو مہر ادا کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو جائے یا آخر میں بیوی سے معاف کرانے پر مجبور ہو۔ شرعی نقطہ نظر سے ہر عورت کا اصل حق یہ ہے کہ اسے "مہر مثل" ادا کیا جائے۔"مہر مثل" کا مطلب مہر کی وہ مقدار ہے جو اس عورت کے خاندان میں عام طور سے اس جیسی خواتین کے نکاح کے وقت مقرر کی جاتی رہی ہو اور اگر اس عورت کے خاندان میں دوسری عورتیں نہ ہوں تو خاندان سے باہر اس کے ہم پلہ خواتین کا جو مہر عام طور سے مقرر کیا جاتا ہو وہ اس عورت کا "مہر مثل" ہے اور شرعی اعتبار سے بیوی "مہر مثل" وصول کرنے کی حق دار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر نکاح کے وقت باہمی رضامندی سے مہر کا تعین نہ کیا گیا ہو' یا مہر کا ذکر کئے بغیر نکاح کر لیا گیا ہو تو "مہر مثل" خود بخود لازم سمجھا جاتا ہے اور شوہر کے ذمے شرعاً ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ بیوی کو اس کا مہر مثل ادا کرے۔ البتہ اگر بیوی خود "مہر مثل" سے کم پر خوش دلی سے راضی ہو جائے یا شوہر خوش دلی سے مہر مثل سے زیادہ مہر مقرر کرلے تو باہمی رضامندی سے "مہر مثل" سے کم یا زیادہ مہر مقرر کر لینا بھی شرعاً جائز ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مہر کی مقدار کا مسئلہ

لیکن یہاں بھی شریعت نے زیادہ سے زیادہ مہر کی تو کوئی حد مقرر نہیں کی البتہ کم سے کم مہر کی حد مقرر کر دی ہے اور وہ حد (حنفی فقہ کے مطابق) دس درہم ہے۔

دس درہم کا مطلب دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی ہے جو آج کل کی قیمتوں کے لحاظ سے دو سو روپے کے لگ بھگ بنتی ہے۔ اس کم سے کم مقدار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اتنا مہر رکھنا شرعاً پسندیدہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس سے کم مہر پر اگر خود عورت بھی راضی ہو جائے تو شریعت راضی نہیں ہے کیونکہ اس سے مہر کا مقصد یعنی عورت کا اعزاز واکرام پورا نہیں ہوتا۔ یہ کم سے کم حد بھی ان لوگوں کا خیال کر کے رکھی گئی ہے جو مالی اعتبار سے کمزور ہیں اور زیادہ رقم خرچ کرنے کے متحمل نہیں۔ ان کے لئے یہ گنجائش پیدا کر دی گئی ہے کہ اگر عورت راضی ہو تو کم از کم اس مقدار پر نکاح ہو سکتا ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب لینا کسی طرح درست نہیں ہے کہ شریعت کو منظور ہی یہ ہے کہ مہر کی مقدار دو سو روپے رکھی جائے اور اسے اس معنی میں "مہر شرعی" قرار دیا جائے۔ جن لوگوں نے آج کے دور میں "دو بتیس روپے" مہر باندھ کر اسے "مہر شرعی" قرار دیا انہوں نے دو غلطیاں کیں۔ ایک غلطی تو یہ کی کہ دس درہم کی قیمت کسی زمانے میں بتیس روپے رہی ہوگی انہوں نے ہمیشہ کے لئے بتیس روپے ہی سمجھ لیا۔ دوسری غلطی یہ کی کہ شریعت نے مہر کی جو کم سے کم مقدار مقرر کی تھی اس کا مطلب یہ سمجھ لیا کہ شرعاً پسندیدہ ہی یہ ہے کہ اس سے زیادہ مہر مقرر نہ کیا جائے حالانکہ یہ تصور قطعی طور پر بے بنیاد ہے۔

اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے اپنی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر پانچ سو درہم مقرر فرمایا تھا۔ جو ایک سو اکتیس تولہ تین ماشہ چاندی کے برابر ہوتا ہے اور آج کل کے لحاظ سے اس کی قیمت نو دس ہزار روپے کے قریب بنتی ہے۔ خود آپ ﷺ نے اپنی متعدد ازواج مطہرات کا مہر بھی اس کے قریب قریب ہی مقرر فرمایا جو اوسط درجے کے لحاظ سے ایک قابل لحاظ مقدار ہے۔ بعض حضرات اس ''مہر فاطمی'' ہی کو ''مہر شرعی'' کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں اور غالباً ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ شرعی اعتبار سے اس سے کم یا زیادہ مہر مقرر کرنا پسندیدہ نہیں۔ یہ تصور بھی صحیح نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر فریقین ''مہر فاطمی'' کے برابر مہر مقرر کریں اور نیت یہ ہو کہ آنحضرت ﷺ کی مقرر کی ہوئی مقدار بابرکت اور معتدل ہوگی نیز یہ کہ اس سے اتباع سنت کا اجر ملنے کی توقع ہے تو یقیناً یہ جذبہ بہت مبارک اور مستحسن ہے لیکن یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ یہ مقدار اس معنی میں ''مہر شرعی'' ہے کہ اس سے کم یا زیادہ مقرر کرنا شرعاً ناپسندیدہ ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اس سے کم یا زیادہ مہر مقرر کرنے میں بھی شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

ہاں یہ اصول مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ مہر اتنا ہو جس سے بیوی کا اعزاز واکرام بھی ہو اور وہ شوہر کی استطاعت سے باہر بھی نہ ہو۔ جن بزرگوں نے بہت زیادہ مہر باندھنے سے منع کیا ان کا مقصد یہی تھا کہ اگر استطاعت سے زیادہ مہر مقرر کر لیا جائے تو وہ محض ایک کاغذی کارروائی ہو کر رہ جاتی ہے، حقیقت میں اسے دینے کی کبھی نوبت ہی نہیں آتی اور مہر ادا نہ کرنے کا گناہ شوہر کی گردن پر رہ جاتا ہے۔

دوسرے بعض اوقات بہت زیادہ مہر مقرر کرنے کے پیچھے دکھاوے کا جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے اور لوگ محض اپنی شان وشوکت کے اظہار کے لئے غیر معمولی مہر مقرر کر لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں اسلام کے مزاج کے بالکل خلاف ہیں۔ اس لئے متعدد بزرگوں نے غیر معمولی مہر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے لیکن اس سلسلے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میں حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں ایک مرتبہ تقریر کے دوران لوگوں سے کہا کہ وہ نکاح میں بہت زیادہ مہر نہ باندھا کریں۔ اس پر ایک خاتون نے اعتراض کیا کہ قرآن کریم نے ایک جگہ مہر کے لئے ''قنطار'' ''سونے یا چاندی کا ڈھیر'' کا لفظ استعمال کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ چاندی کا ڈھیر بھی مہر ہو سکتا ہے' پھر آپ زیادہ مہر مقرر کرنے سے کیوں روکتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے خاتون کی بات سن کر فرمایا کہ واقعی خاتون کا استدلال درست ہے اور زیادہ مہر باندھنے سے کلی طور پر منع کرنا درست نہیں۔

مطلب یہ تھا کہ اگر دکھاوا مقصود نہ ہو اور ادائیگی کی نیت بھی ہو اور استطاعت بھی تو زیادہ مہر مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ ان میں سے کوئی بات مقصود ہو تو ناجائز ہے۔ جب مہر کا ذکر چل نکلا تو ایک اور نکتے کی وضاحت بھی ہو جائے۔ اور وہ یہ کہ

مہر کی دو قسمیں ہیں

مہر کی دو قسمیں مشہور ہیں۔ ''مہر معجل'' اور ''مہر مؤجل''۔ یہ الفاظ چونکہ صرف نکاح کی مجلس ہی میں سنائی دیتے ہیں اس لئے بہت سے لوگوں کو ان کا مطلب معلوم نہیں ہوتا۔ شرعی اعتبار سے ''مہر معجل'' اس مہر کو کہتے ہیں جو نکاح ہوتے ہی شوہر کے ذمے لازم ہو جاتا ہے اور یہ اس کا فریضہ ہے کہ یا تو نکاح کے وقت ہی بیوی کو ادا کر دے یا اس کے بعد وہ جب چاہے اس کا مطالبہ کر لے۔ چونکہ ہمارے معاشرے میں خواتین عام طور سے مطالبہ نہیں کرتیں اس لئے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس کی ادائیگی ہمارے لئے ضروری نہیں بلکہ شوہر کا یہ فرض ہے کہ وہ عورت کے مطالبے کا انتظار کئے بغیر بھی جس قدر جلد ممکن ہو اس فرض سے سبکدوش

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہو جائے۔ ''مہر مئوجل'' اس مہر کو کہا جاتا ہے جس کی ادائیگی کے لئے فریقین نے آئندہ کی کوئی تاریخ متعین کر لی ہو۔ جو تاریخ اس طرح متعین کر لی جائے اس سے پہلے اس کی ادائیگی شوہر کے ذمے لازم نہیں ہوتی۔ نہ بیوی اس سے پہلے مطالبہ کر سکتی ہے لہٰذا مہر کے مئوجل ہونے کا اصل مطلب تو یہی ہے کہ اس کی ادائیگی شوہر کے لئے وقت مقررہ سے پہلے لازم نہیں ہوتی۔ نہ بیوی اس سے پہلے مطالبہ کر سکتی ہے۔

لہٰذا مہر کے مئوجل ہونے کا اصل مطلب تو یہی ہے کہ اس کی ادائیگی کے لئے کوئی تاریخ نکاح کے وقت ہی مقرر کر لی جائے لیکن ہمارے معاشرے میں عام طور سے کوئی تاریخ مقرر کئے بغیر صرف یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اتنا مہر مئوجل ہے اور ہمارے معاشرے کے رواج کے مطابق اس کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ مہر کی یہ مقدار اس وقت واجب الادا ہوگی جب نکاح ختم ہوگا۔ چنانچہ اگر طلاق ہو جائے تب ''مہر مئوجل'' کی ادائیگی لازم ہوگی' یا میاں بیوی میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تب اس کی ادائیگی لازم سمجھی جاتی ہے۔

ایک اور نکتہ یہ قابل ذکر ہے کہ ہمارے معاشرے میں شوہر کی طرف سے دلہن کو جو زیور چڑھایا جاتا ہے اس کا بذات خود مہر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ہمارے معاشرے کے رواج کے مطابق یہ زیور دلہن کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ اسے عارضی استعمال کے لئے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ بیوی اسے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ فروخت کر سکتی ہے نہ کسی کو تحفے میں دے سکتی ہے۔ نہ کسی اور کام میں لگا سکتی ہے نیز یہی وجہ ہے کہ اگر خدانخواستہ طلاق کی نوبت آجائے تو شوہر یہ زیور واپس لے لیتا ہے۔ لہٰذا اس زیور سے مہر ادا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر شوہر بیوی سے صراحتاً یہ کہہ دے کہ یہ زیور میں نے بطور مہر تمہاری ملکیت میں دیدیا تو پھر اسے مہر میں شمار کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں بیوی اس زیور کی مالکہ بن کر اس میں ہر طرح کا تصرف کر سکتی ہے اور اسے کسی بھی حالت میں اس سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ اگر شوہر اس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

زیور کے بارے میں بیوی کے احساسات کی صراحت کر دے کہ یہ تمہاری ملکیت ہے اور اس کو مہر میں شمار نہ کرے تو پھر یہ بیوی کی ملکیت شمار ہو گا اور مہر الگ سے دینا ہو گا۔

بہر صورت! یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ

''مہر'' کا تعین محض ایک فرضی یا رسمی کارروائی نہیں ہے جو سوچے سمجھے بغیر کر لی جائے بلکہ یہ ایک دینی فریضہ ہے جو پوری سنجیدگی کا متقاضی ہے۔ یہ ایک معاملے کی بات ہے شرعاً اس کے تمام پہلو صاف اور واضح ہونے چاہئیں اور اس کی معاملے کے مطابق ادائیگی کی فکر کرنی چاہئے یہ بڑی ناانصافی کی بات ہے کہ اس حق کی ادائیگی سے ساری عمر بے فکر رہنے کے بعد بستر مرگ پر بیوی سے اس کی معافی حاصل کر لی جائے جب ماحول کے جبر سے اس کے پاس معاف کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے۔ (بشکریہ اخبار جنگ 'از ذکر و فکر)

مہر ادا کرنے کے آسان حل

یہاں پر ہم ان شوہروں کیلئے مہر ادا کرنے کے چند آسان حل تحریر کرتے ہیں جن کے نکاح کے وقت اتنی مقدار میں مہر مقرر کر لی گئی جو کہ ان صاحب کی مالی استطاعت سے بہت زیادہ تھی اور اب شوہر صاحب کو اس کتاب کو پڑھ کر یا کسی اور ذریعے سے مہر ادا کرنے کی فکر لگ گئی ہے۔

(۱) عموماً جو زیور شادی کے موقع پر بیوی کو دیا جاتا ہے اس کے مالک شوہر صاحب خود ہوتے ہیں اور زکوۃ بھی ان ہی پر واجب ہوتی ہے لہٰذا اس زیور میں سے مہر کی رقم کے برابر کا زیور نکال کر بیوی کو دے کر اس کو مالکہ بنا دیا جائے اور وضاحت بھی کر دی جائے کہ یہ آپ کے مہر کی ادائیگی ہے اور ان کی زکوۃ اب آپ پر واجب ہو گی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(۲) بیوی کو ہر ماہ کچھ رقم دے کر بتا دیا جائے کہ میں قسطوں میں آپ کا مہر ادا کروں گا۔

(۳) جو جیب خرچی آپ بیوی کو دیتے ہیں اس میں مہر ادا کرنے کی نیت کر لی جائے اور بیوی کو بتا بھی دیا جائے۔

(۴) کسی خوشی کے موقع پر یا اسلامی تہوار کے موقع پر کوئی قیمتی ہدیہ جو آپ اپنی اہلیہ کو دیتے ہیں اس میں مہر ادا کرنے کی نیت کر لیں اور بیوی کو بتا دیں۔

جہیز کی حقیقت :

ہندو قانون کی کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندو قانون کے مطابق وراثت میں عورت کا کوئی حصہ نہیں ہوتا اس لئے اسے شادی کے وقت خوب اچھی طرح سجا سنوار کر اور بہت کچھ دے دلا کر رخصت کر دیا جاتا ہے۔ اور ہندو مذہب میں سے بہتر طریقہ شادی کا ''برھما'' کہلاتا ہے جس میں لڑکی کے ہبہ کا تصور پایا جاتا ہے یعنی باپ نے لڑکی کو ہبہ کر دیا' اب اس لڑکی کا اس خاندان سے کوئی تعلق باقی نہ رہا' اس لئے اسے اپنے خاندان سے رخصتی کے وقت اسکا دل خوش کرنے کی غرض سے باپ کی حسب حیثیت لڑکی کے لئے زیورات اور سامان تالیف قلب کیلئے دیدیا جاتا تھا' کہ اب سسرال والے لڑکی پر کتنا بھی ظلم کریں اب وہ باپ کے گھر واپس نہیں آسکتی' ساس سسر سے علیحدہ نہیں رہ سکتی' باپ کی وراثت میں حصہ نہیں پا سکتی' شوہر کے انتقال پر دوسری شادی نہیں کر سکتی' اسی شوہر کے ساتھ جل کر مرنا ہو گا یا پھر ہمیشہ بیوگی کی حالت میں زندگی گذارنی ہوگی۔

چنانچہ دی پوزیشن آف ویمن ان ہندو سویلیزیشن' کتاب میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

The bride should be given in marriage along with suitable ornaments, but their number and price is left entirely to

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

the diseretion and ability of the bride father.

پہلے یہ جہیز کا قانون ہندو مذہب کے اونچے طبقات میں تھا پھر اتنا عام ہو گیا اور اس میں بے انتہا اضافہ ہوتا چلا گیا کہ اس کے لئے حکومت ہند نے ۱۹۶۱ء میں جہیز ممانعت ایکٹ The Dowry Prohibition کے نام سے ایک قانون بنایا تھا جس کے مطابق جہیز طلب کرنے یا دینے والے کو چھ ماہ کی قید اور پانچ ہزار روپے تک جرمانہ کا سزاوار قرار دیا گیا تھا۔

جہیز کی لعنت کے سبب ہندوستان میں

نئی نویلی دلہنوں کو جلا کر انہیں ناکردہ گناہوں کی سزا دی جارہی ہے اور قانون فطرت اور قانون خداوندی کے ساتھ کھلے عام مذاق کیا جارہا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۷۵ء میں صرف دہلی شہر میں ساڑھے تین سو دلہنیں، زندہ جلا کر یا گلا گھونٹ کر یا پھانسی دے کر موت کے گھاٹ اتاری گئیں۔ جون ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۵ء تک مہاراشٹر کے صرف ایک علاقہ میں دو سو عورتیں اسی طرح قتل کر دی گئیں۔ لکھنؤ میں ہر پانچ دن میں ایک نئی نویلی دلہن جہیز کی بھینٹ چڑھا دی جاتی ہے۔ (روزنامہ دکن ہیرالڈ بنگلور، ۳/۱/۱۹۸۹)

ہمارے ملک میں اگرچہ زندہ جلایا تو نہیں جاتا لیکن ایک زندہ اور بے بس لڑکی کو ساس و نند کی طرف سے زہر میں بجھے آگ میں لپٹے تیر ضرور مارے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جہیز اور سسرال کی طرف سے آئے دن لڑکی والوں سے مطالبات کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائی جانے والی معصوم لڑکیوں کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا نہایت مشکل ہے وہ لاکھوں تک ہو سکتی ہے، یعنی وہ دلہنیں جو آئے دن کے مطالبات سے تنگ آکر نہایت ناخوشگوار حالات اور مرحلوں سے گزر رہی ہوں، ساس اور نند کے مطالبات نے ان کا جینا حرام کر دیا ہو۔

بچہ کی پیدائش پر نند کو کچھ دو، ساس کو کچھ دو چھوٹے دیور کی شادی پر کچھ دو..........

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عید کی خوشی میں کچھ دو.........

چھوٹی نند کی شادی پر سونے کی کوئی چیز دو.........

نند کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو سلامی میں کچھ دو.........

حج کیلئے جا رہے ہیں تو کچھ دو.........

حج سے آئے ہو تو سب کیلئے نام بنام سوغات دو لڑکی کا باپ سفر سے آیا ہے تو دو.........

لڑکی کے بھائی یعنی سالے کی شادی ہوئی ہے تو دو.........

سردی آئی تو سردی کے میوہ جات دو.........

گرمی آئی تو اس موسم کے پھل فروٹ دو.........

ایسی دلہنیں نہ تو بھکاری شوہروں اور سسرال والوں کے بے جا مطالبات پورے کر سکتی ہیں اور نہ اپنے غریب ماں باپ پر ان ناجائز مطالبوں کی تکمیل پر زور دے کر ان کی بے کسی اور بے بسی میں اضافہ کر سکتی ہیں۔

لہٰذا یا تو وہ گھٹ گھٹ کر مرنا پسند کرتی ہیں' یا اس جھنجال سے ہمیشہ کے لئے نجات پانے کی غرض سے اپنے گلے میں پھندا ڈال کر یا زہر کھا کر یا خود سوزی کر کے اس عذاب سے نکل جانا چاہتی ہیں۔ اس طرح ہر دن اور ہر آن نوخیز دلہنوں کی خود کشیوں کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

لہٰذا باضمیر دولہا اور اس کے گھر والوں کو چاہئے کہ اس بری رسم کو معاشرہ سے ختم کریں' یہ رسم معاشرہ کو تباہ و برباد کرنے والی ہے' یہ فطرت کے قانون کے مطابق ایک بغاوت ہے سماجی ظلم ہے' یہ لالچ اور حرص کا دروازہ ہے' قرآن حدیث اور فقہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ شریعت میں اس کی ذرا بھی اہمیت ہوتی تو اسے نظر انداز نہ کیا جاتا۔

آپ ﷺ نے چار صاحبزادیوں کی شادیاں کیں اور کسی کو بھی جہیز نہیں دیا'

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو دیا تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دی ہوئی مہر معجل کی رقم میں سے تھا اس لئے چند چیزوں کا انتظام فرما دیا' ایک چادر' ایک مشک اور ایک تکیہ دیا تھا نسائی حدیث نمبر۵۶ ۱۳-اور بعض کتابوں میں ایک بستر کا بھی تذکرہ ملتا ہے' کیا یہ چیزیں واقعتاً جہیز تھیں؟

پھر آج کے موجودہ فرمائشی جہیز سے اس کی کیا نسبت ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانہ میں کہیں سے اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ انہوں نے لڑکی والوں سے فرمائشی جہیز' جوڑا مانگا ہو؟ یا اپنا فرضی حق سمجھ کر قبول کیا ہو؟ یا اس کو ضروری سمجھا گیا ہو' لہٰذا جب دولہا اور اس کے گھر والے جہیز نہیں مانگیں گے' اور اس کے خلاف اصلاحی جہاد کا اعلان کریں گے' اور لڑکی کے والد کو خوشی سے اگر لڑکی کو کچھ دینا ہو تو وہ بھی چپکے سے چاہے نکاح کے بعد ہو بغیر نام ونمائش کے دیدے اسی طرح لڑکی کے والد سے دعوت پر اصرار نہیں کریں گے' بلکہ ان کو سمجھا دیں گے کہ یہ ایک ہندوانہ رسم ہے اسلام میں اس کا ثبوت نہیں' اگرچہ یہ ناجائز بھی نہیں ہے آپ کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ نہ کریں تو اس میں ہماری خوشی ہے اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی چاروں بیٹیوں کی شادی میں داماد کو نہ داماد کے رشتہ داروں کو کھانا کھلایا اور اگر آپ کے پاس زائد پیسہ ہے تو آپ بجائے اس دعوت پر خرچ کرنے کے اپنی بیٹی کیلئے کوئی جائیداد خرید لیں' یا زیور وغیرہ خرید کر اس کو ہدیہ دیدیں تو یہ اشیاء .... اس کو کام آئیں گیں۔

اور دولہا جرأت وہمت سے کام لے اور اپنی والدہ اور بہن کو سمجھا دیں کہ آنے والی بہو کو طعنہ نہ دیں ورنہ اس کی سزا دنیا ہی میں مل جائے گی' اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کے خلاف لڑکی والوں کو دعوت کرنے یا ہدیہ دینے پر مجبور کرنا .... اور نہ کرنے پر طعنہ دینا .... ایسی ساسوں اور نندوں کا بہت ہی برا حشر ہوتا ہے اکثر عمر کی آخری منزلوں میں یہ فالج کینسر اور ٹی بی' کھانسی' کی بری بیماریوں میں معصوم لڑکی کی آہوں کی وجہ سے مبتلا ہوتی ہیں مثلاً ان طعنوں کی وجہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہے:

تیرے والد نے دعوت کیوں نہیں کی؟

مجھے ہار کیوں نہیں پہنایا؟

میرے بیٹے کو قیمتی گھڑی اور جوڑا کیوں نہیں دیا؟

جہیز کیوں نہیں دیا؟ خالی ہاتھ باپ کے گھر سے آئی کیوں؟ فلانی کیلئے پہناوَ نی کیوں نہیں لائی؟

میں جب تمہارے گھر اپنے رشتہ داروں کو لے کر آئی تو سب کو ۱۰۱ روپے لفافے میں بند کرکے کیوں نہیں دیئے؟ یہ طعنے بہو کو دینا ایک مسلمان شریف خاندان کے بیٹے کی ماں (ساس) کیلئے زیبا نہیں دیتا' اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بری رسم کی اصلاح کرنے اور شادی کو آسان کرنے اور معاشرہ کو ان گندگیوں سے بچانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اب ہم مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا جہیز سے متعلق مضمون (جو کہ اخبار جنگ کے سلسلہ ذکر و فکر میں شائع ہوا تھا) تحریر کرتے ہیں۔

کچھ جہیز کے بارے میں

چند سال پہلے شام کے ایک بزرگ شیخ عبد الفتاح ہمارے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک مقامی دوست بھی اسی وقت آگئے اور جب انہوں نے ایک عرب بزرگ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو ان سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہ "میری دو بیٹیاں شادی کے لائق ہیں' دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شادی کے اسباب پیدا فرما دے" شیخ نے ان سے پوچھا کہ "کیا ان کیلئے کوئی مناسب رشتہ نہیں مل رہا؟"

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ "رشتہ تو دونوں کا ہو چکا ہے۔ لیکن میرے پاس اتنے مالی وسائل نہیں ہیں کہ ان کی شادی کرسکوں" شیخ نے یہ سن کر انتہائی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حیرت سے پوچھا ''وہ آپ کی لڑکیاں ہیں یا لڑکے ہیں؟''

کہنے لگے کہ ''لڑکیاں ہیں'' شیخ نے سراپا تعجب بن کر کہا ''لڑکیوں کی شادی کیلئے مالی وسائل کی کیا ضرورت ہے؟'' انہوں نے کہا کہ '' میرے پاس انہیں جہیز میں دینے کیلئے کچھ نہیں ہے'' شیخ نے پوچھا۔ ''جہیز کیا ہوتا ہے؟'' اس پر حاضرین مجلس نے انہیں بتایا کہ ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ باپ شادی کے وقت اپنی بیٹی کو زیورات، کپڑے گھر کا اثاثہ اور بہت سا سازوسامان دیتا ہے۔ اسے جہیز کہتے ہیں اور جہیز دینا باپ کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے جس کے بغیر لڑکی کی شادی کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور لڑکی کے سسرال والے بھی اس کا مطالبہ کرتے ہیں شیخ نے یہ تفصیل سنی تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ ''کیا بیٹی کی شادی کرنا کوئی جرم ہے جس کی یہ سزا باپ کو دی جائے؟''

پھر انہوں نے بتایا کہ ہمارے ملک میں اس قسم کی کوئی رسم نہیں ہے۔ اکثر جگہوں پر تو یہ لڑکے کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے کہ اپنے گھر میں دلہن کو لانے سے پہلے گھر کا اثاثہ اور دلہن کی ضروریات فراہم کر کے رکھے۔ لڑکی کے باپ کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا اور بعض جگہوں پر رواج یہ ہے کہ لڑکی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے سامان تو باپ ہی خریدتا ہے۔ لیکن اس کی قیمت لڑکا ادا کرتا ہے۔ البتہ باپ اپنی بیٹی کو رخصت کے وقت کوئی مختصر تحفہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ لیکن وہ بھی کچھ ایسا ضروری نہیں سمجھا جاتا۔

اس واقعے سے کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں جہیز کو جس طرح بیٹی کی شادی کا ایک ناگزیر حصہ قرار دے لیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں عالم اسلام کے دوسرے علاقوں کا کیا نقطہ نظر ہے؟

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

جیسا کہ شیخ کے حوالے سے پیچھے بیان کیا گیا۔ شرعی اعتبار سے بھی جہیز کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت اسے کوئی تحفہ اپنی استطاعت کے مطابق دینا چاہے تو دیدے' اور ظاہر ہے کہ تحفہ دیتے وقت لڑکی کی آئندہ ضروریات کو مدنظر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

لیکن نہ وہ شادی کیلئے کوئی لازمی شرط ہے نہ سسرال والوں کو کوئی حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کا مطالبہ کریں اور اگر کسی لڑکی کو جہیز نہ دیا جائے یا کم دیا جائے تو اس پر برا منائیں یا لڑکی کو مطعون کریں اور نہ یہ کوئی دکھاوے کی چیز ہے کہ شادی کے موقع پر اس کی نمائش کرکے اپنی شان کا اظہار کیا جائے۔

جہیز کی خرابیاں

اس سلسلے میں ہمارے معاشرے میں جو غلط تصورات پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ مختصراً درج ذیل ہیں۔

(۱) جہیز کو لڑکی کی شادی کیلئے ایک لازمی شرط سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ جب تک جہیز دینے کیلئے پیسے نہ ہوں لڑکی کی شادی نہیں کی جاتی۔ ہمارے معاشرے میں نہ جانے کتنی لڑکیاں اسی وجہ سے بن بیاہی رہتی ہیں کہ باپ کے پاس انہیں دینے کیلئے جہیز نہیں ہوتا اور جب شادی سر پر آہی جائے تو جہیز کی شرط پوری کرنے کیلئے باپ کو بعض اوقات روپیہ حاصل کرنے کے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں اور وہ رشوت' جعلسازی' دھوکہ فریب اور خیانت جیسے جرائم کو استعمال نہیں کرنا چاہتا تو کم ازکم اپنے آپ کو قرض' ادھار کے شکنجے میں جکڑنے پر مجبور ہوتا ہے۔

(۲) جہیز کی مقدار اور اس کیلئے لازمی اشیاء کی فہرست میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اب جہیز محض ایک بیٹی کیلئے باپ کا تحفہ نہیں ہے جو وہ اپنی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خوش دلی سے اپنی استطاعت کی حد میں رہ کر دے۔ بلکہ معاشرے کا ایک جبر ہے، چنانچہ اس میں صرف بیٹی کی ضروریات ہی داخل نہیں۔ بلکہ اس کے شوہر کی ضروریات پوری کرنا اور اس کے گھر کو مزین کرنا بھی ایک لازمی حصہ ہے۔ خواہ لڑکی کے باپ کا دل چاہے یا نہ چاہے۔ اسے یہ تمام لوازم پورے کرنے پڑتے ہیں۔

(۳) بات صرف اتنی نہیں ہے کہ لڑکی کی ضروریات پوری کرکے اس کا دل خوش کیا جائے بلکہ جہیز کی نمائش کی رسم نے یہ بھی ضروری قرار دیدیا ہے کہ جہیز ایسا ہو جو ہر دیکھنے والے کو خوش کر سکے اور ان کی تعریف حاصل کر سکے۔

(۴) جہیز کے سلسلے میں سب سے گھٹیا بات یہ ہے کہ لڑکی کا شوہر یا اس کے سسرال کے لوگ جہیز پر نظر رکھتے ہیں۔ بعض جگہ تو شاندار جہیز کا مطالبہ پوری ڈھٹائی سے کیا جاتا ہے اور بعض جگہ اگر صریح مطالبہ نہ ہو تب بھی توقعات یہ باندھی جاتی ہیں کہ دلہن اچھا سا جہیز لیکر آئے گی اور اگر یہ توقعات پوری نہ ہوں تو لڑکی کو طعنے دے دے کر اس کا ناک میں دم کر دیا جاتا ہے۔

جہیز کے ساتھ اس قسم کی جو رسمیں اور تصورات نتھی کر دیئے گئے ہیں اور ان کی وجہ سے جو معاشرتی خرابیاں جنم لیتی رہی ہیں۔ ان کا احساس ہمارے معاشرے کے اہل فکر میں مفقود نہیں۔ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا بھی گیا ہے۔ بعض تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں۔ بلکہ سرکاری سطح پر بعض قوانین بھی بنائے گئے ہیں اور ان کوششوں کا یہ اثر بحمد اللہ ضرور ہوا ہے کہ اب جہیز کے بارے میں لوگوں کے بہت سے تصورات میں تبدیلی آئی ہے۔ جہیز کی نمائش کا سلسلہ کم ہوا ہے۔ بین الممالک شادیوں میں جہیز کی پابندی حالات کے جبر نے ترک کرا دی ہے۔ لیکن ابھی تک معاشرے کے ایک بڑے حصے میں ان غلط تصورات کی حکمرانی ختم نہیں ہوئی۔

بعض حضرات یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ ''جہیز'' کو قانوناً بالکل ممنوع قرار دیدیا جائے۔ لیکن دراصل یہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے اور اس قسم کے مسائل صرف قانون کی جکڑ بند سے حل نہیں ہوتے اور نہ ایسے قوانین پر عمل کرانا ممکن ہوتا ہے۔ اس کیلئے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تعلیم و تربیت اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایک مناسب ذہنی فضا تیار کرنی ضروری ہے۔بذات خود اس بات میں کوئی شرعی یا اخلاقی خرابی بھی نہیں ہے کہ ایک باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت اپنے دل کے تقاضے سے اسے ایسی چیزوں کا تحفہ پیش کرے جو اس کیلئے آئندہ زندگی میں کار آمد ہوں۔خود حضور اقدس ﷺ نے اپنی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سادگی کے ساتھ کچھ جہیز عطا فرمایا تھا۔ شرعی اعتبار سے اس قسم کے جہیز کیلئے کوئی مقدار بھی مقرر نہیں ہے۔اگر دوسرے مفاسد نہ ہوں تو باپ اپنے دلی تقاضے کے تحت جو کچھ دینا چاہے دے سکتا ہے۔

لیکن خرابی یہاں سے پیدا ہوتی ہے کہ اول تو اسے نمود و نمائش کا ذریعہ بنایا جاتا ہے اور دوسرے لڑکے والے عملاً اسے اپنا حق سمجھتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جہیز کی امیدیں باندھتے ہیں اور انتہائی گھٹیا بات یہ ہے کہ اس کی کمی کی وجہ سے لڑکی اور اسکے گھر والوں کو مطعون کرتے ہیں۔جہیز کی ان خرابیوں کو ختم کرنے کیلئے معاشرے کے تمام طبقات کو ان تصورات کے خلاف جہاد کرنا پڑیگا۔ تعلیم و تربیت ' ذرائع ابلاغ اور وعظ و نصیحت کے ذریعے ان تصورات کی قباحتیں مختلف انداز و اسلوب سے متواتر بیان کرنے اور کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

یہاں تک کہ یہ گھٹیا باتیں ہر کس و ناکس کی نظر میں ایک ایسا عیب بن جائیں جس کی اپنی طرف نسبت سے لوگ شرمانے لگیں۔کسی بھی معاشرے میں پھیلے ہوئے غلط تصورات یا بری عادتیں اسی طرح رفتہ رفتہ دور ہوتی ہیں کہ اس معاشرے کے اہل اقتدار اہل علم و دانش اور دوسرے بارسوخ طبقے مل جل کر ایک ذہنی فضا تیار کرتے ہے۔ لیکن اس کیلئے دردمند دل اور انتھک جدوجہد درکار ہے۔افسوس ہے کہ ہمارے ان طبقوں کے بیشتر افراد کچھ ایسے مسائل میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

الجھ گئے ہیں کہ معاشرے کی اصلاح و تربیت کا کام جو کسی بھی قوم کی تعمیر کیلئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے...... کسی شمار قطار میں نظر نہیں آتا۔ ذہنی تربیت اور کردار سازی کا کام سیاست اور فرقہ واریت کی ہاؤ ہو میں ایسا گم ہوا ہے کہ اب اس کا نام بھی ایک مذاق معلوم ہونے لگا ہے..... لیکن اس صورتحال میں مایوس ہو کر بیٹھ جانا بھی درست نہیں۔ ایک داعی حق کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی بات کہنے سے نہ اکتائے' اپنے دائرے کی حد تک کام کرنے سے نہ تھکے۔ بالاخر ایک وقت آتا ہے جب حق و صداقت کی کشش دوسروں کو بھی اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے اور قوموں کی نہ صرف سوچ میں' بلکہ عمل میں بھی انقلاب آجاتا ہے۔ (ماخوذ از ذکر و فکر اخبار جنگ)

وضاحت

مندرجہ بالا عنوان کے تحت "جنگ لندن" کی اشاعت مورخہ نومبر کو ذکر و فکر کے عنوان میں مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کا مضمون نظر سے گزرا۔ اگرچہ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اہل فکر و دانش کی کاوشوں کے باعث اب عوام میں جہیز کے خلاف رائے آہستہ آہستہ مضبوط ہو رہی ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں نے اس رواج کو ہندوؤں سے اپنایا ہے کیونکہ بیٹی کو جہیز دینا ایک ہندووانہ رسم ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ہندوؤں کے ہاں بیٹی کا وراثت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا لہٰذا رخصتی کے وقت ہی کچھ دے دلا کر فراغت کر لی جاتی ہے۔ برصغیر کے علاوہ دنیا کے بیشتر خطوں میں مسلمانوں میں جہیز کا کوئی تصور ہی نہیں ہے لہٰذا یہ کہنا کہ شرعی اعتبار سے جہیز کی حیثیت محض خوشدلی سے دیئے گئے تحفہ کی ہے' صحیح معلوم نہیں ہوتا' لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سادگی کے ساتھ کچھ جہیز دیا تھا۔ راقم نے آج تک جہیز دینے کی حمایت میں جتنے دلائل سنے یہ دلیل ان میں ہمیشہ سرفہرست ہوتی ہے لیکن جہیز

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے حمایتی یہ بات درست سیاق وسباق میں نہیں رکھتے۔
درست ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کے وقت نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک چکی، کھجور کے پتوں کا تکیہ اور غالباً پانی کا مٹکا اور ایسی چند اشیاء دیں لیکن یہاں انتہائی اہم بات یہ ہے کہ یہ اشیاء انہوں نے اپنی بیٹی کے جہیز میں نہیں دیں۔جی ہاں! دراصل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی کے انتقال کے بعد رسول اللہ ﷺ ان کے کفیل تھے اور جب انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی اپنی پیاری صاحبزادی سے فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کفیل ہونے کے ناتے اپنی بیٹی کے گھر کی آبادی کے ضمن میں اسکا ہاتھ بٹایا نہ کہ اپنی بیٹی کو "جہیز" دیا۔ ثبوت اس کا یہ ہے کہ وہ رقم جس سے یہ تمام تر سامان خریدا گیا وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرہ فروخت کرنے کے بعد حاصل ہوئی تھی لہٰذا مال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خرچ ہوا تھا نہ کہ "لڑکی کے والد گرامی کا" اس واقعے کی تمام تفصیل احادیث کی کتابوں میں موجود ہے حوالہ کے لئے خود ملاحظہ فرمائیے۔ لہٰذا اس واقعہ کو جہیز جیسی ہندوانہ رسم کو "مشرف بہ اسلام" کرنے میں استعمال نہیں کرنا چاہئے۔مزید یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ بھی اپنی دیگر صاحبزادیوں کی شادی سرانجام دی۔ راقم کے علم میں کوئی ایسا ثبوت نہیں کہ انہوں نے انہیں بھی کسی قسم کے "جہیز" سے نوازا ہو۔اگر جہیز اسلام کا ہی ایک جزو ہوتا اور تحفہ وغیرہ کی شکل میں دیا جاتا تو محض حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نوازنا اور باقی صاحبزادیوں کو محروم رکھنا یقیناً قابل تحقیق اور قابل غور ہے۔خاکسار انتہائی ادب سے گزارش کرتا ہے کہ جہیز جیسی لعنت جس کے باعث ایک معاشرہ میں کیا کیا فساد برپا نہیں ہو جاتے یہ انتہائی قابل نفرت فعل ہے۔صدیوں تک ہندوؤں کے ساتھ رہنے کے باعث ہم میں بھی یہ رسم بدرجہ بس گئی ہے اور بہت سی دوسری رسموں کی طرح ہم نے جہیز کو بھی اسلامی جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔گزارش محض اتنی ہے کہ ہم سب کو چاہئے کہ ہم خوب دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سادگی کے ساتھ شادی کرنے کی توفیق عطا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

فرمائے 'اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص اور عافیت کے ساتھ اپنی منشا کے موافق اپنے دین کی کسی ادنیٰ سی خدمت کے لئے ہی قبول فرمالیں۔

(ماخوذ از روزنامہ جنگ داؤد عزیز لنڈن تبصرف یسیر)

شادی یا تجارت؟

غرض موجودہ لالچی معاشرے میں دین واخلاق کے یہ سارے اصول اور تمام خوبیاں دقیانوسیت کی نشانی قرار پا چکی ہیں۔اور آج کا سب سے پہلا اور مقبول عام اصول یہ ہے کہ لڑکی اپنے ساتھ کتنا پیسہ اور کتنا جہیز لائے گی؟اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اب لڑکے والوں کی طرف سے باقاعدہ مطالبات ہوتے ہیں اور مول تول ہوتا ہے۔ گویا کہ شادی کیا ہوئی ایک اچھی خاصی تجارت بن گئی ہے۔اور اس "مارکیٹ" میں ہر شخص خود کو "نیلام" کر رہا ہے اور جہاں زیادہ "بولی" بولی جاتی ہے وہاں پر وہ خود کو "فروخت" کر دیتا ہے۔گویا کہ لڑکے آج ایک طرح کا بکاؤ مال بن چکے ہیں۔جس کو ضرورت ہو وہ انہیں بازار سے خرید کر لائے۔ظاہر ہے کہ اخلاقی ومعاشرتی اعتبار سے یہ ایک ذلیل حرکت ہی نہیں بلکہ مرد کی مردانگی کا سودا بھی ہے' جو بے رحمی اور ناحق خوشی کا مظہر ہونے کی وجہ سے شرعی حیثیت سے بھی ناجائز اور قابل مذمت ہے۔بلکہ حقیقت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ ایک بدترین قسم کا سماجی جرم ہے جو بربادی تمدن کا بھی باعث ہے اور یہ کردار "رحمان کے بندوں" کا نہیں بلکہ شیطان کے بندوں ہی کا ہو سکتا ہے۔حاصل یہ کہ جو شخص ایک نیک خصلت بیوی کی قدر نہیں کرتا' وہ "رحمان کا بندہ" ہرگز نہیں ہو سکتا' اور جس معاشرے میں کردار و کیرکٹر کی کوئی اہمیت نہ ہو اور اسکے نتیجے میں معصوم اور بے بس لڑکیاں ساری عمر ماں باپ کے گھروں میں بیٹھنے پر مجبور ہو جائیں تو یہ اس کے زوال وادبار کی نشانی ہوگی اور ایسے معاشرے کو اپنی تباہی کا انتظار کرنا چاہئے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

جہیز کی تباہ کاری

فرمائشی جہیز اور جوڑے گھوڑے کے غلط اور غیر معقول رسم ورواج نے آج معاشرہ کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ حریصانہ فرمائشوں کا ایسا چکر چل رہا ہے جس کو کوئی بھی مذہب اور کوئی بھی قانون جائز اور معقول قرار نہیں دے سکتا۔ صرف نکاح سے پہلے اُور نکاح کے وقت ہی نہیں بلکہ نکاح کے بعد بھی شیطانی مطالبات کا ایک چکر شروع ہو گیا ہے، جن کا سابقہ ادوار میں کوئی تصور تک نہیں تھا اور یہ تمام ترچیزیں عصر جدید کی پیداوار ہے جو قابل مذمت ہے' اور ایسے حریص لوگ انسانیت کے دشمن ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قبیح اور مذموم رواج کے باعث ہر سال ہزاروں عورتیں جہیز کے منحوس دیوتا کی بھینٹ چڑھائی جارہی ہیں اور معاشرہ اس خوفناک مرض میں مبتلا ہوکر ایک بخار زدہ شخص کی طرح پھنک رہا ہے بلکہ اس کی آگ میں جل، کر بھسم ہو رہا ہے اور یہ جنگل کی آگ کی طرح پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔

ہم سوچ سکتے ہیں کہ ایسے معاشرے میں غریب لڑکیاں کیا کر سکتی ہیں سوائے اس کے کہ اپنی گردن میں پھندا ڈال کر خودکشی کرلیں' زہر کھالیں یا ٹرین کے نیچے آجائیں

باضمیر لوگوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ

خودکشی شریعت کی رو سے حرام ہے۔ مگر اس فعل حرام پر اکسانے والا وہ ظالم معاشرہ ہے جو انتہائی حریص اور لالچی بن کر انسانیت کے قتل عام پر تلا ہوا ہے۔ غرض آپ علمی، عقلی اور شرعی کسی بھی حیثیت سے غور فرمائیے جہیز کی رسم آپ کو انتہائی قبیح' مذموم اور بھیانک معلوم ہوگی اور اس سے اجتناب کرنا انسانیت کے بہی خواہوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور خاص کر اسلام کے نام لیواؤں کے لئے ضروری ہے جو انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔یہ باضمیر لوگوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔

لہٰذا جن لوگوں کا ضمیر ابھی مردہ نہیں ہوا ہے وہ ذرا سوچیں کہ دین واخلاق کے تقاضوں کو فراموش کر کے اور اپنے ضمیر کی آواز کو دبا کر وہ کدھر جارہے ہیں؟ اور ان کا قبلہ وکعبہ کدھر ہے؟ کیا انہیں دین واخلاق اور ملک وملت کا مفاد عزیز ہے یا چند سکے زیادہ عزیز ہیں، جن کی جھنکار پر وہ اپنا دین وایمان اور ضمیر تک کا سودا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں؟ مگر مجھے یقین نہیں آتا کہ جس کے دل میں خدا کا خوف کسی بھی درجہ میں موجود ہو یا جس کے قلب میں دین وایمان کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو وہ اتنی آسانی کے ساتھ بھرے بازار میں خود کو فروخت کرنے بلکہ نیلام میں اپنی بولی لگانے کیلئے تیار ہو سکتا ہو۔

عورتوں کی حق تلفی

مگر آج یہ غلط رواج چل پڑا ہے کہ لوگ اپنی بیویوں کا مہر تو ادا نہیں کرتے، جو ان کا ایک شرعی حق ہے، مگر ایک غیر شرعی مطالبہ (جہیز یا جوڑے گھوڑے کی رقم کا) کرتے ہوئے اس کو شریعت اور قانون سے بھی زیادہ بڑا درجہ دے چکے ہیں اور اس کے بھیانک اثرات سے آج خاندان ٹوٹ رہے ہیں اور معاشرہ تباہ ہو رہا ہے۔ فرمائشی جہیز آج معاشرہ کا ایک رستا ہوا ناسور اور تباہی کی علامت بن چکا ہے۔لہٰذا اس کو جتنی جلد ہو سکے ختم کر کے نظام فطرت اور قانون خداوندی کی پابندی کرنی چاہئے۔ اور اس سلسلے میں ہر قسم کی فضول خرچیاں یک لخت ختم کر کے سیدھے سادے طریقے سے نکاح کی مجلسیں منعقد کرنی چاہئیں۔کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شریعت کی نظر میں شیطان کے بھائی ہیں۔(بنی اسرائیل : ۲۷) مال و دولت بھی اللہ کی ایک امانت ہے، جس کے غلط مصرف کا حساب دینا پڑے گا۔آج مالداروں کے نام ونمود اور نمائشی مظاہروں نے غریبوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ لہٰذا فضول خرچی اور نمائشی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مظاہروں پر روک لگانا ضروری ہے۔

اصلاح معاشرہ اور نوجوانوں کی ذمہ داری

اس میدان میں ہمارے نوجوان طبقے کو آگے بڑھ کر اصلاحی اقدام کرنا چاہئے، اور یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ فرمائشی جہیز یا جوڑے گھوڑے کی رقم نہ تو کسی سے لیں گے اور نہ کسی کو لینے دیں گے۔ اور جو لوگ جہیز یا جوڑے گھوڑے کا مطالبہ کریں تو انہیں پہلے دعا مانگ کر سمجھانا چاہئے کہ یہ چیز شریعت کی نظر میں غیر مشروع اور ناجائز ہے۔ اگر مسلم نوجوان بزرگوں اور اکابر علما کی سرپرستی میں ہر محلہ اور ہر گاؤں میں ایک ایک کمیٹی (مخالف جہیز کمیٹی) قائم کر کے اس سلسلے میں اقدام کریں تو اس سے بڑے اچھے نتائج نکل سکتے ہیں اور غریب و معصوم لڑکیوں کا بھلا ہو سکتا ہے، جو جہیز کی رقم نہ ہونے کی وجہ سے سالہا سال سے ایسے نیک سیرت لڑکوں کی راہ تک رہی ہیں جو آگے بڑھ کر ان بے کسوں کا ہاتھ تھام سکیں اور ایک پر مسرت اور خوش گوار زندگی کا آغاز کر سکیں، جو بناوٹی رشتے ناتوں کے بجائے حقیقی بنیادوں پر قائم ہو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی بھی شامل ہو۔

اس قسم کا اصلاحی اقدام نہ صرف اللہ اور رسول کی خوشنودی کا باعث ہوگا بلکہ ایک اچھے اور مثالی معاشرے کی تشکیل نو کی راہ میں معاون و مددگار بھی ہو سکے گا اور اس میدان میں جب تک نوجوان آگے نہیں بڑھیں گے کوئی بھی اصلاحی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس راہ میں سب سے پہلے چند صالح اور با اثر نوجوانوں کو آگے آنا چاہئے۔ خدا کرے کہ یہ چند سطریں ہمدردان ملت کے دلوں پر اثر کر جائیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سہاگ رات

ایک ضروری وضاحت اس عنوان سے کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ نئے نئے بننے والے دولہا ہول گھبراہٹ شکار ہرگز نہ ہوں' شادی سے قبل ناپختہ عالم یا غیر تجربہ کار دوستوں سے اس موضوع پر نہ خود کوئی بات کریں نہ ان کی کہی ہوئی باتوں پر توجہ دیں بلکہ صرف یہ دو کام کریں۔

(۱) معتبر مفتی حضرات سے وقت لیکر ان کی خدمت میں جائیں ایک تو نمبروار مسائل نوٹ کرلیں اور وہاں پوچھ لیں تاکہ زوجہ کے ساتھ کے معمولات معاملات میں شرعی اور مسنون طریقہ کار آپ کے سامنے آجائے اور نکاح کے کچھ قبل بزرگ علماء حضرات کی اس موضوع پر لکھی ہوئی کوئی اہم کتاب مطالعہ میں رکھیں اور مشکل مقام پر نشان لگاکر رکھ لیں پھر جاکر ان سے سمجھ لیں۔

(۲) دوسرا کام یہ کریں کہ اللہ تعالیٰ سے ہر معاملے میں آسانی کی دعائیں کرنے کے ساتھ اپنے کسی سنجیدہ سوچ والے شادی شدہ قریبی باعتماد دوست یا قریبی رشتہ دار سے ضرورتاً کچھ تجربہ کی باتیں معلوم کرلیں اور بس................

اور ان کے پاس بھی بار بار نہ جائیں ایک دو بار سنجیدگی اور سلیقے کے ساتھ کسی اہم معاملہ پر راہنمائی حاصل کرلیں اور بات ختم۔ اور ایک سے زائد افراد کے پاس تو یہ موضوع لیکر ہرگز نہ جائیں ورنہ سب اپنی اپنی ہانکیں گے اور سوائے آپ کا ذہن خراب اور دل تشویش زدہ ہونے کے اور کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ انگریزی کی مشہور مثل ہے۔

Too many cook spoil the Dish (ٹومینی کک سپوائل داڈش)

خلاصہ: بہت سارے باورچی اصل ہنڈیا اور پکوان ہی کو بگاڑ دیتے ہیں اور برباد کر دیتے ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دوسرا بڑا نقصان بہت سوں سے مشورہ کرنے کا یہ ہوگا کہ پھران سب کو مذاق سوجھے گا اور کرید کی عادت والے تو خاص طور پر اس مرحلہ اور موقع کے آجانے کا انتظار کریں گے کہ ارے یار فلاں کی شادی ہوئی یا نہیں، ذرا اس سے ملنے چلتے ہیں پتہ نہیں کیا گزری چلو دو بات کرلیں ذرا دل لگی رہے گی وغیرہ، نکاح سے دو ہفتے قبل بڑا گھبرایا ہوا یا حیران پریشان آیا تھا۔ اب آپ بتایئے کئی لوگوں کے سامنے طفل مکتب بن کر جانے کا کیا فائدہ ہوا.............. خود اپنا ہی ذہن الجھایا..............

بس اسلم طریقہ وہی ہے جو ہم نے بتایا کہ ضروری کتابیں پڑھ لیں اور ضرورت کی وجہ سے اپنے پاس رکھ لیں، مشکل مقام پر نشان لگالیں اور محقق مفتی صاحب کے پاس جاکر مکمل مسئلہ سمجھ لیں اور کسی ایک سلجھے مزاج والے دوست (خواہ وہ رشتہ دار ہی ہوں) سے رابطہ رکھیں۔ اور کوئی ضروری بات ان سے سمجھ لیں۔

صرف اتنا کام کرلینے سے بھی آپ کے دل کا ہول یا انجانی سی پریشانی یا انوکھی سی گھبراہٹ خاصی کم بلکہ کالعدم ہو جائے گی، اور آپ ہونے والی منکوحہ کیلئے خوب دعائیں بھی کریں اس سے خود بخود منجانب اللہ اس کے دل میں بھی آپ کی محبت پیدا ہوگی۔

دراصل ایک غم دولہا میاں کو یہ کھائے جاتا ہے اگر پہلے دن میں بیوی سے مطلوبہ طریقہ پر خواہش پوری کرنے والا کام انجام نہ دے سکا یا کوئی اور اونے پونے بات ہوگئی تو گڑ بڑ ہوگی وہ اپنی سہیلی سے یا فلانی سے ایسے ایسے کہہ دے گی اور کہیں میری کوئی بات کھل نہ جائے وغیرہ.............. تو یہ خواہ مخواہ کی گھبراہٹ کسی کام کی نہیں کیا معاذ اللہ کوئی صرف ایک دن کیلئے آپ کا جائزہ لینے آرہا ہے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اسے آخر ساری عمر کا ساتھ ہے اور کیا شریعت نے یہ بھی فرض اور واجب قرار دیا ہے کہ پہلی ہی رات وظیفہ زوجیت بھی ادا کیا جائے۔ بھئی تھکن یا بیسیوں دوسرے اعذار کی وجہ سے یہ بات یوں بھی تو ٹل سکتی ہے لہٰذا اس میں بالکل گھبرانے کی بات نہیں یہ ایک ایسا فطری اور آسان عمل ہے کہ جتنا اس کے بارے میں آزاد رہیں گے اتنا ہی سہل ہوگا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

شادی بیاہ کی رسمیں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جن کو آنحضرت ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کے کپڑوں پر ایک پیلا سا نشان نظر آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیسا نشان ہے؟

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کیا ہے (مطلب یہ تھا کہ نکاح کے موقع پر کپڑوں پر خوشبو لگائی تھی، اس کا یہ نشان باقی رہ گیا) آنحضرت ﷺ نے انہیں برکت کی دعا دی اور فرمایا کہ "ولیمہ کرنا، چاہے ایک بکری ہی کا ہو"۔

اندازہ لگایئے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ کے اتنے قریبی صحابی ہیں کہ دس منتخب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے لیکن انہوں نے نکاح کیا تو نکاح کی مجلس میں آنحضرت ﷺ تک کو دعوت دینے کی ضرورت نہیں سمجھی، آپ ﷺ نے کپڑوں پر لگی ہوئی خوشبو کا نشان دیکھ کر سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نکاح کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی کوئی شکایت نہیں فرمائی کہ تم اکیلے اکیلے نکاح کر بیٹھے اور ہمیں پوچھا بھی نہیں۔ شکایت کے بجائے آپ ﷺ نے انہیں دعا دی، البتہ ساتھ ہی یہ ترغیب بھی دی کہ وہ ولیمہ کریں۔

دراصل اسلام نے نکاح کو اتنا آسان اور اتنا سادہ بنایا ہے کہ جب دونوں فریق راضی ہوں، تو وہ کسی بے جا رکاوٹ کے بغیر یہ رشتہ قائم کر سکیں۔

شریعت نے یہ شرط بھی نہیں لگائی کہ کوئی قاضی یا عالم ہی نکاح پڑھائے، شریعت کی طرف سے شرط صرف اتنی ہے کہ نکاح کی مجلس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میں دو گواہ موجود ہوں' اگر دولہا دلہن عاقل وبالغ ہوں تو ان میں سے کوئی دوسرے سے کہہ دے کہ "میں نے تم سے نکاح کیا" دوسرا جواب دیدے کہ "میں نے قبول کیا" بس نکاح ہو گیا۔ نہ اس کیلئے کسی عدالت میں جانے کی ضرورت ہے' نہ کسی تقریب کی کوئی شرط ہے' نہ دعوت ضروری ہے' نہ جہیز لازمی ہے' ہاں! دلہن کے اکرام کیلئے مہر ضروری ہے۔

اور صحیح طریقہ یہی ہے کہ مہر کا تعین بھی نکاح ہی کے وقت کر لیا جائے' لیکن اگر بالفرض نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ آیا ہو' تب بھی نکاح ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم سمجھا جاتا ہے۔ نکاح کے وقت خطبہ بھی ایک سنت ہے اور حتی الامکان اس سنت کی برکات ضرور حاصل کرنی چاہئیں لیکن نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں لہٰذا اگر خطبہ کے بغیر ہی ایجاب وقبول کر لیا جائے' تب بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے' نکاح میں کوئی نقص نہیں آتا۔

ولیمہ' جس کی ترغیب آنحضرت ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث میں دی ہے' وہ بھی سنت ہے' ایسا فرض یا واجب نہیں کہ اس کے بغیر نکاح نہ ہو سکتا ہو' اور اس کی کوئی مقدار شریعت نے مقرر نہیں کی' نہ مہمانوں کی کوئی تعداد لازمی قرار دی ہے' ہر شخص اپنی مالی استطاعت کے اعتبار سے اس کا فیصلہ کر سکتا ہے اور اس کیلئے قرض ادھار کرنے کی بھی نہ صرف کوئی حاجت نہیں' بلکہ ایسا کرنا شرعاً ناپسندیدہ ہے کوئی شخص جتنے مختصر پیمانے پر ولیمہ کر سکتا ہے اتنے ہی مختصر پیمانے پر کر لے اور نہ کر سکے تب بھی اس سے نکاح میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

اسلام نے "نکاح" کو اتنا آسان اس لئے کیا تھا کہ نکاح انسانی فطرت کا ایک ضروری تقاضا' جائز طریقے سے پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور اگر اس جائز ذریعے پر رکاوٹیں عائد کی جائیں یا اس کو مشکل بنایا جائے تو اسکا لازمی نتیجہ بے راہ روی کی صورت میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نمودار ہوتا ہے، جب کوئی شخص اپنی فطری ضرورت پوری کرنے کیلئے جائز راستے بند پائے گا تو اس کے دل میں ناجائز راستوں کی طلب پیدا ہوگی اور اس طرح پورا معاشرہ بگاڑ کا شکار ہوگا۔

لیکن اسلام نے ''نکاح'' کو جتنا آسان بنایا تھا ہمارے موجودہ معاشرتی ڈھانچے نے اسے اتنا ہی مشکل بنا ڈالا ہے۔ ''نکاح'' کے بابرکت معاہدے پر ہم نے لامتناہی رسموں، تقریبات اور فضول اخراجات کا ایسا بوجھ لاد رکھا ہے کہ ایک غریب، بلکہ متوسط آمدنی والے شخص کیلئے بھی وہ ایک ناقابل عبور پہاڑ بن کر رہ گیا ہے اور کوئی شخص اس وقت تک نکاح کا تصور نہیں کر سکتا جب تک اس کے پاس، گری سے گری حالت میں بھی، لاکھ دولاکھ روپے موجود نہ ہوں، یہ لاکھ دولاکھ روپے نکاح کی حقیقی ذمہ داریاں پوری کرنے کیلئے نہیں، بلکہ صرف فضول رسموں کا پیٹ بھرنے کیلئے درکار ہیں۔ جنہیں خرچ کرنے سے زندگی کی حقیقی ضروریات پوری کرنے میں کوئی مدد نہیں ملتی۔

شریعت کی طرف سے نکاح کے موقع پر لے دے کر صرف ایک دعوت ولیمہ مسنون تھی، اور وہ بھی ہر شخص کی استطاعت کے مطابق لیکن اب تقریبات اور دعوتوں کا سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ منگنی کی تقریب ایک مستقل شادی کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے اور عین نکاح کے موقع پر مہندی اپٹن سے لیکر .... چوتھی بھوڑے .... تک تقریباً ہر روز کسی نہ کسی تقریب کا اہتمام لازمی سمجھ لیا گیا ہے جس کے بغیر شادی بیاہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا پھر تقریبات میں بھی زمانے کی ترقی کیساتھ ساتھ نت نئے اخراجات کا اضافہ ہو رہا ہے۔ نئے نئے مطالبے سامنے آرہے ہیں نئی نئی رسمیں وجود میں آرہی ہیں۔ غرض فضولیات کا ایک طومار ہے جس نے شادی کو خاص طور پر غریب اور متوسط آدمی کیلئے ایک لمبی ذمہ داری میں تبدیل کر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دیا ہے جو عام طور پر صرف حلال آمدنی سے پوری نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اسے پورا کرنے کیلئے کہیں نہ کہیں سے ناجائز ذرائع کا سہارا لینا پڑتا ہے اور اس طرح نکاح کا یہ کار خیر نہ جانے کتنی بد عنوانیوں اور کتنے گناہوں کا ملغوبہ بنکر رہ جاتا ہے اور جس نکاح کا آغاز ہی بد عنوانی یا گناہ سے ہو' اس میں برکت کہاں سے آئے گی؟

خوشی کے موقع پر اعتدال کے ساتھ خوشی منانے پر شریعت نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔

لیکن خوشی منانے کے نام پر ہم نے اپنے آپ کو جن بیشمار رسموں میں جکڑ لیا ہے ان کا نتیجہ یہ ہے کہ خوشی' جو دل کی فرحت کا نام تھا وہ تو پیچھے چلی گئی ہے اور رسموں کے لگے بندھے قواعد آگے آگے ہیں جن کی ذرا خلاف ورزی ہو تو شکوے شکایتوں اور طعن و تشنیع کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا شادی کی تقریبات رسموں کی خانہ پری کی نذر ہو جاتی ہے۔ جس میں پیسہ تو پانی کی طرح بہتا ہی ہے' دل ودماغ ہروقت رسمی قواعد کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں۔ شادی کے انتظامات کرنے والے تھک کر چور ہو جاتے ہیں پھر بھی کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی شکایت ...... کا سامان پیدا ہو ہی جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں بعض اوقات لڑائی جھگڑوں تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

زبان سے اس صورت حال کو ہم سب قابل اصلاح سمجھتے ہیں مگر جب عمل کی نوبت آتی ہے تو اکثر پرنالہ وہیں گرتا ہے اور ایک ایک کر کے ہم تمام رسموں کے آگے ہتھیار ڈالتے چلے جاتے ہیں۔

اس صورت حال کا کوئی حل اس کے سوا نہیں ہے کہ اول تو بااثر اور خوشحال لوگ بھی اپنی شادیوں کی تقریبات میں حتی الامکان سادگی اختیار کریں اور ہمت کر کے ان رسموں کو توڑ دیں جنہوں نے شادی کو ایک عذاب بنا کر رکھ دیا ہے۔

دوسرے اگر دولت مند افراد اس طریق کار کو نہیں چھوڑتے تو کم از کم محدود

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

آمدنی والے افراد یہ طے کرلیں کہ وہ دولت مندوں کی نقل اتارنے میں اپنا پیسہ اور توانائیاں ضائع کرنے کے بجائے اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائیں گے اور اپنی استطاعت کی حدود سے آگے نہیں بڑھیں گے۔

اس سلسلے میں اگر ہم مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر اہتمام کرلیں تو امید ہے کہ مذکورہ بالا خرابیوں میں ان شاء اللہ تعالیٰ نمایاں کمی واقع ہوگی۔

۱۔...... خاص نکاح اور ولیمہ کی تقریبات کے علاوہ جو تقریبات منگنی' مہندی' ابٹن اور چوتھی وغیرہ کے نام سے رواج پاگئی ہیں ان کو یکسر ختم کیا جائے اور یہ طے کر لیا جائے کہ ہماری شادیوں میں یہ تقریبات نہیں ہوں گی' فریقین اگر واقعی محبت اور خوش دلی سے ایک دوسرے کو کوئی تحفہ دینا یا بھیجنا چاہتے ہیں وہ کسی باقاعدہ تقریب اور لاؤلشکر کے بغیر سادگی سے پیش کر دیں گے۔

۲۔...... اظہار مسرت کے کسی بھی مخصوص طریقے کو لازمی اور ضروری نہ سمجھا جائے بلکہ ہر شخص اپنے حالات اور وسائل کے مطابق بے تکلفی سے جو طرزِ عمل اختیار کرنا چاہے کرلے' نہ وہ خود کسی کی حرص کا شکار........ یا رسموں کا پابند........ ہو نہ دوسرے اسے طعنہ دیں۔

۳۔...... نکاح اور ولیمہ کی تقریبات بھی حتی الامکان سادگی سے اپنے وسائل کی حد میں رہتے ہوئے منعقد کی جائیں اور صاحب تقریب کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ وہ اپنے خاندانی یا مالی حالات کے مطابق جس کو چاہے دعوت دے اور جس کو چاہے' دعوت نہ دے اس معاملے میں بھی کسی کو کوئی سنجیدہ شکایت نہیں ہونی چاہئے۔

۴۔...... نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہمیشہ ہمارے سامنے رہے کہ "سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں زیر باری کم سے کم ہو"' یعنی جس میں انسان نہ مالی طور پر زیر بار ہو اور نہ بے جا مشقت و محنت کے کسی بوجھ میں مبتلا ہو۔

(ماخوذ "مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم" روزنامہ جنگ کراچی)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نکاح اور ولیمہ.....چند سوالات کا جواب

میں نے پچھلے مضامین میں شادی بیاہ اور اس کے رسم ورواج کے بعض پہلوؤں پر کچھ گزارشات پیش کیں تو میرے پاس قارئین کی طرف سے سوالات اور تجاویز کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع ہو گیا۔ جن سے ایک تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ شادی بیاہ میں ہونے والی فضول رسموں سے کتنے پریشان ہیں اور ان کا کوئی حل چاہتے ہیں۔ دوسرے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شادی بیاہ کے بارے میں دینی معلومات سے ناواقفیت کتنی عام ہو گئی ہے کہ وہ معمولی باتیں جو مسلمان گھرانے کے ہر فرد کو معلوم ہوا کرتی تھیں، اب اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں کو معلوم نہیں ہیں اور ان کی جگہ بہت سے بے بنیاد اور غلط مفروضوں نے لے لی ہے۔ تیسرے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ان مسائل کی صحیح شرعی حیثیت جاننا چاہتے ہیں۔

ان میں سے بعض سوالات تو ایسے تھے کہ میں نے انہیں شائع کرنے کے بجائے ان کا انفرادی جواب دینا زیادہ مناسب سمجھا۔ لیکن ان میں سے بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کی وضاحت ان کالموں میں مناسب معلوم ہوتی ہے تاکہ وہ وسیع پیمانے پر پڑھی جاسکیں۔ تاہم ہر خط کو اس کے الفاظ میں نقل کرنے کے بجائے میں مجموعی مضمون کے ذیل میں انشاء اللہ مطلوبہ سوالات کا جواب عرض کر دوں گا۔

شادی کی تقریبات میں ''ولیمہ'' ایک ایسی تقریب ہے جو باقاعدہ سنت ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی صراحتاً ترغیب دی ہے۔

لیکن اول تو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے یہ اثر پڑتا ہو، ہاں یہ سنت ہے اور حتی الامکان اس پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سنت کی ادائیگی کیلئے شرعاً نہ مہمانوں کی کوئی تعداد مقرر ہے نہ کھانے کا کوئی معیار، بلکہ ہر شخص اپنی استطاعت کی حد میں رہتے ہوئے جس پیمانے پر چاہے، ولیمہ کر سکتا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ولیمہ ایسا کیا جس میں صرف دو سیر جو خرچ ہوئے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر ولیمہ سفر میں ہوا اور اس طرح ہوا کہ دستر خوان بچھا دیا گیا اور اس پر کچھ کھجوریں، کچھ پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا۔ بس ولیمہ ہو گیا۔ البتہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر روٹی اور بکری کے گوشت سے دعوت کی گئی۔ لہٰذا ولیمہ کے بارے میں یہ سمجھنا درست نہیں کہ اس میں مہمانوں کی کوئی بڑی تعداد ضروری ہے، یا کوئی اعلیٰ درجے کا کھانا ضرور ہونا چاہئے اور اگر کسی شخص کے پاس خود گنجائش نہ ہو تو وہ قرض ادھار کر کے ان چیزوں کا اہتمام کرے، بلکہ شرعی اعتبار سے مطلوب یہ ہے کہ جس شخص کے پاس خود اپنے وسائل کم ہوں، وہ اپنی استطاعت کے مطابق اختصار سے کام لے۔ ہاں اگر استعداد ہو تو زیادہ مہمان مدعو کرنے اور اچھے کھانے کا اہتمام کرنے میں بھی کچھ حرج نہیں، بشرطیکہ مقصد نام ونمود اور دکھاوا نہ ہو۔

ان حدود میں رہتے ہوئے ولیمہ بیشک مسنون ہے اور اس لحاظ سے کار ثواب بھی۔ لہٰذا اس کے تقدس کو طرح طرح کے گناہوں سے مجروح کرنا اس کی ناقدری، بلکہ توہین کے مترادف ہے۔ محض شان وشوکت کے اظہار............ اور نام ونمود کے اقدامات .... تقریب کی مصروفیات میں نمازوں کا ضیاع .... سجے بنے مردوں عورتوں کا بے حجاب میل جول............ ان کی فلم بندی............ اور اس قسم کے دوسرے منکرات اس تقریب کی برکتوں پر پانی پھیر دیتے ہیں جن سے اس بابرکت تقریب کو بچانا چاہئے۔

"ولیمہ" کے بارے میں ایک اور غلط فہمی خاصی پھیلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ پریشان رہتے ہیں۔ ایک صاحب نے خاص طور پر اپنی اس پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے اس نقطے کی وضاحت چاہی ہے کہ اگر دولہا دلہن کے درمیان تعلقات زن وشوہر قائم نہ ہو پائے ہوں تو ولیمہ صحیح نہیں ہوتا؟

واقعہ یہ ہے کہ ولیمہ نکاح کے وقت سے لیکر رخصتی کے بعد تک کسی بھی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وقت ہو سکتا ہے' البتہ مستحب یہ ہے کہ رخصتی کے بعد ہو' اور رخصتی کا مطلب رخصتی ہی ہے' اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ یعنی یہ کہ دلہن دولہا کے گھر آجائے اور دونوں کی تنہائی میں ملاقات ہو جائے اور بس۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے دونوں کے درمیان تعلق زن وشوہر قائم نہ ہوئے ہوں تو اس سے ولیمہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نہ ولیمہ ناجائز ہوتا ہے' نہ نفلی قرار پاتا ہے' اور نہ یہ سمجھنا چاہئے کہ اس طرح ولیمہ کی سنت ادا نہیں ہوئی۔ بلکہ اگر ولیمہ رخصتی ہی سے پہلے منعقد کر لیا جائے تب بھی ولیمہ ادا ہو جاتا ہے' صرف اس کا مستحب وقت حاصل نہیں ہوتا۔ یہاں دلائل کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں ہے۔ (جو حضرات دلائل سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ علامہ ابن حجر" کی فتح الباری میں صفحہ ۲۳۱ ج ۹ پر باب الولیمہ کے تحت حدیث نمبر ۵۱۶۶ کی تشریحات ملاحظہ فرمالیں)

لڑکی سے اجازت لینا

ایک صاحب نے ایک اور سوال کیا ہے اور وہ یہ کہ نکاح کے وقت جب لڑکی کے گھر والے لڑکی سے "ایجاب وقبول" کراتے ہیں تو کیا لڑکی کا اپنی زبان سے منظوری کا اظہار کرنا ضروری ہے یا نکاح نامے پر دستخط کر دینا کافی ہے؟ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہمارے یہاں شادیاں عموماً اس طرح ہوتی ہیں کہ دلہن خود نکاح کی محفل میں موجود نہیں ہوتی۔ بلکہ دلہن کے گھر والوں میں سے کوئی نکاح سے پہلے اس سے اجازت لیتا ہے اور وہ دلہن کی طرف سے وکیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور نکاح نامے میں بھی اس کا نام وکیل کے خانے میں درج ہوتا ہے۔ جب یہ وکیل لڑکی سے اجازت لینے جاتا ہے تو یہ نکاح کا "ایجاب وقبول" نہیں ہوتا' بلکہ محض لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جاتی ہے۔ اس میں اجازت لینے والے کو لڑکی سے یہ کہنا چاہئے کہ میں تمہارا نکاح فلاں ولد فلاں سے اتنے مہر پر کرنا چاہتا ہوں کیا تمہیں یہ منظور ہے؟ اگر لڑکی کنواری ہے تو اسکا زبان سے "منظور ہے" کہنا ضروری نہیں بلکہ اتنا بھی کافی ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کہ وہ انکار نہ کرے۔ البتہ زبان سے منظوری کا اظہار کر دے تو اور اچھا ہے اور اگر صرف نکاح نامے پر دستخط کر دے تو بھی اجازت ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت پہلے شادی شدہ رہ چکی ہے اور اب یہ اس کی دوسری شادی ہے تو اسکا زبان سے منظوری کا اظہار ضروری ہے بصورت دیگر اسے منظوری نہیں سمجھا جائے گا۔

جب لڑکی سے اس طرح اجازت لے لی جائے تو جس شخص نے اجازت لی ہے وہ بحیثیت وکیل نکاح کرنے کا اختیار نکاح خواں کو دیدیتا ہے۔ اور پھر نکاح خواں جو الفاظ دولہا سے کہتا ہے وہ نکاح کا "ایجاب" ہے اور دولہا جو جواب دیتا ہے وہ "قبول" اور ان دونوں کلمات سے نکاح کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ذکر و فکر مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

شادی کی دعوت اور بارات

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب شادی کی دعوت اور بارات کے موضوع پر اخبار جنگ میں شائع ہونے والے مشہور کالم ذکر و فکر میں لکھتے ہیں۔

"میں پچھلے ہفتے جہیز کے بارے میں کچھ گزارشات لکھ چکا تھا' بعد میں ایسٹن برسٹل (برطانیہ) سے ایک صاحب کا خط مجھے موصول ہوا جس میں وہ لکھتے ہیں"۔

"میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس کی ابتدا کا زمانہ متعین کرنا تو ایک تاریخ داں کا کام ہے مگر اس کی برائی ہر شخص کے سامنے ہے' وہ ہے جہیز 'جہیز کی' رسم چونکہ ہندو پاک میں بسنے والے مسلمانوں میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے اس لئے جو مسلمان وہاں سے نقل مکانی کر کے مغرب آئے تو وہ یہ رسم بھی اپنے ساتھ لائے چنانچہ اب یہ رسم مغرب میں بھی پھیل گئی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ایک تو آپ اس کی شرعی حیثیت بیان فرمائیں' تاکہ یورپ میں مسلمانوں کی نئی نسل اس سے آگاہ ہو سکے اور شاید ان ہزاروں غریب لڑکیوں کی قسمت پر بھی ا..کا کچھ اثر پڑے جو صرف جہیز نہ ہونے کی بناء پر دلہن نہیں بن سکتیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کیا جہیز ضروری ہے؟ اگر ہے تو اس کی مقدار کیا ہے؟ کیا جہیز دینے کے بعد ماں باپ کو اپنی وراثت سے حصہ دینا ضروری نہیں رہتا؟ عموماً عورتیں اپنے حق وراثت سے اس لئے دستبردار ہو جاتی ہیں کہ ان کو جہیز مل گیا ہے اور غمی خوشی میں ان کی ماں باپ کی طرف سے مدد متوقع ہوتی ہے اور ان کی شادی پر بھی خاصا خرچ ہو چکا ہوتا ہے مگر یہ ساری باتیں تو لڑکے پر بھی صادق آتی ہیں پھر وہ وراثت کا کیونکر حقدار ہوگا؟ دوسرے لڑکی کے والدین بارات کو جو کھانا کھلاتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ عرب ممالک میں لڑکی کے والدین جو خرچ کرتے ہیں اسکی ادائیگی دولہا کرتا ہے مگر ہمارے یہاں یہ تمام اخراجات والدین پر ہی کیوں ڈالے جاتے ہیں؟ تیسرے بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکی کا باپ دولہا سے شادی کے اخراجات کے علاوہ بھی کچھ رقم کا تقاضا کرتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بلاشبہ آپ کی کتابوں سے ان گنت لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں لیکن "جنگ" میں آپ نے مضامین کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ مختصر اور عام فہم ہونے کی وجہ سے زیادہ موثر ہے اگر آپ میرے مذکورہ سوالات کی وضاحت "جنگ" ہی کے صفحات میں فرما دیں تو امید ہے کہ اس سے بہت سے لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا۔" برطانوی مکتوب نگار کے بعض سوالات کا جواب تو میرے پچھلے مضمون میں آچکا ہے مثلاً یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ جہیز ہرگز نکاح کا کوئی ضروری حصہ نہیں ہے اور اس کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں لڑکی کو نکاح کے بغیر بٹھائے رکھنا ہرگز جائز نہیں، کوئی باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت اپنی استطاعت کی حدود میں رہتے ہوئے خوشی سے بیٹی کو کوئی تحفہ دینا چاہے تو وہ بیشک دے سکتا ہے لیکن نہ اس کو نکاح کی لازمی شرط سمجھنے کی گنجائش ہے نہ اس میں نام و نمود کا کوئی پہلو ہونا چاہئے اور نہ شوہر یا اس کے گھر والوں کیلئے جائز ہے کہ وہ جہیز کا مطالبہ کریں یا اس کی توقعات باندھیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

لڑکی کو جہیز دینے سے اسکا حق وراثت ختم نہیں ہوتا

اب مکتوب نگار نے جو نئی بات ذکر کی ہے وہ یہ ہے کہ "کیا جہیز دینے کے بعد ماں باپ کو اپنی وراثت سے حصہ دینا ضروری نہیں رہتا؟" واقعی یہ غلط فہمی بعض حلقوں میں خاصی عام ہے اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جہیز کا وراثت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کسی باپ نے اپنی بیٹی پر جہیز کی صورت میں اپنی ساری کائنات بھی لٹا دی ہو تب بھی لڑکی کا حق وراثت ختم نہیں ہوتا۔ باپ کے انتقال کے بعد وہ اپنے باپ کے ترکے میں ضرور حصہ دار ہوگی اور اس کے بھائیوں کیلئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ سارا ترکہ خود لے بیٹھیں اور اپنی بہن کو اس بنیاد پر محروم کر دیں کہ اسے جہیز میں بہت کچھ مل چکا ہے۔ لڑکا ہو یا لڑکی، ان کے باپ نے اپنی زندگی میں انہیں جو کچھ دیا ہو، اس سے ان کے وراثت کے حصے میں کوئی کمی نہیں آتی۔ البتہ باپ کو حتی الامکان اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی زندگی میں وہ اپنی اولاد کو جو کچھ دے، وہ قریب قریب برابر ہو، اور کسی ایک لڑکے یا لڑکی پر دولت کی بارش برسا کر دوسروں کو محروم نہ کرے لیکن یہ ایک مستقل مسئلہ ہے جس کی تفصیل ان شاء اللہ کسی اور موقع پر عرض کروں گا۔ بہر حال! یہ بات طے شدہ ہے اور اس میں شرعی اعتبار سے کوئی ادنیٰ شبہ بھی نہیں کہ لڑکی کو جہیز دینے سے اس کا حق وراثت ختم نہیں ہوتا بلکہ جہیز میں دی ہوئی مالیت کو اس کے حصہ وراثت سے منہا بھی نہیں کیا جا سکتا اسے بہر صورت ترکے سے اپنا پورا حصہ ملنا ضروری ہے۔

مکتوب نگار نے دوسرا مسئلہ یہ اٹھایا ہے کہ لڑکی کے والدین بارات کو جو کھانا کھلاتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس معاملے میں بھی ہمارے معاشرے میں افراط و تفریط پر مبنی تصورات پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح لڑکے کیلئے نکاح کے بعد ولیمہ کرنا سنت ہے اسی طرح لڑکی کے باپ کیلئے بھی نکاح کے وقت دعوت کرنا سنت یا کم از کم شرعی طور پر پسندیدہ ہے حالانکہ یہ خیال بالکل بے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بنیاد ہے۔ لڑکی والوں کی طرف سے کسی دعوت کا اہتمام نہ سنت ہے نہ مستحب، بلکہ اگر دوسری خرابیاں نہ ہوں تو صرف جائز ہے۔ یہی معاملہ بارات کا ہے نکاح کے وقت دولہا کی طرف سے بارات لے جانا کوئی سنت نہیں، نہ نکاح کو شریعت نے اس پر موقوف کیا ہے لیکن اگر دوسری خرابیاں نہ ہوں تو بارات لے جانا کوئی گناہ بھی نہیں، لہٰذا بعض حضرات جو بارات لے جانے اور لڑکی والوں کی طرف سے ان کی دعوت کو ایسا گناہ سمجھتے ہیں جیسے قرآن وسنت نے اس نے خاص طور پر منع کیا ہو ان کا یہ تشدد بھی مناسب نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اعتدال کے ساتھ کچھ لوگ نکاح کے موقع پر لڑکی کے گھر چلے جائیں جس میں لڑکی کے باپ پر کوئی بار نہ ہو اور لڑکی کے والدین اپنی بچی کے نکاح کے فریضے سے سبکدوش ہونے کی خوشی میں اپنی دلی خواہش سے ان کی اور اپنے دوسرے عزیزوں، دوستوں کی دعوت کر دیں تو اس میں بذات خود کوئی گناہ نہیں ہے لیکن ان تمام چیزوں میں خرابی یہاں سے پیدا ہوتی ہے کہ ان تقریبات کو نکاح کا لازمی حصہ سمجھ لیا جاتا ہے اور جو شخص انہیں انجام دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ بھی خواہی نخواہی ان پر مجبور ہوتا ہے اور اس غرض کیلئے بعض اوقات ناجائز ذرائع اختیار کرتا ہے اور بعض اوقات قرض ادھار کا بوجھ اپنے سر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اپنے مالی حالات کی وجہ سے یہ کام نہ کرے تو اسے معاشرے میں مطعون کیا جاتا ہے۔

کسی شخص کو کوئی ہدیہ تحفہ دینا یا اس کی دعوت کرنا اگر دل کے تقاضے اور محبت سے ہو تو نہ صرف یہ کہ کوئی گناہ نہیں بلکہ باعث برکت ہے، بالخصوص جب نئے رشتے قائم ہو رہے ہوں تو ایسا کرنے سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے بشرطیکہ یہ سب کچھ خلوص سے ہو اور اپنی استطاعت کی حدود میں رہ کر ہو لیکن جب یہ چیز نام ونمود اور دکھاوے کا ذریعہ بن جائے یا اس میں بدلے کی طلب شامل ہو جائے یا یہ کام خوشدلی کے بجائے معاشرے اور ماحول کے جبر کے تحت انجام دیئے جائیں یعنی اندر سے دل نہ چاہ رہا ہو لیکن ناک کٹنے کے خوف سے زبردستی تحفے دیئے جائیں یا دعوتیں کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

جائیں تو یہی کام جو باعث برکت ہو سکتے تھے الٹے گناہ، بے برکتی اور نحوست کا سبب بن جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے معاشرہ طرح طرح کی اخلاقی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے ہماری شامت اعمال یہ ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو خود ساختہ رسموں میں جکڑ کر اچھے کاموں کو بھی اپنے لئے ایک عذاب بنالیا ہے اگر یہی کام سادگی، بیساختگی اور بے تکلفی سے کئے جائیں تو ان میں کوئی خرابی نہیں، لیکن اگر رسموں کی پابندی، نام ونمود اور معاشرتی جبر کے تحت انجام دیئے جائیں تو یہ بہت بڑی برائی ہیں۔ لہٰذا اصل بات یہ ہے کہ اگر کسی لڑکی کا باپ اپنی بیٹی کے نکاح کے وقت اپنی خوش دلی سے اس کی سسرال کے لوگوں کو، یا اپنے اعزہ اور احباب کو جمع کر کے ان کی دعوت کر دیتا ہے اور اسے نکاح کا لازمی حصہ یا سنت نہیں سمجھتا تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے اور اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی شکایت کی جائے یا جس کی وجہ سے اسے مطعون کیا جائے بلکہ اس کا عمل سادگی کی سنت سے زیادہ قریب ہے اس لئے اس کی تعریف کرنی چاہئے۔

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ بعض لوگ اپنی اولاد کے امتحان میں کامیاب ہونے پر یا انہیں اچھی ملازمت ملنے پر خوشی کے اظہار میں اپنے خاص خاص ملنے والوں کی دعوت کر دیتے ہیں۔ اس دعوت پر ہرگز کوئی حرج نہیں۔ دوسری طرف بہت سے لوگوں کے بچے امتحان میں پاس ہوتے رہتے ہیں یا انہیں اچھی ملازمتیں ملتی ہیں لیکن وہ اس خوشی میں کوئی دعوت نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو بھی معاشرے کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا نہ انہیں اس بناء پر مطعون کیا جاتا ہے کہ انہوں نے دعوت کیوں نہیں کی یہی طرز عمل نکاح کی دعوت میں بھی اختیار کر لیا جائے تو کیا مضائقہ ہے؟ یعنی جس کا دل چاہے دعوت کرے اور جس کا دل چاہے نہ کرے، تو سسرال والوں کی طرف سے باقاعدہ مطالبہ ہوتا ہے اور یوں سمجھا جاتا ہے جیسے شادی ہوئی ہی نہیں۔ جن بزرگوں نے بارات لے جانے اور اس کی دعوت کے اہتمام سے منع فرمایا ہے درحقیقت ان کے پیش نظر یہی خرابیاں تھیں انہوں نے اس بات کی ترغیب دی کہ کم

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ازکم کچھ بارسوخ افراد ان دعوتوں کے بغیر نکاح کریں گے تو ان لوگوں کو حوصلہ ہوگا جو ان کی استطاعت نہیں رکھتے اور صرف معاشرے کی مجبوری سے انہیں یہ کام کرنے پڑتے ہیں۔

ایک بری رسم

مکتوب نگار نے آخری بات یہ پوچھی ہے کہ بعض علاقوں میں لڑکی کا باپ دولہا سے نکاح کے اخراجات کے علاوہ مزید کچھ رقم کا بھی مطالبہ کرتا ہے اور اس کے بغیر اسے اپنی لڑکی کا رشتہ دینے پر تیار نہیں ہوتا۔ بے شک یہ بے بنیاد رسم بھی ہمارے معاشرے کے بعض حصوں میں خاصی رائج ہے اور یہ شرعی اعتبار سے بالکل ناجائز رسم ہے اپنی لڑکی کا رشتہ دینے کیلئے دولہا سے رقم لینے کو ہمارے فقہائے کرام نے رشوت قرار دیا ہے اور اس کا گناہ رشوت کے گناہ کے برابر ہے بلکہ اس میں ایک پہلو بے غیرتی کا بھی اور یہ عمل اپنی لڑکی کو فروخت کرنے کے مشابہ ہے۔ اور بعض جگہ جہاں یہ رسم پائی جاتی ہے اسی وجہ سے شوہر اس کے ساتھ زرخرید کنیز جیسا سلوک کرتا ہے۔ لہٰذا یہ رسم شرعی واخلاقی لحاظ سے انتہائی غلط رسم ہے جو واجب الترک ہے۔ (ماخوذ از ذکر وفکر، مولانا محمد تقی عثمانی صاحب)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ولیمہ مسنونہ کا طریقہ غیر مسنونہ

ہر انسان کے لئے کسی مناسب عورت سے نکاح کرکے ایک رفیق زندگی کا میسر آجانا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جس سے دلی خوشی اور مسرت ہوتی ہے اور اس مسرت کا حق ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا بھرپور شکر ادا کیا جائے۔ اپنی دلی مسرت وشادمانی کا اظہار بھی ہو ولیمہ اس اظہار مسرت کی عملی شکل ہے جس میں یہ حکمت بھی محسوس ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ نکاح کرنے والے مرد اور اسکے گھرانے کی طرف سے خوبصورتی کے ساتھ اسکا اعلان واظہار ہو جاتا ہے کہ اس رشتہ سے ہم کو اطمینان اور خوشی ہے اور ہم اس کو اللہ تعالیٰ کی قابل شکر نعمت سمجھتے ہیں جس کے نتیجہ میں نوبیاہتا عورت اور اسکے گھر والوں کو بھی اطمینان ہو جاتا ہے اور اس سے باہمی تعلق اور مودّت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات اور ذاتی طرز عمل دونوں سے اس کی اہمیت ظاہر فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر (یعنی ان کے کپڑوں پر یا جسم پر) زردی کا کچھ اثر دیکھا تو ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر شادی کی ہے۔ (یعنی اس کا مہر اتنا مقرر کیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے! ولیمہ کی دعوت کرو۔ اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

حضور ﷺ کے ارشاد "اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃ" کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ ولیمہ ضرور کرو۔ اگر اس کے لئے صرف ایک بکری میسر آئے تو وہی ذبح کردو۔ (مشکوۃ ص ۲۷۷)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس کے علاوہ عملی طور پر بھی حضور اقدس ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے نکاح کے وقت ولیمہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائه ما اولم عَلٰی زینب، اولم بِشَاۃٍ. (مشکوۃ ص ۲۷۸)

حضور ﷺ نے اپنی کسی بیوی کے نکاح پر ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا کہ زینب بنت جحش کے نکاح کے موقع پر کیا کہ ایک بکری کے ذریعہ ولیمہ کیا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے وقت رسول اکرم ﷺ نے بکری ذبح کر کے ولیمہ کیا۔ جو بذات خود معمولی درجہ کا ولیمہ تھا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات سے نکاح کرتے وقت جو ولیمہ فرمایا وہ اس سے بھی مختصر اور معمولی تھا۔ جیسا کہ اگلی احادیث سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔

چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے وقت آپ ﷺ نے جو ولیمہ فرمایا اس کے بارے میں روایت ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر سے واپسی پر ابھی آپ سفر میں ہی تھے کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کے ساتھ شب باشی کی (پھر آپ ﷺ کے حکم پر) میں نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کے ولیمہ کی دعوت دی اور اس ولیمہ میں روٹی گوشت کچھ نہیں تھا۔ بلکہ آپ ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا۔ پھر لوگوں نے اس دسترخوان پر کھجور، پنیر اور مکھن وغیرہ جمع کر دیا۔ (یہی آپ کا ولیمہ تھا)۔ (مشکوۃ ص ۲۷۸)

گویا کہ اس موقع پر حضور ﷺ نے خود اپنی طرف سے کسی چیز کا انتظام نہیں کیا بلکہ ہمراہیوں کے پاس جو کچھ کھانے کی اشیاء تھیں وہ لے آئے دسترخوان پر رکھ دیں سب نے ساتھ مل کر اس کو کھالیا۔ اس طرح آپ ﷺ کا ولیمہ ہو گیا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی سے نکاح کے وقت صرف ستو اور کھجور کے ذریعہ ولیمہ کیا۔

ایک اور روایت میں ہے:

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے نکاح کے موقع پر صرف دو مد جو کے ذریعہ ولیمہ فرمایا۔ (مشکوۃ ص ۲۷۸)

ایک اور روایت ہے:

یحییٰ بن سعید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور ﷺ ایسا ولیمہ کرتے تھے۔ جس میں بسا اوقات گوشت روٹی وغیرہ کا التزام نہیں ہوتا تھا۔

ان رؤایات سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ نے عملی طور پر یہ واضح کر دیا ہے کہ ولیمہ کرنا اگرچہ میری سنت ہے۔ لیکن اس میں سادگی اختیار کرنا بھی میری سنت اور میرا طریقہ ہے۔ اگر کوئی شخص ولیمہ میں سادگی چھوڑ کر تکلفات اختیار کرے گا۔ وہ حقیقت میں میری سنت کو ادا کرنے والا نہیں ہو گا۔

اک نظر ادھر بھی!

اب ذرا ہم اپنے گھروں میں ہونے والی شادیوں پر نظر ڈالیں کہ ایسے مواقع پر حضور اکرم ﷺ کی اس سنت کو کیا حیثیت دی جاتی ہے، کیا اس کی ادائیگی ہم حضور اقدس ﷺ کی پسند کے مطابق کرتے ہیں؟ یا سنت کا نام لے کر اپنے من مانے انداز میں اسے انجام دے کر اس سنت کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس ایک سنت پر عمل کرنے کے نام سے ہم کتنے بڑے بڑے گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس کا مختصر سا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ذرا اک نظر ادھر بھی خدارا

بپاس مروت بنام محبت

فرض سے زیادہ سنت کا اہتمام:

وہ حضرات جو اپنی شادی کے موقع پر یا اپنی اولاد کی شادی کے موقع پر ولیمہ مسنونہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ ذرا اپنی روز مرہ کی زندگی کا جائزہ لیں کہ شریعت کی جانب سے ان پر جو فرائض وواجبات عائد ہوتے ہیں۔ وہ ان کو بھی ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا وہ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کے فرائض انجام دے رہے ہیں؟

کیا وہ اپنی اولاد عزیز واقارب بیوی اور ماں باپ کے حقوق واجبہ ادا کر رہے ہیں؟

کیا وہ اپنے پڑوسیوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں؟

کیا اس کے علاوہ دوسرے فرائض وواجبات جو ان پر عائد ہو رہے ہیں ان کو ادا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں ادا کر رہے ہیں تو انکو چاہئے کہ پہلے ان کی ادائیگی کی فکر کریں۔ اس لئے کہ اگر ان فرائض اور حقوق واجبہ کو ادا نہیں کیا تو قیامت کے روز ہم سے باز پرس ہوگی کہ تم نے ان کی ادائیگی کیوں نہیں کی تھی؟ جب کہ کسی سنت کے ترک ہو جانے پر ایسا مواخذہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ اگر ان فرائض کو تو ادا کر دیا۔ لیکن ولیمہ مسنون صحیح طریقے پر ادا نہ ہو سکنے کی وجہ سے چھوڑ دیا تو قیامت کے دن آپ سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ تم نے ولیمہ کیوں نہیں کیا تھا؟ مگر ہمارے طرز عمل سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت نے جو فرائض وواجبات ہم سے متعلق کئے ہیں وہ تو ضروری نہیں رہے البتہ یہ سنت فرض ہو گئی ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو بس ہونی چاہئے یہ بات بہت خطرناک ہے کہ شریعت کے کسی بھی فعل وعمل کی حیثیت میں تبدیلی کر لی جائے اس سے بچنا ضروری ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

قرض لے کر ولیمہ کرنا:

ولیمہ کرنا سنت ہے۔ لیکن اس وقت جب آپ کے اندر ولیمہ کرنے کی وسعت اور گنجائش ہو۔ اگر آپ کے پاس اتنی وسعت اور گنجائش نہیں۔ آپ ولیمہ نہ کریں۔ لیکن موجودہ معاشرے میں ولیمہ کو عزت کا مسئلہ بنالیا گیا ہے' اپنی عزت بچانے کی خاطر ولیمہ ضرور کرنا ہے۔ چاہے اس کے لئے ہمیں بھاری قرض ہی لینا پڑے۔ اس لئے کہ اگر ہم نے ولیمہ نہ کیا تو خاندان' کنبہ اور برادری کے لوگ ناک منہ چڑھائیں گے' برا بھلا کہیں گے اور یہ طعنہ دیں گے کہ اگر تم نے ولیمہ نہ کیا تو ہم بھی تمہیں اپنے یہاں نہیں بلائیں گے۔ سسرال والے یہ طعنہ دیں گے کہ کیا کسی بیوہ سے نکاح کیا ہے کہ صرف نکاح کر لیا۔ ولیمہ کا کھانا بھی نہیں کیا۔

اور جس کی شادی ہوئی ہے وہ یہ سوچتا ہے کہ شادی کون سی روز روز ہونی ہوتی ہے زندگی میں ایک ہی بار تو یہ موقع آتا ہے لاؤ ذرا دل کی بھڑاس نکال لیں۔ چنانچہ وہ دوسرے اخراجات کے علاوہ ولیمہ کے لئے بھی بھاری اخراجات اپنے سر لے لیتا ہے اور اگر وہ اپنے پاس ان اخراجات کی گنجائش نہیں پاتا تو دوسروں سے قرض لے کر ان اخراجات کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح ولیمہ کرنے سے نام تو ہو جاتا ہے کہ ماشاء اللہ خوب دعوت ولیمہ کی ہے چند روز کے لئے واہ واہ ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ قرض جو سر پر آگیا ہے سانپ بن کر ڈستا رہتا ہے۔ اب ہر وقت قرض کا مطالبہ کرنے والے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ زندگی کا چین وسکون سب رخصت ہو جاتا ہے۔

یہ سب اس لئے ہوا کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ کی سنت کو حضور اقدس ﷺ کے سادہ طریقہ پر ادا نہیں کیا۔ کیا حضور اقدس ﷺ نے کبھی قرض لے کر ولیمہ کیا تھا؟

ہرگز نہیں کیا۔ تو ہم قرض لے کر ولیمہ کیوں کرتے ہیں؟ کیا سنت پر عمل کرنے کے لئے کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اپنا جی خوش کرنے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے لئے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے خاندان اور برادری کو خوش کرنے کے لئے اور نام ونمود کی خاطر ایسا ولیمہ کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب اس ولیمہ کے اندر ہمارے اپنے مفادات شامل ہوں گے اور اتباع رسول ﷺ مقصود نہ ہوگی تو پھر اس ولیمہ کے ذریعہ ہمیں پریشانیاں ہی ملیں گی۔ سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کے ثواب کا حصول تو بہت دور کی بات ہے۔ آج کل کے دور میں ایسے لوگ بہت کم رہ گئے ہیں جن کا مقصد دعوت ولیمہ سے سنت رسول کا ثواب حاصل کرنا ہو۔

مختصر ولیمہ:

آج کے دور میں جب ولیمہ کی دعوت دی جاتی ہے تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ تمام عزیز واقارب واقف کار' دوست احباب' اڑوسی پڑوسی اور دور دراز کے تمام واقفین کو بھی دعوت دی جائے' ان سب کو دعوت دینے کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو خوب نام روشن ہو گا اور واہ واہ ہوگی کہ اتنی بڑی دعوت کی اتنے ہزار افراد کو بلایا۔ ان کے پاس بڑی دولت ہے' حالانکہ اندر کا حال ان کو کیا معلوم کہ اتنی بڑی دعوت صرف قرض کے بل بوتے پر کی جا رہی ہے۔ بلکہ آج کل تو سب ہی کو اس کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ رونق کسی کی جوتیوں کا طفیل ہے۔

اور دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر ان سب کو ہم نے دعوت نہیں دی تو کل کو یہ طعنہ دیں گے کہ سب کو بلایا ہم کو نہیں بلایا' اگر ہمیں دعوت دیتے تو کیا کمی واقع ہو جاتی۔ بس اس طعنہ سے بچنے کے لئے یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی دور کا عزیز یا دوست اور پڑوسی بھی اس دعوت سے نہ رہ جائے۔

لیکن اس سلسلہ میں بھی ہم یہ نہیں دیکھتے کہ حضور اقدس ﷺ نے کس طرح ولیمہ فرمایا اور آپ ﷺ کتنے افراد کو ولیمہ کی ضیافت میں شرکت کی دعوت دیا کرتے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تھے۔ حضور ﷺ کا طرز عمل تو یہ تھا کہ موقع پر جتنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمع ہوتے بس ان کو کھانا کھلا کر ولیمہ کر دیتے۔ اس چیز کا تکلف نہیں تھا کہ فلاں شخص کو بھی بلاؤ، فلاں کو بھی بلاؤ اور وہاں یہ بات نہ تھی کہ اگر فلاں کو نہیں بلایا وہ ناراض ہو جائے گا۔

اب اگر ہم بھی حضور ﷺ کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے یہ کریں کہ ولیمہ میں زیادہ بھیڑ بھاڑ جمع نہ کریں بلکہ اختصار اور سادگی کے ساتھ بقدر گنجائش چند افراد کو کھانا کھلا کر دعوت ولیمہ کی سنت ادا کر دیں تو اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ سنت پر عمل کرنے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ اور بہت سی زحمتوں اور تکالیف سے محفوظ رہیں گے۔

البتہ ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں چند روز خاندان اور برادری کے لوگ آپ کو برا بھلا کہیں بہت سے لوگ طعنہ دیں تو اسکا واحد علاج یہی ہے کہ آپ ان کے کہنے کی پرواہ نہ کریں بلکہ آپ یہ سوچیں کہ میں تو حضور ﷺ کی سنت پر عمل کر رہا ہوں۔ اگر سنت پر عمل کرنے کے نتیجے میں مجھے کوئی طعنہ دے یا کڑوی کسیلی باتیں سنائے تو میرا اس میں کیا نقصان ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ چین وسکون کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اسکا راستہ صرف یہی ہے کہ شریعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو کام آپ اپنے حق میں بہتر سمجھتے ہیں وہ کر گزریں اس کام کے کرنے پر اگر لوگ آپ کو برا کہیں..... یا طعنہ دیں........، اس کی آپ بالکل پرواہ نہ کریں لوگوں کے طعنوں کو سننے کے لئے آپ اپنے اندر ہمت اور حوصلہ پیدا کریں۔ اس کے بغیر آپ دنیا میں سکون کی زندگی نہیں گذار سکتے۔ اگر آپ نے اپنے اندر ہمت اور حوصلہ پیدا نہیں کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہاں آپ نے کسی کام کے کرنے کا ارادہ کیا وہیں لوگوں نے طعنہ دینا شروع کر دیا بس آپ نے فوراً وہ کام ترک کر دیا۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے اندر ہمت اور حوصلہ نہیں ہے۔ آپ اپنی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مرضی پر خود عمل نہیں کر سکتے۔ آپ دوسروں کی خواہشات پر چلنے والے ہیں۔ یاد رکھیے! ایسا شخص دنیا میں اپنا کوئی مقام نہیں بنا سکتا۔ کوئی بڑا مرتبہ یا بڑا منصب حاصل نہیں کر سکتا جو دوسروں کی مرضیات وخواہشات پر چلنے والا ہو دنیاوی طور پر بھی حوصلہ مند انسان وہی ہوتا ہے جو اوروں کی مرضیات پر چلنے کے بجائے ان کو اپنی مرضیات پر چلنے پر مجبور کر دے اسی طرح آپ دین شریعت کے معاملہ میں حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دینی امور پر دوسروں کو چلانے کی کوشش کریں خلاف شریعت باتوں میں ان کے پیچھے پیچھے چلنا شروع نہ کریں۔

اور یہی ہمت اور حوصلہ آپ ولیمہ کی دعوت میں بھی اختیار کریں۔ آپ اگر اپنی وسعت کے مطابق قرض لئے بغیر عزیز واقارب کو دعوت دے سکتے ہیں دعوت دیں۔ دعوت ولیمہ کرنا سنت ہے۔ لیکن اس دعوت کے لئے قرض لینے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ وہ قرض طوق کی طرح آپ کے گلے میں اٹکا رہے گا۔ لہٰذا قرض لے کر ولیمہ کرنا اور پھر اس کو اتارنے کی فکر میں لگ جانے سے بہتر یہ ہے کہ آپ سادگی سے بقدر وسعت ولیمہ کر لیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرز عمل سے آپ کو ولیمہ کی سنت کا پورا پورا ثواب بھی ملے گا اور سنت کی ادائیگی کی برکت اور مسرت بھی شامل حال ہوگی۔

دعوت ولیمہ میں کھانے کی اقسام

دعوت ولیمہ میں دوسری زیادتی یہ کی جاتی ہے کہ بجائے اس کے کہ صرف ایک ہی قسم کا کھانا پکا کر دعوت کر دیں، یہ کیا جاتا ہے کہ کئی قسم کے کھانے تیار کرائے جاتے ہیں۔ اگر بریانی اور زردہ ہے تو اس کے ساتھ قورمہ شیرمال اور نان بھی شامل کیا جاتا ہے، پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ کھیر یا انڈے کا حلوہ یا کسٹرڈ بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اور پھر قورمہ بھی مرغی کے گوشت کے علاوہ بکرے یا گائے کے گوشت سے تیار کرنے کو اپنی شان سے کمتر خیال کیا جاتا ہے۔ چاہے اخراجات کتنے ہی زیادہ ہو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

جائیں لیکن قورمہ مرغی کا ہونا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

اسکا مقصد صرف اپنی بڑائی اور اپنی دولت مندی کا اظہار ہوتا ہے' حالانکہ ان چیزوں کا اظہار کر کے کوئی شخص کتنا بھی بڑا بننے کی کوشش کرے۔ وہ کبھی بڑا نہیں بن سکتا۔ وقتی طور پر تو لوگ واہ واہ کرلیں گے آپ کی بڑائی کے گیت گائیں گے۔ لیکن اس کے آگے کچھ حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس قسم کی پر تکلف دعوت سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی طرف سے حسد پیدا ہو جائے گا جس کی وجہ سے لوگ آپ کی دولت دیکھ کر آپ کے دشمن ہو جائیں گے۔

لہٰذا ان تمام تکلفات کو چھوڑ کر سادگی سے ولیمہ کیجئے اور سنت رسول ﷺ پر عمل کیجئے ہاں! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسعت مال عطا فرمائی ہے تو پھر ولیمہ میں کئی اقسام کے کھانے کھلانے میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تفاخر اور اپنی دولت مندی اور بڑائی کا اظہار مقصود نہ ہو۔ یاد رکھئے اسلام کے دو اہم جوہر ہیں (۱) سادگی (۲) جفاکشی' خود بھی ان دو جوہروں کو اپنائیں اور لوگوں کو بھی ہمت اور ترغیب دیں کہ وہ ان جوہروں کو اپنائیں۔

دعوت ولیمہ کے لئے کارڈ

ولیمہ مسنونہ میں ایک اسراف یہ کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو دعوت دینے کے لئے قیمتی اور نفیس قسم کے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ کوشش یہ ہوتی ہے کہ ایسا کارڈ چھپوائیں جو بالکل ممتاز ہو' اس سے پہلے کسی نے اس طرح کا کارڈ نہ چھپوایا ہو۔ اور ہزاروں روپے صرف کارڈوں پر خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اس سے مقصد صرف دعوت ولیمہ کی اطلاع دینا ہوتا ہے اور یہ اطلاع زبانی بھی دی جا سکتی ہے اس کے لئے کارڈ چھپوانا کوئی ضروری نہیں۔ صرف ایک کارڈ پر دس' دس روپے کی لاگت آجاتی ہے اور حاصل کچھ نہیں۔

اور کارڈ پر پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھوایا جاتا ہے اور اس کے نیچے بڑی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adevcate Showkat

سرخی میں لکھا جاتا ہے "ولیمہ مسنونہ" لیکن اس پوری دعوت میں جو خرافات اور خلاف شریعت امور انجام پاتے ہیں، ان سے اس لفظ "مسنونہ" کا صراحتہً مذاق اڑایا جاتا ہے۔

کہاں ولیمہ مسنونہ اور کہاں موجودہ دور کی دعوت ولیمہ:

پھر جب وہ کارڈ مدعوین کے پاس پہنچتے ہیں۔ تو صرف ایک مرتبہ ان کو پڑھنے سے دعوت کی اطلاع ہو جاتی ہے اور اس کارڈ کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کارڈ کا کیا مصرف ہے؟

آگے اس کا کوئی مصرف نہیں ہوتا، بس اب یہ ردی کی ٹوکری اور پھر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں اضافہ کا باعث بن جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کارڈ پر تحریر شدہ بسم اللہ اور مبارک ناموں کی بے حرمتی ہے۔ اس بے حرمتی کی وجہ سے تمام داعین اور مدعوئین گناہ اور اللہ کے غضب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم دعوت دینے کے لئے، بجائے کارڈ چھپوانے کے صرف زبانی دعوت دینے پر اکتفا کرلیں اور کارڈ کے چھپوانے میں جو اخراجات آتے اس سے کسی غریب، مفلس اور نادار کی مدد کریں تو ہم اللہ کی رحمت اور ثواب کے مستحق ہو جائیں گے۔

البتہ آج کل کا دور مشینی دور ہے۔ ہر شخص مشین کی طرح اپنے کام میں مصروف ہے۔ اور ہر شخص کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ بذات خود تمام مدعوین کے پاس جاکر زبانی دعوت دے جبکہ کارڈ کے ذریعہ دعوت میں یہ آسانی ہے کہ خود جانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ کسی بھی ذریعہ سے کارڈ ان تک پہنچ جائے تو اس کو کافی سمجھا جاتا ہے، اس ضرورت کے پیش نظر اگر کارڈ چھپوانا ناگزیر ہو تو پھر سادہ کاغذ پر سادہ عبارت میں دعوت کی تحریر لکھ کر اس کی فوٹو اسٹیٹ کرالیں یا زیادہ مقدار ہے تو طباعت کروالیں، لیکن اس کے لئے قیمتی قسم کا کارڈ اور لفافہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اس پر "بسم اللہ" تحریر کریں۔ بلکہ صرف "۷۸۶" لکھنے پر اکتفا کریں۔

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ولیمہ مسنونہ اور وڈیو فلم

اوپر جن خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ تو وہ ہیں جو ولیمہ مسنونہ کے انعقاد سے پہلے ہی انجام پا جاتی ہیں اور اب ذرا ان برائیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے جو عین دعوت ولیمہ کے وقت انجام دی جاتی ہیں اور ان میں سے سرفہرست وڈیو فلم بننا ہے۔

وڈیو فلم ہماری ہر دعوت کا لازمی جزو بن چکا ہے' آج کے دور میں شاید ہی کوئی دعوت ہوگی جو اس لعنت سے پاک ہو۔ورنہ ہر دعوت چاہے وہ دعوت ولیمہ ہو یا دعوت عقیقہ' دعوت نکاح ہو یا کوئی دوسری دعوت اور چاہے وہ کسی رئیس اور مالدار گھرانے میں دعوت ہو' یا کسی غریب اور مزدور کی دعوت 'کوئی بھی اس ناسور سے خالی نہیں۔

آیئے۔ہم ذرا اس کی برائیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ عام طور پر وڈیو فلم بنانے کے لئے کسی فلم میکر کو بلایا جاتا ہے جو پوری دعوت ولیمہ کی فلم تیار کرتا ہے اور اس کے ساتھ دو تین ہیلپر ہوتے ہیں۔ جو سرچ لائٹ اور تار وغیرہ اٹھانے کا کام سرانجام دیتے ہیں اور عام طور پر وہ بالکل اجنبی اور غیر محرم اشخاص ہوتے ہیں اور وہ لوگ فلم تیار کرتے ہیں۔ان کو اس دعوت میں ہر جگہ جانے کی عام اجازت ہوتی ہے چاہے وہ مردانہ حصہ ہو یا زنانہ حصہ' اور صرف اجازت ہی نہیں ہوتی 'بلکہ ان کی رہنمائی کی جاتی ہے کہ وہاں جاکر فلم بناؤ۔ان کی تصاویر بھی آنی چاہئے فلاں جگہ ابھی باقی رہ گئی ہے حتیٰ کہ مردانہ اور زنانہ حصوں کا کوئی کونہ اور کوئی فرد ایسا باقی نہیں رہتا۔جس کی تصویر اس فلم میں نہ آئی ہو اور صرف ایک مرتبہ ہی نہیں بلکہ مختلف پوزمیں کئی بار تصویریں کھینچی جاتی ہیں۔تاکہ ہر شخص کی تصویر چاہے وہ مرد ہو یا عورت' پوری طرح تمام زاویوں کے ساتھ آجائے۔

ظاہر ہے کہ اس طرح آزادی کے ساتھ اجنبی مردوں کا عورتوں کے درمیان

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

گھومنا پھرنا بہت ہی زیادہ بے غیرتی اور بے حیائی کی بات ہے، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے اور اپنے آپ کو اور تمام خاندان والوں کو اللہ کی رحمت سے دور کرنے کا ذریعہ ہے اور اس صورت میں فتنہ اور برائی کا اندیشہ اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے جب نوجوان لڑکیاں مکمل میک اپ اور زیب وزینت کی پوری آب وتاب کے ساتھ دعوت میں آئی ہوں اور ہر لڑکی زیب وزینت اور بناؤ سنگھار میں دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں ہو اور یہ بے غیرتی اور بے شرمی اس وقت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ جب نوجوان لڑکیاں فلم میکر سے یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ ان کی تصویر فلم میں بالکل نمایاں اور واضح صورت میں آئے اور صرف ایک ہی نہیں، بلکہ کئی تصاویر آنی چاہئے جو مختلف زاویوں اور مختلف پوز سے لی جائیں۔ تاکہ پوری فلم میں ان کی تصویر ان کا حسن وجمال، ان کا لباس، ان کا زیور، ان کا بناؤ سنگھار ہی نمایاں ہو۔

ان سب چیزوں کا مقصد صرف اپنی نمائش ہوتی ہے، تاکہ بعد میں جب لوگ یہ فلم دیکھیں گے تو پوری فلم میں ہم ہی ہم نظر آئیں گے اور لوگوں کی سوالیہ نظریں ہماری طرف ہی اٹھیں گی کہ یہ خاتون کون ہیں؟ جو حسن وجمال میں جنت کی حور معلوم ہو رہی ہیں۔

یہ تو فلم کی تیاری کے دوران کی حالت تھی، فلم کی تیاری کے بعد اب وہ فلم وڈیو کیسٹ کی صورت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی اب آپ جب چاہیں اس فلم کو وی سی آر کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں اور اس کی نقل اور کاپی بھی بنا سکتے ہیں۔ اب ہر شخص کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ میں یہ فلم دیکھوں، تاکہ ان تمام لوگوں کو چاہے وہ مرد ہوں یا عورت، اطمینان کے ساتھ گھر پر بیٹھے ان کی تصویر دیکھوں، جو اس دعوت میں شریک ہوئے تھے اس لئے کہ دعوت کے دوران تو زنانہ پارٹیشن میں جانا عزت کے خلاف تھا اس لئے نہیں گئے، اس کیسٹ نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا، اب عزت کا کوئی سوال نہیں۔

اب وہ وڈیو کیسٹ تمام عزیز واقارب تمام دوست احباب اور تمام پڑوسیوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے گھر پر چکر لگاتی ہے اور اس کی پوری نمائش کی جاتی ہے اس بات کا کوئی سوال نہیں ہوتا کہ دیکھنے والے محرم ہیں یا غیر محرم ہر شخص اس سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

بعض اوقات انسان بے خیالی میں کوئی ناشائستہ حرکت کر لیتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھے کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن یہ وڈیو فلم انسان کی ہر حرکت محفوظ کر لیتی ہے، چاہے وہ حرکت شائستہ ہو یا ناشائستہ، چاہے وہ جان بوجھ کر کرے یا بے خیالی میں کرے۔ اب وہ حرکت محفوظ ہوگئی اور سینکڑوں انسان اس کو بغور دیکھیں گے کہ کونسا شخص کیا حرکت کرتا ہوا نظر آرہا ہے۔

موجودہ دور کی دعوتوں میں کسی شریف عورت کا شرکت کرنا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ اسلئے کہ وڈیو فلم کے رواج سے پہلے یہ سوچ کر شرکت کر لیتی تھی کہ عورتوں کا حصہ الگ ہوگا کوئی بے پردگی نہیں ہوگی۔ اس لئے شرکت میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن وڈیو فلم نے اس پردے کو بالکل چاک کر کے رکھ دیا ہے، نوجوان لڑکیوں کو تو چھوڑیئے، اگر کوئی پچاس سالہ بوڑھی عورت دعوت کے دوران کسی کونے میں خاموشی سے پان چباتی نظر آئے گی تو وہ فلم میکر اس کے پاس بھی ضرور جائے گا تاکہ اس کی تصویر بھی آجائے، اب اس بوڑھی عورت کو کیا پتہ کہ میری ہر حرکت محفوظ ہو رہی ہے اور یہ حرکت بعد میں سینکڑوں غیر محرم دیکھیں گے۔

مخلوط اجتماع اور بے پردگی

کچھ عرصہ پہلے تو دعوت ولیمہ یا دوسری دعوتوں میں مرد اور عورت کا مخلوط اجتماع نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ پارٹیشن ہوتے تھے۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے یہ چیز بھی پھیلتی جا رہی ہے کہ مردوں اور عورتوں کا مخلوط اجتماع کیا جاتا ہے۔ جو قطعاً حرام اور ناجائز ہے۔ اور صریحاً حضور اقدس ﷺ کی اس سنت کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ جس کا وبال انسان کو آخرت میں تو ملے گا۔ بعض اوقات دنیا میں بھی اس کا وبال آجاتا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

کھڑے ہو کر کھانا کھانا

آج ہم مغربیت کی اندھی تقلید میں انسانیت کی تعریف سے نکل کر حیوانیت کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم پر رحم فرمائے اور ہم سب کو ہدایت دے، جس کا بڑا مظاہرہ "ولیمہ مسنونہ" کے موقع پر ہوتا ہے کہ جانوروں کی طرح چلتے پھرتے، چھینا جھپٹی کرتے ہوئے کھانا کھا کر اس مقدس سنت کے ساتھ استہزا اور مذاق کرتے ہیں، بلکہ ہم تو جانوروں سے بھی گئے گزرے ہو گئے۔ کہ ان کے اندر آپس میں ایسی چھینا جھپٹی نہیں ہوتی جیسی ہمارے درمیان ہوتی ہے کہ ایک پر ایک چڑھا جا رہا ہے دھکم پیل ہو رہی ہے ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے کھانے کی میز تک میں پہنچوں۔ کہیں بعد میں ختم نہ ہو جائے چنانچہ جس وقت کھانے کا اعلان ہوتا ہے کہ "کھانا تیار ہے، معزز حاضرین تشریف لے چلیں"۔

اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان معزز مہمانوں کو شاید آج کئی روز بعد کھانا میسر آیا ہے یا یہ معزز حاضرین کسی گاؤں دیہات کے باشندے ہیں جو کھانے کے آداب سے بالکل ناواقف اور جاہل ہیں، انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ جب کھانے پر بلایا جائے تو کس ادب اور احترام کیساتھ کھانے کی میز تک جانا چاہیے۔

بلکہ میز تک جانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی سنت ادا کرنی چاہیے۔ لیکن عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ اکثریت بلکہ تقریباً تمام مدعوین ایسے ہی ہوتے ہیں جنہیں اس وقت ہاتھ دھونے کا خیال تک نہیں آتا۔ اور اگر خیال آتا بھی ہے تو یہ سوچ کر اس کو دور کر دیا جاتا ہے کہ ہاتھ دھونے تک تو جگہ پر ہو جائے گی اور پھر سیکنڈ شفٹ کا انتظار کرنا پڑے گا۔ چلو، ایک معمولی سنت چھوڑ دینے میں کیا حرج ہے۔

کھڑے ہو کر کھانا کھلانے والے شاید یہ سوچ کر کھڑے ہونے کا انتظام کرتے ہوں کہ اس میں کرسیوں کے کرائے کی بچت ہو جائے گی، تو اس کے لئے عرض ہے

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کہ شادی اور ولیمہ کے موقع پر جو لاکھوں روپے بے دریغ خرچ کئے جاتے ہیں اس کے مقابلے میں کرسیوں کے کرائے کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ صرف چند پیسوں کی بچت کی خاطر کرسیوں کا انتظام نہ کرنا عقلمندی نہیں۔ دوسری طرف یہ بھی دیکھئے کہ ہم چند پیسوں کی خاطر حضور اقدس ﷺ کی ایک سنت کو چھوڑ رہے ہیں اگر چند پیسے خرچ کرکے سنت پر عمل ہو جائے تو یہ کوئی مہنگا سودا نہیں۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر کھانا کھلانے میں وقت کی بچت ہے۔ اس لئے کہ تھوڑے وقت میں زیادہ افراد کھانے سے فارغ ہو جاتے ہیں' اس کے بارے میں عرض ہے کہ جہاں اور بہت سی فضولیات میں ہم اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں اگر ایک سنت پر عمل کرنے میں تھوڑا وقت زیادہ لگ جائے تو اس کو وقت کا ضیاع کہنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب من گھڑت عذر داریاں ہیں' جن کے پیچھے مغرب کی اندھی تقلید پوشیدہ ہے' جو لوگ کھڑے ہو کر کھانے کا انتظام کرتے ہیں' وہ صرف اپنے آپ کو ماڈرن' تہذیب یافتہ اور ترقی یافتہ کہلانے کی ایک گھٹیا کوشش کرتے ہیں' حالانکہ وہ لوگ اپنے اس کردار کی وجہ سے ان مسلمانوں کی نظروں میں گر جاتے ہیں۔ جو اسلام کو اپنا شیوہ بنائے ہوئے ہیں اور جو مسلمان مغربیت کے دلدادہ ہیں اور مغربی تہذیب ہی کو اپنی منزل اور اپنا قبلہ کعبہ بنائے ہوئے ہیں ان کی نظروں میں ظاہری طور پر تھوڑی سی عزت افزائی ہو جاتی ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ لوگ بھی پس پردہ اس کو مغربیت کی نقالی ہی کا نام دیتے ہیں۔ لہٰذا ایک سنت پر عمل کرنے کے لئے کفار اور مشرکین کی نقالی ایسی ہے جیسے آگ جلانے کے لئے پانی چھڑکنا۔

بعض حضرات بیٹھ کر کھانا کھلانے میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے مدعوین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کھانا کھڑے ہو کر کھایا جائے۔ اس کے بارے میں عرض ہے کہ یہ عذر داری درست نہیں اس لئے کہ مغربی تہذیب کے چند دلدادہ افراد کے علاوہ مدعوین کی اکثریت کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ بیٹھ کر کھانے کا انتظام ہو۔ ان کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یہ خواہش اس وقت ظاہر ہو جاتی ہے جب کسی دعوت میں بڑے بوڑھوں کے لئے تھوڑا بہت بیٹھنے کا انتظام کیا جاتا ہے تو وہ نشستیں بہت تیزی سے پر ہو جاتی ہیں۔ اور بڑے بوڑھے بیچارے دیکھتے رہ جاتے ہیں اور لوگوں کی خواہش معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تجربہ آدھا انتظام بیٹھ کر کیا جائے اور آدھا انتظام کھڑے ہو کر کیا جائے اس وقت دیکھئے گا کہ لوگ کس تیزی سے نشستوں پر براجمان ہو جاتے ہیں اور دوسرے لوگ جن کو نشست نہیں ملے گی وہ بادل ناخواستہ کھڑے ہو کر برداشت کرلیں گے۔

بہرحال! اگر آپ قرابت داری یا دوستی کا پاس رکھتے ہوئے کسی دعوت میں شریک ہو گئے اور اس دعوت میں کھڑے ہو کر کھانے کا انتظام ہو اور آپ اس لعنت سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کے بہت سہل طریقے ہیں مثلاً ایک طریقہ جو بہت ہی آسان ہے وہ یہ کہ آپ کو قریب میں کہیں بھی کرسی نظر آئے آپ فوراً کھینچ کر کھانے کی میز کے ساتھ لگا کر تشریف فرما ہو جائیں اور آرام سے بیٹھ کر کھانا تناول کرنا شروع کر دیں اور اگر قریب میں کرسی نظر نہ آئے تو پھر آپ پلیٹ میں کھانا نکال کر بیٹھنے والے ہال میں جہاں کرسیاں لگی ہوئی ہوں تشریف لے جائیں وہاں ایک کرسی کو بطور میز استعمال کریں اور دوسری کرسی پر آرام سے بیٹھ کر تنہا کھانا تناول کرلیں۔

البتہ بعض اوقات کرسی پر بیٹھ کر کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ لیکن کھانا پلیٹ میں نکال کر اپنی جگہ لانے کا کام مہمان کے سپرد کر دیا جاتا ہے، اگرچہ مہمانی کے آداب میں یہ بھی داخل ہے کہ میزبان خود اس کو ہر چیز پہنچائے، لیکن مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا تو ممکن نہیں۔ اس لئے اس طریقہ کی دعوت میں مہمان کو ایک طرح کی آزادی اور خود مختاری دیدی جاتی ہے کہ وہ اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق جس قدر کھانا چاہے اسی قدر کھانا اپنی پلیٹ میں نکالیں اور اپنی نشست پر آکر بیٹھ جائے اس طریقہ میں دوسری خوبی یہ ہے کہ کھانا خراب اور ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔

لیکن اس طریقہ میں ایک خرابی یہ ہے کہ بڑے بوڑھے جنہیں ہلنا جلنا بھی دشوار ہوتا ہے وہ بھی پلیٹ ہاتھ میں لئے کھانا نکالنے کے لئے انتظار کرتے ہیں۔ پھر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ایک مرتبہ کھانا نکالنے کے بعد دوبارہ کھانے کی ضرورت پڑتی ہے تو اب کھانے کے درمیان میں دوبارہ اٹھنا ان بوڑھوں کے لئے اور زیادہ دشوار ہو جاتا ہے اور نوجوان اپنے پیٹ کے چکر میں مشغول نظر آتے ہیں۔ لہٰذا اس طرح کے انتظام میں کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے جس سے کھانے کے درمیان کھانا لانے یا پانی پینے کے لئے بار بار اٹھنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ بلکہ معزز مہمان چین وسکون سے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا سکیں۔ اور یہ تو بہت ہی بڑھیا بات ہوگی کہ دستر خوان بچھا کر سب لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں، اس سے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سنت بھی زندہ ہوگی، ورنہ جس میز کے گرد مہمان بیٹھے ہیں اس پر کھانا لگایا جائے اور مہمان خود اس میں سے پلیٹ میں نکال کر تناول فرمائیں، اس طرح تمام مہمان سکون واطمینان کے ساتھ کھانا کھا کر واپس جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تقریبات میں کھڑے ہو کر کھانے پینے کا حکم

کھڑے ہو کر کھانے پینے کے متعلق سرکار دو عالم ﷺ کے ارشادات یہ ہیں، ملاحظہ ہوں۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب قائما وعن الاکل قائما. (کنز العمال ص ۱۴۴- ج ۲۰)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے اور کھڑے ہو کر کھانے سے منع کیا ہے۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نھی ان یشرب الرجل قائما قال قتادة فالا کل قال ذالک اشر و اخبث. (مسلم شریف ص ۱۷۲ ج ۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی کھڑے ہوکر پئے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کھڑے ہوکر کھانا' کھانے کا حکم دریافت کیا۔ تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کھڑے ہوکر کھانا' کھڑے ہوکر پینے سے زیادہ برا اور زیادہ بد تر ہے۔

ان احادیث طیبہ کی روشنی میں واضح ہوا کہ کھڑے ہوکر کھانے پینے کا جو طریقہ چل نکلا ہے یہ غیر اسلامی ہے۔ سنت کے خلاف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی واضح تعلیمات کے خلاف ہے' درحقیقت یہ طریقہ دشمنان اسلام' کافروں اور مغرب زدہ لوگوں کا چلایا ہوا ہے' اس سے مکمل طور پر بچنا لازم ہے۔ احادیث بالا میں کھڑے ہو کر کھانے پینے کی صاف صاف ممانعت ہے' شرافت انسانی اور تہذیب اسلامی کے مطابق کھانا کھانے کا صحیح طریقہ وہ ہے جو رسالت مآب ﷺ نے تعلیم فرمایا۔ ہے کہ اطمینان سے فرش پر بیٹھ کر' دسترخوان بچھا کر انکسار و تواضع کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔

دولہا کو چند ہدایات:

ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی شادی یا اپنے بھائی' بیٹے کی شادی سے پہلے اسلامی ہدایات اور تعلیمات و احکامات معلوم کرے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شادی کے متعلق ہمیں کیا ہدایات و تعلیمات دی ہیں' اس کے لئے چند کتابیں ہم بتاتے ہیں جن کا مطالعہ ہر مسلمان دولہا کو اس کے والد یا سرپرست کو شادی کے موقع سے پہلے تو خصوصاً کرنا چاہئے اور بعد میں بھی یہ کتابیں مطالعہ میں رکھنی چاہئیں۔

(۱) تحفہ زوجین۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ علیہ۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(۲) اسلامی شادی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ علیہ۔

(۳) اصلاح خواتین حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ علیہ۔

(۴) اسلام اور تربیت اولاد۔ مولانا حبیب اللہ مختار صاحب مدظلہ العالی

(۵) اسلامی شادی۔ مولانا حبیب اللہ مختار صاحب مدظلہ العالی۔

(۶) اسلامی دلہن۔ نصیر حسین نقشبندی غفوری۔

(۷) تحفہ خواتین۔ مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مدظلہ العالی۔

(۸) تحفہ دلہن۔ (مولانا) محمد حنیف عبدالمجید صاحب غفر اللہ ولوالدیہ۔

ان سب ہدایات میں سے اہم ہدایت یہ ہے کہ دولہا کوشش کرے کہ شادی سادی ہو جتنی سادگی سے شادی ہوگی اور جتنا کم سے کم خرچہ ہوگا وہ شادی آپ ﷺ کے ارشاد مبارک کے موافق برکت والی ہوگی، فرمایا:

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مونۃ (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ برکت کے اعتبار سے سب سے بڑا نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم خرچہ ہوا ہو۔

اس لئے اگر دولہا چاہتا ہے کہ اس کے نکاح میں برکت ہو، اور یہ نکاح دنیا و آخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہو اور باعث سکون واطمینان ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ راضی ہوں تو اس کو چاہئے کہ کم سے کم خرچہ کرے۔

دور رسالت میں شادیاں اس طرح ہوتی تھیں کہ لوگوں کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ بیٹھے بیٹھے اور باتوں باتوں میں (بغیر کسی اہتمام کے) نکاح ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور صحابی حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو مدینہ منورہ کے سب سے بڑے مالدار تھے) اپنا نکاح اس طرح کر لیتے ہیں کہ وہ خود رسول اکرم ﷺ تک کو اطلاع دینا یا نکاح کی محفل میں آپ ﷺ کو بطور خیر و برکت شریک کرانا ضروری نہیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سمجھتے۔ مگر جب نکاح کے بعد حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں تشریف لاتے ہیں تو آپ ﷺ ان کے کپڑوں پر پیلا سا نشان دیکھ کر دریافت کرتے ہیں کہ یہ رنگ کیسا ہے؟

تو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ میرا نکاح ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دے کر ولیمہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ واقعہ حدیث کی تمام مستند کتابوں (صحاح ستہ) میں موجود ہے۔ اسی طرح بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نکاح رسول اللہ ﷺ نے باتوں باتوں میں کر دیا۔ (ترمذی ۴۲۱/۳-۴۲۲)

اسلامی شریعت کے مطابق نکاح کے لئے دو چیزیں اہم ہیں: دو گواہوں کی موجودگی اور ایجاب و قبول۔ یہ دو باتیں نکاح کے ارکان شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دو مزید چیزیں بھی ضروری ہیں: ایک عورت کا مہر اور دوسرا نکاح کا اعلان۔

یعنی نکاح اگرچہ دو گواہوں کی موجودگی میں منعقد ضرور ہو جاتا ہے مگر اس کا اعلان عام ہو جانا معاشرتی اعتبار سے ایک اچھی چیز ہے تاکہ کسی شبہ کا موقع باقی نہ رہے۔ اب رہا ولیمہ تو یہ مسنون ہے، شرعاً فرض یا واجب نہیں۔ اور ولیمہ میں گوشت روٹی یا بریانی کا ہونا کوئی ضروری نہیں بلکہ چند قریبی احباب یا خاص خاص لوگوں کو کوئی بھی چیز کھلا دینا یا شربت وغیرہ پلا دینا بھی کافی ہو جائے گا۔ مگر اس سلسلے میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر تکلف کرنا یا قرض وغیرہ لے کر خواہ مخواہ مشکلات میں پڑنا شرعاً جائز نہیں ہے اور نام و نمود کی خاطر اس راہ میں اسراف و فضول خرچی بالکل حرام ہے۔ جو قرآن کی نظر میں شیطان کے بھائیوں کا فعل ہے۔ (اسراء: ۲۷) اور نکاح میں خطبہ مسنونہ کی بھی اہمیت ہے۔ بس نکاح میں اتنی ہی باتیں ضروری ہیں اور ان کے علاوہ جو کچھ ہے غیر اسلامی طریقہ اور ایجاد بندہ ہے جو بدعات و خرافات میں شمار ہو سکتا ہے۔ اسلامی قانون ایک سادہ اور آسان قانون و ضابطہ ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے ایک رحمت ہے جس پر امیر و غریب ہر شخص بغیر کسی دقت کے عمل کر سکتا ہے۔ مگر اس سادہ اور آسان قانون کو ہم نے محض اپنی حماقت کے باعث مشکل

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور پیچیدہ بنالیا ہے۔ گویا کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی قبر کھودنے کا سامان کر رہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ایک مومن و مسلم کے لئے غیر اسلامی طریقوں اور غیر قوموں کی نقالی سے ہمیشہ اور ہر حال میں پرہیز کرنا ضروری ہے۔ ہم قانون خداوندی کی نافرمانی اور اس سے بغاوت کرکے اس کی رحمتوں کے مستحق کس طرح بن سکتے ہیں؟

اس کی حکم عدولی کرکے اس کی نوازشات کی امید کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے جو کچھ فرمایا تھا وہ ہمارے حال زار پر بھی بخوبی صادق آرہا ہے۔:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ.

ترجمہ: اور تم میرا عہد پورا کرو۔ میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔ (بقرہ: ۴۰)

اور اگر آپ کی تو حیثیت ہے کہ فراوانی سے خرچ کر سکیں تو پھر آپ غریبوں کیلئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں کہ پھر غریب لوگ اسی طرز پر ولیمہ کی تقریب منعقد کرنے کو عزت کا معیار سمجھیں گے اور اس کیلئے بندوبست کرنے کے جھمیلوں میں پڑ جائیں گے۔

اور آپ ولیمہ بھی کتنا ہی پر تکلف اور اچھا شاندار کریں لوگ کبھی خوش نہیں ہوں گے، کھانا کھا کر لوگوں کے آپس کے تبصرہ میں کوئی تو کہے گا "مرچ بہت زیادہ تھی"، "تیل زیادہ ڈال دیا تھا"، "چاول نرم ہو گیا تھا"، "فرائی تو ٹھنڈی ہو گئی تھی"، "سامنے والوں نے اس سے زیادہ اچھا کیا تھا"۔

غور کیجئے اتنی پریشانی اٹھائی اس کے باوجود لوگوں نے دل ہی دکھایا اور شاندار ولیمہ کر کے اوروں کے لتنے بول سننے پڑے اگر نہ کرتے تو ایک ہی بول سننا پڑتا کہ لتنے امیر ہو کر شان و شوکت سے ولیمہ نہیں کیا یہ ایک بول اچھا اور آسان ہے ان تیر و تلوار جیسے طعنوں کے بولوں سے، اس کے بجائے ولیمہ کا سارا خرچ آپ بیواؤں مسکینوں یتیموں، راہ خدا کے مسافروں دین کو پھیلانے اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس کو چار دانگ عالم میں وجود میں لانے والوں پر خرچ کر دیں تو دنیا تو بنی ہی بنی اور آخرت میں بھی بے شمار انعامات ملیں گے اور جن پر آپ نے یہ خرچ کیا ان کی دلی دعائیں آپ کو آپ کی اولاد کو آفات و بلیات مصیبتوں و بیماریوں سے بچائیں گی' اور سب سے اہم بات یہ کہ فضول خرچی اور نام و نمود سے بچنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو جائیں گے۔

دوسری نصیحت :

دولہا اور اس کے گھر والوں کو یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ نظام فطرت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے آئین و قانون کے موافق اسلام نے مالیات کی فراہمی' مکان اور مکان کے تمام لوازمات 'گھر کی ضرورت کی چیزوں کی ذمہ داری' نکاح کیلئے مال خرچ کرنا ولیمہ کرنا' اور عورت کا نان نفقہ برداشت کرنا سب کچھ مرد کے ذمہ رکھا ہے۔ اور گھریلو ضروریات میں کھانے پکانے کے برتن اور بستر وغیرہ وغیرہ سب کچھ آجاتے ہیں۔ عورت پر مال خرچ کرنا ہر حال میں مرد ہی پر فرض ہے خواہ وہ عورت کتنی ہی مالدار ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں صاف صاف ارشاد فرمایا ہے کہ مرد عورت پر اپنا مال خرچ کرتا ہے' اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر بالادستی عطا فرمائی ہے' یعنی اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

"الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبمآ انفقوا من اموالھم" (سورہ نساء ۳۴)

ترجمہ : مرد عورتوں پر بالادست ہیں' کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ مردوں نے اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کیا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس آیت مبارکہ میں مردوں اور عورتوں کیلئے جو حدود ہیں اور ان پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں ان پر بڑے بلیغ اور معنی خیز انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

مردوں کی یہ ذمہ داری بتائی کہ مالیات سے متعلق جتنے بھی ایسے مراحل ہو سکتے ہیں جو عورت کا حق بھی ہیں ان سب میں مال کی فراہمی مرد کا ذمہ ہے' خواہ وہ خوراک سے متعلق ہوں' یا پوشاک سے یا گھریلو اشیاء وسامان وبرتن وغیرہ سے۔

اسی بناء پر مرد کو گھر کا نگران اور رکھوالا مقرر کیا گیا ہے۔ اور عورتوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مردوں کے مال خرچ کرنے کے عوض میں اپنے شوہروں کی اطاعت گزاری کریں ان کی غیر موجود ہونے کی حالت میں ان کے مال واسباب اور ان کے دیگر حقوق کی دیکھ بھال کریں۔ چنانچہ اسی آیت کے دوسرے حصہ میں ایسی اطاعت گزار عورتوں کو قرآن حکیم نیک عورتوں کے خطاب سے نوازتا ہے۔

(فالصالحات قانتات) نیک عورتیں شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں۔

اسلامی قانون اور فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ میں ڈنکے کی چوٹ پر اسی بات کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

النفقة واجبة للزوجة علی زوجها مسلمة كانت او كافرة اذا اسلمت نفسها الی منزله، فعليه نفقتها وكسوتها وسكناها،

(هدایہ اولین ص ۴۱۷)

بیوی کا خرچہ اس کے شوہر پر واجب ہے خواہ عورت مسلمہ ہو یا غیر مسلمہ' جب کہ وہ اپنے آپ کو شوہر کے حوالے کر کے اس کے گھر آجائے تو اس وقت شوہر پر بیوی کا خرچہ' اس کی پوشاک' اور اس کے لئے رہنے کی جگہ فراہم کرنا واجب ہے۔

رہنے کے مکان کے ساتھ مکان کی ضروری چیزوں کی فراہمی بھی شوہر کے ذمہ واجب ہے' ان چیزوں کی فراہمی پر دلہن یا اس کے سرپرستوں کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ان چیزوں کا مطالبہ چاہے زبان سے ہو چاہے معاشرہ کے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

رواج کی وجہ سے ہو حد درجہ شرمناک اور قابل ملامت فعل ہے۔

لہٰذا اب عورت پر مال کا بوجھ ڈالنا، کہ وہ گھر میں بستر بھی لائے، باورچی خانہ کے برتن بھی لائے، فریج بھی لائے، واشنگ مشین بھی لائے، شوہر کی ماں کو ہار بھی پہنائے شوہر کی، پانچ سو آدمیوں کے ساتھ دعوت بھی کرے شوہر کی بہن کو انگھوٹی بھی دے شوہر کو نکاح کا جوڑا، گھڑی، پرفیوم کا سیٹ بھی دے۔ یہ نظام فطرت کو بدلنا اور انسانی فطرت کو مسخ کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی بلکہ یہ بات قانون خداوندی سے بغاوت کے مترادف ہوگی، جو فساد معاشرت اور فساد تمدن کا باعث ہے اور جو لوگ قانون خداوندی اور قانون فطرت سے بغاوت کریں وہ اپنے انجام بد کو ضرور پہنچ کر رہیں گے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد کی پامالی یا سماجی ظلم کو کبھی برداشت نہیں کرتا نیز یہ بری رسم غیروں کی نقالی کرنا بھی ہے، اور مرد کی مردانگی اور اس کی شرافت کے بھی خلاف ہے کہ اللہ نے اس کو تو خرچ کرنے والا بنایا تھا اور یہ بیوی کے والد سے ایک ایک چیز کی بھیک مانگتا ہے اور اس بھیک مانگے ہوئے بستر وپلنگ پر یہ دولہا سوئے، اور اس پر فخر کرے کہ میں خوش قسمت ہوں کہ میں اپنی تعلیم کی وجہ سے بھیک مانگنے اور اپنی بولی نیلام میں لگوانے اور اپنے سسر کو قرض کے بوجھ تلے دبانے میں سب سے زیادہ کامیاب رہا اگر میں عام گریجویٹ ہوتا تو پچاس ہزار کی بولی لگتی بی کام ہوتا تو لاکھ کی لیکن اب میں ڈاکٹر ہوں یا انجینئر ہوں اس لئے ڈھائی لاکھ تو کیش ملے ہیں، اور گھر کا سامان جہیز والی لعنت ڈیڑھ لاکھ کی شکل میں الگ آئی ہے۔

(ماخوذ از بتصرف کثیر جہیز ایک غیر اسلامی تصور ص ۴۲)

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دولہا کی طرف سے دلہن کو پہلی رات کی نصیحت

عام طور پر ہر مرد کی زندگی میں سہاگ رات کا موقعہ ایک بار تو ضرور آتا ہے اور اس رات کا اثر پوری آئندہ زندگی پر پڑتا ہے لہٰذا اس رات کو ایسے اعمال اور ایسی باتیں کریں جو آنے والی زندگی پر اچھے اثرات مرتب کر سکیں یوں بھی ایک مقولہ مشہور ہے۔

"پہلا تاثر آخری تاثر ہوتا ہے" لہٰذا اپنی بیوی کو اپنا پہلا تاثر ایسا دیں کہ وہ پہلی ہی رات میں آپ کی دین داری، محبت، قابلیت کی قائل ہو جائے۔

ہم آپ کو ایک بہت ہی قیمتی نصیحت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اگر آپ نے اس نصیحت پر عمل کیا تو گھروں میں ہونے والے ساس بہو کے جھگڑے ان شاء اللہ ختم ہو جائیں گے اور اس نصیحت کی اہمیت اس وقت اور بھی بڑھ جائے گی کہ جب آپ اپنی زوجہ کو اپنی والدہ اور بہنوں کے ساتھ رکھنا چاہیں یعنی ایک ہی گھر میں رکھنا چاہیں۔

تو جس طرح آپ دلہن کو پہلی بار دیکھ کر اس سے دلجوئی کی بات کریں گے یا اس کے زیور اور کپڑوں کی تعریف کریں گے وہاں منجملہ اور باتوں کے اس کو یہ نصیحت بھی ضرور کریں اور اس پر یہ بات واضح کر دیں کہ جس طرح تم زیور اور کپڑوں سے آراستہ و پیراستہ ہو کر خوش ہو رہی ہو اس سے زیادہ میں خوش ہوں گا جب کہ تم میری نصیحت کو دل و جان سے لگا کر رکھو گی اور اس پر عمل کرو گی کیونکہ تمہاری خوبیوں والی صفات تمہارا سب سے بڑا زیور ہوں گی۔

وہ اہم نصیحت یہ ہے کہ ....

اگر کبھی میری والدہ یا بہنیں یا دوسری بھابھیاں تم سے کسی ایسے معاملے کا برتاؤ کریں جو تمہارے نزدیک نامناسب یا برا ہو یا واقعی ان سے تمہارے معاملے میں کوئی غلطی یا زیادتی بھی ہو جائے تو اس پر چھوٹی بن کر اللہ پاک کو راضی کرنے کیلئے اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عالم آخرت میں اس پر بہت زیادہ اجر پانے کیلئے صبر کر لینا مگر مجھ سے آکر کچھ مت کہنا کہ آپ کی والدہ نے میرے ساتھ یہ برتاؤ کیا ہے یا آپ کی بہن نے مجھے ایسا کہا ہے یا آپ کی بھابی تو مجھ سے سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتیں یا آپ کے بھائی بہن کے بچوں نے میری فلاں چیز خراب کر دی مگر نہ آپ کی بھابھیوں نے روکا نہ آپ کی بہنوں نے یا میرے پکائے ہوئے کھانے میں آپ کی امی جان یا بہنوں نے دس عیب نکالے وغیرہ۔

یاد رکھنا کہ اگر تم نے اس طرح ادھر کی باتیں ادھر کیں تو اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہو گا کہ میرا دل تم سے ہی برا ہو جائے گا اور خدا نہ کرے میں نے اگر تمہاری باتیں سن کر اور ان کو سو فیصد صحیح سمجھ کر اپنی والدہ محترمہ کی شان میں گستاخی کر دی تو ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائیں گے اور اللہ میاں ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو ساری دنیا کے اسباب اور وسائل اس کے پاس ہوتے ہوئے بھی اس کو چین اور سکون نہیں مل سکتا۔

اس لئے یاد رکھنا کہ مرد تھکے ماندے اپنے کام سے گھر میں سکون حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں اور بیوی صاحبہ ساس اور نند کے جھگڑوں کی تفصیلات ان کو بتلاتی ہیں تو جہاں یہ ساس کیلئے نقصان دہ ہے وہاں اس بیوی کیلئے بھی نقصان دہ ہے۔ لہٰذا تم میری اس اہم نصیحت کو ضرور ذہن میں رکھنا، تم خود ہی اس کے فوائد کا مشاہدہ کرو گی،

اور دولہا صاحب ہم آپ سے بھی یہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ کی بیوی آپ سے ساس نند کے متعلق کوئی بات کہے تو آپ اسے فوراً درس دیں کہ تم ہی اس معاملے کو صبر اور اچھی تدبیر سے خود ہی ختم کر لو اس لئے کہ میں نے اپنی امی سے بھی کہہ دیا ہے کہ گھریلو جھگڑوں سے متعلق میری بیوی کی کوئی بات مجھے نہ بتلائیں۔ اس لئے کہ بسا اوقات بیوی یہ سمجھتی ہے کہ پتہ نہیں ماں کیا کیا کہہ کر ان کے کان بھرے گی تو اس سے پہلے میں ہی چار باتیں سنا کر اپنے حقائق کو پیش کر دوں اور ماں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس انتظار میں رہتی ہے کہ میرا بیٹا دکان سے آتے ہی پہلے میرے پاس آجائے کیونکہ معلوم نہیں بہو' اس کے آتے ہی اس کو کیا دو کی چار لگا کر پٹی پڑھائے گی..... اس لئے اس کا حل یہی ہے کہ ان دونوں سے کہہ دیا جائے آپس میں صلح صفائی کر کے معاملہ رفع دفع کرلیں مرد کو بیچ میں ملوث نہ کریں۔ کئی مرتبہ اس کا یہ نقصان دیکھنے میں آیا کہ مرد تھکا ہوا اپنی دس پریشانیوں اور جھمیلوں کے ساتھ گھر واپس آیا۔ ماں صاحبہ نے کچھ سنائی۔

بہن نے کچھ سنائی۔

بیوی نے کچھ سنائی۔

اس نے غصہ میں آ کر یا تو بیوی صاحبہ کو ایسے نامناسب الفاظ کہہ دیئے جس سے زندگی بھر پورے گھر کو پچھتانا پڑا۔

یا والدہ صاحبہ کو کچھ ایسے نامناسب کلمات کہہ دیئے کہ ماں نے آہ بھری کہ ہائے میرے اللہ شوہر تو ہے نہیں ایک یہ بیٹا تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا اب کوئی سہارا بھی نہیں رہا۔ اے اللہ جس طرح ان دونوں میاں بیوی نے مجھے ستا رکھا ہے تو بھی ان کو اس کا مزہ چکھا تو پھر اسطرح والدہ کی بد دعا سے دونوں میاں بیوی کی زندگی بھی خراب ہوگی اور آنے والی نئی نسل پر بھی اس کے برے اثرات پڑیں گے۔

لہٰذا جناب! دولہا صاحب! آپ اس بات کو طے کرلیں کہ عورتوں کی ایسی باتیں بالکل نہیں سنیں گے' عورتوں کی تو دیکھی ہوئی باتیں بھی اس قابل نہیں کہ ان کو صحیح کہا جائے چہ جائیکہ سنی ہوئی باتیں۔ ان کی دیکھی ہوئی باتوں میں بھی شک ہے تو سنی ہوئی باتوں کا کیا حال ہوگا۔ اگرچہ یہ خود ناقصات العقل ہیں لیکن بڑے بڑے پھنے خان مردوں کی عقلیں اڑا لے جاتی ہیں' حکیم' فلاسفر' شاعر علامہ جو بھی ان نادانوں کی باتوں میں آئے گا' وہ ہمیشہ پچھتائے گا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اکبر کبھی دبے نہ تھے دشمن کی فوج سے
لیکن شہید ہو گئے عورت کی نوج سے

ان کی ایک دوسرے کے خلاف باتیں بالکل نہ سنیں، اور اگر غلطی سے سن لیا تو اسکا کوئی اثر نہ لیں بلکہ عورت کو معافی کے فوائد اور فضائل بتلائیں کہ آج تم نبھاؤ گی تو کل تمہاری آنے والی نسل نبھائے گی، اور یہ معمولی باتیں ہیں، ان کو سوچو نہیں ذہن سے نکال ڈالو، دنیامیں رہنا ہے تو یہ حالات آتے رہتے ہیں۔ اصل سکون آخرت میں ہے دنیا تو پریشانیوں کا نام ہے اگر اس میں تھوڑی سی راحت اور سکون مل جائے تو یہ بھی بڑی نعمت ہے،' تو بیوی صاحبہ اپنی ساس اور نندوں سے نبھانا یہ کمال ہے ہم تو تم کو سکون پہنچاتے ہیں اگر ان سے واقعی کوئی تکلیف بھی پہنچ گئی ہے تو صبر کر لو دنیامیں مکمل راحت وخیریت مل ہی نہیں سکتی۔

اور اگر بھائی بہنوں کے بچوں نے جھگڑا کیا تو وہ بھی ہمارے ہی بچے ہیں اگر ہمارے بچوں میں جھگڑا ہو جائے تو کیا کسی بچہ کو ایدھی ہوم یا یتیم خانہ میں ڈال دیں گے؟

جس طرح ہم اپنے بچوں کو سمجھائیں گے اس طرح وہ بھی ہمارے ہی معصوم نونہال ہیں............ تم ان کو ٹافی سوئیٹ دے کر سمجھاؤ اللہ سے دعا مانگ کر ان کا نام لے کر اللہ تعالیٰ سے منواؤ، اپنے کھانے پینے کی چیزوں پر سات مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کر دو یہ بہت مجرب نسخہ ہے بچہ اگر بہت تیز ہو، غصہ بہت زیادہ آتا ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات مرتبہ اس کے کھانے پینے کی چیزوں پر دم کرکے پلائیں۔ بار بار اسپر دم کریں۔ اسی طرح "یَالَطِیْفُ" سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں۔

اور کیا بچوں کی وجہ سے ہم بھی بچے بن جائیں، ہمیں تو سمجھداری، ہوشیاری والا راستہ اختیار کرنا چاہئے تم تو بڑی بھابھی ہو تمہیں تو زیادہ خیال رکھنا چاہئے تم تو چھوٹی بھابیوں کے ساتھ ماں کی طرح رہو کیا ماں کسی بچی کو اس کے غلط اخلاق کی وجہ سے پھینک دیتی ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور اگر تم چھوٹی بھابھی ہو تو تم چھوٹی بہنوں کی طرح رہو وہ تمہاری بڑی بہنیں ہیں کیا چھوٹی بہن بڑی بہن کا ادب واحترام واکرام کر کے نہیں چلتی ہے چھوٹی بہن کو بڑی بہن کوئی بات کہے تو کیا وہ برا مانے گی؟ لہٰذا آپ کو بھی چاہئے کہ آپ ان کے ساتھ ادب والا معاملہ کرو اگر انہوں نے تمہیں ڈانٹ دیا تو سمجھو بڑی بہن نے ڈانٹا۔

اور دنیا کے تمام مذاہب اس پر متفق ہیں کہ چھوٹی کو مان کر ادب کے ساتھ چلنا چاہئے لہٰذا تم صبر کر لو اور محبت کے ساتھ رہو تمہیں اللہ عزت دیگا' اس کے بدلہ تمہاری اولاد نیک بنے گی۔ بہر حال ان تدبیروں سے شوہر بیوی کو سمجھائے' اور اس کی بات سن کر جذبات میں بالکل نہ آئے 'بلکہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تو کہتا ہوں ایسے موقعوں پر مردوں کو چاہئے کہ عورتوں کو سنا دیں کہ تم سچ بھی کہو گی تب بھی ہم جھوٹ سمجھیں گے۔ میں سب مردوں کو نہیں کہتا ہوں۔ بہت سے مرد ایسے بھی ہیں کہ واقعی مرد ہیں اور ایسے موقع پر پوری عقل سے کام لیتے ہیں اور اس ساتھ رہنے کو (یعنی ساس اور بہو کے ساتھ رہنے کو) بھیڑیئے بکری کا ساتھ سمجھتے ہیں۔ (ماخوذ از تحفہ زوجین ص ۸۲)

لہٰذا بیوی سے سنی ہوئی بات سے والدہ یا چھوٹے بھائی بہنوں کو کچھ نہ کہئے اور والدہ اور بہنوں کی ناجائز شکایتوں کی وجہ سے یا صرف شکایت سن کر بغیر تحقیق کے بیوی پر بھی ظلم نہ کیجئے۔

برائے مہربانی اللہ کے واسطے' بیوی سے سنی ہوئی باتوں کی وجہ سے اپنی والدہ کو کبھی کچھ نہ کہئے گا کہ والدہ کی آہ نکلنے سے دنیا و آخرت دونوں برباد ہونے کا اندیشہ ہے والدہ کی واقعی غلطی سامنے آبھی جائے تو پیار و محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں بڑی بہن کے ذریعے سمجھایئے۔ بیوی کے ذریعے والدہ کو ہدیئے دلوایئے۔ حدیث میں آتا ہے تَهَادُوْ تَحَابُّوا ہدیہ لیا دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

ساس بہو میں محبت پیدا کرنے کا آسان نسخہ

یہ بہت ہی آسان تدبیر ہے کہ اپنی بیوی کے ذریعے اپنی والدہ کو ان کی پسند کے موافق ہدیئے دلوایئے مثلاً جو چیز آپ اپنے ہاتھوں سے والدہ کو دیں گے وہ لاکر بیوی کو دے دیں کہ تم والدہ کی خدمت میں لے جاؤ اور جب بھی آپ کی اہلیہ اپنے میکے جائے۔ تو اسے تاکید کریں کہ وہ واپسی پر اپنی ساس اور نندوں کیلئے اور بھابھیوں کے بچوں کیلئے کچھ نہ کچھ تحفہ ساس کیلئے چاہے دو روپے کا پان' نندوں کیلئے پانچ روپے کی ہینڈ بینڈ اور بچوں کیلئے دس روپے کی ٹافیاں ضرور لے کر آئے اور اپنے ہاتھوں سے ان کی خدمت میں پیش کرے یقیناً اس طرز پر ہدیہ دینے سے آپس میں خوب محبت بڑھے گی اور دعائیں الگ ملیں گی۔

لیکن اگر آپ ٹھنڈے دل سے اس فیصلے پر پہنچیں کہ چونکہ اب روز روز جھگڑا ہو رہا ہے تو بیوی کو رہنے کیلئے الگ مکان دے دیجئے اور اگر اتنی استطاعت نہیں ہے تو کم از کم اپنے گھر میں باورچی خانہ ہی الگ کر لیجئے تاکہ ساس بہو کے آپس میں ٹکراؤ کے امکانات کم سے کم ہو جائیں۔

کیا شوہر مجازی خدا ہوتا ہے

س ...... ایک ہفت روزہ میں ''مسائل'' کے کالم میں ایک عورت نے لکھا ہے کہ ''اس کا شوہر بد صورت ہونے کی وجہ سے اسے ناپسند ہے۔ لہٰذا اس شخص کے ساتھ رہنے میں لغزش ہو سکتی ہے اور وہ خلع چاہتی ہے جبکہ اس عورت کے والدین کہتے ہیں کہ شوہر کو بد صورت کہنا گناہ ہوتا ہے۔'' تو اسے جواباً بتایا گیا کہ ''شوہر کو خدا سمجھ لینے کا تصور ہندو عورتوں کا ہے ورنہ اسلام میں نکاح طرفین کی خوشی سے ہوتا ہے اور اگر وہ عورت چاہے تو لغزش سے بچنے کے لئے خلع لے سکتی ہے۔ کیونکہ نکاح کا

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مقصد ہی معاشرتی برائی سے بچنا ہے"۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا واقعی شوہر کو مجازی خدا سمجھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے؟

اگر ایسا ہے تو میں نے اب تک اپنی اطاعت گزار بیوی پر خود کو مجازی خدا اور بحیثیت مرد حاکم سمجھ کر جو ظلم کئے ہیں کیا میں گنہگار ہوا ہوں یا اپنی لاعلمی کی وجہ سے بے قصور ہوں یا مجھے اپنی بیوی سے معافی مانگنی ہوگی؟ کہ خدا مجھ کو معاف کر دے یا میں حق پر ہوں اور یہ بات غلط ہے کہ شوہر کو مجازی خدا سمجھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے۔

ج ...... اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر حاکم بنایا ہے۔ مگر نہ وہ حقیقی خدا ہے اور نہ مجازی خدا۔ حاکم کی حیثیت سے اسے بیوی پر ظلم وستم توڑنے کی اجازت نہیں۔ نہ اس کی تحقیر و تذلیل ہی روا ہے۔

جو شوہر اپنی بیویوں پر زیادتی کرتے ہیں وہ بد ترین قسم کے ظالم ہیں۔
آپ کو اپنی بیوی سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور جو ظلم و زیادتی کر چکے ہیں اس کی تلافی کرنی چاہئے۔

شوہر کو خدائی منصب پر فائز سمجھنا ہندوؤں کا طریقہ ہو تو ہو اسلام کا طریقہ بہر حال نہیں۔ البتہ عورت کو اپنے شوہر کی عزت واحترام کا یہاں تک استحبابی حکم ہے کہ اس کا نام لے کر بھی نہ پکارے اور اس کے کسی بھی جائز حکم کو مسترد نہ کرے۔ اور اگر شوہر سے عورت کا دل نہ ملتا ہو' خواہ شوہر کی بد صورتی کی وجہ سے' خواہ اس کی بد خلقی کی وجہ سے' خواہ اس کی بد دینی کی وجہ سے' خواہ کسی اور وجہ سے' تو اس کو خلع لینے کی اجازت ہے۔

بیوی کو شرعی احکام پر عمل سے نہ روکیں

اب ذرا ہم دو ضروری نصیحتیں ایسے افراد کو بھی کرنا چاہتے ہیں جو مکمل دین دار نہیں ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مکمل دین دار بنائیں آمین اور ہر معاملے میں جائز وناجائز اور حرام وحلال غلط صحیح' سنت وبدعت' کا خیال رکھنے والا بنائیں تو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

.اولاً گزارش سے بھی پہلے ہم اظہار افسوس کر رہے ہیں آپ بھی اس کو اسی جذبے سے پڑھیے جس جذبے سے یہ بات کہی جا رہی ہے۔

(۱) آپ کی بیوی جبکہ الحمدللہ صحیح عقائد کی پابند ہے اور بدعت والے غلط افعال' اور جہالت پر مبنی شرکیہ رسموں سے اجتناب کی ہوئی ہے اس کو دینی تعلیم ہی الحمدللہ ایسی ملی ہے کہ جس خوش نصیب کو مل جائے تو کیا کہنے!............. تو پھر آپ صرف اس بناء پر کہ آپ اس کے شوہر ہیں اس پر ایسے .... احکام کیوں لگاتے ہیں میری والدہ کے یہاں کونڈے ہوتے ہیں تم بھی ضرور اس میں شامل ہوگی بلکہ ساری کھیر اس دن تم سے ہی پکوائیں گے .... یا محلہ میں فلاں جگہ چالیسویں کی دعوت ہے میں تو مصروف ہوں تمہیں وہاں میری نمائندگی کی وجہ سے ضرور جانا ہوگا............. وغیرہ...... جو چیزیں حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ثابت نہیں (بلاشبہ دین میں اضافہ ہیں) ان کے اختیار کرنے پر زوجہ کو کیوں مجبور کرتے ہیں کیوں اس کو اس بھنور میں پھنساتے ہیں کہ وہ شوہر کی فرمائش یا حکم کو اللہ پاک کے حکم اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت کے احکام سے متضاد پائے اور آزادی سے دینی پابندی نباہنے والی زندگی اختیار نہ کر سکے۔ آپ تو خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فضول بکھیڑوں اور جہالت کی رسموں سے بچنے والی زوجہ صالحہ عطا فرمائی۔

(۲) اگر وہ مکمل پردہ کرتی ہے اور حتی الامکان اس معاملہ میں احتیاط کرتی ہے حتیٰ کہ کرسچن (عیسائی) نرس اور بھنگن کے سامنے بھی سر کے بال اور کلائیاں نہیں کھولتی (اور یہی حکم شرع ہے) تو آپ کو کیا تکلیف ہے کہ اس پر ناراضگی کے بم برسائیں۔ اگر وہ محلے کے ایسے گھرانوں کی عورتوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہتی جو کہ دین سے دوری یا غلط عقائد کی حامل ہیں' اور جن سے بچنا شرعاً مطلوب بھی ہے تو کیوں آپ صرف اس بنا پر کہ' ان کی دل شکنی ہوگی کہ ہماری مجلس میں اور ہماری تقریبات میں فلاں لوگ نہیں آتے' اپنی زوجہ کو غلط لوگوں کی غلط محافل میں بھیجنے پر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اصرار کرتے ہیں۔

کسی کی دل شکنی سے بچنے کیلئے کیا اپنی ایمان شکنی کرنا صحیح ہے؟ فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔

(۳) اگر وہ آپ کے بھائیوں (اپنے دیور، جیٹھ) اور اپنے اور آپ کے چچا زادوں پھوپھی اور خالہ اور ماموں زادوں اور اپنے اور آپ کے خالوؤں اور پھوپھاؤں سے اور آپ کے چچاؤں اور ماموؤں سے مکمل طور پر پردہ کرتی ہے اور آپ کے دوستوں کے سامنے بھی نہیں آرہی اور ایسی تقریب میں بھی ہرگز جانا نہیں چاہتی جہاں ان سے اختلاط یا میل جول ہو تو آپ کیوں اس کو نمائشی شے بنا کر سب کے سامنے لا رہے ہیں، کیا اس لئے کہ وہ بھی تو اپنی اپنی بیویاں سامنے لاتے ہیں تو حضور عاجزانہ عرض یہ ہے کہ وہ اپنی والیوں کے نظارے اسی لئے کرا رہے ہیں کہ جواب میں ساری قوم ان کو اپنی والیوں کے نظارے کرائے۔

تو یاد رکھئے! ان سب گری ہوئی اور حرام حرکتوں کا انجام سوائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دنیا میں مختلف پریشانیوں اور بلاؤں کے نازل ہونے اور موت کے بعد جہنم میں جلنے کے سوا کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے! جب وہ اپنے والدین کے پاس سے رخصت ہو کر آئی اور مکمل شرعی برقع اوڑھے ہوئے تھی یعنی صرف رسمی نہیں بلکہ حتی الامکان شرع کی پابندی کے ساتھ تھی، تو آپ کیوں اس کو مجبور کر رہے ہیں کہ میرے ساتھ جب گاڑی یا موٹر سائیکل پر کہیں جانا ہو تو چہرہ کھولو یا برقع اتار دو میں یوں شامیانہ اوڑھا کر نہیں لیجاؤں گا۔

ہمارے اکابر میں سے حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ارے نادانوں تم اپنی گھر والیوں کو کیوں نہیں چھپاتے تمہارے لئے ہی فائدہ ہے تمہاری گھر والی تمہارے گھر کی زینت ہے، یا گھر گھر کی زینت ہے، اسکو چھپا لو کیوں سب کے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سامنے لاتے ہو۔ کتنی بری بات ہے کہ مسلمان اپنی بیوی کو بے پردہ پھرائے اور بھنگی، چرسی، افسر سب اس کو دیکھ دیکھ کر لذت حاصل کریں، وہ ایک کی نہیں بلکہ ان ہزاروں کی آنکھوں کی زینت بن رہی ہے اب ہر ایک اس سے لذت حاصل کرے گا۔

سوچئے غور کیجئے، اگر آپ اپنی بیوی کو بے پردہ گھمائیں گے تو سو آدمی اس عورت کو دیکھ کر گناہ میں مبتلا ہوئے تو دو سو آنکھیں اللہ کے غضب کا شکار ہوئیں، ان دو سو آنکھوں کو گناہ گار بنانے کا ذریعہ آپ بنے، اچھا کچھ اور بھی سن لیجئے اور دعا کر لیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حکموں پر عمل کرنے والا بنائے آمین! جب آپ کی بیوی خوب زینت کر کے بے پردہ باہر پھرے گی تو لوگوں کو دیکھ کر دل میں شہوانی خیالات اٹھیں گے، اور اکثر شوہر یہ سوچیں گے کہ کاش میری بیوی ایسی .... یعنی فلانی .... جیسی ہوتی، یا دیور جیٹھ دل میں سوچیں گے کاش بھابھی .... میری بیوی ہوتی، اب آپ اور آپ کی بیوی اس کا ذریعہ بنے کہ دو میاں بیوی میں جھگڑا کروائیں اس لئے کہ وہ باہر کی جھوٹی اور بناوٹی خوبصورتی جس کو دیکھ کر مرد افسوس کرے گا اور بیوی سے جھگڑا کرے گا کہ دیکھو تم پتہ نہیں کیسے میرے مقدر میں آگئی، وغیرہ....... پھر اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جب آپ اس کا ذریعہ بنے تو اللہ نہ کرے آپ کے گھر میں بھی یہ جھگڑا اٹھ جائے۔ "ارے سر سے پاؤں تک کی بی چادر سے ہی ابتدا کر لو" ہمارے لئے اب یہ لمحہ فکریہ ہے۔

(۴) اگر وہ تصویر فوٹو فلم کے مجالس اور تقریبات میں نہیں جاتی کہ یہ سب بالکل ناجائز اور حرام ہے تو صرف اس بنا پر کہ لوگ روٹھ جائیں گے میرے دوست کیا کہیں گے، اس کو جانے پر مجبور کیوں کرتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے فرمایا کہ حضرت تھانوی "فرماتے تھے ارے کبھی تم بھی تو روٹھو تم بھی تو برادری سے کہہ دو صاف صاف کہ ہم اس لئے نہیں آرہے ہے کہ اگر ہم وہاں آئے تو اللہ اور رسول روٹھیں گے۔ اس لئے ہم ایسی دعوت میں نہیں آئیں گے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بیوی کو دین دار بنانے کیلئے خود دین داری نہ چھوڑیئے

ہمیں یہ اعتراف ہے اور یہ بالکل حق بات ہے کہ بے شک اپنے صالح ہونے کا اہم جزو یہ بھی ہے کہ دوسروں کو اور بالخصوص اپنے ماتحتوں کو دیندار بنانے کی بھی بھرپور کوشش کی جائے، یعنی دوسروں کو نیک بنانے کی فکر اور کوشش بھی اپنی صالحیت کا جزو ہے لیکن یہ یاد رہے کہ دوسروں کو دینداری سکھلانے میں اپنی دینداری ہاتھ سے نہ چھوڑ دیں۔ یعنی طعنہ دیکر، یا چڑ دلا کر یا بات چھپا کر کہنے سے بات بنتی نہیں نیز کوئی کوتاہی اپنی زوجہ میں دیکھی کئی بار ادراک ہوا کہ فلاں برائی پر وہ قائم ہے یا صرف اپنے ہی مزاج کے خلاف کوئی بات بار بار اس میں دیکھی تو ایک دم چراغ پا ہونے کی ضرورت نہیں برا کہیں نہ گالی دیں نہ کوئی اگلے پچھلے مردے اکھیڑیں بلکہ تحمل کے ساتھ تہذیب والے الفاظ میں سمجھائیں وہ بھی بعد میں جب آپ کا غصہ دور ہو جائے کیونکہ غصہ میں آپ اعتدال پر رہ نہیں سکیں گے نہ اس کی اصل عذر ومعذرت کی کوئی اہمیت آپ کی نگاہ میں ہوگی اور کیا معلوم آپ کسی پچھلی بات پر بھرے بیٹھے تھے اور بہانہ اس کو بنا لیا لہٰذا اہم گزارش کرتے ہیں کہ دین کا کوئی حکم بیوی پر نافذ کرنے یا اس کو سمجھانے کی خاطر خود دین کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے' ہمارے بزرگوں نے تو عدالت کے قاضی اور فتویٰ کے مسند پر بیٹھے ہوئے مفتی یا حاکم وقت کیلئے غصہ کی حالت میں کوئی فیصلہ کرنے کو گناہ قرار دیا ہے۔ آپ سے ہماری ایک گزارش یہ بھی ہے کہ جب آپ مفتی حضرات سے یا بزرگ علماء صاحبان سے شرعی حدود سے متعلق کوئی مسئلہ یا فتوی معلوم کرکے آئیں یا کسی دینی کتاب میں آپ کو کوئی اہم قابل عمل یا واجب العمل بات مل گئی تو انہی بزرگوں سے جن سے آپ کا رابطہ ہے اس کو گھر میں گھر والوں پر نافذ کرنے کا طریقہ بھی پوچھئے' اندھا دھند نہ چلیئے' آپ کا اگر ذہن بہت دینی مزاج اور بہت زیادہ حلال وحرام کی فکر رکھنے والا ہے جو کہ بہت مبارک اور شرعاً مطلوب بھی ہے لیکن جن ذرائع یا راستوں سے (بزرگوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کی صحبت ' اللہ کے راستے میں اوقات لگانا' دینی مدارس ' مجالس اہل اللہ سے رابطے فکر آخرت دلانے والی کتب کا مطالعہ نیکو کاروں میں اٹھنا بیٹھنا اور سب سے بڑھ کر قوت ارادی اور صحیح فیصلے کی سوچ) آپ کا یہ ذہن و دل بنا ہے کیا آپ نے وہ ہی سب بیوی کو مہیا کیا ہے اگر نہیں تو پھر جب وہ کسی مسئلے پر عمل کو جان بوجھ کر فی الحال اس کے مطابق عمل نہ کر سکنے کی راہ تلاش کر رہی ہے تو .... اس پر برسنا یا طعنہ دینا کہاں کی عقلمندی ہے آپ کا چار ماہ لگانے سے جو دینی ذہن بنا اب اس بیوی نے تو چار ماہ نہیں لگائے آپ یہ چاہیں کہ جیسے چار ماہ میں اعمال کے پابند ہو گئے وہ بھی ہو جائے ' یہ ایک دن میں نہیں ہو گا' لہٰذا آہستہ آہستہ اس پر لانے کی کوشش کیجئے منانا یا منوانا نہیں بلکہ ذہن بنانا اصل کام ہے آپ اس کے دل کی زمین پر ایسی محنت کریں کہ زمین خود کہے کہ مجھ میں شرعی احکام کے بیج بو تاکہ ایمانیات کی جڑ اور عبادات کا تنا اور فرائض واجبات اور اعمال صالحہ کا درخت تیار ہو پھر اس میں اخلاقیات کے پھل آئیں اور ان میں اخلاص کا رس ہو تو حضرت صرف وہ ایک بیوی جس کی کسی درجہ میں دین سے دوری پر رو رہے ہیں صرف وہ بھی نہیں آپ کی نسلیں بھی اس دینداری سے فائدے اٹھائیں گی اور اگر پہلی ہی باری میں جھٹک پٹخ والا ماحول آپ نے بنانا تو قیمتی بات بھی ضائع ہوئی اور وہ چڑ چڑے پن کی وجہ سے آپ سے اور معاذ اللہ جس دین کی طرف آپ بلا رہے ہیں اس سے بھی دور ہوئی اور اکثر ایسے لوگ خود بھی بہت پچھتاتے ہیں کہ ہائے کاش فلاں وقت صرف جوش جذبے سے کام لینے کے بجائے صرف کسی کتاب میں لکھی کوئی بات فوراً بیوی بچوں پر نافذ کرنے کے بجائے کسی صالح مصلح سے مشورہ کر کے اس کے نفاذ کا طریقہ بھی سمجھ لیا ہوتا۔

بیوی سے سدا نبھانے کیلئے تین سنہری اصول :۔

اور اگر شادی ہو چکی ہے اور دیکھا نہیں تھا' یا دیکھا تھا مگر اندازہ غلط نکلا تو اس وقت اگر نبھا سکتا ہے تو بہت ہی اچھا ہے اور اگر اولاد بھی ہو گئی ہو تو حتی الامکان پوری

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کوشش کرے کہ نبھائے اور اس کے نبھانے کیلئے یہ تین تدبیریں اختیار کریں۔

(۱) اپنی نگاہوں کی خوب حفاظت کریں' اکثر ایسا ہوتا ہے جب آدمی اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتا تو چاہے کیسی بھی خوبصورت اس کی بیوی ہو لیکن اسکا دل کبھی پاک دامن نہیں رہتا' شیطان ہمیشہ اس کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتا ہے۔

اور وہ بیوٹی پارلر اور میک اپ والی ہر عورت کو اپنی بیوی سے زیادہ حسین سمجھ کر اپنے آپ کو زندگی بھر۔۔۔۔پریشان رکھتا ہے اس لئے اس مرض سے بچنے کی خوب زیادہ دعائیں مانگیں' یہ بہت ہی برا مرض ہے' روحانیت کو تباہ کر دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بندہ کو ذلیل کر دیتا ہے۔

اور چچا زاد ماموں زاد بہنیں بھابھیاں اور جتنی نامحرم خاندانی عورتیں ہیں ان سے بھی اپنی نگاہ کی خوب حفاظت کریں کہ انہی پر بدنگاہی سے آدمی کی اپنی بیوی اس کی نگاہ میں بدصورت معلوم ہوتی ہے۔

(۲) یہ سوچیں کہ اب میری قسمت میں یہی لکھی ہوئی تھی' سب جوڑے مقدر ہوتے ہیں' اللہ کے لکھے بغیر کچھ نہیں ہوتا' اب جو اللہ میاں نے لکھ دیا اس پر بندے کو راضی ہی رہنا چاہئے۔ خدا کے ہر فیصلہ پر راضی رہنا' اور اس پر شکر کرنا' جس حال میں مجھے میرا مالک رکھے۔ اس حال میں میں راضی ہوں یہ بندہ کا بڑا کمال اور بڑا اعزاز ہے۔ خدا ہم سب کو توفیق عطا فرمائے' اپنے شکر گزار بندوں میں سے بنائے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن کی وہ گھڑی بڑی منحوس ہے' جس گھڑی میں وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے مثلاً کسی نامحرم عورت کو دیکھتا ہے' اپنی حلال بیوی کو چھوڑ کر کسی کے حسن حرام پر نظر ڈالتا ہے' اگر کہیں اچانک نظر پڑ بھی جائے اور اللہ تعالیٰ فہم سلیم دے تو فوراً نظر ہٹا کر یہ کہے گا کہ میری بیوی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی حسین نہیں ہے' پوری کائنات میں اس کا مثل نہیں ہے۔ لہٰذا میں اللہ پاک کی رضا پر راضی ہوں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(۴) کبھی بھی کسی سے امید نہ رکھیں (چاہے وہ ماں باپ ہوں یا بیوی یا اولاد یا قریبی دوست وغیرہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کیوں کہ انسان کو جب بھی تکلیف پہنچتی ہے (زیادہ تر اپنوں ہی سے پہنچتی ہے کیونکہ غیروں سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا زیادہ احساس نہیں ہوتا) اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب انسان کسی سے مثلاً اپنی اولاد سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ بوڑھاپے میں میرا ساتھ دے گی یا میری خدمت کرے گی وغیرہ! اور وہ اولاد نافرمان ہو جائے یا فرماں بردار ہوتے ہوئے مزاج نہ ملے تو تکلیف پہنچنا تو حق ہے۔ اور یہی معاملہ شوہر بیوی کا بھی ہے لہٰذا اپنی بیوی سے کوئی امید نہ رکھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف پہنچے گی ہی نہیں اور اللہ نہ کرے اگر کوئی تکلیف پہنچی تو اثر جلدی زائل ہو جائے گا۔

اپنے ذہن کے معیار کو بدلئے

بیوی کی محبت کا معیار کیا ہے؟............ کبھی آپ نے سوچا کہ جس لڑکی کو آپ اپنی بیوی بنا کر لائے ہیں وہ آپ کے آسمانی معیار پر پورا اترے گی اگر نہیں تو کیا آپ اس سے محبت نہیں کریں گے اسکے حقوق نہیں ادا کریں گے اس کو خوش رکھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ہرگز نہیں کیوں کہ ایسا کرنے سے آپ کی ازدواجی زندگی اجیرن ہو جائے گی اور سکون بھی نصیب نہ ہو گا لہٰذا بیوی کو اپنے معیار کے مطابق ڈھالنے سے پہلے اپنی سوچ تبدیل کریں اسی سلسلے میں ہم آپ کیلئے اخبار جنگ میں شائع ہونے والے (مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے) مشہور کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" سے ایک تراشہ نقل کرتے ہیں تاکہ بیوی کی محبت کا معیار آپ کی سمجھ میں آجائے۔

ایک تو وہ معیار ہے جو آپ نے اپنے ذہن میں طے کیا ہوا ہے' یا آپ نے اپنے گھر میں دوستوں میں دیکھا اور اسی کے اظہار' اسی کے اقرار' اسی کے نتائج کو آپ محبت کا مدار ومنتہی سمجھتے ہیں اگر وہ اس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

معیار پر نہیں اترتی تو فوراً یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ یہ مجھ سے محبت نہیں کرتی، لہٰذا اس غلطی سے بچئے اور اپنی سوچ کو بدل دیجئے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آج ہی سے آپ کو آپ کی اسی بیوی سے وہ محبت ملے گی جس کے آپ متمنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اور تمام مسلمان زوجین کے مابین محبت اور ایسی الفت عطا فرمائے، جس سے وہ دونوں مل کر خود بھی پورے دین پر عمل کریں اور اسکو پورے عالم میں پھیلانے کا ذریعہ بنیں، آپ بھی آمین کہہ دیجئے۔ لیجئے وہ تراشہ ملاحظہ فرمایئے۔

بیوی کی محبت کا معیار

ب ...... میری شادی میری کزن سے ہوئی ہے۔ شادی سے پہلے میں اپنی بیوی سے محبت کرتا تھا اس کی وجہ صرف اور صرف اس کا باپردہ اور باکردار ہونا تھا۔ ہمارے درمیان شادی سے پہلے کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی لیکن شادی سے پہلے وہ بھی مجھے پسند کرتی تھی یہ بات ہم دونوں جانتے تھے۔ شادی ہمارے والدین نے اپنی پسند اور خوشی سے طے کی تھی۔ شادی کے بعد جب میری بیوی گھر میں آئی تو مجھے بے حد خوشی ہوئی، لیکن شادی کے بعد میری بیوی کا رویہ میرے ساتھ ایک محبت کرنے والی بیوی کا نہیں رہا ہے، ہماری شادی کو ۷ سال ہونے والے ہیں۔ شادی کے بعد سے آج تک میری بیوی کا رویہ میرے ساتھ کبھی بھی ایک دوست ایک محبت اور الفت رکھنے والی بیوی کا نہیں رہا بلکہ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے ساتھ کسی مجبوری میں رہ رہی ہے اور اس کو مجھ سے کوئی لگاؤ نہیں ہے نہ میری کسی خوشی اور کسی غم میں اپنے دل اور چاہت کے ساتھ شریک ہوتی ہے۔

ہر انسان جب پریشان ہوتا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ کم از کم اس کی بیوی اس کے غم اور پریشانی میں اس کا ساتھ دے اور جب وہ گھر میں آئے تو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس کا خوش دلی سے استقبال کرے میرے ساتھ معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے بلکہ وہ تو میرے سلام کا بھی جواب نہیں دیتی ہمارے درمیان کسی بھی قسم کی بات چیت نہ ہونے کے برابر ہے وہ میرے تمام کام ایک مشین کی طرح انجام دیتی ہے کھانے کا وقت ہوا تو کھانا لگا دیا اور اسی طرح کے دوسرے تمام کام ایک مشین کی طرح انجام دیتی ہے اور جلد از جلد مجھ سے جان چھڑانا چاہتی ہے۔

انسان شادی اس لئے کرتا ہے کہ جہاں اسے محبت کرنے والا دوست ملے گا وہاں اس سے اپنی تمام فطری تقاضے بھی پورے کر سکے گا میری بیوی کی صحت اچھی ہے لیکن اس کے دل میں میرے لئے محبت بالکل نہیں ہے۔اگر جنسی خواہش نہ ہو تو انسان محبت سے تو پیش آسکتا ہے۔ جناب مولانا صاحب .... میری بیوی میرے ساتھ رہنا تو چاہتی ہے لیکن ایک بیوی کی طرح نہیں بلکہ ایک خادم کی طرح میں حساس آدمی ہوں اور اس مسئلے پر بہت سوچتا ہوں اور رات ' رات بھر جاگتا رہتا ہوں لیکن کوئی حل نظر نہیں آتا۔ جناب مولانا صاحب .... میں خود بھی پردے کا بڑا قائل ہوں میں نے اپنی جائز اور حلال آمدنی سے اپنی اور بیوی بچوں کی ضروریات کا پورا خیال رکھا ہے اور خاص کر اپنی بیوی کی تمام جائز ضروریات کو بڑے اچھے طریقے سے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔جناب کسی کو سمجھنے کے لئے ۷ سال کا عرصہ بہت ہوتا ہے لیکن جب کسی کو آپ سے محبت ہی نہ ہو تو آپ کو کس طرح سمجھ میں آئے گا' اگر کوئی تکلیف ہو تو اس کے بارے میں بات کی جائے تو معلوم ہو کہ اس کو مجھ سے کیا تکلیف ہے میں نے جب بھی اپنی بیوی سے معلوم کیا کہ تم کو میری ذات سے کوئی تکلیف یا شکایت ہے تو بتاؤ اس کا ہر بار یہی جواب ہوتا ہے کہ آپ دوسری شادی کرلیں۔ایک عورت خود یہ کہے کہ تم دوسری شادی کر لو تو اس سے میں کیا سمجھوں۔

جناب مولانا صاحب .... سارا دن کاروباری مصروفیات کے بعد جب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

گھر پر آتا ہوں تو گھر آ کر اپنی بیوی کے رویئے کی وجہ سے اور بھی پریشان ہو جاتا ہوں اور ساری رات جاگتا رہتا ہوں جس کی وجہ سے اب میں ذہنی طور پر کمزور ہوتا جا رہا ہوں۔

جناب مولانا صاحب .... شریعت کے حوالہ سے میری رہنمائی فرمائیں اور مجھے کوئی وظیفہ بھی بتائیں کہ مجھے گھریلو سکون نصیب ہو اور میری بیوی مجھ سے محبت کرنے لگے اور اپنے بچوں پر بھی توجہ دے اور میرے لئے پہلے آپ (استخارہ) بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ جناب مولانا صاحب مجھے امید ہے کہ آپ اپنے بیٹے کی طرح میری رہنمائی فرمائیں گے اور جلد از جلد مجھے اس پریشانی کا کوئی حل بھی بتائیں گے۔

ج ...... آپ نے اپنی چاہت کی شادی کی، اس کے باوجود وہ آپ کے بلند ترین "معیار" پر پوری نہیں اتری، اس پر قصور اس غریب کا نہیں بلکہ آنجناب کے بلند معیار کا ہے چونکہ وہ عورت ذات ہے۔ آپ کے معیار کی بلندیوں کو چھونے سے قاصر ہے، اس لئے آپ کو شکایت ہے اس مسکین کو کوئی شکایت نہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ آپ اپنے معیار کو ذرا نیچا کیجئے۔

(۱) کون بیوی ہوگی جس کو اپنے میاں کی رنج و خوشی سے کوئی تعلق نہ ہو؟ مگر اس کا اظہار ہر شخص کے اپنے پیمانے سے ہوتا ہے، کوئی ڈھول کی طرح اظہار کرتا ہے کوئی ہارمونیم کی نہایت ہلکی سی آواز میں اور کوئی سب کچھ اپنے نہاں خانہ دل میں چھپا لیتے ہیں۔ کسی کو خبر ہی نہیں کہ اس کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ اب ہارمونیم کی نہایت خفیف اور سریلی آواز کو ڈھول کی آواز میں کیسے تبدیل کیا جائے۔

(۲) آپ گھر تشریف لاتے ہیں تو آپ کا جو پرجوش استقبال نہیں ہوتا کچھ معلوم ہے کہ وہ بے چاری گھر گرہستی کے کاموں میں کتنی مصروف رہی؟ ذرا ایک دن گھر کا چارج خود لے کر اس کا تجربہ کر لیجئے۔

(۳) وہ آپ کے تمام کام مشین کی طرح انجام دیتی ہے اور چالو مشین کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

آپ کے دل میں کوئی قدر و قیمت نہیں کھانا پکانے کے لئے ایک خانساماں .... رکھئے، گھر کی صفائی وغیرہ کے لئے ایک خادم .... رکھئے، کپڑے دھونے کے لئے ایک لانڈری .... رکھئے، بچوں کی نگہداشت کے لئے ایک انا .... رکھئے، اور گھر کی نگرانی کیلئے ایک چوکیدار .... مقرر کیجئے۔ ان تمام ملازمین کی فوج کے باوجود گھر کا نظم ونسق ایسا نہیں چلے گا جیسا کہ مشین چلا رہی ہے لیکن آپ کے ذہنی معیار میں اس کی ان خدمات کی کوئی قیمت نہیں۔

۴...... سات سال کا عرصہ واقعی بہت ہوتا ہے لیکن افسوس کہ آپ نے اپنے بلند معیار کی بلندیوں سے نیچے اتر کر اپنی بیگم کے پوشیدہ کمالات کو جن کو حق تعالیٰ نے حیاء کی چادر سے ڈھانک رکھا ہے، کبھی جھانکا ہی نہیں، آپ کبھی عرش معلی سے نیچے اترتے تو اس فرشی مخلوق کو سمجھتے۔

۵...... آپ چاہے کتنی شادیاں رچالیں جب تک اپنے ذہنی عرش معلی سے نیچے نہیں تشریف لائیں گے نہ آپ کو زندگی گزارنے کا ڈھنگ آئے گا، نہ آپکو ذہنی تسکین ہوگی۔

۶..... آپ کو کسی وظیفہ یا کسی تعویذ گنڈے کی ضرورت نہیں، البتہ کسی اللہ کے بندے کی صحبت میں رہ کر انسان بننے کی ضرورت ہے۔ جب آپ کی انسانی نگاہ جوہر شناس کھلے گی تب آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنی بڑی نعمت اس بیوی کی شکل میں دے رکھی ہے۔

ہر صورت میں مردوں کو اپنی بیبیوں کی قدر کرنی چاہیئے

فرمایا کہ ہر صورت میں مردوں کو اپنی بیبیوں کی قدر کرنا چاہئے دو وجہ سے ایک تو بیوی ہونے کی وجہ سے وہ ان کے ہاتھ میں قید ہیں اور یہ بات جوانمردی کے خلاف ہے کہ جو ہر طرح اپنے بس میں ہو اس کو تکلیف پہنچائی جائے۔ دوسرے دین کی وجہ سے کیونکہ تم مسلمان ہو وہ بھی مسلمان ہیں جیسے تم دین کے کام کرتے جو وہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بھی کرتی ہیں اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ دین کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون زیادہ مقبول ہے یہ کوئی بات ضروری نہیں کہ عورت مرد سے ہمیشہ گھٹی ہوئی ہو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے برابر بلکہ اس سے زیادہ ہو پس عورتوں کو حقیر و ذلیل نہ سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بیکس اور مجبور اور شکستہ دل کا تھوڑا سا عمل بھی مقبول فرما لیتے ہیں اور اس کے درجات بڑھا دیتے ہیں۔ (کمالات اشرفیہ، ص ۱۲۴)

عورتوں کی دو صفتیں قابل تعریف ہیں

فرمایا عورتیں قابل تعریف و ترحم ہیں، ان میں دو صفتیں تو ایسی ہیں کہ مردوں سے بھی کہیں بڑھی ہوئی ہیں۔ خدمت گاری........ اور عفت........ عفت تو اس درجہ ہے کہ مرد چاہے افعال سے پاک ہوں لیکن وسوسوں سے کوئی شاید خالی ہو اور شریف عورتوں میں سے اگر سو کو لیا جاوے تو شاید سو کی سو ایسی نکلیں گی کہ وسوسہ تک بھی ان کو عمر بھر نہ آیا۔ اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں المحصنت الغافلات۔ (القرآن) کمالات اشرفیہ ص ۲۰۶ ماخوذ بشکریہ از "البلاغ" مرتبہ مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

اپنی بیوی سے محبت کیجئے!

بعض میاں بیوی جب ان کا مزاج مل نہیں پاتا تو شوہر یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اب گذارہ مشکل ہے، یہ میرے ساتھ نہیں چل سکتی یا یہ کہ یہ محبت کے قابل ہی نہیں..... یا بیوی کے تمام عیوب کے بڑے عنوان بنا کر بڑے بڑے حروف سے اپنی پیشانی پر لکھ دیتے ہیں کہ یہ ایسی ہے...... یہ ایسی...... وغیرہ وغیرہ۔

ان شوہروں کی خدمت میں گذارش سے پہلے ہم ان کے لئے دلی دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایسے تمام میاں بیویوں کے گناہ معاف فرما کر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ان دونوں میں عداوت، نفرت کے جذبات ختم فرماکر محبت وشفقت کے جذبات پیدا فرمائے۔ آمین!

آپ بھی اس دعا پر آمین کہئے اور ہو سکے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر ایسے تمام شادی شدہ جوڑوں کیلئے اور رشتہ داروں اور دوست واحباب کیلئے ضرور دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہر گھر میں میاں بیوی میں محبت پیدا فرمائے کہ دین ودنیا کی تمام خوبیوں اور کامرانیوں کے حاصل کرنے کا یہ ایک بہترین ذریعہ ہے کہ میاں بیوی میں دلی محبت ہو جائے۔

محبت کا ایک بلند مقام

دلیل اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جوڑا مقدر ہے لہٰذا یہ بیوی جو میرے گھر میں ہے اللہ تعالیٰ کے دست کرم سے عطا ہوئی ہے اور جو بھلائی ان کا دست کرم عطا کرے اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی لہٰذا جو بیوی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اسکو ساری دنیا کی عورتوں سے زیادہ حسین سمجھے کیوں کہ اللہ پاک کے دست کرم سے عطا ہوئی ہے۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

جس میں مالک راضی اس میں ہم راضی

حرام سے بچنے کا واحد ذریعہ:

اس بات پر یقین رکھئے کہ اللہ پاک نے جو حلال طریقے پر بیوی عطا کی ہے یہی سب سے زیادہ حسین ہے اور مجھے حرام کاریوں سے بچانے کا واحد ذریعہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اپنی بیوی سے صحبت کرنا بھی صدقہ ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص اپنی خواہش

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پوری کرتا ہے اور اسکو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ

اگر یہ زنا کرتا تو گناہ نہ ہوتا..........؟ لہذا گناہ سے بچتے ہوئے جس نے حرام کو چھوڑ کر حلال اپنایا تو اس کو ثواب ملنا قرین قیاس بھی ہے۔

بہرحال جب بھی خدانخواستہ کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے یا کانوں میں نامحرم کی آواز پڑے اور برا خیال آئے تو سب سے پہلے تو یہ کام کریں کہ اپنی نظر ہٹا لیں، ہمت کریں نفس سے مقابلہ کریں کہ کسی طرح دوبارہ نہیں دیکھنے دوں گا، ہرگز نہیں دیکھوں گا، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لیجئے، اگر نفس بہت تنگ کرے تو دو رکعت نفل پڑھ لیجئے اور دعا مانگئے کہ اے اللہ میں کمزور ہوں، ضعیف ہوں آپ میری مدد فرمایئے میرے نفس کے شر سے حفاظت فرمایئے تاکہ ہمارے اس عمل پر اللہ پاک اپنے فضل سے ہمیں شیطان کے وساوس اور نفس کی مکاریوں سے بچالیں اور ہمیں گناہ میں مبتلا نہ ہونے دیں۔ آمین

بہرحال بیوی جیسی بھی ملی یہی حرام سے بچانے کا سبب ہے اس پر ہی قناعت کریں اور یہ بھی سوچیں کہ اگر آپ کی بیٹی معمولی شکل وصورت کی ہو اور مزاج کی بھی تیز ہو اور داماد حسین ہو تو کیا آپ چاہیں گے کہ داماد اس کی پٹائی کرے...... مار مار کر اس کو ٹیڑھا کر دے۔

بات بات پر طعنے دے کر اس کو نفسیاتی مریضہ بنا دے.........یا یہ چاہیں گے کہ اس کو وہ آرام سے رکھے۔

اگر آپ کا داماد آپ کی بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس سے اخلاق سے پیش آتا ہے اور اس کے حسن میں کمی کی شکایت بھی نہیں کرتا تو آپ یقیناً چاہیں گے کہ اس داماد کو کیا ہدیہ پیش کروں اور آپ کی نظر میں وہ داماد سب سے زیادہ محبوب ہوگا اور آپ سوچیں گے کہ کونسی جائیداد اس کے نام لکھ دوں اور کہیں گے کہ یہ تو اللہ کا ولی ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تو غور کریں کہ آپ کی بیوی بھی کسی کی بیٹی ہے کسی کی آنکھوں کا نور ہے، ایسے ہی مفت میں آپ کو نہیں ملی کسی ماں باپ نے اپنے جگر کا ٹکڑا پیش کیا ہے مگر اس جگر کے ٹکڑے پر جیسا رحم کرنا چاہئے آپ ویسا نہیں کرتے لہٰذا اللہ کی رضا کے واسطے ان سے اچھا سلوک کریں۔

اللہ پاک بھی ایسے لوگوں کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ جس زمین والے نے اپنی بیوی کی تلخ مزاجی، ترش روئی، بد اخلاقی یا حسن کی کمی کو برداشت کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو آسمان والے نے اس کو اتنا نوازا کہ اس کو اپنا قرب عطا فرمایا۔

چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ ابو الحسن خرقانی علیہ الرحمۃ کی بیوی بڑی تلخ مزاج تھی ایک شخص خراسان سے حضرت شاہ صاحب سے بیعت کرنے آیا اور گھر میں پوچھا کہ حضرت کہاں ہیں ان کی گھر والی نے جواب دیا کہ

کیا حضرت حضرت کرتا ہے رات دن تو میرے ساتھ رہتا ہے جانتی ہوں وہ تو بڑے حضرت ہیں۔

محاورہ میں کہتے ہیں کہ (ان سے ذرا ہوشیار رہنا یہ بڑے حضرت ہیں یعنی چکر باز ہیں) وہ بے چارا رونے لگا محلّہ والوں سے کہا کہ میں ہزاروں میل سے چل کر آیا ہوں بیوی بتاتی ہے کہ بزرگ نہیں ہیں تو لوگوں نے کہا کہ بے وقوف ان کی سند مت لے ان کی بیوی شاید ہی کسی کو اچھائی کی سند دے جنگل میں جا ان کی کرامات دیکھ جب یہ شخص جنگل گیا تو حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شیر پر بیٹھے چلے آرہے تھے اور ہاتھ میں چابک کے بجائے سانپ ہے حضرت سمجھ گئے کہ یہ گھر سے بیوی کی جلی کٹی سن کر آیا ہے فرمایا کہ اس بیوی کی تلخی برداشت کر رہا ہوں اسی کی برکت سے یہ نر شیر میری بے گاری کر رہا ہے میں اسے اللہ تعالیٰ کی بندی سمجھ کر اس کے ساتھ زندگی کی راہ طے کر رہا ہوں اگر میں طلاق دیتا ہوں تو کسی اور مسلمان بھائی کو ستائے گی اس لئے نباہ رہا ہوں میں اس کو اپنی بیوی کم اللہ کی بندی زیادہ سمجھ کر اس سے اچھے اخلاق

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سے پیش آتا ہوں۔

اگر میں صبر نہ کرتا اور اس کی لیذاؤں کو نہ برداشت کرتا تو یہ شیر نر میری خدمت کہاں کرتا اس کی پیٹھ پر بیٹھا ہوں اور لکڑیاں بھی لادے ہوئے ہوں۔ مجھے یہ کرامت اس عورت کی تکلیفوں پر صبر کرنے سے ملی ہے۔

لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اپنی بیوی سے محبت کیجئے اور یاد رکھئے محبت کا جواب ضرور محبت ہی سے دیا جاتا ہے' ہر انسان (خواہ وہ ظاہری طور پر دوسروں سے نفرت ہی کرتا ہوا نظر آتا ہو) کے اندر محبت کی تڑپ اور پیار کی طلب ضرور موجود ہوتی ہے۔

جو شخص شفقت اور محبت کا بھوکا ہوتا ہے۔ اور محبت جب اسکو مل جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو اہم شخصیت اور قابل فخر انسان محسوس کرنے لگتا ہے۔

کہ اسکا وجود ایسی بے کار چیزوں کی طرح نہیں جو پاؤں تلے روندے جانے کے قابل ہوں' وہ راستے کا پتھر نہیں جسے سب ٹھوکریں ماریں یا وہ ٹوٹا ہوا پتہ نہیں جس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو اور وہ صرف بے مقصد ہنکائے جانے والے چوپایوں کی طرح نہیں۔

اور اگر بیوی کو شوہر سے پیار نہیں ملتا اور کسی ایک فرد واحد کے دل میں بھی اس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی اور نہ اس کو اپنی کوئی وقعت و عزت کی جھلک نظر آتی ہے تو اس کم نصیب عورت کے اندر ایک ایسی محرومی کا خلا پیدا ہو جاتا ہے جس میں محض پراگندہ جذبات ابھرتے اور پروان چڑھنے لگتے ہیں۔

رات دن وہ انہیں بیمار' گھٹیا قسم کے جذبات میں گھری رہتی ہے اور یہ جذبات اس کی تمام زندگی اور اس کے گرد و پیش کو دلفگار بناتے ہیں اب اگر وہ غصہ ور چڑچڑی' بدمزاج' بدکردار' نافرمان' بے حیاء' بے وفا' بدتمیز' زبان دراز بن جاتی ہے تو اس پر کوئی تعجب نہیں کرنا چاہئے ایسی عورت جس کے اندر یہ جذبات پیدا ہو چکے ہوں یا تو ماں کے گھر ہی سے وہ ان جذبات و خیالات کو جہیز میں لائی ہوگی یا شوہر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے گھر میں آنے کے بعد یہ جذبہ پیدا ہوا اس کا اصل سبب معلوم کیا جائے تو وہ یہی ہو گا'

کہ ایسے لوگ محبت کے ٹھکرائے ہوئے پیار کے بھوکے انسان ہوتے ہیں جن کی نشوونما اور تربیت غلط طریقہ اور تغافل پر ہوتی ہے۔ ایسی نفرت کی ابتدا ماں کی گود اور گھر کے ماحول سے ہی شروع ہو جاتی ہے اس قماش کے انسان ایسے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں جہاں سب کچھ ہوتا ہے مگر خوف خدا نہیں ہوتا۔

لہٰذا مسلمان شوہر کو چاہئے کہ وہ یہ سوچے کہ اس کی شریکہ حیات بھی آخر انسان ہی تو ہے اس کے ساتھ بھی انسانی ضروریات' احساسات' تقاضے وابستہ ہیں میری تھوڑی سی محبت اور پیار وشفقت کے اظہار سے اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے' کچھ شگوفے کچھ لطیفے' خوشی کا اظہار' ہنسنے ہنسانے کا موڈ اپنی بیوی کی آرائش اور زیبائش کی دادوتحسین اس کے کھانے پکانے اور سلیقہ اور ذائقہ کی تعریف اور اس طرح چند اچھے جذبات کا اظہار اس بے چاری حرماں نصیب کی خزاں رسیدہ زندگی میں بہار کا کام دے سکتے ہیں تو میرا کیا نقصان ہو گا اگر شوہر وقتاً فوقتاً اس بات کا خیال رکھیں تو ہر ہر عمل پر شوہر صاحب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنا اجروثواب ملے اگر ہمارے کسی عمل سے کسی مسلمان کا دل خوش ہو جائے اور کوئی مسلمان ہم سے راضی ہو جائے' ہمارے چند بولوں سے کسی کی زندگی میں بہار آجائے تو ہمارے لئے دنیا وآخرت میں کتنی خوشی کی بات ہوگی اور وہ اگر ہمارے رشتہ دار ہی ہوں اور پھر رشتہ داروں میں سے والدین ہوں یا بیوی ہو تو غور کیجئے کہ دنیا ہی میں اس پر کتنا اجروثواب ملے گا۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ایک مستقل باب باندھا ہے باب ادخال السرور فی قلب المومن ''مومن کے دل میں سرور وخوشی داخل کرنا''، تو اس بات کی شرعاً بھی اور عقلاً بھی بہت ہی اہمیت ہے کہ مسلمان کو خوش کیا جائے خصوصاً بیوی جو ہمارے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تابع ہے اور ہم ہی سے اپنی خوشیاں وابستہ کئے ہوئے ہے۔

آپ اپنے چاہنے پر نہ سہی ہمارے کہنے ہی سے تجربہ کے طور پر ہی بیوی سے محبت کا اظہار کر کے تو دیکھئے نتیجہ میں آپ اس کو اس معاملے میں اپنے سے کچھ درجے بڑھ کر ہی پائیں گے اس لئے کہ عورت کی طبیعت ہی ایسی ہے کہ جب اسے تھوڑی سی بھی محبت دی جائے تو وہ اس سے دوگنی محبت کا اظہار کرتی ہے۔

اس کی طرف سے کبھی اظہار نہ ہونا یا کم ہونا اس کی دلیل نہیں کہ اسے محبت ہی نہیں کہ ہم پھر اس شکوے کیلئے بیٹھے رہیں بلکہ بعض دفعہ فطری اور طبعی حیاء مانع ہو جاتی ہے جو وہ ابتداءً اظہار نہیں کر پاتی تو آپ ہی ابتداء کر لیں اور اس محبت میں ترقی کی دعا بھی کرتے رہیں۔ یاد رکھئے! یہ معمولی بات نہیں ہے خوب سمجھ لیں بزرگوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی بیوی سے محبت بڑھتے جانا شوہر کے تقویٰ میں ترقی ہونے کی دلیل ہے کہ یہ قلب کے خیالات اور اعضاء کے استعمال کے اعتبار سے پاکیزہ کردار والا شخص ہے جس کی کل رغبت اپنی رفیقہ حیات ہی پر ہے

اور ہم حرف آخر کے طور پر آپ جناب سے یہ پوچھتے ہیں کہ چلیں اگر بالفرض وہ کچھ روکھے پھیکے مزاج ہی کی سہی اور مانا کہ اس کی طرف سے واقعی ناگوار طرز عمل سامنے آکر جی جان کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے مگر صاحب بہادر یہ تو فرمایئے گا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ صرف اس نسبت کو سوچ کر کہ میری بیوی ہے میرے تابع ہے میرے تحت میں اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے اس پر برسنا شروع کر دیں؟ کیا...... اس کو اللہ کی بندی اور حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹی اور حضور نبی کریم ﷺ کی امتی اور کسی ماں باپ کے دل کی کلی ہونا اور آپ کے دل کے خیالات بھٹکنے سے حفاظت کا ذریعہ اور آپ کی شرمگاہ کیلئے حرام سے حفاظت کا قلعہ ہونا اور آپ کے منے بچوں کی ماں ہونا یہ تمام نسبتیں کچھ اہمیت نہیں رکھتیں؟ ...... اگر آپ اس کو کسی ٹیڑھے ترچھے جواب یا پیشانی پر بل یا کھانے میں نمک تیز یا چائے میں چینی کم پر "صرف میری بیوی ہے" کی نسبت سے اس پر غصہ جاری کرنے کو بہت بڑی وجہ جواز سمجھ رہے ہیں تو جو نسبتیں ہم نے اوپر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ذکر کی ہیں ان نسبتوں کی رعایت رکھتے ہوئے اس پر رحم بھی تو کیجئے۔

"احسان" اور ازدواجی زندگی

ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صاحب عارفی (رحمۃ اللہ علیہ) ہمارے زمانے کی ان درخشاں شخصیتوں میں سے تھے جو عمر بھر شہرت پبلسٹی اور نام ونمود سے دامن بچاکر زندگی گزارتے ہیں لیکن ان کی سیرت وکردار کی خوشبو خود بخود دلوں کو کھینچتی اور ماحول کو معطر کرتی ہے۔ وہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ اور تصوف وسلوک میں ان کے خلیفہ مجاز تھے چنانچہ لوگ اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کے لئے ان سے رجوع کرتے اور ان کی ہدایات سے فیضیاب ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا حال بیان کرتے ہوئے کہنے لگے کہ "الحمد للہ، مجھے احسان کا درجہ حاصل ہوگیا ہے"

("احسان" ایک قرآنی اصطلاح ہے جس کی تشریح حدیث میں یہ کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس دھیان کے ساتھ کی جائے جیسے عبادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، یا کم از کم اس دھیان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں)

ان صاحب کا مطلب یہ تھا کہ عبادت کی ادائیگی کے دوران بحمدللہ مجھے یہ دھیان حاصل ہوگیا ہے جسے حدیث کی اصطلاح میں "احسان" کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ علیہ نے جواب میں انہیں مبارکباد دی اور فرمایا کہ "احسان واقعی بڑی نعمت ہے جس کے حاصل ہونے پر شکر ادا کرنا چاہئے، لیکن میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ احسان کا یہ درجہ صرف نماز ہی میں حاصل ہوا ہے یا جب آپ اپنے بیوی بچوں سے یا دوست احباب سے کوئی معاملہ کرتے ہیں، اس وقت بھی یہ دھیان باقی رہتا ہے؟" اس پر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہم نے تو یہی سنا تھا کہ احسان

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کا تعلق نماز اور دوسری عبادتوں کے ساتھ ہے، لہٰذا میں نے تو اس کی مشق نماز ہی میں کی ہے اور بفضلہ تعالیٰ نماز کی حد تک یہ مشق کامیاب رہی ہے لیکن نماز سے باہر زندگی کے عام معاملات میں کبھی احسان کی مشق کا خیال ہی نہیں آیا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب ؒ نے فرمایا کہ میں نے اسی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے آپ سے یہ سوال کیا تھا، بیشک نماز اور دوسری عبادتوں میں یہ دھیان مطلوب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے لیکن اس دھیان کی ضرورت صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ زندگی کے ہر کام میں اس کی ضرورت ہے، انسان کو لوگوں کے ساتھ زندگی گزارتے اور مختلف معاملات انجام دیتے ہوئے بھی یہ دھیان رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں، خاص طور پر میاں بیوی کا تعلق ایسا ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے دم دم کے ساتھی ہوتے ہیں اور ان کی رفاقت میں بیشمار اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں، بہت سی ناگواریاں بھی پیش آتی ہیں اور ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب انسان کا نفس اسے ان ناگواریوں کے جواب میں ناانصافیوں پر ابھارتا ہے ایسے موقع پر اس دھیان کی ضرورت کہیں زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں اگر یہ احساس ایسے وقت دل میں جاگزیں نہ ہو تو عموماً اس کا نتیجہ ناانصافی اور حق تلفی کی صورت میں نکلتا ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی سنت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے تمام عمر کبھی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ طبعی غصے اور ڈانٹ ڈپٹ کا معاملہ نہیں فرمایا اور اس سنت پر عمل کی کوشش میں، میں نے بھی یہ مشق کی ہے کہ میں اپنے گھر والوں پر غصہ نہ اتاروں۔

چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر کہتا ہوں کہ ”آج مجھے اپنی اہلیہ کے ساتھ رفاقت کو اکیاون سال ہو چکے ہیں، لیکن اس عرصے میں الحمدللہ، میں نے کبھی ان سے لہجہ بدل کر بھی بات نہیں کی“۔

بعد میں ایک مرتبہ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی اہلیہ نے از خود

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حضرت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ تمام عمر مجھے یاد نہیں ہے کہ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کبھی ناگواری کے لہجے میں بات کی ہو اور نہ کبھی مجھے یہ یاد ہے کہ انہوں نے مجھ سے براہ راست اپنا کوئی کام کرنے کو کہا ہو، میں خود ہی اپنے شوق سے ان کے کام کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن وہ مجھ سے نہیں کہتے تھے''۔

ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ باتیں آج مجھے اس لئے یاد آگئیں کہ میں نے پچھلے ہفتے خطبہ نکاح کے پیغام کی تشریح کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا کہ پر مسرت اور خوشگوار ازدواجی زندگی کے لئے ''تقویٰ'' ضروری ہے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ عمل ...... جو ہوا میں اڑنے اور پانی پر چلنے کی کرامتوں سے ہزار درجہ اونچے درجے کی کرامت ہے....... درحقیقت اسی ''تقویٰ'' کا نتیجہ اور آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کی عملی تصویر تھی کہ:

''تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہوں''۔

بیشک قرآن کریم نے مردوں کو عورتوں پر ''قوام'' (نگراں) قرار دیا ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنے ارشادات اور اپنے عمل سے یہ بات واضح فرما دی ہے کہ ''نگراں'' ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرد ہر وقت عورت پر حکم چلایا کرے، بیوی کے ساتھ خادمہ جیسا معاملہ کرے، یا اسے اپنی آمریت کے شکنجے میں کس کر رکھے۔ حقیقت یہ ہے کہ خود قرآن کریم نے ہی ایک دوسری جگہ میاں بیوی کے رشتے کو مودت (دوستی) اور محبت سے تعبیر فرمایا ہے، نیز اسی آیت میں شوہر کے لئے بیوی کو ''سکون کا ذریعہ'' قرار دیا ہے (سورۃ الروم ۲۱)

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان اصل رشتہ دوستی اور محبت کا ہے اور دونوں ایک دوسرے کے لئے سکون اور راحت کا ذریعہ ہیں لیکن اسلام ہی کی ایک تعلیم یہ ہے کہ جب کبھی کوئی اجتماعی کام کیا جائے تو لوگوں کو چاہئے کہ وہ کسی کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اپنا امیر بنالیں تاکہ کام نظم وضبط کے ساتھ انجام پائے۔ یہاں تک کہ اگر دو شخص کسی سفر پر جارہے ہوں تب بھی مستحسن یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں، خواہ دونوں آپس میں دوست ہی کیوں نہ ہوں۔ اب جس شخص کو بھی امیر بنایا جائے، وہ ہر وقت دوسرے پر حکم چلانے کے لئے نہیں بلکہ سفر کے معاملات کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے امیر بنایا گیا ہے، اس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی یا ساتھیوں کی خبرگیری کرے، سفر کا ایسا انتظام کرے جو سب کی راحت و آرام کے لئے ضروری ہو اور جب وہ یہ فرائض انجام دے تو دوسروں کا کام یہ ہے کہ وہ ان امور میں اس کی اطاعت اور اس کے ساتھ تعاون کریں۔

جب اسلام نے ایک معمولی سے سفر کے لئے بھی یہ تعلیم دی ہے تو زندگی کا طویل سفر اس تعلیم سے کیسے رہ سکتا تھا

لہٰذا جب میاں بیوی اپنی زندگی کا مشترک سفر شروع کر رہے ہوں تو ان میں سے شوہر کو اس سفر کا امیر یا نگراں بنایا ہے کیونکہ اس سفر کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے جو جسمانی قوت اور جو صفات درکار ہیں وہ قدرتی طور پر مرد میں زیادہ ودیعت کی گئی ہیں لیکن اس انتظام سے یہ حقیقت ماند نہیں پڑتی کہ دونوں کے درمیان اصل تعلق دوستی، محبت اور رحمت کا تعلق ہے اور ان میں سے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ ایک نوکر کا سا معاملہ کرے، یا شوہر اپنے امارت کے منصب کی بنیاد پر یہ سمجھے کہ بیوی اس کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے پیدا ہوئی ہے، یا اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیوی سے اپنی ہر جائز یا ناجائز خواہش کی تکمیل کرائے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو جو قوت اور جو صفات عطا کی ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے اس منصب کو جائز حدود میں رہتے ہوئے بیوی کی دلداری میں استعمال کرے اور اس کی جائز خواہشات کو حتی الامکان پورا کرے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بیوی کو جو مقام بخشا ہے اور اسے جو حقوق عطا کئے ہیں، ان کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی خداداد صلاحیتیں اپنے شریک زندگی کے ساتھ تعاون اور اسے خوش رکھنے میں صرف کرے اگر دونوں یہ کام کریں تو نہ صرف یہ کہ گھر دونوں کے لئے دنیوی جنت بن جاتا ہے بلکہ ان کا یہ طرز عمل مستقل عبادت کے حکم میں ہے جو آخرت کی حقیقی جنت کا وسیلہ بھی ہے۔ اسی لئے دونوں کو نکاح کے خطبے میں "تقویٰ" کا حکم دیا گیا ہے اور اسی لئے حضرت ڈاکٹر صاحب" نے فرمایا کہ "احسان" کا موقع صرف نماز ہی نہیں بلکہ میاں بیوی کے تعلقات بھی ہیں۔

محترم شوہر صاحبان! آپ کامیاب ازدواجی زندگی صرف اسی وقت گزار سکتے ہیں جب آپ کا اپنی بیوی سے احسان والا معاملہ ہو اور اس کو آپ اپنی زندگی کی راہ کا ہم سفر سمجھیں اور اس کے سارے حقوق ادا کریں اور اپنی ساری صلاحیتیں لگا کر اس کو خوش کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور پھر اس کو خوش کر کے اس کو مکمل دیندار بنانے کی کوشش بھی کیجئے یعنی وہ جب خوش ہوگی اور پھر آپ اس کو احکام الٰہی کا پابند بنانے کی کوشش کریں گے تو پھر وہ رغبت سے آپ کی بات سنے گی اور عمل کی کوشش کرے گی۔ (از "مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مد ظلہم"۔ بشکریہ اخبار جنگ)

لہٰذا مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو فرمایا ہے (جو کہ اخبار جنگ میں ذکر وفکر کے کالم میں چھپا ہے) وہ ہم نے ہدیہ قارئین کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کامیاب ازدواجی زندگی کا راز آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ اور آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہوئے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مد ظلہم کو بھی دعاؤں میں ضرور یاد رکھئے گا۔

چھوٹی ہوئی سنت زندہ کیجئے.......

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب تشریف لاتے تھے تو مسکراتے ہوئے آتے تھے حالانکہ ان کو امت کا کتنا غم تھا۔ نئے آنے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

والے وفود کا استقبال کرنا ان کو اسلام کی دعوت دینا، مسلمانوں کے آپس کے معاملات طے کرانا، ایک جہاد ختم ہوا ابھی تلوار بھی رکھنے نہ پائے تھے کہ دوسرے جہاد کا حکم ہو گیا لیکن اس کے باوجود آپ گھر تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ داخل ہوتے۔ (وعظ حقوق النساء ص ۳۶)

مولانا حکیم اختر صاحب مدظلہم فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی کے پاس مسکراتے ہوئے آنا، یہ سنت آج چھوٹی ہوئی ہے جو بے دین ہیں وہ فرعون بن کر آتے ہیں بڑی بڑی مونچھیں تان کر کے، آنکھیں لال کر کے تاکہ ذرا رعب رہے ایسا نہ ہو کہ مجھ سے کچھ کہہ دے اس لئے اس پر رعب جمانے کیلئے نمرود فرعون بن کر آتے ہیں۔

اور جو دین دار ہیں وہ گویا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور بابا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ بن کر آتے ہیں۔ مراقبہ میں آنکھیں بند کئے ہوئے گویا عرش پر رہتے ہیں، زمین کی بات تو جانتے ہی نہیں۔

بیوی کی طرف محبت بھری نگاہ سے دیکھیں گے ہی نہیں، بات بات پر جھڑک دینا وہ بے چاری بات کرنا چاہتی ہے یہ تسبیح لئے بیٹھے ہیں دن بھر وہ بے چاری آپ کی منتظر ہے کہ اب میرا شوہر آئے گا تو اس سے دل بہلاؤں گی اور آپ گھر آتے ہی تسبیح لے کر بیٹھ گئے یا آتے ہی ٹیلی فون پر دوستوں سے باتوں میں یا کاروبار کی فکر میں لگ گئے یا سوالات کا انبار لگا دیا کہ یہ کام کر لیا میں نے کہا تھا..... یہ ہو گیا؟..... اس کا کیا ہوا؟..... کیوں نہیں ہوا؟..... کیا کرتی رہی اتنی دیر سے؟..... وغیرہ وغیرہ۔

یہ دونوں طرز خلاف سنت ہیں، گھر میں اپنی بیوی کے پاس جائیں تو مسکراتے ہوئے جایئے اس سے باتیں کریں (خیر خیریت دریافت کریں) اس کے کاموں میں ہاتھ بٹا کر سنت زندہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کیجئے۔

تسبیحات اور نوافل سے زیادہ ثواب اس وقت یہ ہے کہ اس کا حق ادا کیجئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا وہ ہے جس کے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اخلاق بیوی کے ساتھ اچھے ہوں"

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

ان من اکمل المومنین ایماناً احسنهم خلقاً و الطفهم باهله.

(مشکوۃ ص ۲۸۲، حدیث ۳۵)

ترجمہ: "مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور اپنے گھر والوں کے حق میں نرم ترین ہو"۔

ہم دوستوں میں تو خوب ہنسیں، خوب لطیفے سنیں سنائیں اور بیوی کے پاس جا کر سنجیدہ بزرگ بن جائیں منہ سیکڑے ہوئے جیسے ہنسنا جانتے ہی نہیں۔

وہ بے چاری تعجب میں ہے کہ یا اللہ، میں دن بھر منتظر رہی کہ رات کو یہ آئیں گے تو میں ہنسوں بولوں گی اور یہ صاحب بہادر پتھر کا بت بنے ہوئے ہیں۔ نیکی اور بزرگی کا معیار (اسلامی معیار) آپ نے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں ملاحظہ فرمالیا ہوگا یہ نہیں کہ دفتروں اور دوکانوں میں، دوستوں کے مجمع میں اور قومی جلسوں میں، مدرسوں اور مساجد میں کون کیسا نظر آتا ہے بلکہ یہ کہ بیوی کے ساتھ نرم برتاؤ کس کا ہے گھر کے اندر صبر و تحمل کا ثبوت کون دیتا ہے جلوت میں نہیں خلوت میں کون کیسا ہے۔

جہاں کوئی نہیں دیکھتا صرف گھر والے ہیں اور وہ بھی بیوی جو اب مظلومہ ہے آپ کے ہاتھوں میں، نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اس لئے نیکی کا یہ معیار بتایا گیا کہ اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ خلوت کے حقوق میں کون کیسا ہے، اپنی شریکہ حیات کے معاملہ میں کیسا ہے، اور حق یہ ہے کہ انسان کی اصلی سیرت کا اندرونی کیریکٹر کانشس کی گہرائیوں کی پیمائش کا اس سے زیادہ جچا تلا پیمانہ (تھرمامیٹر) کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔

یہ مسکرانا ہنسنا بولنا اس کی کوتاہیوں پر صبر کرنا غلطیوں کو معاف کرنا، غصہ کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adoveate Showkat

برداشت کرنا، اس کی تکلیف وراحت کی باتیں سننا، دلجوئی کی باتوں سے اس کو خوش کرنا، اس کو شرعی پردہ کے ساتھ کسی پاکیزہ تفریح کیلئے لے کر جانا، اسکو جیب خرچ اپنی وسعت کے اعتبار سے دے کر اس کا حساب نہ لینا کہ جہاں چاہے وہ خرچ کر دے وہ اس کی ملکیت ہے تو زوجہ کے ساتھ اس روش سے پیش آنا بھی عبادلت میں داخل ہے۔ رات بھر نفلیں پڑھنا اور بیوی سے بات نہ کرنا اور اپنا بستر الگ کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی سنت کے خلاف ہے۔

اپنے ہاتھ سے اسے کھلانے اور اس کو خوش کرنے کی خاطر کوئی چیز خریدنے میں بھی ثواب ملتا ہے لہٰذا یہ طریقے زندہ کیجئے۔

بیوی کو تھوڑا بہت تو روٹھنے کا حق ہے آخر وہ آپ کے سوا اور کس پر ناز کرے

میرے محترم! آپ نے کبھی اس حقیقت پر غور کیا کہ آپ کا بچہ کبھی یونہی بلا تکلیف کے اوپری اوپری روتا ہے تاکہ آپ اور زیادہ اس سے لاڈ کریں۔ اور خود کئی بار آپ اپنے دوستوں کے سامنے یا آپ کے دوست جو بہت بے تکلف ہیں وہ آپ کے سامنے یوں ہی یا کسی درجہ میں واقعی بھی روٹھ کر دکھاتے ہیں تاکہ اس محبوب دوست کا رخ اور زیادہ میری طرف ہو جائے .... یا یہ خوشی میں کہے کہ آؤ باہر کھانا کھالیں یا فلاں روز چھٹی ہے چلو اپنی نئی گاڑی میں تمہیں گھمانے پھرانے لیجائیں گے، یا چلو آج تمہاری بات مان کر شب جمعہ میں چلتے ہیں، یا تین دن کیلئے چلتے ہیں، وغیرہ۔ وہ آپ کے روٹھنے پر صرف طعنہ دے کر ہٹ نہیں جاتے کہ کیا منہ پھلائے بیٹھے ہو .... یا یہ کہ دفع ہو بات نہیں کرتے .... نہ کرو مجھے کون سی ضرورت پڑی ہے تمہاری خوشامد کرنے کی وغیرہ .... تو صاحب جناب اگر آپ کی رفیقہ حیات کبھی روٹھے اور کچھ خاموش ہو تو کیا آپ کا صرف اس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سے اتنا ہی تعلق کہ دو باتیں اور کڑوی کڑوی سنا کر کہیں باہر جا بیٹھیں گے ....

یا اس وقت سمجھنا ضروری ہے کہ یہ کیوں روٹھ کر دکھلا رہی ہے، آخر اب اس کے ناز کون اٹھائے گا، غور کیجئے! جب یہ بچی تھی تو اس کا منہ بسورا دیکھ کر ماں باپ اپنے دس کام چھوڑ کر اس کو اٹھاتے تھے جب بڑی عمر ہو کر سیانی ہو گئی اور کبھی اس کی طبیعت بجھی بجھی لگی تو قریبی سہیلیاں اس کے دل کا راز جان کر اس کو تسلی دیتی تھیں۔ اب یہ آپ کے اور صرف آپ کے پاس ان سب رشتوں ناتوں سے دور ہو کر آئی ہے اگر وہ کوئی بات منوانے، یا اپنی طرف آپ کو مزید متوجہ کرنے کیلئے یا صرف اپنے وجود کی آپ کے قلب و نظر میں مزید اہمیت اجاگر کرانے کیلئے کبھی روٹھتی ہے تو آپ اس کا ہرگز برا نہ مانیں آخر اب وہ کس کے سامنے یہ چھوٹا موٹا ناز نخرہ کرے گھر والوں کو تو دور چھوڑ آئی ہے۔ گال تھپتھپانے والا باپ اور بال سنوارنے والی ماں تو اب ساتھ نہیں، مہندی لگانے والی ہمجولیاں تو اب بہت دور ہیں وہ کس سے اپنی قیمت پوچھوائے کس کے سامنے منہ بسورے کہ اس کو کوئی منائے .... اب آپ ہی اس کا سب کچھ ہیں .... ہمارے بزرگ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں کہ

ان کو تھوڑا سا ناز کا حق بھی شریعت نے دیا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اے عائشہ جب تو مجھ سے روٹھ جاتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ تو آج کل مجھ سے روٹھی ہوئی ہے۔ حضرت اماں جان عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے روٹھنے کا علم آپ کیسے ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب تو روٹھ جاتی ہے تو کہتی ہے وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ ابراہیم کے رب کی قسم۔ اس زمانہ میں میرا نام نہیں لیتی اور جب خوش رہتی ہے تو کہتی ہے وَرَبِّ مُحَمَّدٍ محمد ﷺ کے رب کی قسم۔ دیکھا پیغمبر ہو کر اتنی عزت و آبرو والے ہو کر آپ نے برداشت کیا ذرا ناگواری بھی نہیں ہوئی، بیویوں کو تھوڑا سا ناز کا بھی حق ہے بعض لوگ خود کو صرف حاکم سمجھتے ہیں کہ میں بیوی پر حاکم ہوں الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

النسآءِ کی آیت کو دلیل بنا کر اپنی بے تکی حکومت قائم رکھتے ہیں۔ لیکن فرمایا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے کہ بے شک عورتوں پر آپ کی حکومت ہے لیکن شریعت کے معاملہ میں۔ اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی کام کرنا چاہے کہ ٹی وی لے آؤ' وی سی آر لے آؤ' تصویریں لگاؤ' مجھے سینما دکھاؤ تو وہاں آپ حکومت چلائیں کہ ہرگز ایسا نہیں ہو گا۔ لیکن اگر وہ کہہ دے کہ ایک مرنڈا پلا دو تو پھر یہ مت کہو کہ اس وقت موڈ ٹھیک نہیں ہے' دفتر میں آج افسر سے لڑائی ہو گئی تھی۔ ان کی محبت کے جو حقوق ہیں ان کو ضرور پورا کرو۔ اس میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرو۔ بیوی کے منہ میں ایک لقمہ ڈالنا بھی سنت ہے۔ بیوی سے آپ کا ایک تعلق حاکمیت کا ہے تو دوسرا محبت کا ہے اور اس کا آپ سے تعلق ایک طرف محکومیت کا ہے تو دوسری طرف محبوبیت کا بھی تو ہے۔ محبت کے حقوق بھی ادا کرو۔ گھر کی زندگی نہایت سکون اور چین کی ہو جائے گی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے۔

بیوی کو شاگرد نہ سمجھئے: انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ چیز رکھی ہے کہ اسے ہر عمر میں کسی ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جسے وہ پسند کرے اور اسے بھی پسند کیا جائے ماں بچے کو پیار میں زور سے تھپڑ مارے۔ گال کھینچے چھوٹا بچہ اپنے باپ کی داڑھی پکڑ کر زور سے کھینچے ماں کے کان کی بالیاں یا سر کے بال نوچے لیکن نہ ماں برا مانتی ہے نہ باپ اور نہ بچہ۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ جو محبوب ہوتا ہے اس کی دی ہوئی پیار بھری تکلیف چاہے جتنی کڑوی ہو بری معلوم نہیں ہوتی اور اس بات پر دنیا کے تمام اہل علم حضرات متفق ہیں کہ محبوبیت میں جو مقام بیوی کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا ہم تمام شوہروں کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ اپنی بیویوں سے خوب محبت بلکہ عشق کیجئے۔ یقین رکھئے کہ یہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے دور ہرگز نہیں کرے گا۔ حضور اقدس ﷺ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے کون قریب ہو گا لیکن آپ ﷺ کی حیات طیبہ شاہد ہے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے کتنی محبت فرماتے تھے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں نماز' خوشبو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور عورتیں (یعنی اپنی بیویاں) (حافظ ابن حجر منبہات)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی بیویوں سے محبت کرنا بھی حضور اقدس ﷺ کی مبارک سنت ہے' اس سنت کو زندہ کیجئے لیکن اس کا زندہ ہونا اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب آپ ان نفسیاتی تدابیر پر عمل کریں جنہیں ماہرین نفسیات نے مرتب کیا ہے جن میں سے کچھ تو ہم نے اس کتاب کے مختلف مضامین میں تحریر کر دی ہیں' یہاں پر اسی سلسلے میں ہم ایک اصول نقل کرتے ہیں امید ہے کہ آپ اس پر عمل کریں گے بعض شوہر صاحبان کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ جب بھی اپنی شریک زندگی میں کوئی کوتاہی محسوس کرتے ہیں تو فوراً انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں' کسی درجے میں یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن اسے اپنی عادت بنالینا بھی درست نہیں کیونکہ آپ اپنی بیوی کے شوہر بھی ہیں صرف اس کے مصلح نہیں ہیں کہ ذرا سی کوئی خامی دیکھی تو فوراً استاد بن کر سمجھانا شروع کر دیا کیوں کہ اکثر بیویاں اس بات سے تنگ ہو جاتی ہیں اور پھر آپ کے مابین شوہر بیوی والا رشتہ کمزور پڑ جاتا ہے اور استاد شاگرد والا معاملہ شروع ہو جاتا ہے جو کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ اسی طرح بعض بیویاں اگر انہیں بار بار سمجھایا جائے بے شک پیار سے ہی لیکن جب وہ محسوس کرتیں ہیں کہ جو غلطی انہوں نے جان بوجھ کر آپ کی توجہ حاصل کرنے کے لئے کی تھی یا خواہ مخواہ ناز اٹھوانے کے لئے روٹھی تھی تو یہ مقصد تو حاصل ہوا نہیں الٹا سنجیدہ الفاظ میں کچھ خشک نصیحتیں مل گئیں تو وہ واقعی بوریت کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتیں ہیں کہ یا تو آپ احمق ہیں جو ان کے جذبات کو نہ سمجھ سکے یا پھر آپ کو ان سے محبت ہی نہیں ہے لہٰذا اس وقت کے آنے سے پہلے ہی اپنی سوچ کا زاویہ بدلئے اور کبھی کبھی ان کے روٹھنے پر ان کے ناز اٹھائیے' دل لگی کی باتیں کیجئے' انہیں ہنسائیے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی بیوی کے مزاج اور موڈ کو پہچاننے والے بنئے کہ کس وقت وہ کیا چاہتی ہے اگر کبھی وہ آپ کی ہر بات یا نصیحت کا الٹا جواب دے تو بالکل غصہ میں نہ آیئے کہ میں تو اتنے پیار سے سمجھا رہا ہوں اور یہ بے وقوف میری بات کا الٹا جواب دے رہی ہے۔ بلکہ سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ اس وقت وہ کیا تقاضا کر رہی ہے' اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اسی کے دل کی کیفیت کو بھانپ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

لیجئے آیا وہ یہ چاہتی ہے کہ آج آپ اس سے کسی بات پر ہار مان لیں یا یہ کہ واقعی غلطی کرنے کے باوجود وہ یہ چاہ رہی ہے کہ آپ اس پر خاص توجہ دیں اس کی غلطی کو یکسر نظر انداز کر دیں یا اس وقت وہ کسی شرارت کے موڈ میں ہے آپ سے کھیلنا چاہتی ہے۔ وغیرہ

ہمارے خیال میں آپ کامیاب ترین شوہر ہوں گے اگر آپ نے اپنی بیوی کے مزاج کو پہچاننا سیکھ لیا اور آپ کو اس مزاج کے موافق اس کو چلانا آگیا۔

نرم لہجہ اور میٹھی زبان

شوہر کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ نرم لہجہ اور میٹھی زبان کا ایسا حامل ہو جس سے مہربانی سے سرشار شگفتگی کے پھول جھڑتے ہوں' بغیر میٹھی زبان اور نرم لہجہ کے پیار و محبت ایک سراب کی طرح ہے۔ جس گھر میں میاں بیوی نرم لہجہ اور میٹھی زبان استعمال کرنے کے عادی ہوں وہاں پیار و محبت کی فراوانی ہوتی ہے اس خاندان کے ایک ایک فرد کے رگ وریشہ میں شفقت و مہربانی خون اور روح کی طرح جاری و ساری ہوتی ہے۔

آپ اس آسان نسخہ کا تجربہ کر کے دیکھئے ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیاں کافور ہو جائیں گی' بیوی آپ سے دلی محبت کرنے لگے گی۔ بچے آپ کے لہجہ اور میٹھی زبان سے متاثر ہو کر باہر بھی یہی زبان استعمال کریں گے' اور بچوں کے درمیان محبت و شفقت کا جذبہ بڑھے گا۔ کتنا ہی اہم معاملہ ہو کوشش کریں آپ کا نرم لہجہ چھوٹنے نہ پائے۔

دیکھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشى.﴾

ترجمہ: سو کہو اس سے بات نرم شاید وہ سوچے یا ڈرے۔

اس آیت میں حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کو فرعون کی ہدایت کیلئے بھیجنے کا حکم ایک خاص ہدایت کے ساتھ دیا گیا ہے۔ اس کی تفسیر میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فریق مخالف کتنا ہی سرکش اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

غلط سے غلط عقائد وخیالات کا حامل ہو، اصلاح وہدایت کا فریضہ انجام دینے والوں پر لازم ہے کہ اس کے ساتھ بھی ہمدردانہ خیر خواہانہ انداز سے نرم بات کریں اسی کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ مخاطب کچھ غور وفکر پر مجبور ہو جائے اور اس کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے۔

فرعون جو خدائی کا دعویدار جابر اور ظالم ہے، جو اپنی ذلت کی حفاظت کے لئے ہزارہا بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کا مجرم ہے اس کی طرف بھی اللہ تعالیٰ اپنے خاص پیغمبروں (یعنی موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) کو بھیجتے ہیں تو یہ ہدایت نامہ دیکر بھیجتے ہیں کہ اس سے نرم بات کریں تاکہ اس کو غور وفکر کا موقع ملے اور حکم باوجود اس کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ فرعون اپنی سرکشی اور گمراہی سے باز آنے والا نہیں ہے مگر اپنے پیغمبروں کو اس اصول کا پابند کرنا تھا جس کے ذریعہ خلق خدا سوچنے سمجھنے پر مجبور ہو کر خدا تعالیٰ کے خوف کی طرف آجائے۔ فرعون کو ہدایت ہو یا نہ ہو مگر اصول وہ ہونا چاہئے جو ہدایت واصلاح کا ذریعہ بن سکے۔

(ماخوذ از معارف القرآن جلد ۶ ص ۱۰۹-۱۱۰)

اسی طرح ایک مرتبہ مامون الرشید خلیفہ کو کسی شخص نے سخت کلامی سے نصیحت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ نرمی سے کہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تم سے بہتر یعنی حضرت موسیٰ وحضرت ہارون علیہما الصلوۃ والسلام کو میرے سے زیادہ برے یعنی فرعون کی طرف بھیجا تھا تو فرمایا تھا فقولا لہ قولا لینا یعنی تم اس سے نرم گفتگو کرنا کہ شاید وہ نصیحت قبول کرے۔

یاد رکھئے! بیوی کیلئے شوہر کی اطاعت ممکن اور بہت ہی آسان ہو سکتی ہے اگر شوہر صاحب نرم لہجہ سے بات کرنے کے عادی ہو جائیں وہ بیوی جو اپنے شوہر کے مزاج کے موافق نہیں چلتی وہ بیشتر خود ہی غمگین اور افسردہ رہتی ہے، اگر بیوی کو پرمسرت اور خوشگوار ماحول فراہم کر دیا جائے اور ہر بات نرم لہجہ سے کہی جائے تو اکثر عورتیں شوہر کی نہ صرف اطاعت بلکہ اس کے مزاج کے موافق چلنے کی عادی ہو جاتی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہیں۔

یہ نرم لہجہ خدمت، ایثار، محبت، خلوص اور تمام مقدس جذبات بیوی میں پیدا کر سکتا ہے، صداقت، دیانت، شرافت پیدا کرنے کا آسان ذریعہ ہے۔

بڑی سے بڑی تادیبی کارروائی بعض اوقات اتنی مفید نہیں ہوتی جتنا وضاحت کے ساتھ نہایت ہی خوشگوار اور نرم لہجہ میں سمجھا دینے سے خاطر خواہ نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں۔

اسی بات کو غصہ میں چیخ پکار کرکے بھڑاس نکالنے سے یقین جانئے بالکل کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھئے! بیوی اور بچوں کی غلطی پر چیخ پکار، یا غصہ سے منہ میں جھاگ بھر لینا اس برائی یا غلطی کا سدباب نہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا گھر ایسا گھر ہو جہاں خوشیوں اور مسرتوں کے فوارے چھوٹ رہے ہوں۔ جہاں آپ کا مسکراہٹوں سے استقبال کیا جاتا ہو، آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہو، جہاں آپ کو ہمدردی حوصلہ افزائی اور دستگیری کی نعمتیں کھلی آغوش کھلے دل سے مکمل طور پر حاصل ہوں۔

تو براہِ مہربانی آج ہی سے آپ اپنا لہجہ نرم بنایئے اپنی زبان میٹھی بنایئے۔ وقتاً فوقتاً اپنے خاص دوستوں خصوصاً ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے دوستوں کو کہہ دیجئے اگر میرا لہجہ سخت ہو یا میری زبان دل خراش معلوم ہو تو مجھے بعد میں بتا دینا، پھر ان کے بتانے کے بعد اپنی اصلاح کی کوشش کیجئے۔

اپنے گھر کے ایک فرد اور مسلم معاشرہ کے ایک رکن ہونے کی حیثیت سے آپ پر فرض منصبی عائد ہوتا ہے کہ آپ اپنے گھر والوں اور اپنے ماتحتوں کیلئے اپنا لہجہ نہایت ہی پر سکون اور پر مسرت رکھیں۔

یاد رکھئے! مسلسل ناکامیوں اور پریشانیوں سے اپنا لہجہ نہ بدلئے، اپنا مزاج چڑچڑاپن والا نہ بنایئے، حالات تو آدمی پر آتے ہیں کہتے ہیں

دریں دنیا کسے بے غم نباشد   وگر باشد بنی آدم نہ باشد

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس دنیا میں کوئی ایسا نہیں جسے غم نہ پہنچے اگر کوئی بھی ہے تو بنی آدم میں ایسا نہیں جس کو نہ پہنچا ہو۔

لہٰذا ناکامیوں و پریشانیوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اور برے حالات کے اندر آپے سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔ خوش خلقی، مسکراہٹ نرم لہجہ، لداد باہمی، تسامح، چشم پوشی ان جیسے قیمتی جواہرات کو کسی حال میں بھی چھوڑنا ایک مسلمان کی شان کے مناسب نہیں بلکہ کتنا ہی انسان پریشان ہو لیکن نرم لہجہ اور مسکراہٹ اختیار کرنے سے ناکامیوں میں سے کامیابی کی کونپل پھوٹتی ہے پھول کھلتے ہیں پھل نکلتے ہیں یاد رکھئے!

ناکام ہونا کوئی کم قسمتی نہیں ناکامی میں نرم لہجہ اور میٹھی زبان چھوڑ دینا یہ ہے کم قسمتی، ہزاروں ناکامیوں میں گھرے ہوئے انسانوں کو کامیاب ہوتے ہوئے ہم اور آپ سب ہی زندگی میں دیکھتے ہیں۔

جب کسی وقت کوئی بھی کسی بھی کسی قسم کی شکست ناکامی حوصلہ شکنی اپنا سر نکالے تو آپ بشاشت وہمت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیجئے منہ بسور کر نہ بیٹھ جائیں، اس لئے کہ ناکامیوں کو کامیابی میں صبر اور جرات سے بدلتے رہنا ہی اصل کامیابی ہے۔ جس نے ناکامی کا منہ ہی نہ دیکھا ہو وہ شاید کامیابی کی لذت سے پوری طرح شناسا اور واقف نہیں ہو سکتا ناکامی زینہ ہے کامیابی کا۔

جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا"

جسے مرنے سے ذرا بھی خوف نہ ہوگا وہ جینے کی لذت حاصل کر لیتا ہے، اور جس کو ہر وقت مرنے کا خوف سوار رہتا ہے وہ جی تو رہا ہے لیکن مردہ سے بد تر ہے، جس نے ایک مرتبہ نرم لہجہ اور میٹھی زبان والا گر سیکھ لیا شکست کو کامرانی اور شادمانی میں تبدیل کرنے کا طریقہ سیکھ لیا اور ناگوار حالات میں بھی اس پر ہمت کے ساتھ عمل کر کے دکھلایا تو اس کے لئے ہر ناکامی شکستگی بچوں کا ایک کھیل بن جاتی ہے، جس میں سب کھلاڑی مل جل کر باہم مشورہ سے ہر پریشانی کو راحت سمجھنے لگتے ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا، موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں، زندگی دشوار ہو جائے

اس لئے فیصلہ کرلیں آپ زندگی کے کسی شعبہ میں بھی ہوں ہر حال میں نرمی اختیار کریں گے۔

مثل مشہور ہے اس کو اپنے کمرہ کی دیوار پر لکھ کر لگائیں کہ

"گڑ نہ دے تو گڑ جیسی بات تو کرے"

اگر تم کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکو تو کم از کم شیریں کلامی سے تو پیش آؤ۔

اگر شیریں کلامی سے بھی محروم ہو تو دل آزار کلمات کہنے ہی سے باز رہو۔

کوا کس کی دولت چھینتا ہے کوئیل کسی کو کیا دیتی ہے صرف شیریں کلامی کے باعث سب کا دل موہ لیتی ہے۔

اس پر عمل کرنے کیلئے ایک سوچ

صرف ہر شخص اتنا ہی سوچ لے کہ وہ تمام افعال اور الفاظ جو میں بیوی کے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہوں اگر یہی الفاظ کوئی دوسرا شخص مجھ کو کہے یا یہی سلوک کوئی دوسرا میرے ساتھ کرے تو کیا میں اس کے ان الفاظ یا افعال سے رنجیدۂ خاطر تو نہ ہوں گا۔

اگر یہ مشکل ہو تو یہ سوچ لے میں بیوی ہوتی تو میں اپنے لئے کیا پسند کرتی، یہ مختصر سوچ ان شاء اللہ تعالیٰ جاہل سے جاہل انسان کیلئے بھی کسی دوسرے معلم اخلاق کی ضرورت باقی نہیں چھوڑتی اگر اس سوچ کے ساتھ سچے دل سے میٹھی زبان کیلئے دعا مانگی جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم تمام اخلاق فاضلہ کے حامل بن جائیں گے۔

یاد رکھئے زبان میں کوئی ہڈی نہیں لیکن بد زبانی ..... ایسی ہڈیاں پیدا کر دیتی ہیں جس کے لگائے ہوئے زخموں کو عمر بھر بھرا نہیں جا سکتا۔

زبان اپنی حد میں ہے بے شک زباں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بڑھے ایک نقطہ تو پھر زیاں

عربی کے اس شاعر پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے شعر کیا حقیقت ہی کہہ گئے اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے اس شعر کو ہدایت کا ذریعہ بنا دے فرمایا

جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان

نیزوں کے زخم بھرے جاسکتے ہیں لیکن جو زخم زبان سے لگے وہ بھرے نہیں جاتے۔

یاد رکھئے بات چیت کرنے کا سلیقہ بھی ایک بہت بڑا فن ہے، یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ وہ اشخاص جو سب سے زیادہ باتونی ہوتے ہیں، وہی سب سے اچھی گفتگو کرنے والے ہوتے ہیں، دوسروں کی بات کو تحمل اور صبر سے سننا بھی اتنا ہی مشکل ہے جتنا اعلیٰ گفتگو کرنا۔ لہٰذا اگر بیوی کبھی کوئی بات آپ سے کہنا چاہتی ہے تو خاموشی کے ساتھ اس کو سنئے، اس کے دل کے جذبات خیالات احساسات کا بھی خیال رکھئے۔

ایک مسلمان مرد کے اندر یہ ایک ایسا جاذب وصف اور ایک ایسی دلکش خوبی ہے کہ اس سے اچھے سے اچھے اور بڑے سے بڑے لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں کہاوت مشہور ہے کہ "زبان شیریں تو ملک گیری" میٹھی اور شیریں زبان سے تو انسان ہاتھی کو بھی ایک بال سے باندھ سکتا ہے۔

یاد رکھئے! نرم لہجہ اور میٹھی زبان ایک ایسا جادو ہے جو ہمیشہ اپنے سامنے والے پر اثر انداز ہوتا ہے میٹھی زبان عیوب پر پردہ ڈال دیتی ہے ایک دولہا کے اندر دنیا بھر کی خوبیاں ہوں لیکن اگر وہ بد زبان ہو تو اس کی ساری خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے۔

آپ کے نرم لہجے اور میٹھی زبان اختیار کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ آپ کے دور ہونے کے بعد بھی آپ کی کہی ہوئی باتوں کا رس اپنے کانوں میں گھلا ہوا پائے گی آپ کے تسلی والے بول، شفیق انداز میں بات کے طریقے کو یاد کرکے آپ کی آمد کا انتظار کرے گی کہ جو مجھے یوں چاہتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو بھول گئی ان کی ہی یاد مجھ پر غالب آگئی ...... اس کو اپنا منتظر بنائیے اپنے دیر سے آنے پر اس کو اپنے لئے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

فکر مند پایئے، آپ وقت بتا گئے ہوں دن کے اختتام تک آجانے کا اور کبھی آپ کو دیر ہو جائے تو اسکو دن گزارنا مشکل اور بوجھ معلوم ہو اور اس کو گھڑی کی سوئیوں سے شکوہ ہونے لگے کہ مزید انتظار کیوں کر رہی ہیں اس کو اپنے ساتھ اپنے آس پاس کی ہر شے دن کے اختتام کا انتظار کرتی ہوئی لگے وہ یہ محسوس کرے کہ میرے شوہر اب تک نہیں آئے اور دن طویل لگ رہا ہے تو اس کوفت کو ہر چیز محسوس کر رہی ہے باغ اور کیاری میں لگے پھول بھی سورج کو دیکھتے دیکھتے تھک گئے۔ تتلیوں کو بوسے دیتے دیتے بیزار ہونے لگے، ہوا کے جھونکے سے ہلتے ہلتے اکتا گئے تھے۔ ہائے اللہ دن اتنا لمبا ہو گیا کہ اب تک میرے سرتاج گھر نہیں آئے، کب جلدی شام ہو کہ میرے شوہر عافیت کے ساتھ گھر لوٹ آئیں۔

ورنہ آپ کے کسی لمبے سفر پر وہ دو رکعت شکرانے کے پڑھے گی۔ کہ اللہ کا شکر ہے وہ گھر سے دور ہوتے ہیں تو راحت ملتی ہے۔ اور بچے بھی خوش ہوں گے کہ ابا جلدی کسی سفر پر چلے جائیں یا پھر آخرت کے سفر پر ہی روانہ ہو جائیں۔

لہٰذا یاد رکھئے اس سارے خیر کے انجام والے کام کیلئے پہلا قدم آپ کو اٹھانا ہو گا۔ آپ اچھا سلوک اور نرم رویہ اختیار کر کے دیکھیں اس کے فوائد جواباً آپ کو خود ملیں گے۔

بیوی سے مناظرانہ روش کے بجائے داعیانہ اسلوب اختیار کیجئے

ایک اصول یاد رکھئے! دنیا میں بہت ہی کم ایسے رشتے ہوتے ہیں جن میں مزاج کی ہم آہنگی ہوتی ہے، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر بیٹھ جانا اور اسی سوچ کی وجہ سے فیصلہ کر دینا یہ ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔

لہٰذا اپنے پرانے غم بھول جایئے اور نئے سرے سے اپنی زندگی گزارنا سیکھیں اور بیوی کو ہر بات مناظرہ کرتے ہوئے نہ سمجھایئے جب آپ کے ذہن میں بیوی کے متعلق تکلیف دہ چیزیں بیٹھی ہوئی ہوں گی تو غیر محسوس طریقے سے آپ کا انداز

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مناظرہ کا ہو جائے گا۔ اور آپ سمجھیں گے کہ میں سمجھا سمجھا کر تھک گیا مگر یہ میری بات ہی نہیں سنتی تو مانے گی کیا، پھر آپ کسی نہ کسی چیز کا سہارا لیں گے۔

یار میری شادی میری قوم میں ہوتی تو اچھا رہتا............

یار میری شادی فلاں جگہ............ ہوتی تو اچھا رہتا............

کاش میری والدہ یہاں نہ کرتی............ تو اچھا رہتا............

وغیرہ وغیرہ........................

لہٰذا یاد رکھئے! جو بات بھی بیوی کو کہنا چاہے نرمی سے کہئے، داعیانہ لہجے میں کہئے، وہ شوہر بہت ہی کامیاب شوہر ہے جو اپنی بیوی کو اپنا مصلح ہونا سمجھا دے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ اصلاح کیلئے کہہ رہا ہوں، طعنہ دینے کیلئے نہیں، داعی بن کر کہہ رہا ہوں، مناظر بن کر نہیں، گھر بنانے کیلئے کہہ رہا ہوں توڑنے کیلئے نہیں۔

اس کے لئے شوہر کو چاہئے کہ وہ یقینا رکھے کہ دعوت واصلاح کے لئے ہمدردی، خیرخواہی، برداشت بہت ہی اہم چیز ہے۔

شوہر صاحب کو خیال رہے کہ اصلاح کا کام دماغ نچوڑنے، ہڈیاں جلانے، اور ہڈیوں کا گودا گھلانے کا کام ہے، کوئی انبیائے کرام اور مصلحین امت سے پوچھے کہ دعوت انسان کو کس کس زہرہ گداز اور جگر پاش مرحلے سے گزارتی ہے۔

دعوت کے اجزائے ترکیبی میں ضبط نفس، فراخ حوصلگی صبر وثبات قوت برداشت، سلامتی ذہن وفکر اور جگر سوزی، امت کا غم، تہجد میں اٹھ کر دعائیں مانگنا، ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگنا، زبان میں مٹھاس اور نرمی پیدا کرنا وغیرہ امور شامل ہیں۔

یاد رکھئے! داعی شوہر کبھی تھڑدلا نہیں ہوتا، داعی شوہر کبھی بے حوصلہ نہیں ہوتا، داعی شوہر کبھی کم نگاہ نہیں ہوتا، داعی شوہر طالب جاہ نہیں ہوتا، داعی شوہر دعوت دینے کے بعد اور ہر طریقے سے بیوی کو سمجھانے کے بعد نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے داعی شوہر مایوس نہیں ہوتا، بلکہ ہدایت کیلئے مستقل دعائیں مانگتا رہتا ہے، داعی کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

زندگی کا ہر لمحہ پل صراط پر سے گزر کر بسر کرنا ہوتا ہے، ذرا سا افراط اور معمولی سی تفریط داعی کو غیر متوازن بنا کر اپنے مدعو اور مقصد سے بہت دور لے جاتی ہے یاد رکھئے! داعی اپنی منزل کہکشاں سے ہو کر نہیں کانٹوں اور پتھروں سے گزر کر حاصل کرتا ہے۔

جس بیوی کی اصلاح مطلوب ہے اس کو جھنکا نہیں جاتا، جھڑکا نہیں جاتا، اسے ٹوکا نہیں جاتا، اسے طعنے نہیں دیئے جاتے، اسے ذلیل نہیں کیا جاتا، اس سے پرانی غلطیاں یاد نہیں کروائی جاتیں، اسے پاس بٹھایا جاتا ہے، موقع دیکھ کر دلیل اور پیار سے سمجھایا جاتا ہے، اسکے اچھے کاموں پر تعریف کی جاتی ہے۔

یاد رکھئے! قیامت کے روز شوہر کو اسکا اجر تو ضرور ملے گا کہ اس نے اپنے حسن کلام، ذاتی ایثار، اچھے کردار ''قول حسن'' اور ''قول لین'' سے بیوی کو کتنا دیندار بنایا گھریلو زندگی صحیح گزارنے کا طریقہ سکھایا، بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت سکھلائی لیکن اس کا کوئی بدلہ نہیں دیا جائے گا کہ شوہر نے اصلاح کرنے کیلئے اپنے بھڑکیلے مزاج، غصیلے انداز، اور کٹیلے الفاظ سے کتنی مرتبہ بیوی کو دھتکارا اور دور بھگایا تھا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے، آمین غور کیجئے! حضور اکرم ﷺ پر کتنی ذمہ داریاں تھیں، اپنی تمام مصروفیات کے باوجود ایک وقت میں نو یا گیارہ گھروں کو چلا کر دکھایا، اور پوری زندگی میں کہیں آنچ بھی نہ آنے دی۔

کسی وقت کوئی نئے مسلمانوں کا وفد آرہا ہے اسکا استقبال، کسی وقت کہیں سفر کی تیاری، کسی وقت دعوت کیلئے لشکروں اور جماعتوں کو بھیجنا، کسی وقت کسی کی کوئی ذاتی پریشانی، کسی وقت دو مسلمانوں میں صلح کروانا کسی وقت خود سفر میں تشریف لے جانا، کسی وقت اپنی عبادات کا اہتمام ان سب کے باوجود نو گھروں کو چلانا۔

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تسلیماً کثیراً۔

تو ہماری یہ کتنی کم قسمتی ہوگی کہ ہم تھوڑے سے دیندار اور داعی ہو کر ایک گھر کو نہ چلا سکے، ہائے افسوس! ہائے افسوس! آج ہم مسلمانوں سے معاملات والا دین خصوصاً گھریلو زندگی کا دین تو ہم سے اوجھل ہی ہوگیا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو پورے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پورے دین پر سو فیصد عمل کرنے والا اور اسکو پھیلانے والا بنائے آمین یا رب العالمین!

بیوی کی تعریف بھی کرنی چاہیئے:

محترم قارئین حضرات یہ کائناتی حقیقت ہے (یونیورسل ٹروتھ) کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس کی ہرادا دل کو بھاتی ہے' اس کی خامیاں بھی اچھی لگتی ہیں اور اس کی تعریف کرنے کو دل چاہتا ہے اس کی خوبیوں پر زمین آسمان کے قلابے ملانے کی خواہش ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنی بیوی سے خوب محبت کیجئے اور اکثر اس کی تعریف بھی کیجئے تاکہ اس کا حوصلہ بڑھے اور اس کے دل میں بھی آپ کی محبت جڑ پکڑ جائے۔

اسی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے جس کے دل میں یہ احساس ہو کہ یہ بیوی کھانے پکانے کی جو خدمت انجام دے رہی ہے یہ اس کا حسن سلوک اور حسن معاملہ ہے جو وہ میرے ساتھ کر رہی ہے۔ تو وہ اس کے کھانے پکانے کی تعریف کرے گا' اس کی ہمت بندھوائے گا اس کا حوصلہ بڑھائے گا۔

لیکن جو شخص اپنی بیوی کو نوکرانی یا خادمہ سمجھتا ہو کہ اس کو تو یہ کام ضرور انجام دینا ہے' کھانا پکانا اس کا فرض ہے اگر اچھا کھانا پکا رہی ہے تو اس پر اس کی تعریف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایسا شخص کبھی اپنی بیوی کی تعریف نہیں کرے گا اچھے کھانے پکانے پر اور کبھی معاف نہیں کرے گا کسی معمولی کوتاہی پر نمک کی زیادتی یا چینی کی کمی پر ہی گھر میں قیامت صغریٰ برپا کر دیگا اور لمبا چوڑا جھگڑا شروع کر دے گا۔

عورت فطری طور سے نرم دل ہوتی ہے تھوڑی سی تعریف پر پھولے نہیں سماتی آئندہ اسی کام کو (جس کی تعریف ہوئی ہے) اور اچھا کر کے دکھاتی ہے۔ لہٰذا ہر چیز مثبت انداز میں بیوی کو سمجھائے جتنا کام ہوا اس پر اس کی تعریف کریں جو عیب یا کوتاہی باقی رہ گئی اس طرح سمجھائیں کہ آئندہ ایسا نہ ہو اور آج سے ہی معمول بنالیں کہ چھوٹے چھوٹے کام پر بیوی کے چائے پکانے پر پانی کا گلاس پیش کرنے پر اس کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

جزاک اللہ خیراً (اللہ تمہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے) کہئے دل وزبان سے شکر گذار بنئے پھر دیکھئے بیوی بھی آپ کی کیسی قدر دان بنتی ہے دنیا ہی میں حور کا نمونہ آپ کے سامنے آجائے گا ایسے ہی میاں بیوی کا گھر دنیا ہی میں جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

یاد رکھئے! یہ انسانی طبیعت ہے کہ اس کے اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور حوصلہ افزائی کی خواہش زیادہ جب ہی ابھرتی ہے جبکہ اس کی علانیہ حوصلہ شکنی کی جارہی ہو خصوصاً دیورانی' جیٹھانی' نند وغیرہ مسلسل اس کے کاموں میں رخنہ ڈال رہی ہوں اور ذرا ذرا سی بات پر اس کی پکڑ کی جاتی ہو' یہ ایک ظلم کے مترادف ہے؛ جس کام کی ستائش نہیں کی جاتی' اور اس کو شاباش نہیں کہا جاتا' یا ایک لفظ شکریہ کا ادا نہیں کیا جاتا اس کی دل شکنی کی جاتی ہے وہ اکثر ہمت چھوڑ بیٹھتی ہے اور اس کی تمام صلاحیتیں سلب ہو جاتی ہیں۔
بیوی کے کاموں کی تعریف کیجئے اور حوصلہ افزائی کیجئے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو دوسری طرف سے پورا تعاون حاصل ہوگا۔

ایک چھپا ہوا ظلم

ہمارے ہاں گھر کی خاتون والدہ یا بیوی خواہ کتنا ہی عمدگی سے بہتر سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں پھر بھی اس کی دل شکنی یہ کہہ کر کی جاتی ہے کہ یہ تو عورت کے فرائض میں داخل ہے' اگر ہر شوہر اور اس کے بچے یہ سوچیں کہ بیوی یا ماں کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے کپڑے دھو کر' استری کر کے ان کو خوش باش رکھے اور ان کیلئے عمدہ عمدہ کھانا پکا کر کھلا کر ان کو توانا اور تندرست بنا کے رکھے یا وہ یہ سمجھتے رہیں کہ ان کا گھر خود بخود صاف ستھرا ہوتا رہتا ہے۔ تمام کو ڈاکرٹ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

گندگیاں جو وہ پھیلاتے رہتے ہیں لپنے آپ سمٹ کر جھاڑ بٹور لی جاتی ہیں' یا دھلے دھلائے' اجلے اجلے کپڑے خود تیار ہوتے ہیں' اور الماریوں میں سلیقے سے تہہ کئے ہوئے اپنے آپ سجا دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ تمام گھر کی زیبائش ' آرائش ' آرام سب قدرتی طور پر بغیر کس خوش سلیقہ ہنرمند خاتون کے ہاتھ لگائے بغیر انجام پاتے رہتے ہیں تو یہ کفران نعمت کرنے والے ناشکرے انسانوں کی ذہنیت ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے آپ کی اور ہم سب کی حفاظت فرمائیں اس سے خود بھی بچئے اور دوسروں کو بھی بچایئے۔

یاد رکھیئے! یہ عورت ہی ہے جس کی ذات سے تمام امور خانہ داری کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں' اور خاندان کا وجود برقرار رکھا جاتا ہے اگر اس کے حق میں چند حروف شکر گذاری اور احسان مندی کے زبان سے ادا نہ کئے جائیں تو اس کی حوصلہ شکنی ہزاروں فتنوں اور گھریلو بدمزگیوں کا سبب بنتی ہے اسی کو یوں کہہ لیجئے کہ خاندان میں ذہنی امراض کا بھی سبب بنتی ہے۔

آج جو گھروں میں افراتفری اور اداسی کا ماحول نظر آرہا ہے' اس میں اس ناشکری' احسان فراموشی اور حوصلہ شکنی کا کس حد تک عنصر شامل حال ہے آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں۔

اسی طرح اگر آپ کسی محکمہ کے آفیسر ہیں یا معمولی کلرک ہیں اور آپ کی محنت اور کارکردگی کی کوئی نہ تعریف کرتا ہے اور نہ سیدھے منہ بات کرتا ہے' بلکہ حوصلہ شکنی اور رعب ڈالا جاتا ہے تو آپ اس ملازمت کو آسانی سے خیرباد کہہ کر قطع تعلق کر سکتے ہیں لیکن آپ کی شریک حیات' یا آپ کی ماں' آپ کی بے رخی اور آپ کے ناشکرے پن سے دل شکستہ ہوکر کیا اسی طرح آسانی سے آپ سے چھٹکارا حاصل کر سکتی ہے' شاید کبھی نہیں۔

بہرحال! آپ کی بدسلوکی سے بداخلاقی سے' اس احسان فراموشی اور ناشکری سے ان بیچاریوں کو مایوس ہونے سے کون روک سکتا ہے؟

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سچ پوچھئے تو کام کی زیادتی سے بیوی اتنا نہیں تھکتی جتنا حوصلہ شکنی سے تھکتی ہے اس کا سارا جوش ولولہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے' اور اسکے تمام اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ تھکان محسوس کرتی ہے بلکہ اعصابی اور ذہنی مریضہ بن جاتی ہیں اوراس کی زندگی بے مصرف' بے جان کولہو کے بیل کی طرح ہوکر رہ جاتی ہے' للذا آج سے آپ یہ اصول اپنا لیجئے کہ بیوی کے اچھے کاموں کی بھلائیوں کی نیکیوں کی ضرور تعریف کروں گا۔

ازافادات: حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ

بیوی کی نااتفاقی کی وجہ سے تکلیف اٹھانا بھی مجاہدہ ہے

ایک شخص نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جناب کی شفقت بزرگانہ پر بھروسہ کرکے کچھ اپنی دردناک حالت عرض کرتا ہوں۔ بدقسمتی سے میرا عقد جس خاتون سے ہوا ہے وہ اور میں دونوں بالکل متضاد طبیعت کے واقع ہوئے ہیں اس میں نہ میں اپنی شریک قسمت کو الزام دیتا ہوں نہ حقیقتاً ان میں کوئی نقص ہے بلکہ میں ہی ایک انوکھی طبیعت کا شخص ہوں اس مختلف الخیالی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دونوں میں بجائے انس کے ایک ایسی بیگانگی ووحشت کی دیوار کھڑی ہوگئی کہ جو روز بروز مضبوط ہی ہوتی جاتی ہے ان خانگی پیچیدگیوں نے جو میری زندگی اور کاروبار پر برا اثر ڈالا ہے اس کا ضبط تحریر میں آنا تقریباً ناممکن ہے' ایک دائمی افسردگی نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور روز بروز میری زندگی معرض اندیشہ میں ہوتی جاتی ہے۔ میں بچپن سے اپنے مستقبل کو تابناک سمجھتا رہا تھا مگر میرا مستقبل اب بالکل تیرہ وتار (یعنی تاریکی میں) ہوگیا ہے اس مایوسی اور ناامیدی کی حالت نے میری دنیا اور دین' دونوں کو تباہ کر رکھا ہے' کوئی چارہ کار سمجھ میں نہیں آتا۔

جناب بزرگ ہیں' دعا کیجئے' خدا مجھے اس پریشانی سے نجات دے کسی صورت سے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سکون قلب حاصل ہو جائے۔ ۳ سال سے برابر اس عذاب الیم میں مبتلا ہوں، اپنی موت کی آرزو کرتا ہوں مجبور ہو کر یہ قصد کیا ہے کہ دنیا کو چھوڑ کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاؤں مگر کوئی ایسا صاف باطن مجھے نہیں ملتا جو اپنے رنگ میں رنگ لے۔ ارادہ کر رہا ہوں کہ چند روز کیلئے خدمت والا میں حاضر ہو کر حضور کی توجہات سے مستفید ہوں۔

ج ...... آں عزیز کا خط آیا، برخوردار، ماشاء اللہ آپ ایک مستقل باہمت آدمی ہیں، پھر اس قدر بے صبری اور بے استقلالی؟ یہی تو مواقع ہوتے ہیں عزم وہمت کے دیکھنے کے یہاں آنے کو جو لکھا ہے، میرے سر آنکھوں پر 'کرم نماؤ فرود آکہ خانہ خانہ تست' مگر یہ تو سمجھئے کہ جس غرض کے لئے ایسا خیال ہے وہ خود موقوف ہے مجاہدہ پر اور جو ناگواری آپ کو پیش آرہی ہے یہ خود ایک بڑا مجاہدہ ہے اگر آپ کو دوسرے رنگ کی طلب ہے تو اسکے لئے حالت موجودہ میں آپ خوب تیار ہو سکتے ہیں۔ پس برداشت کیجئے پھر موقع پر یہاں آیئے کہ تھوڑی سی تدبیر میں کام بن جائے گا۔ (تربیت السالک حصہ اول، ص ۳۶۸)

بیوی سے محبت بڑھنا علامت تقویٰ ہے

س ...... طبیعت کو اس طرف زیادہ خیال ہو رہا ہے اور جو بات میرے واسطے مفید ہو اس سے مطلع فرما دیجئے گا اور کچھ عرصہ سے بیوی کی طرف محبت زیادہ ہو گئی ہے یہ میرے واسطے کوئی مضر تو نہیں ہے۔

ج ...... عین سنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات نیک دونوں کو عطا فرما دے جب تقویٰ بڑھتا ہے بیوی سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ (تربیت السالک، حصہ اول ص ۵۵۲)

بی بی سے تعلق رکھنا

س ...... بی بی سے تعلق ہے مگر ایسا ہے کہ وبال معلوم ہوتی ہے اکثر گھبراتا ہوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کہ بہت بڑا تعلق اور بھیڑ ہوگئی ہے لیکن اس کے پاس جب رہتا ہوں تو محبت بھی بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے ایک دفعہ بیمار تھی بہت سخت، تو اندر سے جی چاہتا تھا کہ مرجاتی تو نجات ملتی مگر قصداً اس خیال کو دفع کرتا تھا کہ گناہ نہ ہو۔ خیر اچھی ہوگئی۔

ج ...... ہاں ایسا خیال نہ کیا جاوے بعض اوقات یہ خیال حد سے زیادہ نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے۔

س ...... وہ مجھ کو بہت مانتی ہے چونکہ دیندار، تمیز دار، لکھی پڑھی عقلمند بھی ہے اس لئے کلفت زیادہ نہیں ہے، ورنہ خدا جانے کیا ہوتا، بہشتی زیور، تبلیغ دین کل دیکھ چکی اور اس پر حتی الوسع عامل بھی ہے۔

ج ...... بندۂ خدا ایسی نعمت سے، جس کو حدیث میں خیر المتاع فرمایا ہے گھبراتے ہو۔

بی بی سے محبت کا غیر مضر ہونا

س ...... حضرت آج کل میں ایک سخت مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں وہ یہ کہ اپنی بی بی سے زیادہ محبت ہوگئی ہے جس کی وجہ سے معمولات میں حرج واقع ہوتا ہے جس کا علاج ضروری معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ اس محبت کو مائل الی اللہ کر دیا جائے۔ معمولات کو گرتے پڑتے کسی طرح ادا کئے جاتا ہوں اور کبھی ناغہ بھی ہو جاتا ہے جس کی وجہ وہی محبت ہے۔

ج ...... بی بی سے خواہ کتنی ہی محبت ہو مذموم و مضر نہیں، ہاں وہ محبت دین واعمال دین سے مانع نہ ہونا چاہئے، سو یہ امر اختیاری اور متعلق ہمت کے ہے۔

س ...... عرض یہ ہے کہ معمولات بحمد اللہ تعالیٰ بخوبی ادا ہو رہے ہیں۔ ایک بات اکثر خیال میں آتی ہے اسی سے متفکر ہوں کہ دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے وہ یہ کہ اہلیہ کے انتقال کو ساڑھے دس ماہ کا عرصہ ہو گیا مگر ان کا خیال کسی وقت دور نہیں ہوتا جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ سے اس قدر بھی تعلق نہیں کیونکہ حق تعالیٰ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے تعلق کے ہوتے ہوئے غیر اللہ کی مفارقت کا افسوس کیا معنی رکھتا ہے اگر اسی حالت میں موت آگئی تو کس منہ سے حاضری ہوگی چاہئے یہ تھا کہ غیر اللہ سے محض ضابطہ کا تعلق ہوتا اور تعلق قلبی حق تعالیٰ جل شانہ سے ہی ہوتا یہاں اسکا عکس ہے نماز میں اس قدر حضور نہیں ہوتا جس قدر قبرستان میں جی لگتا ہے' مرحومہ کی قبر پر جمعہ کے جمعہ جاتا ہوں وہاں سے واپسی کو دل ہی نہیں چاہتا' ابھی عید کا واقعہ ہے صبح بعد تلاوت مکان سے چلا گیا' راہ میں قبرستان ہے وہاں جاکر بیٹھ گیا پونے سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک بیٹھا رہا' اول تو کچھ پڑھ کر بخشا اس کے بعد خاموش بیٹھا کرتا ہوں' بیٹھ گیا ایک دیوار ہے چھوٹی سی قبر کے پاس اس پر بیٹھ جایا کرتا ہوں اسی پر بیٹھ گیا وہاں اس قدر مستغرق ہوا کہ کسی کے آنے جانے کا بھی پتہ نہیں رہا اور اسکا علم یوں ہوا کہ شام کو حافظ .... صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ تو قبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے کئی آوازیں دیں مگر تو نے کچھ جواب نہیں دیا آخر میں چلا گیا' تجھے تیرے حال پر چھوڑ کر۔ اس کو سن کر اور بھی فکر ہے کہ نماز میں تو آہستہ کی آواز بھی کان میں پڑ جاتی ہے اور قبرستان میں کئی آوازیں دی جاویں اور وہ کان میں بھی نہ پڑیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ خدا کے واسطے خادم کا علاج تجویز فرمائیں' احقر تو بالکل گیا گزرا ہے اسی حالت میں موت آگئی تو کیا ہوگا' اللہ خیر کرے۔

ج ...... حلال محبت میں ایسا انہماک اگر غیر اختیاری ہو جس سے اعمال ضروریہ دینیہ میں خلل نہ آدے ذرا بھی دین میں مضر نہیں نہ اس سے حق تعالیٰ کی محبت میں کمی ہوتی ہے اور راز اس میں یہ ہے کہ یہ محبت طبعی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت عقلی تو یہ دونوں ایک قلب میں جمع ہو سکتی ہیں اور اگر حق تعالیٰ کی محبت قلب میں نہ ہوتی یا کم ہوتی تو اس حالت سے فکر و غم ہی نہ ہوتا۔ بالکل اطمینان رکھیں اگر اس حالت پر موت بھی آگئی تو ذرہ برابر بھی خطرہ نہیں البتہ دوسرے مصالح پر نظر کر کے اگر نکاح کر لیا جاوے تو انفع ہے۔ (تربیت السالک' حصہ اول' ص ۸۴۷)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بیوی کی موت سے صدمہ کا علاج

عرصہ ڈیڑھ دو برس کا گذرا کہ میری ایک بی بی تھی جس سے مجھ کو کمال الفت تھی بلکہ میں اس کا عاشق تھا اس سے اولاد بھی اب تک موجود ہے اور وہ انتقال کر گئی اسکے مرنے کا اس قدر رنج ہے کہ زبان قلم سے بیان نہیں ہو سکتا اتنا عرصہ گذرا اب تک وہی حالت ہے بس مجنون کی تشبیہ کافی نہیں ہے نہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام۔ میرے درود و وظائف بالکل چھوٹ گئے ہیں۔ بمشکل نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں لیکن خشوع و خضوع کا تو نام ہی نہیں ہے اس کے دفیعہ کی بہت سی ترکیبیں کیں لیکن کوئی کارگر نہ ہوئیں۔ میں اس قدر مجبور ہوں کہ میری دین و دنیا دونوں خراب ہو رہے ہیں چنانچہ میں قرض دار ہو گیا جو اسباب میرے پاس تھا وہ رہن ہو چکا' فروخت ہو گیا اور عاقبت کا انجام بھی بہتر نہیں سمجھتا اللہ رحم کرے میں بہت ہی خائف ولرزاں رہتا ہوں مگر مجبور ہوں لہٰذا استدعا ہے کہ حضور دعا کریں کہ مجھے کوئی عورت ملے ویسی ہی یا جو خیال ہے بالکل دفع ہو جائے اور ان دونوں میں جو بہتر ہو میرے لئے وہ آپ کریں اور مجھے بھی کوئی ترکیب تحریر کریں۔

ج ...... السلام علیکم ورحمتہ اللہ دعائے خیر کرتا ہوں نکاح کرنے سے نفع ہو گا اگرچہ ویسی عورت نہ ہو پس اگر کوئی امر مانع قوی نہ ہو تو نکاح کر لینا چاہئے اور جب تک نکاح کا سامان نہ ہو رسالہ تبلیغ دین میں مضمون "زہد و ذم دنیا" کو مطالعہ میں رکھیں۔ (تربیت السالک' حصہ اول' ص ۵۳۴)

فساد بین الزوجین اصل ہے سیکڑوں فساد کی

فرمایا کہ میاں بی بی کا فساد سب فسادوں کی مرغی ہے۔ یعنی سیکڑوں فساد کو پیدا کرتی ہے۔۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۴۶)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بیبیاں حوروں سے افضل ہوں گی

فرمایا کہ جنت میں یہ بیبیاں حوروں سے افضل و اجمل ہوں گی اور اجمل کی طلب نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف نقل اس لئے اپنی بیویوں کے ملنے کے لئے دعا کرنا نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف نقل۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۱۱۸)

بیوی ایک مخلص دوست

یہ مضمون مولانا محمد عبد اللہ صاحب (استاذ دار العلوم کراچی) کا ہے جو بشکریہ "البلاغ" پیش کیا جا رہا ہے تمام بھائیوں سے گذارش ہے کہ ہمیں بھی اور مولانا محمد عبد اللہ صاحب کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اس دعا کرنے سے. آپ کو بھی بہت ہی فائدہ ہو گا۔

میاں بیوی کے تعلق کی دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت اس تعلق کے نازک ہونے کی ہے دوسری حیثیت اس کے گہرے ہونے کی ہے، اگر اس تعلق کی نزاکت کو دیکھا جائے تو شاید اس تعلق سے زیادہ نازک کوئی تعلق نہ ہو۔

پھول کی پنکھڑی اور مکڑی کے جال کی طرح اس میں اتنی نزاکت پائی جاتی ہے کہ برسوں کا تعلق صرف ایک لمحہ میں ختم ہو جاتا ہے، میاں بیوی میں تھوڑی سی تلخ کلامی ہوئی جھگڑا ہوا اور شوہر صاحب نے چھوٹتے ہی طلاق کے تینوں فائر کھول دیئے، لیجئے، قصہ ختم ہوا۔ زندگی بھر کا تعلق ایک لمحہ میں ختم ہو کر رہ گیا سابقہ سارے ایثار اور جذبات و خدمات پر پانی پھیر گیا اب اپنے فعل پر ندامت، شرمندگی ہو رہی ہے۔

لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ بندوق کی گولی نکل جانے کے بعد واپس تو نہیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

لوٹائی جاسکتی۔ طلاق کا فائر کر دیا گیا۔ اب واپس لوٹانا کیسے ممکن ہو؟ اولاد الگ پریشان، بیوی الگ پریشان، شوہر الگ پریشان، اب کیا ہوسکتا ہے؟

یہ تو پہلے سوچنا چاہئے تھا کہ میرے اس فعل کے کیا نتائج نکلیں گے ٹھیک ہے ممکن ہے آپ نے یہ سوچا ہو کہ اب ہمارے تعلقات بہت پرانے ہو چکے ہیں۔ شادی کو کئی سال ہوگئے ہیں اب ہمارے تعلقات بہت مضبوط ہوگئے ہیں۔ شاید طلاق دینے سے بھی وہ متاثر نہ ہوں گے اور اس خیال نے آپ کو طلاق کے معاملہ میں لاپرواہ بنا دیا ہو۔

لیکن بات یہ نہیں ہے، آپ کے تعلقات اب گہرے تو ہو چکے ہیں۔ لیکن اس تعلق کی نزاکت اب بھی باقی ہے۔ اس لئے کہ طلاق اب بھی وہی اثر کرے گی جو شادی کے بعد کے ابتدائی سالوں میں کرتی ہے فرق اتنا آیا کہ اگر شادی کے فوراً بعد یہ قصہ پیش آتا تو آپ کی اولاد گھر اجڑنے کی اس پریشانی میں مبتلا نہ ہوتی۔ اور اب اولاد بھی اس پریشانی میں آپ کے ساتھ شریک ہے، بلکہ اسے دوہری پریشانی اٹھانی پڑتی ہے ایک طرف باپ ہے تو دوسری طرف ماں، وہ کسی کو بھی نہیں چھوڑ سکتے بقول شخصے

دوگونہ عذاب است جان مجنون را

بہرحال! جس طرح سو سال کا بوڑھا کافر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے اسی طرح طلاق کا بول منہ سے نکالنے پر بیوی کتنی بھی پرانی ہو وہ طلاق دینے سے زوجیت سے نکل کر اجنبی بن جائے گی۔

اب دوسری طرف اس تعلق کی گہرائی کو دیکھیں تو اس سے زیادہ گہرائی کسی تعلق میں نظر نہیں آتی، آپ کی جتنی خدمت، جس طرح کی خدمت آپ کی بیوی کر سکتی ہے وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ جتنا وقت گزرتا جائے گا اتنی ہی انسیت بڑھتی چلی جائے گی خدمت کا جذبہ بڑھتا چلا جائے گا۔ تعلقات میں گہرائی آتی چلی جائے گی، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک وعظ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

"مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ سے ایک ذاکر نے شکایت کی کہ حضرت! اب ذکر میں پہلی جیسی لذت نہیں آتی۔ فرمایا تم نے سنا نہیں کہ پرانی جورو اماں ہو جاتی ہے۔"

سبحان اللہ! کیا عجیب مثال دی، حاصل جواب کا وہی ہے کہ یہ لذت نفسانی ہے جس کا جوش کچھ دنوں رہا کرتا ہے، جیسے بیوی کیساتھ جوش محبت چند روز رہتا ہے، اور سال دو سال گزرنے کے بعد وہ پہلا سا جوش نہیں رہتا البتہ انس پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے چنانچہ جس بیوی کے ساتھ صحبت طویلہ رہی ہو اس کی محبت رگ رگ میں سرایت کر جاتی ہے یہی حال ذکر کا ہے کہ زمان طویل کے بعد جوش تو کم ہو جاتا ہے۔ مگر انس بڑھ جاتا ہے۔

پرانی جورو کے اماں ہو جانے پر ایک حکایت یاد آئی، ہندوستان میں ایک کابلی رئیس تھے۔ بڑھاپے میں ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا تو حاکم ضلع ان کی تعزیت کے لئے آیا اور کہا! آغا صاحب! ہم کو آپ کی بی بی کے انتقال کا بہت صدمہ ہے۔ وہ رونے لگے اور کہا! بھائی صاحب! وہ ہمارا بی بی نہ تھا، اماں تھا، ہم کو روٹی کھلاتا تھا، بدن دباتا تھا۔

واقعی بوڑھے کی بیوی تو اماں ہی ہو جاتی ہے، کیونکہ کام کے تو دونوں نہیں بس وہ حال ہوتا ہے۔

لینے دینے کے منہ میں خاک
محبت رکھیں پاک

"اب ان کا تعلق نفسانی غرض کے لئے نہیں ہوتا۔ محض پاک محبت ہوتی ہے۔"

(وعظ تقلیل الطعام ص ۶۸)

ایک واقعہ یاد آیا کہ ایک بڑے میاں نے بڑھاپے میں دوسری شادی کرنے کا ارادہ کیا، پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا، اب ان کی بہو، بیٹوں نے ان کو کوسنا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ اب بڑے میاں کو شادی کی سوجھ رہی ہے آرام سے بیٹھے رہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خدمت کے لئے اور کام کاج کے لئے ہم موجود ہیں پھر شادی کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن انہوں نے کسی کی نہیں سنی اور شادی کر لی۔

کچھ عرصہ کے بعد بیمار پڑ گئے دست، قے اور الٹیاں شروع ہو گئیں، اب دوسرے رشتہ دار تو قریب بھی نہ آتے، خدمت تو کیا کرتے۔ان کی بیوی اس حالت میں بھی ان کی خدمت کرتی، صفائی کرتی، دوا پلاتی اور ہر طرح سے ان کی تیمار داری کرتی۔ اب بڑے میاں کو کہنے کا موقع مل گیا کہ کس وجہ سے تم مجھے شادی کرنے سے روک رہے تھے۔تم لوگوں نے اپنا حال دیکھ لیا۔کسی نے میری تیمار داری اور خدمت نہیں کی۔خدمت کی تو میری بیوی نے کی، اگر میں تمہارے آسرے پر رہتا تو پڑا سڑتا رہتا اور مرجاتا، کوئی پوچھتا بھی نہیں۔

بہرحال! اب دیکھنا یہ ہے کہ بیوی تو آپ کی ہر طرح کی خدمت کرنے کو تیار رہتی ہے افلاس وتنگ دستی، مصیبت وپریشانی اور ضعف وبیماری، ہر حال میں آپ کا ساتھ دیتی ہے لیکن آپ اس کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرتے ہیں اور اسکو کس طرح رکھنا چاہتے ہیں؟

دیکھا یہ جاتا ہے کہ عام طور پر مرد اپنی بیوی کو محکوم بنا کر رکھنا چاہتے ہیں اسکے ساتھ نوکروں اور خادموں جیسا رویہ اختیار کرتے ہیں اور دلیل میں یہ آیت پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ.

اس آیت کا مطلب تو یقیناً یہ ہے کہ بیوی شوہر کی ماتحت ہے۔مگر "ماتحت" کے کئی درجے ہوتے ہیں۔بیوی بھی ماتحت ہے۔اولاد بھی ماتحت ہے۔نوکر اور خادم اور خانساماں بھی ماتحت۔ڈرائیور بھی ماتحت، چوکیدار بھی ماتحت، ماتحتی میں تو سب داخل ہیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ سب کو ایک لکڑی سے ہانکا جائے۔بیوی اگرچہ آپ کی ماتحت ہے لیکن اس کی ماتحتی نوکروں اور خادموں جیسی ماتحتی نہیں بلکہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وہ ماتحت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی رفیقہ حیات اور مخلص و بے تکلف دوست ہے تو اس کیساتھ محض یہ خیال کر کے کہ وہ "ماتحت" ہے نوکروں کا سلوک کرنا شدید غلطی ہے اس طرز عمل کا ایک معمولی اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے ایک مخلص رفیق کے شگفتہ جذبات سے محروم رہ جاتا ہے۔

بعض شوقین طبیعت مردوں کا یہ خیال ہے کہ "گرل فرینڈ" بیوی کے علاوہ کوئی اور ہونی چاہئے اس لئے کہ بیوی کا کام تو امور خانہ داری اور بچے پالنا ہے۔ جبکہ گرل فرینڈ تو دل بہلانے، لطف اندوز ہونے، نفسانی خواہشات پوری کرنے اور سیر و تفریح کے مقامات پر ساتھ چلنے کے لئے رکھی جاتی ہے حالانکہ یہ تمام امور حلال طریقے پر جتنے بہتر انداز میں بیوی انجام دے سکتی ہے، کوئی دوسرا نہیں کر سکتا، اس لئے کہ بیوی سے جو لطف اندوزی اور نفسانی خواہشات کی تکمیل ہوگی وہ آپ کے لئے حلال اور جائز ہوگی۔ ظاہر ہے کہ جو سکون اور چین حلال اور جائز کاموں میں ہے۔ وہ حرام کاموں میں کہاں ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب آپ اپنی بیوی کو صرف بیوی ہی نہ سمجھیں، بلکہ ایک بہترین دوست، رفیقہ حیات بھی خیال کریں پھر اس کے ساتھ تعلق بھی ایسا ہی رکھیں جیسے ایک مخلص دوست کیساتھ رکھا جاتا ہے۔

اب آپ غور کریں کہ آپ اپنے دوستوں پر ویسا رعب جما سکتے ہیں، جیسا نوکروں پر جمایا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا کر کے تو دیکھیں، سارے دوست آپ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ دوستوں کیساتھ نوکروں جیسا برتاؤ کوئی عقل مند انسان نہیں کر سکتا۔ پھر حیرت کی بات ہے کہ ایسا برتاؤ آپ اپنی بیوی کیساتھ کرنا چاہتے ہیں جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دوست نہیں ہو سکتا، تجربہ ہے کہ افلاس و مصیبت میں سب دوست و احباب الگ ہو جاتے ہیں، رشتہ دار بھی چھوڑ دیتے ہیں، مگر بیوی ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہے۔ اسی طرح شادی کے بعد بیماری میں جیسی راحت بیوی سے پہنچتی ہے کسی دوست سے تو کیا پہنچتی بسا اوقات اپنی اولاد سے بھی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نہیں پہنچتی۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیوی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی کار آمد دوست نہیں۔اور اس تعلق کا خاصہ ہے کہ بیوی میں ایک قسم کا ناز بھی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس تعلق کے ساتھ مرد کا اپنی بیوی پر وہ رعب نہیں ہو سکتا۔جو نوکروں پر ہوا کرتا ہے۔لہٰذا ایسا رعب جمانا ہی درست نہیں۔

یہ وہ تعلق ہے جس کی بنیاد پر بعض اوقات ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن بھی ناز میں آکر حضور اقدس ﷺ کے ساتھ برابر کے دوستوں جیسا برتاؤ کرتی تھیں۔حالانکہ حضور اقدس ﷺ کے برابر کون ہو سکتا ہے؟ لیکن آپ ﷺ نے ان پر کبھی رعب نہیں ڈالا۔بلکہ ان کے ساتھ آپ ﷺ کا ایسا برتاؤ تھا کہ جس میں ماتحتی اور دوستی کے دونوں پہلو ملحوظ رہتے تھے۔ماتحتی کے تعلق کا یہ اثر تھا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضور اقدس ﷺ کی کبھی مخالفت نہیں کرتی تھیں۔

آپ کا ادب اور تعظیم اس درجہ کرتی تھیں کہ ان کے دل میں حضور اقدس ﷺ کی عظمت کے برابر کسی کی عظمت نہیں تھی اور دوستی کے تعلق کا یہ اثر تھا کہ بعض اوقات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ پر ناز کرتیں مگر آپ ﷺ کو کبھی ناگوار نہ ہوتا تھا۔

جب واقعہ افک پیش آیا اور منافقین نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا تو حضور اقدس ﷺ بہت دل گیر ہوئے حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا (اس وقت حضرت عائشہ اپنے والد کے گھر پر تھیں)

اے عائشہ اگر تم بالکل بری ہو، تو حق تعالیٰ تمہاری برات ظاہر کر دیں گے اور اگر واقعی تم سے غلطی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ سے توبہ و استغفار کر لو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بات کا بہت رنج ہوا۔انہوں نے عرض کیا کہ: میں نہیں جانتی کہ اس بات کا کیا جواب دوں، اگر میں یہ کہوں کہ میں بالکل بری ہوں اور .... خدا جانتا ہے کہ میں بالکل بری ہوں تو اس کو آپ لوگوں کے دل قبول نہ کریں گے اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اگر میں یہ کہہ دوں کہ: ہاں: مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو اس بات کو آپ فوراً تسلیم کرلیں گے، بس! اس وقت میں وہی بات کہتی ہوں جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمائی تھی:

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ و اللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ

یہ کہہ کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرط غم سے بستر پر لیٹ گئیں اور رونے لگیں، اسی وقت حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہونے کے آثار نمایاں ہوئے اور مکان میں سناٹا چھا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وحی ختم ہو چکی تو پہلی بات جو حضور ﷺ کے منہ سے نکلی وہ یہ تھی کہ

اے عائشہ! خوشخبری سن لو کہ حق تعالیٰ نے تمہاری برات ظاہر کردی۔

پھر آپ نے وہ آیات پڑھ کر سنا دیں جو اس وقت نازل ہوئیں تھیں۔ اس بات کے سنتے ہی سب کو ایسی خوشی ہوئی کہ سارے گھر میں ہر شخص کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہا کی والدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

اے عائشہ! اٹھو، حضور اقدس ﷺ کا شکریہ ادا کرو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔

بخدا! میں آپ ﷺ کے پاس اٹھ کر نہ جاؤں گی اور میں اپنے خدا کے سوا کسی کی حمد نہیں کرتی۔ کیونکہ آپ ﷺ نے تو مجھے آلودہ ہی سمجھ لیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بری کیا"۔ (صحیح البخاری حدیث نمبر ۲۶۶۷ کتاب الشہادات)

اب مردوں کو سمجھنا چاہئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ بات کس بنا پر تھی اس کا منشا وہی ناز تھا جو بیوی کو تعلق دوستی کی وجہ سے شوہر پر ہوتا ہے اور شریعت نے عورتوں کی اس قسم کی باتوں پر جو وہ ناز میں کہہ ڈالیں، کوئی مواخذہ نہیں کیا۔ اگر عورت کو ناز کرنے کا حق نہ ہوتا تو حضور اقدس ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عنہا کو اس بات پر ضرور تنبیہ فرماتے۔ کیونکہ ظاہر میں تو یہ کلمہ بڑا سخت تھا اور یہ احتمال تو ہو ہی نہیں سکتا کہ حضور ﷺ احکام شرعیہ میں کسی کی رعایت فرمائیں۔

بیوی کا شوہر سے وہ تعلق ہے جس میں اتنی بڑی بات کو خدا اور رسول ﷺ نے گوارا کر لیا۔ ورنہ اس بات پر یا تو خود حضور اقدس ﷺ گرفت فرماتے۔ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آیت نازل ہو جاتی۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے حضور ﷺ سے زیادہ خرچ مانگا۔ چونکہ زیادہ مانگنا اور دنیاوی وسعت اور فراخی چاہنا حضور ﷺ کے مزاج کے خلاف تھا۔ اس لئے فوراً آیت نازل ہوئی:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُل لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا.

یعنی آپ ازواج مطہرات سے فرما دیجئے کہ اگر دنیا چاہتی ہو تو اس صورت میں تم میرے پاس نہیں رہ سکتیں۔ آؤ میں تم کو دنیاوی ساز و سامان دیکر بہتر طور پر رخصت کر دوں اور اگر اللہ اور رسول اور آخرت کی طالب ہو تو پھر صبر و شکر کیساتھ اس تنگی کی حالت میں گزارا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک کام کرنے والوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو زیادہ خرچ مانگنے سے تو منع فرمایا اور اس ناز کی بات سے منع نہیں فرمایا، معلوم ہوا کہ ناز کرنے میں اتنی برائی بھی نہیں تھی جتنی خرچ مانگنے میں تھی مگر آج کل فہم اور مزاج ایسے خراب ہو گئے ہیں کہ زیادہ خرچ مانگنے کو تو برا نہیں سمجھتے جو کسی درجہ میں مذموم اور برا بھی ہے اور بیوی کے ناز اور بے تکلفی کو برا سمجھتے ہیں۔ جو ذرا بھی بری بات نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اندر بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بیماری سے شفا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عطا فرمائے، جس کی بنا پر ہر درست بات الٹی معلوم ہوتی ہے جو چیز ناگوار ہونی چاہئے تھی وہ تو گوارا ہے اور جو گوارا ہونی چاہئے تھی وہ ناگوار ہے۔

بعض مرد یہ چاہتے ہیں کہ عورتیں بالکل اس معیار پر مہذب اور شائستہ ہو کر رہیں جس پر ہم چاہتے ہیں' اس لئے جب بیوی سے کوئی طبیعت کے خلاف بات ہو جاتی ہے تو اس پر سخت سزا دی جاتی ہے۔

حالانکہ عورتوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کی طرف سے خلاف طبع امور کو گوارہ کیا جائے۔ حدیث میں ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے پسلی کی طرح اس میں تمہیں ٹیڑ نظر آتی ہے لیکن جس طرح پسلی کو سیدھا کرنا چاہو تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ بالکل اسی طرح عورت کو زبردستی اپنی مرضی کے موافق سیدھا کرنا چاہو گے تو وہ بھی ٹوٹ جائے گی۔ جس سے معلوم ہوا کہ پسلی کا حسن ہی ٹیڑھا ہونا ہے اسی طرح عورت کا حسن ہی اسی ٹیڑھ میں ہے اس سے نفع اٹھانا ہے تو ٹیڑھے پن کے ساتھ نفع اٹھاتے رہو۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ عورتوں میں یہ بات عجیب نہیں کہ وہ تھوڑی سی غیر مہذب اور بے سلیقہ ہوں کیونکہ اکثر غیر مہذب اور بے سلیقہ عورتیں وہی ہوتی ہیں جو سیدھی سادی ہوتی ہیں اور ایسی سیدھی سادی عورتیں خاوند کی بہت تابعدار اور جانثار ہوتی ہیں۔

چنانچہ اگر ایسی کوئی عورت خود بیمار پڑی ہے اور اٹھنے کی بھی طاقت نہیں لیکن اسی حالت میں اگر شوہر بھی بیمار پڑ جائے تو عورت اپنی بیماری کو بھول جاتی ہے اور اپنے شوہر کی خدمت کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے' اب اپنا آرام........' اپنی راحت........ چھوڑ کر ہر وقت اس کی تیمارداری میں مشغول رہتی ہے۔

یہ بات تو عام ہے کہ عورتیں خود کھانا آخر میں کھاتی ہیں۔ پہلے مردوں کو کھلاتی ہیں اور اگر اس وقت اچانک کوئی مہمان آجائے تو اپنا کھانا مہمان کے لئے بھیج دیں گی، اگر وہاں سے کچھ بچ کر واپس آگیا تو کھالیا' ورنہ فاقہ کر لیا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اگر شوہر آدھی رات کو سفر سے واپس آجائے تو یہ وفاشعار عورت اپنا آرام اور اپنی نیند قربان کرکے اسی وقت اس کے لئے کھانا پکائے گی اور اس کی خدمت میں لگ جائے گی۔

بہرحال! عورت تو اپنا سب کچھ مرد پر قربان کر دے اور مرد ہے کہ اس سے بے نیاز ہیں، اس کی خبرگیری نہیں کرتے، عورت نے تھوڑی سی زبان چلا دی۔ بس مارنے اور بدلہ لینے پر اتر آئے اس کی دلداری چھوڑ دی۔ مرد کے لئے یہ طریقہ کسی طرح بھی مناسب نہیں بلکہ اس کی ہ. وقتی خدمات کے صلے میں ان چیزوں کو برداشت کرنا چاہئے۔

ایسے شوقین مزاج مرد ذرا ایمانداری سے بتائیں کہ کیا یہی طرز عمل وہ اپنی اس دوست کے ساتھ کرسکتے ہیں جسے بیوی بنائے بغیر بیوی کا مرتبہ دے رکھا ہے، جو شرعاً جائز نہیں۔ اس کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا ہوگا؟ کیا آپ کبھی اس کو ماریں گے۔ اس پر ڈانٹ ڈپٹ کریں گے؟ ہرگز نہیں اس لئے کہ وہ آپ کی دوست ہے۔ کیا بیوی کا درجہ "گرل فرینڈ" سے بھی کم ہے؟ نہیں۔ بیوی کا مقام "گرل فرینڈ" سے بہت اونچا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسکے ساتھ ایسا رویہ رکھا جاتا ہے۔ گرل فرینڈ بنانا تو ویسے بھی ناجائز اور حرام ہے کسی صورت میں بھی جائز نہیں لیکن تعجب ہے اس شخص پر جس کی بیوی موجود ہے اس کو "گرل فرینڈ" بنانے کی کیا ضرورت ہے، اس کی بیوی ہی اس کی بہترین گرل فرینڈ بن سکتی ہے۔ جس مقصد کے لئے کسی عورت کو "گرل فرینڈ" بنایا جاتا ہے وہ مقصد بیوی بہتر انداز میں حلال طریقے پر پورا کر سکتی ہے بشرطیکہ آپ اپنی نگاہ کی حفاظت کریں اور اپنی بیوی کو اپنے برابر، اپنا دوست اور اپنا ساتھی سمجھیں اس کو محض اپنی ماتحت اور محکومہ اور خادمہ نہ سمجھیں۔

جب آپ اپنی بیوی کو اس کا یہ حق دینے لگیں گے تو یقیناً اس کی محبت وخدمت میں مزید حلاوت پیدا ہو جائے گی اور اگر آپ کو اس سے کوئی شکایت یا رنجش ہوگی بھی تو وہ اس حسن سلوک کے نتیجہ میں خود بخود زائل ہی ہو جائے گی۔ ذرا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اپنی لاپرواہی اور خودساختہ خودداری کے بھنور سے نکل کر تو دیکھئے' اس تعلق کی لطافت ہے کیا؟

ہمارے پاس حضور اقدس ﷺ کا بہترین اسوۂ (نمونہ) موجود ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرتے تھے اور ان سے کس طرح محبت اور شفقت اور دوستانہ انداز میں پیش آتے تھے اور کس طرح ان کی دل بستگی فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

میں ایک سفر میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھی تو پیدل دوڑ میں مقابلہ ہوا' میں جیت گئی اور آگے نکل گئی' اس کے بعد جب میرا جسم بھاری ہو گیا تو (اس زمانے میں بھی ایک دفعہ) ہمارا دوڑ میں مقابلہ ہوا تو آپ جیت گئے اور آگے نکل گئے' اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری اس جیت کا جواب ہو گیا"۔(معارف الحدیث ج ۶ ص ۸۵)

موجودہ تہذیب یافتہ دور میں اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح کی دوڑ لگانا تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے لیکن یہی دوڑ کسی اجنبی کے ساتھ ہو' چاہے وہ اجنبی کوئی بھی ہو اس کو تہذیب کے خلاف نہیں سمجھا جاتا لیکن ہمارے لئے حضور اقدس ﷺ کا اسوۂ موجود ہے۔ ہم اس کو اپنانا باعث فخر خیال کرتے ہیں چاہے موجودہ تہذیب اس کو غیر مہذب حرکت سمجھتی ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ:

بعض اوقات جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی پیتیں تو آپ ﷺ ان کے ہاتھ سے پیالہ لیکر وہیں لب مبارک لگا لیتے جہاں سے انہوں نے پیا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ:

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(بعض اوقات) جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہڈی پر سے گوشت کھاتیں تو آپ ﷺ ان سے ہڈی لیکر وہاں منہ لگاکر کھاتے جہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھایا تھا۔

حضور اقدس ﷺ کے اس محبوبانہ عمل کا ذرا موجودہ تہذیب سے موازنہ تو کیجئے۔ موجودہ تہذیب میں تو دوسرے کے بچے ہوئے پانی کو جھوٹے پانی کا نام دیا جاتا ہے اور اس کے پینے کو پہلے کی بیماری اپنی طرف متعدی ہو جانے کا سبب قرار دیا جاتا ہے اور اس سے نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے حالانکہ یہ ہندوؤں کا طرز عمل ہے' ان کے مذہب میں نیچی اور چھوٹی قوم سے چھوت چھات برتا جاتا ہے۔ ان کی ہر چیز سے دور بھاگا جاتا ہے اور ان کی ذات کو قابل نفرت اور حقارت سمجھا جاتا ہے' یہی آج کی تہذیب کا لازمی حصہ ہے حالانکہ دوسرے کا بچا ہوا پانی اور کھانا اپنے استعمال میں لانا حضور اقدس ﷺ کی سنت ہے اور صرف یہی نہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بچا ہوا پانی پیا یا بچا ہوا کھانا کھایا بلکہ آپ نے ان کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار اس طرح کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جس جگہ اپنا منہ لگاکر پانی پیا تھا' اسی جگہ منہ لگاکر آپ نے بھی پیا اور جس جگہ سے انہوں نے ہڈی پر سے گوشت کھایا' آپ نے اسی جگہ منہ لگاکر گوشت کھایا۔ یہ تو آپ ﷺ کا عمل ہے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔

"لا یفرك مومن مومنة، ان کرہ منہا خلقاً رضی منہا آخر" (صحیح مسلم، کتاب الرضاع حدیث نمبر ۲۶۷۲)

فرمایا کہ ایمان والے شوہر کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت نہیں کرنی چاہئے اگر اس کی کوئی عادت ناپسندیدہ ہوگی' تو دوسری کوئی عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔

یعنی اگر شوہر کو اپنی بیوی کی عادات واطوار میں کوئی بات مرضی کے خلاف اور ناپسندیدہ معلوم ہو اور اچھی نہ لگے تو اس کی وجہ سے اس سے نفرت اور بے تعلقی کا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

رویہ اختیار نہ کرے اور نہ طلاق کے بارے میں سوچے بلکہ اس میں جو خوبیاں ہوں، ان پر نگاہ کرے اور ان کی قدر وقیمت سمجھے۔ یہ مومن شوہر کی صفت ایمان کا تقاضہ اور مومنہ بیوی کے ایمان کا حق ہے۔

اسی بات کو قرآن کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وعاشروهن بالمعروف فان کرهتموهن فعسی ان تکرهوا شیئًا ویجعل الله فیه خیرًا کثیرًا. (سورة النساء) اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزران کیا کرو اور اگر وہ تم کو ناپسند ہو تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اکمل المومنین ایمانا، أحسنهم خلقًا و ألطفهم بأهله.

(سنن الترمذی کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۵۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، مومنین میں کامل ایمان والا شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جو اپنی بیوی پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر کم خیر کم لأهله و أنا خیر کم لأهلی.

(سنن الترمذی کتاب المناقب حدیث نمبر ۳۸۳۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ﷺ نے فرمایا' تم میں سے سب سے زیادہ اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو اور میں تمہارے مقابلے میں اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہوں۔

ان احادیث میں حضور اقدس ﷺ نے انسان کے اچھے اور برے ہونے کا معیار ہی اس کو قرار دے دیا ہے کہ اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو اور جو شخص دوسروں کی نظر میں تو اچھا ہو لیکن اپنی بیوی کے حق میں اچھا نہ ہو' حقیقت میں وہ اچھا نہیں۔

لیکن عام طور پر ایک شوہر اپنی بیوی کی نظر میں اس وقت اچھا بن سکتا ہے جب وہ گھریلو کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائے' اس کے آرام اور راحت کا خیال رکھے اور بچوں کے معاملات اور گھریلو معاملات میں اس کو ساتھ لیکر چلے اور اسکے مشوروں پر بھی عمل کرے اور حدود شریعت کے اندر رہتے ہوئے اس کو اختیار اور آزادی بھی دے۔ بیوی کے ساتھ اس قسم کا رویہ رکھنے سے کوئی شوہر اپنی بیوی کا غلام نہیں بن جائے گا لیکن اس کا دل موہ لے گا اور اس قسم کا رویہ بیوی کا حق بھی ہے' اس لئے کہ وہ رفیقہ حیات بن کر تمہارے گھر آئی ہے' وہ تمہاری راز دار ہے........' وہ تمہاری مخلص دوست ہے........' وہ تمہارے بچوں کی ماں ہے........' وہ تمہارے گھر کی ملکہ ہے........' وہ تمہارے جلوت اور خلوت کی ساتھی ہے........' وہ تمہاری عزت ہے........' وہ تمہارا لباس ہے........' وہ تمہیں گناہوں سے بچانے کا ایک محفوظ قلعہ ہے........' وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے........ وہ تمہاری تھکاوٹ دور کرنے کا سبب ہے........' وہ تمہارا نصف ایمان ہے........ وہ تمہاری نگاہ بد کو نیچا کرنے والی ہے........' وہ افلاس' تنگ دستی' غربت' بیماری' دکھ درد تکلیف میں بھی تمہارا ساتھ دینے والی ہے........ وہ تمہارے تمام کمالات اور تمام عیوب سے واقف ہے........ اور سکون حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے........

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ایمانداری سے بتائیے! جس شخصیت کے آپ کے ساتھ بیسیوں قسم کے تعلقات ہوں۔ وہ ذات اگر اپنے ناز میں آپ سے کوئی بات منوالے تو کیا آپ اس کے غلام بن جائیں گے؟ ہرگز نہیں!

غور کیجئے! اگر آپ کا کوئی گہرا دوست ہو اور وہ آپ سے کسی کام کے لئے کہے تو کیا آپ اس سے انکار کر دیں گے؟

آپ کو انکار کی جرات بھی نہ ہوگی، اس لئے کہ آپ کو دوستی کا بھرم رکھنا ہے، اس کو نبھانا ہے، آپ کو دوستی ختم ہو جانے کا ڈر ہو گا، جب ایک دوست کے ساتھ اس طرح کا رویہ نہیں رکھا جاتا ہے تو کیا بیوی کا درجہ ایک دوست سے بھی کم ہے؟

بیوی کے ساتھ اس قسم کا رویہ اختیار کرنا کہاں تک درست ہے؟

آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو آخری خطبہ دیا تھا جس میں آپ ﷺ نے پوری زندگی کا نچوڑ، تمام احکام اور پوری شریعت کا خلاصہ ذکر فرمایا تھا، اس میں بھی عورتوں کے بارے میں خاص حکم ارشاد فرمایا:

فاتقوا اللہ في النساء، فانکم اخذ تموھن بامان اللہ و استحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ.

لوگو! اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ عقد میں لیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ذریعہ سے ان سے تمتع حلال ہوا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۹۷ طبع قدیمی کتب خانہ)

اس حدیث میں واضح طور پر مردوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ انہیں عورتوں کا جو با اختیار سربراہ بنایا ہے اس سربراہی کو اللہ کے مواخذہ اور محاسبہ سے بے پرواہ ہو کر عورتوں پر استعمال نہ کریں بلکہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈریں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

''اور یاد رکھو کہ تمہارے اور تمہاری بیویوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے مقرر کئے ہوئے ضابطہ نکاح کے مطابق وہ تمہاری بیوی بنی ہے اور تمہارے لئے حلال ہوئی ہے۔ وہ اللہ کی امان میں تمہاری ماتحت اور زیردست بنائی گئی ہیں یعنی بیوی بن جانے کے بعد ان کو اللہ کی امان اور پناہ حاصل ہے۔ اگر تم ان کے ساتھ ظلم کروگے تو اللہ کی دی ہوئی امان کو توڑوگے اور اسکے مجرم ہوگے''۔

ایک اور حدیث میں ہے

عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، لا تستقیم لك المرأة علی خلیقة واحدة انما هی کالضلع- ان تقیمها کسرتها وان ترکتها تستمتع بها وفیها أود.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا' عورت کبھی ایک خصلت اور عادت پر برقرار نہیں رہ سکتی' وہ پسلی کی طرح ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہوگے تو تم اس کو توڑدوگے۔ اور اگر تم اس کو چھوڑدوگے تو تم اس کے ٹیڑھے پن ہی کی حالت میں اس سے فائدہ اٹھاسکوگے۔

یعنی عورت کے اندر جو ٹیڑھا پن ہے' وہ پیدائشی اور فطری ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ اوپر کی پسلی سے پیدا کی گئی ہے لہٰذا اس ٹیڑھے پن کو ختم کرنا تمہارے اختیار سے باہر ہے ہاں!

اگر تم اس سے نفع اٹھانا چاہتے ہو تو پھر اس کے ٹیڑھے پن سے تعرض ہی مت کرو اور اگر اسکے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹیڑھا پن تو ختم نہیں ہوگا البتہ طلاق کی نوبت آجائے گی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

لہٰذا اگر بیوی تیز مزاج ہے، زبان دراز ہے۔ بات بات پر ضد کرتی ہے تو اس کا یہ طریقہ نہیں کہ آپ اس کے مقابلہ پر ڈٹ جائیں بلکہ صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے پہلے اس کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ اگر اس کی سمجھ میں آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیں۔ گھر کے ماحول کو پرسکون بنانے کا صرف اور صرف یہی طریقہ ہے جو حضور اقدس ﷺ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا، اب اگر کوئی اس طریقے کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرے گا تو وہ سکون کی زندگی حاصل نہیں کر سکے گا۔ (ماخوذ از بشکریہ "البلاغ")

کیوں؟ .... کیا؟ .... سے بچیئے

ایک اہم بات جس کی طرف توجہ دلانا، انتہائی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بعض گھروں میں بیوی اور شوہر کے درمیان جو کشیدگی رہتی ہے اور طول پکڑتی جاتی ہے اس کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب بیوی کے ذاتی معمولات یا خانگی امور سے متعلق ایسے مراحل جن کو بیوی ہی خوش اسلوبی سے نباہتی ہے ان میں شوہر کی بے موقع مداخلت یا بات بات پر کیوں؟ ...... کیا؟ ...... کیسے؟ .... کہاں؟ .... کب؟ ......

(WHY? .... WHAT?..... WHEN?..... HOW?...... WHERE?)

والے جملوں کی بھرمار کا ہونا ہے، جو بیوی کو انتہائی ضیق (تکلیف) میں مبتلا کرتے ہیں اور پھر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی منہ پھٹ، بد زبان اور زبان دراز ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ ذہن کا وہ چڑچڑاپن ہے جو شوہر کی طرف سے بے تکے سوالات کی بھرمار سے پیدا ہوا ....

آخر شوہر صاحبان یہ کیوں نہیں سوچتے کہ وہ تو دفتر جاکر بھی پنکھے کے نیچے رہتے ہیں اور یہ بے چاری عورت گھر میں ہوتے ہوئے بھی چولہے کی تپش میں رہتی ہے گھر کی صفائی، کھانے کی تیاری، بچوں کو صاف ستھرا رکھنا، چھوٹا بچہ کہیں چوٹ نہ لگا بیٹھے اس کا دھیان

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

رکھنا، گھر میں کام کاج کیلئے اگر کوئی ماسی یا بوا آتی ہے تو اس سے مغز ماری کرنا، دروازے پر آنے والوں کو جواب، ٹیلی فون سننا، اسکول یا مدرسہ سے آئے ہوئے بچوں کے ناز نخرے اٹھانا فوری طور پر انہیں کھانے پینے کی کوئی چیز دینا، خود شوہر صاحب ہی کے کسی تازہ فون پر ملے ہوئے آڈر پر عمل کرنا (مثلاً یہ کہ میں شام ۷ بجے تک گھر آؤں گا اور فلاں کپڑے پر استری کر کے رکھ لینا گھر آتے ہی تیار ہو کر فوراً کہیں جانا ہے وغیرہ) مذکورہ بالا اور اس جیسی بیسیوں مصروفیات اور الجھنوں میں گھری ہوئی بیوی اور ہر ہر بچے اور شوہر کا الگ الگ کام کرنے والی پر کیوں؟ .... کیا............؟ کیسے............؟ کب............؟ کس لئے............؟ کی بوچھاڑ ہوگی تو وہ لازماً اکتائے گی۔ اگر ساس نند گھر میں رہتی ہیں تو کبھی ان کی طرف سے بھی آپ کی بیوی کو کسی نامناسب بات کو سہنا پڑتا ہے۔ پھر دل کے بوجھ سمیت سارے کام پورے کرنا..... اور پھر ساس صاحبہ کی طرف سے یہ ڈراوا کہ منہ سیدھا رکھو، چہرہ پھولا ہوا کیوں ہے اور اس کے علاوہ نند صاحبہ کی تحقیقات کہ مثلاً آج بھائی جان کے آنے سے پہلے بھابھی صاحبہ کہاں جانے کیلئے تیار ہوئی بیٹھی ہیں، کیا بھائی جان نے فون پر پہلے سے بتا دیا ہے کہ آج کہیں باہر ضیافت میں جانا ہے، یا اسی طرح دیورانی اور جیٹھانی کی طرف سے کسی بات پر ناراضگی کی کوفت الگ...... آپ خود ہی ٹھنڈے دل سے غور کریں.....

" یہ کام کیوں نہیں کیا؟ یہ کیسے ہوا؟ کھانا کب ملے گا؟ بچے کو کیا ہوا؟ وغیرہ سوالات کی بوچھاڑ اس پر نہ فرمائیں۔ کیونکہ اتنی چیزوں کو برداشت کرتی رہے گی اور منتظر ہوگی کہ جو اس کا اصل ہمدرد، اور غم خوار ہے وہ آکر کچھ میٹھے بول بولے جس سے یہ تمام غم زائل ہوں..... وہی شوہر آتے ہی کیوں کیا کب کیسے، کہاں.... کون کی بمباری کر دے تو اس عورت پر کیا گزرے گی......

یہ آپ کو ہم بتاتے ہیں کہ نتیجہ کیا ہوگا؟

(۱) اگر بالکل مکمل تحمل اور برداشت والی ہے تو خود کو اور گھوٹ لے گی مگر پھر مالک الملک سے اپنی فریاد کرے گی کلیجہ یا دل پر ہاتھ رکھ کر آنسوؤں کی بہتی ہوئی لڑیوں کے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ساتھ آسمان کی طرف صرف ایک دفعہ بے بسی سے اس کا دیکھ لینا ہی جناب والا کی بربادیوں اور بے چینیوں کا سامان کر دے گا۔

(۲) یا ان اذیتوں سے جب دل پک جائے گا تو پاس ادب میں آنجناب کو تو کچھ نہ کہے گی مگر معصوم بچوں پر ڈانٹ یا مار کی صورت میں اپنا غصہ اتارے گی۔

(۳) برداشت کا مادہ اگر نہیں ہے یا کم ہے یا بات ہی برداشت سے باہر ہے تو چار و ناچار..... پلٹ کر آپ ہی کو جواب دینا شروع کر دیگی پھر آپ اس کی بد زبانی کا ڈھنڈورا تو پیٹیں گے اپنی زیادتیوں کو پھر بھی نہیں سوچیں گے ' اس ضمن میں اگر آپ اس مٹک مٹک سے جان چھڑانے کیلئے اپنے بھائیوں یا دوستوں یا اپنی والدہ اور بہنوں سے مشورہ کریں گے ' تو وہ سب بھی بالعموم آپ کی بیوی ہی کو قصوروار ٹھہرائیں گے اصل وجہ پر اور آپ کے دارو گیر کرنے والے شاہانہ مزاج پر یا مزاج کی تیزی پر کسی روشن دماغ کا دھیان نہیں جائے گا۔

اس کا مزید نقصان یہ ہو گا کہ آپ اپنی بیوی کے اعمال اور احوال کو اور زیادہ ناقدانہ نظر سے جانچیں گے اور برائی ڈھونڈنے پر آؤ تو نظر آتی ہی ہے ' لہٰذا وہ بیوی آپ کی نظر میں بد سے بد تر ' زبان دراز ' غیر تربیت یافتہ غیر سلیقہ شعار اور نہ جانے کیا کیا ہوگی اور یہی چیز کبھی کبھار مزید بڑے فساد اور خدانہ کرے چھوٹ چھٹاؤ تک کا باعث بن جاتی ہے ' کیونکہ جب برا کہنے کی ٹھان لی اور بے چاری میں واقعی کوئی بڑی برائی نظر نہیں آئی تو بعض چھوٹی سوچ کے شوہر پھر بیوی کی ناک ' قد ' آنکھوں ' آواز ' ہنسنے کے انداز ' بدن کی وضع وغیرہ پر طعنہ دے کر اس کو مزید اذیت پہنچاتے ہیں اور بات کبھی یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ بھی کہہ دیتی ہے کہ میں اتنی بری ہوں تو کیوں رکھا ہے ٹھیک ہے ایک طرف بات کر لو میں بھی اب روز بروز کی یہ رسوائی اور دل آزاری برداشت نہیں کر سکتی میں بھی برتن مانجھ کر یا سلائی کر کے اپنی اور بچوں کی دو روٹیاں نکال لوں گی۔ الحمد للہ میرے والد پر میری دو روٹیاں بوجھ نہیں بنیں گی۔

دیکھا آپ نے بات کہاں سے کہاں پہنچی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(۴) یا پھر آپ کی بے وزن باتوں پر اس کو جو غصہ آتا ہو گا اس کا اظہار وہ آپ کے بجائے، آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی والدہ اور بہنوں کے سامنے کرے گی اور خود یہ بھی ایک مستقل وجہ بن جائے گی فساد کی کیوں کہ پھر آپ کی ماں آپ کے آتے ہی آپ کے سامنے آپ کی بیوی کے غلط رویئے اور تیز زبانی کی شکایت کرے گی۔ اور ظاہر ہے کہ عورتوں کو اس پر کہاں چین آتا ہے کہ جتنی بات ہوتی ہے (اگر بغرض اصلاح کسی کو بتانی بھی ہے) تو اتنی ہی بتانے پر اکتفا کریں بلکہ مرچ مسالہ لگا کر یا کسی کی کہی ہوئی ہلکی بات کا خود کوئی بہت بھاری غلط مطلب بنا کر پیش کرنے میں تو یہ اپنی مثال آپ ہیں۔ لہٰذا جھگڑے پر جھگڑا بڑھتا جاتا ہے اور آپ اگر ذرا سوچ سے کام لیتے اور اپنا محاسبہ کرتے اور اپنا رویہ درست رکھتے اور خندہ پیشانی سے بیوی سے ملتے اور اپنے روکھے پن کی وجہ سے بیوی کا دل خراب نہ کرتے تو یہاں تک بات بالکل نہ پہنچتی۔

(۵) جب وہ آپ کو ہمدرد نہ پائے گی تو آخر دل کا غبار کہیں تو نکالے گی پھر وہ سہیلیوں کو فون کر کے سارے قصے جھگڑے سنائے گی، بہانے بہانے میکے رہنے جائے گی اور وہاں تفصیل سے اصل بات اور مرچ مسالہ سمیت پوری شکایتوں کی پلیٹ بھر کر پیش کرے گی اور مثل تو مشہور ہی ہے کہ ہونٹوں نکلی کوٹھوں چڑھی، بس پھر جب چاروں طرف تذکرے مشہور ہوں گے کہ مثلاً زلیخا کو ظالم شوہر چالباز ساس، جھگڑالو نند ملی ہے تو آپ خود بتایئے یہ جو ڈھول پٹ رہا ہے اور اسکی ایک جانب آنجناب خود ہی ہیں۔ اور ستم در ستم یہ کہ پھر اس دل جلی عورت کو اس کی ناتجربہ کار والدہ اور خالہ یا بھڑکانے والی سہیلیاں اسی جیسی عقل والی بہنیں غلط مشورہ دیں گی کہ باجی تم بھی نہ دبنا، ڈٹی رہو جیت تمہاری ہی ہوگی کمزور مت پڑنا، اٹل رہنا، معافی بالکل مت مانگنا، تو یہ بے چاری ان کے غلط مشورے قبول کر کے کوئی ایسا برا قدم اٹھائے گی کہ گھر بسانے کی رہی سہی امید سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گی۔ لہٰذا یاد رکھئے کہ!

آپ کی مستقل زیادتیوں یا نامناسب طرز عمل سے اور گھر میں آتے ہی اس طرح ہر ہر معاملہ کی تفتیش کرنا جیسے تھانیدار مجرم سے پوچھتا ہے اور اپنے کاروباری ناہموار

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

حالات یا ملازمت نہ ملنے یا کمپنی کے بڑوں کی طرف سے کسی زیادتی یا بار بار ڈانٹ سننے پر آنے والا غصہ جو آپ بیوی پر اتاریں گے تو اس کا نقصان یہ ہو گا کہ اگر وہ دین کے اعتبار سے جاہل ہے تو وہ تنگ آکر کاہنوں، جعلی پیروں، نجومیوں، فال نکالنے والوں، دست شناس، کالے علم والے وغیرہ کے چکروں میں پڑے گی کہ کسی طرح تو گھریلو سکون میسر آجائے، شوہر اپنا ہو جائے، یا ساس نندوں کی جھگڑوں سے آزادی ملے، ان بے دین جادوگروں اور شرکیہ کفریہ تعویذ دینے والوں کے ہتھے چڑھ کر وہ بے چاری بے وقوف اپنی دنیا تو برباد کرے گی ہی اللہ نہ کرے، اگر اس حالت میں موت آگئی اور شرک سے توبہ نہ کی تو آخرت میں نجات کے بھی لالے پڑ جائیں گے۔

لہٰذا میرے محترم بھائی کسی مسلمان بیوی کے شوہر صاحب اللہ کے واسطے اپنے اوپر اور اپنی آنے والی نئی نسل پر بھی رحم کھایئے، ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ ان سارے نقصانات سے بچنے اور بچانے کی اصل تدبیر تو آپ کے ہی پاس ہے اور یہ ہے کہ آپ اپنا طرز عمل اور طرز بیان بدل لیں..... ہر وقت کی کیوں کیا سے پرہیز کریں، دن بھر کام کاج میں لگی ہوئی بیوی کو پریشان نہ کریں اس کو اپنے سے دور نہ کریں..... وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر ایک آپ کے نام پر آئی ہے، آپ اپنے غلط رویہ سے اپنے اور اس کے درمیان کیوں نفرت کی دیوار کھڑی کرتے ہیں..... لہٰذا خدارا ہماری ان گزارشات پر عمل کریں، اور اس کے بہترین ثمرات کا مشاہدہ کریں۔

اگر یہ کوتاہیاں آپ کی بہن یا بیٹی میں ہوتیں..........

اگر آپ اس سارے معاملے کو اس زاویہ سے دیکھیں کہ یہ جتنی کوتاہیاں آپ کو اپنی شریک حیات میں نظر آرہی ہیں اور ان کی بنیاد پر آپ اس کو بدسلیقہ، غیر تربیت یافتہ وغیرہ کے القاب سے نواز رہے ہیں یہی سب حرکات آپ کی ہمشیرہ صاحبہ سے صادر ہوتیں اور سمدھیانے سے ان کی شکایتوں کے فون آپ کی والدہ کے پاس آتے اور وہاں سے مرد آتے آپ سے مذاکرے ہوتے آپ سے کہا جاتا کہ بھئی گھر کی عورتوں کے ذریعے بچی کی

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ماں اور خالہ وغیرہ کے ذریعے بچی کو سمجھائیں کہ اپنا رویہ درست کرے یا آپ کی بیٹی ہوتی تو کہا جاتا کہ جناب پرورش اور تربیت ایسی کرنی چاہئے کہ پرائے گھر جائے تو رسوائی نہ ہو' اس کی عزت آپ کے سارے خاندان کی عزت ہے اور اس کی غلط روش سے آپ سب کی رسوائی کا بیج پڑرہا ہے وغیرہ۔

تو سچ بتائیں آپ کو ان آنے والوں کا آنا ہی کھلتا ہوگا یا نہیں؟ کہ یہ بھی کوئی موضوع ہے ملاقات کا آخر بچی ہی تو ہے ناتجربہ کار ہے نئے نئے گھر میں گئی ہے دل لگتے لگتے بھی عرصہ لگتا ہے ضروری تھوڑی ہے کہ پہلے روز سے سسرال کے رنگ میں رنگ جائے۔ اس کے میاں صاحب بڑے شہزادے معلوم ہوتے ہیں کہ ناک پر مکھی بھی نہیں بیٹھنے دیتے میری پیاری بہن یا میری پیاری بیٹی کی شکایتیں میری گود میں شمار کر رہے ہیں۔اسی لئے رخصتی کے وقت بلک بلک کر رو رہی تھی۔

شاید دل کو خبر ہوگئی تھی کہ کیسے ناقدروں سے واسطہ پڑے گا...... میری بہن تو لاکھوں میں ایک ہے وغیرہ وغیرہ آپ خدا لگتی کہیئے گا کیا یہی سب کچھ جو ہم نے حوالہ قلم کیا ہے ہر ہر عنوان سے غور و معذرت کی مستقل دیواریں کھڑی کر دیں گے۔

تو یہ عقل جناب کی وہاں کام کیوں نہیں کرتی جہاں ہونا چاہئے .... اسکے لئے یہ اعذار (عذر کی جمع) جناب کے ذہن میں کیوں نہیں آتے کہ ابھی نئی نئی آئی ہے پہلے روز ہی سے ہمارے رنگ میں کیسے رنگ جائے گی' اس سے معمولی بھول چوک ہوئی ہے وغیرہ.......

اور بہن بیٹی کو بھی چھوڑیں ذرا سوچیں کہ آپ جو دنیا کی ساری خوبیاں اپنی زوجہ میں دیکھنا چاہ رہے ہیں اور اسکا کردار ساری کوتاہیوں سے مبرا دیکھنے کے متمنی ہیں کچھ وقت ذرا یہ سوچنے کیلئے نکال لیں کہ جس نے آپ کو بیٹی دی ہے اگر وہ بھی اور پوری دنیا میں بسنے والی لڑکیوں کے باپ اپنے ہونے والے داماد کیلئے کوئی ایسا معیار ذہن میں مقرر کر لیتے کہ لڑکے کا نسب تو حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہو اور تقویٰ اور اخلاق میں وہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہو اور علم میں اگر وہ دینی ہے تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

اور اگر دنیوی ہے تو کم از کم بو علی سینا جیسا تو ہو ہی اور سلطنت تو ہارون رشید جیسی اور فتوحات سکندر اعظم جیسی ہونی چاہیے۔

تو ذرا فرمایئے گا کہ آپ محترم کسی کے داماد بن سکتے تھے تو پھر کسی باپ نے اپنے دل کا ٹکڑا آپ کی جھولی میں ڈال دیا ہے تو صاحب جناب کی طبیعت اس قدر تنقید والی کیوں ہو گئی ہے وہ کوئی واقعی برائی بھی کرے تو اس کو پھیلایا جاتا ہے اور اچھائی کر کے ختم بھی ہو جائے تب بھی تنقیدی چشمہ لگا کر اس کو دیکھا جاتا ہے اور اچھائی میں کیڑے نکالے جاتے ہیں اگر اس سے کوئی معمولی غلطی بھی سرزد ہو جائے تو گھر میں عدالت کا سماں ہوتا ہے ساس سسر تو قاضی بن کر بیٹھ جاتے ہیں اور بھاوج اور بڑی نندیں وکیل بنتی ہیں اور گھر کی ماسی اور چھوٹی نندیں گواہ بن جاتیں ہیں پھر اس کی معمولی غلطی کو ناقابل معافی جرم قرار دے کر سینکڑوں طعنے اور دل چھلنی کرنے والے زخم سزا کے طور پر دیئے اور لگائے جاتے ہیں اس پر بس نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ساتھ اس معصوم کے ماں باپ، بھائی بہن حتیٰ کہ پورے خاندان کو بھی نشانہ بنایا جاتا ہے۔

ہم نے آپ کے سامنے دونوں نکتے لکھ دیئے ہیں ایک یہ کہ یہی غلطیاں جن کی وجہ سے آپ اپنی بیوی سے راضی نہیں آپ کی بہن یا بیٹی سے صادر ہوتیں تو آپ شکوہ شکایات کرنے والوں کے متعلق کیا رائے .... قائم کرتے۔

دوسرے یہ کہ آپ اپنے متعلق اس رخ سے سوچ لیں کہ آپ کے بارے میں کوئی بہترین دینی اور دنیوی صفات سے بھرپور شخصیت کا حامل ہونے کا گمان کرے اور پھر آپ اس معیار پر جب پورے نہ اتریں اور وہ بات بات پر نکتہ چینی کر کے آپ کا جینا دوبھر کر دے تو آپ اس وقت نقاد کے بارے میں کیا سوچیں گے فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔

اور ہاں آپ تو بااختیار ہونے کے نام پر شاید کچھ مداوا، تدارک اس کا کر بھی لیں لیکن جو بے چاری آپ کے تابع ہے وہ کس سے دل کا غم کہے گی یہی ایک وجہ ہے ان وجہوں میں سے جو آج کل عورتیں وقت سے پہلے بوڑھی معلوم ہوتی ہیں اور شوگر اور السر اور دل کی بیماریاں ان کے وجود میں جڑ پکڑتی ہیں کہ وہ اندر ہی اندر گھٹتی رہتی ہیں۔

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خدارا ایسا نہ کریں اس آنے والی کی صلاحتیں اجاگر ہونے دیں اس کے اندر کی خوبیوں کو نکھرنے کا موقع دیں اس کی گود آپ کے بچوں کی تربیت کرنے والی پہلی تربیت گاہ ہوگی اس بنیاد ہی کو آپ کیوں خراب کر رہے ہیں کیا اس سے آپ کی بڑائی ظاہر ہوگی۔کیا کسی بے دین دوست نے کہہ دیا ہے کہ تو تو بیوی کا غلام بنے گا یا آپ کی والدہ یا ہمشیرہ صاحبہ نے طعنہ کے طور پر آپکو ''جورو کا غلام'' کہہ دیا ہے۔اور آپ جناب دھما چوکڑی مچا کر ببانگ دہل سب کو ایسے عمل سے بتا رہے ہیں کہ نہیں۔

''میں غلام نہیں چوہدری ہوں'' دیکھو کیسا کسی کی گودوں میں پروان چڑھی دل میں آرزوؤں لیکر آئی ہوئی کو پاؤں کی جوتی بنا کر رکھا ہے 'کیسا اس کو دبا کر رکھا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو یہ طرز عمل بھی قابل ترک ہے ورنہ یہ گاڑی دیر تک نہیں چلنے والی۔

آپ سارے پہلوؤں پر غور کر کے صحیح فیصلہ کریں اور پھر راہ متعین کریں کہ کیا کرنا ہے اور برائے مہربانی اس کی غلطیوں اور عیوب کو یہ سمجھ کر کہ ابھی نئی آئی ہے در گزر کریں آہستہ آہستہ یہ عیب ختم ہو جائیں گے تسامح اور چشم پوشی والا معاملہ کریں اور جس طرح اگر آپ کی بہن یا بیٹی میں یہ کوتاہیاں ہوتیں تو آپ اپنے بہنوئی اور داماد کو یہی ترغیب دیتے کہ آہستہ آہستہ اصلاح ہو جائے گی اس طرح اپنے دل کو بھی سمجھائیں اور اس کے لئے اصلاحی خطبات (مواعظ حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم) کا مطالعہ کریں اور ماہر علماء کرام و تجربہ کار مفتیوں سے رابطہ رکھیں۔

دکان بند کرنے کے ساتھ دکان کی فکروں کو بھی تالا لگا دیجئے

بسا اوقات بعض خوش قسمت لوگ اس بات کے عادی ہوتے ہیں کہ شام کو دکان ..... دفتر..... اسکول .... مطب .... وغیرہ بند کرنے کے ساتھ ان کی فکروں کو بھی بند کر دیتے ہیں کہ جو باقی کام رہ گئے ہیں وہ ان شاء اللہ کل صبح جا کر دیکھ لیں گے 'لیکن بعض مرد وہاں کی فکریں وہاں ہونے والی ذہنی پریشانی اور وہاں کی فضا کی چخ چخ کا بوجھ یا نقصان اور کسی قسم کے کئے گئے معاملے کی پریشانی اور اس کے نتیجے میں ملنے والی رقم میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

رکاوٹ وغیرہ کے سارے بوجھوں کا مزید گھٹا باندھ کر اور چہرہ بنا کر جھنک پٹک کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ بیوی سارے دن کی تھکی ماری۔ شوہر صاحب کی پسند کے پکوان تیار کر کے خود کو اور بچوں کو صاف ستھرا کر کے گھر کو سنوار کر اور سب سے بڑھ کر چہرہ پر خوشی کے اثرات صرف اور صرف آپ کے استقبال کی خاطر سجا کر آپ کی آمد کی منتظر تھی اور آپ نے آتے ہی ہلاکو خان اور چنگیز خان بن کر دکھانا شروع کر دیا تو ان سب پر کیا گزرے گی۔ وہ آپ کا بگڑا ہوا رویہ دیکھ کر اپنی کوئی معمولی فرمائش کرنا تو درکنار...... آپ ہی سے متعلق کوئی خوشخبری دیتے ہوئے بھی ڈرہیں گے۔ لہٰذا برائے مہربانی دکان بند کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں کی فکریں بھی بند کر دیجئے۔ مسلمان کی تو شان یہ ہونی چاہئے کہ اللہ پاک کے ہر فیصلے پر راضی ہو چاہے کاروبار خوب چل رہا ہو یا کوئی رکاوٹ یا نامناسب حالات سامنے آرہے ہوں ہر حال میں راضی رہے اور دعائیں مانگتا رہے۔

اگرچہ اس نوع کے حالات کا طبعی اثر ہوتا تو ہے مگر اسکا مطلب یہ نہیں کہ اس کا نزلہ ملازموں پر یا بیوی بچوں پر گرے اور وہ آپ کے رویے کی وجہ سے آپ سے دور دور رہیں آپ ہر حال میں اپنے آپ کو مسکرانے کا عادی بنائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو جو بھی دیکھے گا وہ بھی بشاشت محسوس کرے گا۔ اسلئے یہ خوشگوار زندگی گزارنے کیلئے اس اصول پر خود بھی عمل کیجئے اور کروایئے کہ دکان بند کرنے کے ساتھ ساتھ دکان کی فکروں کو بھی بند کر دیجئے۔

کسی کا غصہ کسی پر نہ اتاریں

آپ خود اس پر غور فرمائیں کہ مثلاً کسی شعبے میں یا کسی ادارے میں آپ کی رائے کے موافق فیصلہ نہ ہوا' یا ملازموں نے آپ کی بات نہ مانی' یا آپ ملازم ہیں آپ کی تنخواہ نہیں بڑھائی گئی یا کسی کوتاہی کی بنا پر مراعات واپس لے لی گئیں تو ان سب باتوں پر دل دکھنا تو فطری بات ہے لیکن انصاف سے بتایئے کہ کیا یہ سنگ دلی نہیں یا بزدلی کی دلیل نہیں کہ ان متعلقہ افراد سے تو کھل کر اپنی بات نہ کر سکے اور گھر آکر ان بے بس ماتحتوں پر وہاں والوں کا غصہ اتارا جائے یا گھر والوں کی معمولی سی غفلت پر بات اس طرح کی کہ جیسے کوئی کاٹنے کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دوڑتا ہے یا بے بہانہ اسی پر جھگڑ پڑے کہ فلاں سالن کے ساتھ فلاں سبزی کیوں نہیں پکائی وغیرہ یا منا بچہ دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا تو چیخ پڑے کہ میرے آتے ہی کیوں چپک رہا ہے........ پہلی گھنٹی پر دروازہ کھلنے میں دیر ہوگئی تو اب دروازہ اتنی زور سے دھڑ دھڑا رہے ہیں کہ بیوی تو دوڑی ہی تھیں (بچوں کو سہا چھوڑ کر یا نہلاتے دھلاتے بچوں کو غسل خانہ میں اکیلا چھوڑ کر) آس پاس کی دو چار پڑوسن خواتین بھی جمع ہوگئیں کہ بھائی صاحب یا بہن خیر تو ہے!

آپ جناب میں اتنا حوصلہ اور اعتماد ہے تو آپ کی یہ صلاحیت دفتر کے ذمہ داروں (جن کے آپ ماتحت ہیں) یا ملازموں (جو آپ کے ماتحت ہیں) کے سامنے ظاہر کیوں نہیں ہوتی۔ لہٰذا از راہ مہربانی خود اعتمادی پیدا کیجئے، ہمت اور حوصلہ کے ساتھ رہئے اپنی قوت برداشت بڑھائیے اپنے نفس پر مجاہدہ کرتے ہوئے صبر کیجئے کہ اے نفس میں تجھے کسی پر ظلم نہیں کرنے دوں گا اپنی زبان کے ذریعے کسی کو تکلیف نہیں دوں گا باوجود یہ کہ غصہ نکال سکتا ہوں مگر غصہ کا گھونٹ پی کر اپنے اللہ پاک جَلَّ جَلالُہ کے یہاں محبوب بنوں گا اور لوگوں سے درگذر کا معاملہ کروں گا، اپنی ذات یا اپنے وجود کو لوگوں کیلئے بالخصوص اپنے بے بس بیوی بچوں کیلئے (جو مجھے اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں) وحشت ناک اور دہشت ناک نہیں بنوں گا، میں شفیق بارعب بنوں گا جو شرعاً مطلوب بھی ہے۔

اے نفس تو مجھ سے غصہ کروا کر جہاں مجھے اللہ تعالیٰ کی نظر میں گرواتا ہے وہاں میری بات بھی میرے گھر والوں میں ہلکی اور بے وزن کراتا ہے کیوں کہ پھر وہ واقعی کسی صحیح موقع پر بھی میری تنبیہ کا اثر یوں نہیں لیں گے کہ ان کو .... ڈانٹنے کی عادت ہے ہی۔

اور اسکا دوسرا بڑا نقصان ہونے کا اندیشہ یہ ہے کہ جس غم سے آپ چھٹکارا چاہتے ہیں وہ دوسری صورت میں اور بڑھے گا...... اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ جب آپ کی بے وجہ ڈانٹ جھڑک کو برداشت کرتے کرتے آپ کی بیوی تھک جائے گی تو خدانہ کرے وہ بھی پلٹ کر جواب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دے گی اس سے تو تو میں میں اور بڑھے گی معصوم بچے ڈریں گے اور روئیں گے۔

اور اولاد بڑی ہے سمجھ دار ہے تو وہ بھی اکثر حالات میں تو آپ کو قصوروار اور ماں کو مظلومہ سمجھے گی اور آپ کی بجائے ماں کی حمایت کریں گے اور کوئی منچلا لڑکا آپ کی ہاں میں ہاں ملا کر ماں سے بدزبانی پر اتر آیا تو نہ صرف یہ کہ وہ الگ گناہ گار ہو ابلکہ گھر میں عجیب پارٹی بازی اور محاذ آرائی کی سی فضا بن جائے گی کہ کچھ بچے ماں کی طرف اور کچھ باپ کی طرف عجیب مرجانے کے قابل ماحول ہو جائے گا اور پھر یہ سارا منظر اور جھگڑے کے مکالمے آپ کو صبح دفتر یا دکان میں یاد آئیں گے، جھنجھوڑیں گے اور وہاں بھی آپ کوئی کام یکسوئی سے نہ کر سکیں گے۔

تو دیکھا! آپ کی ذرا سی غفلت یا غیر حکمت عملی سے آپ کے دونوں ٹھکانوں (گھر، دفتر) کا سکون برباد ہوا........ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ کسی باہر والے کی کوتاہی پر آنے والا غصہ بیوی بچوں پر نہ اتاریں ہر ایک کو اس کا مقام دیں اور اسی کے مطابق اس سے برتاؤ کریں۔

اگر کوئی مرد اپنا رویہ نہ بدلے اور وہی غلط عادت جاری رکھے تب بھی گھریلو جھگڑے کے بعد فطرتاً انسان کا ضمیر اس کو کسی نہ کسی وقت ملامت ضرور کرتا ہے اور اسکو اس کی کوتاہی کا احساس دلاتا ہے اس میں سعادت مند اور تہذیب یافتہ اور اللہ پاک کا خوف رکھنے والے مرد معافی بھی مانگ لیتے ہیں مگر اس جھگڑے کی وجہ سے گھر کی جو فضا ایک دفعہ بگڑ چکی ہوتی ہے اس کے اثرات کئی روز تک باقی رہتے ہیں۔ لہٰذا اپنے گھروں کی فضا کو خراب نہ کیجئے اور دفتر / دوکان سے گھر آتے ہی تھوڑا سا صبر کر لینا آپ کو کسی بڑی ناچاقی اور بڑے صبر آزما مرحلے میں مبتلا ہونے سے بچالے گا دوکان / ملازمت کے ناگوار حالات پر تحمل اور برداشت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے گھر میں اٹھنے والا طوفان خود ہی دب جائے گا۔

لہٰذا آج سے فیصلہ کر لیں کہ سعادت مندی والی زندگی گذارنے کیلئے میں دفتر،

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دوکان، ملازمت وفیکٹری وغیرہ اور باہر والی زندگی کے جھمیلے باہر ہی چھوڑ کر آؤں گا اور زندگی بھر کسی ایک پر آنے والا غصہ دوسرے پر نہیں اتاروں گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو ایسی صلاحیتیں دے اور انہیں ہم بروئے کار لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ خوشگوار زندگی نصیب ہوگی۔اس کی آسان اور مجرب صورت یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز جماعت سے اس طرح پڑھے کہ ہر نماز کی اذان مسجد میں جاکر سنے اور اذان کے بعد نوافل ذکر وتلاوت میں مشغول ہو جائے، اور پھر نماز کے بعد خوب دعائیں مانگیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو اذان سنتے ہی مسجد میں آجائے، اذان کے بعد کسی کام میں بھی مشغول نہ ہوں، فوراً مسجد میں آکر نماز کی تیاری شروع کر دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ تھوڑا عرصہ اس پر عمل کرنے سے طبیعت میں واضح فرق محسوس ہو گا، غصہ، ٹینشن، غلط فکریں وغیرہ دور ہو جائیں گی۔

گھر جانے سے پہلے

لوگوں کے احوال سامنے آنے سے اور دار الافتاء میں خدمت کے دوران زوجین کے باہمی جھگڑوں کے واقعات سامنے آنے سے اور پھر ان سے متعلق شرعی استفسارات آنے سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ کئی شوہروں کو اپنی بیویوں سے محبت ہونے کے باوجود ان کی وفاداری کا اعتراف ہونے کے باوجود ان کے خدمت گزار اور سلیقہ مند ہونے کے اقرار کے باوجود اپنی بیویوں سے بڑے بھاری جھگڑے ہو جاتے ہیں اور پھر ان کے ایسے واقعات سامنے آتے ہیں جن میں ہزاروں شادی شدہ جوڑوں کی پرسکون زندگی تباہ ہو جاتی ہے، ان جوڑوں کے مسائل ومشاکل کے اسباب اور وجہ اختلاف پر غور کیا گیا تو اکثر یہ پتہ چلا کہ جھگڑے جو شروع ہوئے وہ شوہر کے دفتر روانگی کے وقت جلدی جلدی کام نمٹانے پر یا دفتر، دوکان، سے واپسی پر جس وقت گھر میں داخل ہوئے اس وقت شروع ہوئے اور وہ چھوٹا سا جھگڑا بہت ہی بڑا جھگڑا بن گیا، چھوٹی سی چنگاری نے ہی اس گھر میں آگ لگادی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

شوہرصاحب گھر پہنچنے سے پہلے ہی بڑی بڑی توقعات باندھ لیتے ہیں..... مثلاً

(۱) میرے استقبال کیلئے گھر کے سب کام چھوڑکر دروازے پر آنکھیں فرش راہ کئے کھڑی ہوگی۔

(۲) میرے کمرے کی ایک ایک چیز سلیقے سے میری ہدایات کے موافق رکھی ہوئی ہوگی۔

(۳) بچے منہ پر ٹیپ لگائے سارا شوروغل بند کئے کونے میں دبکے بیٹھے ہوں گے۔

(۴) دروازے کی پہلی گھنٹی بجتے ہی بلکہ گلی کے کونے ہی سے گاڑی کے ہارن کی آواز سنتے ہی وہ گیٹ پر آموجود ہوگی۔

(۵) ساس، نند یا کسی پڑوسن یا اور کسی جھگڑے کی مجھے ہرگز اطلاع نہ دے گی اور نہ ہی مجھے کوئی غم کی خبر سنائے گی۔

(٦) میری مرضی کے موافق پکوان تیار ہوگا اور ضرور کچھ مٹھاس وغیرہ کا بندوبست بھی کیا ہوگا۔وغیرہ وغیرہ

شوہرصاحب گھر میں داخل ہوئے اور گھر کا ماحول مذکورہ توقعات کے مطابق نہ نکلا تو اب اس پر وہ کچھ سخت جملے کہہ دیتے ہیں، بیوی کی کسی مجبوری یا عذر و معذرت کو خاطر میں نہیں لاتے اور گھر آتے ہی شوہرصاحب کا یہ چھوٹا سا سخت جملہ بیوی کے دن بھر کے تھکے ہوئے مزاج پر ماچس کی تیلی کا کام دیتا ہے اور اس سے چنگاری اور پھر انگارہ بن کر ایسی آگ لگتی ہے کہ خدا کی پناہ......

پھر کہیں جگ ہنسائی، کہیں چغلیاں، غیبتیں طعنے، الزام تراشیاں، سمدھیانوں میں جھگڑے آپس میں سخت کلامی یا خدا نہ کرے بعض جگہوں پر گالی گلوچ اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اس لئے کیا ہی بہتر ہو کہ شوہرصاحب یہ سوچ کر گھر کی طرف چلیں کہ ہو سکتا ہے

(۱) اس کو کوئی عذر پیش آگیا ہو جس کی وجہ سے میری دی ہوئی ہدایات پر عمل نہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کر سکی ہو۔

(۲) ہوسکتا ہے کہ میرے آنے کے وقت ہی خود اسکو قضا حاجت کا تقاضا یا اسی طرح کی بچوں سے متعلق کوئی مصروفیت لاحق ہوگئی ہو جس کی بنا پر میرے گھنٹی بجانے یا دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد..... دروازہ کھلنے میں دیر ہوگئی۔

(۳) ہوسکتا ہے کام والی نہیں آئی جو صفائی نہیں ہو سکی یا صفائی ہوئی تھی مگر میری آمد سے کچھ قبل ہی قریبی رشتہ دار آگر گئے اور ان کے بچے نے میرے بچوں کے ساتھ مل کر گھر میں کچھ چیزیں جگہ سے بے جگہ کر دیں تو میں اس عذر اور وجہ کو سنے بغیر اپنی بیوی کو سارا دن لاپرواہی سے گذارنے کا طعنہ کیسے دے سکتا ہوں۔

(۴) ہوسکتا ہے کہ وہ وقت پر کھانا یا میری خاص پسند کا کھانا یا میرے ساتھ آنے والے دوستوں کی تعداد کے لحاظ سے اس مقدار کا کھانا تیار نہ کر سکی جو اس وقت کے لحاظ سے ضروری تھا........ کہ اولاً تو یہ کہ میرے صبح گھر سے نکلتے ہی اس کے سر میں ایسا شدید درد ہوا کہ وہ دو گھنٹے تک تو بستر سے نہ اٹھ سکی اس کا پورا ارادہ اور اندازہ یہی تھا کہ شام تک مطلوبہ تمام کام پورے کر لوں گی مگر سارے کام شام تک پورے نہ ہوسکے یا آج خلاف معمول گود والے بچے نے چیں چیں کر کے دماغ الجھایا اور ہاتھ باندھ دیئے کہ سارے اسباب وغیرہ مہیا ہوتے ہوئے بھی کام پورا نہ کر سکی' یا بچے کے کسی اچانک شور مچانے یا اسکے چوٹ لگنے پر ایسی بھاگی کہ پکی پکائی ہنڈیا جل گئی اور پھر کوئی ہلکا کھانا پکانا پڑا........

یا اوون (OVEN) خراب ہوگیا یا ، ۸ گھنٹے کیلئے بجلی ایسے گئی کہ جو اشیاء بجلی کے کسی آلے پر تیار ہونی تھیں وہ نہ ہوسکیں اور ساتھ ہی گھر کا یا میرے دفتر کا فون خراب ہوگیا ورنہ وہ مجھے اطلاع دے دیتی کہ بازار سے کچھ روسٹ بروسٹ لے آیئے گا جو مہمانوں کے سامنے رکھنے کے قابل ہو جائے آج گھر میں ان چیزوں کا انتظام نہ ہوسکا۔

اسی طرح اور وجوہ سوچ لیجئے کہ کئی مجبوریاں اس غریب کو پیش آسکتی ہیں لہٰذا آپ اگر یہ چاہیں کہ گھر میں روز روز جھگڑے نہ ہوں اور برتن نہ کھنکیں اور محلے دار اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Aduvcate Showkat

رشتہ دار تماشہ نہ دیکھیں آپ کے معصوم بچے آپ دونوں میاں بیوی کے جھگڑوں کی وجہ سے ذہنی بیماریوں کا شکار نہ ہوں تو آپ اپنے طرز عمل کو درست کیجئے۔

تحمل اور برداشت کی عادت ڈلئے ہر مسلمان اور بالخصوص اہل خانہ کیلئے ان کی کسی کوتاہی پر خود کوئی عذر سوچ لیجئے اور یوں سوچ لیں کہ اللہ عزوجل نے اس مخلوق کو میرے تابع کیا ہے میرے تحت میں دیا ہے میری بیوی میرے لئے دوزخ سے بچاؤ ہے میرے بچے میرے گھر کے آنگن میں کھلنے والے پھول ہیں۔ میری زندگی میں انہیں سے بہار ہے تو میں اپنے خشک رویے سے اس بہار کو خزاں میں کیوں بدلوں، بلکہ میں ایسی محبت کا معاملہ کروں کہ میرے گھر کی دینی بہار اور گلوں کی مہکار سب کو اس طرف متوجہ کرے پھر وہ بھی اپنے اپنے گھروں میں ایسی ہی شائستگی اور اخلاقیات والی فضاء قائم کریں۔

اپنی بیوی کو بیمار نہ کیجئے

بعض نوجوان جو بچوں کی سی ذہنیت رکھنے والے بہت ہی خود غرض نہایت ہی خودبین، بیوی پر سخت گیر نگران ناتجربہ کار اور بے دین ماں اور بہن کی حرف بہ حرف پڑھائی ہوئی پٹی پر سو فیصد عمل کرنے والے صرف اپنے مطلب براری کے لئے بناوٹی پیار و جھوٹی ظاہری ہمدردی کے سوا اپنی بیوی کو کچھ نہیں دے سکتے وہی اپنی بیوی کے بیمار بننے کا سبب بن جاتے ہیں۔

اور پھر اسکے علاج معالجہ پر کثیر رقم خرچ کر کے زیر بار ہوتے رہتے ہیں اور ستم بالائے ستم ان اخراجات کی ذمہ داری اور تہمت بھی (اپنے ہاتھوں بیمار کی ہوئی) اپنی بیوی پر عائد کرتے ہیں۔ ذرا ان شوہروں کی ناپختہ کاری اور ستم ظریفی تو دیکھیں کہ کسی سے مشورے کے لئے یا کسی عالم کے پاس فتوے پوچھنے جاتے ہیں تو بیچارے دکھ بھرے لہجے میں کہتے ہیں مولانا صاحب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

"ایسی دکھیا بیمار بیوی ہماری ہی قسمت میں لکھی تھی میں اس کی بیماری اور علاج سے تنگ آگیا ہوں۔ مولانا کوئی تعویذ دیدیجئے یا کوئی پانی پر دم کر دیجئے، کوئی مشورہ دیجئے اب میں کیا کروں۔ بڑے سے بڑے ڈاکٹر کے پاس لے گیا، حکیمی علاج بھی کرایا ہومیو پیتھک بھی کرایا کوئی افاقہ نہیں ہو رہا"۔

حالانکہ غور سے دیکھا جائے اور گھریلو حالات کا جائزہ لیا جائے اور شوہر صاحب وقتاً فوقتاً بیوی سے بات کرنے اور دوران گفتگو اپنے ٹمپریچر کو ایمان اور انصاف کے تھرمامیٹر پر لگا کر دیکھیں اور دیورانی، جٹھانی کی چغلیاں غیبتیں، "حسد" بچوں کی مار پٹائی آپس میں لڑائی جھگڑا ان سب چیزوں کو ملا کر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بیوی صاحبہ کو بیمار کرنے والے پچیس سال کی نوجوان لڑکی کو پینتالیس سالہ بوڑھی بنانے والے تندرست، خوبصورت عورت کو بدصورت ولاغر وکمزور بنانے والے، کھلے ہوئے سرسبز وشاداب چہرہ کی مالکہ، بشاشت والی مسلمان بیوی کو مرجھائے ہوئے سوکھے پھولوں کی طرح بنانے والے، اگر آپ ناراض نہ ہوں اور دل سے ہمیں معاف کر دیں تو یہ آپ ہی ہیں، آپ ہی ہیں، آپ ہی ہیں۔

عدل وانصاف کی گواہی لے لیجئے
عقل اور حکمت کی گواہی لے لیجئے
تجربہ اور سمجھ داری کی گواہی لے لیجئے
اپنے کسی مخلص تجربہ کار دوست کی گواہی لے لیجئے
کسی تجربہ کار دیندار حکیم وڈاکٹر کی گواہی لے لیجئے

کہ بیوی کو بیمار کرنے والے آپ ہی ہیں........ یہ بھی نہ بھولئے کہ جوانی اور تندرستی کے اجزا میں جب محبت کی آمیزش ہوتی ہے تو یہ دیرپا قائم

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

رہتی ہے، بڑھاپے میں بھی جوانی ہی رہتی ہے۔ بڑی بڑی بیماریوں کے لئے یہ بہت بڑی قوت مدافعت ہوتی ہے۔ وقت سے پہلے بڑھاپے کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتی، بیماری ایسے اشخاص کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی ڈرتی ہے، لاغر پنا، کمزوری، عدم اعتماد، بزدلی، خوف، ذہنی انتشار، دماغی الجھن وغیرہ ایسے لوگوں کے سائے سے بھی ڈرتے ہیں یاد رکھئے بغیر محبت کے درندے بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ حجاج سے بھی پوچھا گیا ہے تمہیں اپنی بیوی سے اپنے جنسی تقاضے پورا کرنے کے لئے کیا کوئی پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں؟

تو اس جیسے ظالم شخص (جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تمام امتیں اپنے اپنے ظالم لے آئیں اور ہم حجاج کو پیش کریں تو حجاج تمام ظالموں پر غالب آجائے گا تو) نے جواب دیا۔

"ہاں مجھے بھی اپنی بیوی کو تیار کرنے کے لئے اس کے پاؤں تک چومنے پڑتے ہیں"۔

ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی جس کی ذہنی بیماریوں کی وجہ سے عقل ماؤف نہ ہو چکی ہو اور فسادی نند اور فسادی دیورانیوں اور جٹھانیوں کے مکرو فریب سے ناآشنا ہو وہ اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ ایک شادی ہم آہنگ، راس آنے والی محبت وپیار سے بھرپور اور ایک دوسرے کو مکمل طور پر مطمئن کرنے والی جب ہی کہی جا سکتی ہے جب ان دونوں فریق کے جنسی تجربات اور نتائج ان کیفیات اور احساسات کے شاہد عدل ہوں اور محبت وشفقت سے ہمکنار ہوں اور اللہ کو راضی کرنے کے جذبہ کی خاطر ایک دوسرے کو معاف کرنا جانتے ہوں ایک دوسرے کی خوبیاں دیکھنے کے عادی ہوں اس بات پر یقین رکھتے ہوں کہ اللہ نے ایک آنکھ اس لئے دی ہے کہ دوسرے کی خوبی دیکھوں اور دوسری آنکھ

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس لئے دی ہے کہ اپنے عیوب دیکھوں، اس بات پر اطمینان رکھتے ہوں کہ شادی کے فوری بعد شروع کے چند دنوں میں اگر محبت نہ بھی ہو چاہے کتنی ہی ناگواری پیش آئے لیکن صبر وحکمت سے محبت پیدا کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ بعد دو جسم اور ایک روح والا معاملہ فرما دیتے ہیں بشرطیکہ کسی تیسرے کو ان دونوں کے معاملے میں فساد کرانے کے لئے شوہر صاحب کھلی چھٹی نہ دے دیں۔

اور خدانہ کرے اگر یہ بات نہ ہو تو ازدواجی خوشی اور لذت کا سرد پڑ جانا لازم ہے۔

پھر تو یہ دونوں ہی بے چینی، غیر مطمئن وغیر آسودہ، احتجاجی، چڑچڑاپن، ہر وقت بڑبڑانے والے اور مشتعل، ہیجانی اور بحرانی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ نہیں معلوم کونسی کیفیات کا مجموعہ بن جاتے ہیں پھر تمام علامتیں بیک وقت اس بیوی کو ایسے ذہنی مرض میں مبتلا کر دیتی ہیں کہ ان کا باقاعدہ علاج کرانا ضروری ہوتا ہے اور اگر مال واسباب کی کمی ہے تو بہت ہی زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر وہ عورتیں جن کو اپنی والدہ کے گھر جانے کی اجازت بھی نہیں ہوتی اور ساس ونندوں کے مستقل پہرہ کی بناء پر فون کی بھی اجازت نہیں ہوتی۔ تو ایسے مریض اندر ہی اندر گھٹتے اور سسکتے رہتے ہیں اور اپنی تکلیف کو وضاحت کے ساتھ بتا بھی نہیں سکتے کہ ان پر کیا گذر رہی ہے لنکے دل ودماغ پر اعصاب پر بلکہ سارے اعضاء وجوارح میں ایسا دباؤ، کھینچاؤ اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے کہ لاکھ علاج کراؤ یہ اعصاب اور اعضاء کوئی تدبیر، کوئی علاج اور کوئی دوا قبول نہیں کرتے۔ شوہر بیوی کا ایک دوسرے پر عدم اعتماد، جنسی ناہموارگی اور عدم تعاون شادی کو خانہ آبادی کے بجائے خانہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بربادی کی شکل دے دیتے ہیں اور اس سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کبھی ان بیماریوں میں بیوی مبتلا ہوتی ہے کبھی شوہر مبتلا ہوتا ہے۔

اگر ایک دوسرے کو دبا کر رکھنے کی اور ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی جنگ ہوتی رہتی ہے تو پھر دونوں ہی بیک وقت مبتلا ہو جاتے ہیں' محبت سے مایوس یہ بے چارے انسان آخر دم تک اپنی روش نہیں بدلتے جس سے دنیا ہی کی زندگی میں کئی پریشانیاں وبیماریاں صرف ان دو کو نہیں بلکہ پورے دو خاندانوں کو اٹھانا پڑتی ہیں۔

اللہ نہ کرے وہ بیوی ایسے گھرانے سے آئی ہو جہاں اسے پیار و محبت کی فضاء نہ ملی ہو پھر ساس ونند سے بھی نفرت و حقارت کے جذبات ملیں اور دیورانی اور جیٹھانیوں سے بھی حسد وچغلی اور غیبتوں کا تحفہ ملے اور شوہر سے بھی خود غرضی بدخوئی' حوصلہ شکنی' خواہش پروری' انانیت' غصہ' بدگمانی' بے اطمینانی' تکبر' بخل' ٹک ٹک' دُر دُر کینہ حسد گھریلو ناہمواری' جنسی بے اعتدالی وغیرہ ملے تو ایسی عورت کئی نفسیاتی الجھنوں اور دماغی اور ذہنی پیچیدگیوں کی وجہ سے کئی ناقص احساسات اور ناقص ارادہ کی مالکہ بنجاتی ہے جن سے اس کے اندر برے جذبات اور گندی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس لئے یہ طبی اصول ہے کہ اگر سوچ' احساس ارادہ مضبوط اور بوھیا ہیں تو جذبات بھی عمدہ اور صحت مند نکلیں گے اس لئے کہ جب کوئی جذبہ شدت اختیار کرتا ہے تو وہی کوئی نہ کوئی بیماری پیدا ہونے کا سبب ہو جاتا ہے۔

وہ چند خاص خاص امراض جو ذہنی الجھنوں کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں مشاہدہ میں آئے ہیں مثال کے طور پر یہ ہیں۔

(۱) گردن کے پچھلے حصہ میں درد

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(۲) حلق میں ورم

(۳) معدے میں خراش اور درد مثلاً السرو غیرہ

(۴) پتہ میں درد

(۵) ریاحی شکایات

(۶) سستی اور غنودگی

(۷) درد سر

(۸) اختلاج اور گھٹن

(۹) قبض

(۱۰) تھکاوٹ اور اضمحلال وغیرہ۔

لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اہلیہ نفسیاتی بیمار نہ ہوں اور نفسیاتی بیماری ان مہلک طبعی بیماریوں کا سبب نہ بنےاور آپ کی بیوی بڑھاپے کی عمر تک پہنچنے کے باوجود صحت مند اور تندرست رہے آپ کے بچے خوبصورت' ہونہار' اعلیٰ صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مالک ہوں تو اپنی طرف سے پوری کوشش کیجئے کہ آپ کی ذات سے آپ کی بیوی کو غم نہ پہنچے اور آپ پر اس کو اتنا اعتماد ہو کہ اپنی ہر الجھن وہ آپ سے بلا تکلف کہہ سکے اندر ہی اندر نہ گھٹے۔

اپنے بیوی بچوں کی تمام جائز خواہشات (جن جن کاموں کی اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ نے اجازت دی) کو پورا کرکے ان کے اندر امید بشاشت' بلند ہمتی' حوصلہ' محبت وغیرہ کے جذبات پیدا کریں اپنی استطاعت کے موافق کبھی بھی بیوی کے اعتماد کو مت ٹھکرائیں' اس کی باتوں کو دھیان سے سنیں اور اسکو خوش رکھنے کی حتی الامکان کوشش کریں۔

تو ان شاء اللہ وہ آپ پر بہت اعتماد کرنے لگے گی اور کئی جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رہے گی۔ اس کی تندرستی میں آپ کی تندرستی پنہاں ہے اس کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خوشیوں میں آپ کی خوشی مضمر ہے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب بیوی کو شوہر نے بغیر اسکو اس کی غلطی کا احساس دلائے ' ڈانٹا گھر کی دوسری عورتوں کے سامنے ذلیل کیا' فسادی دیورانیوں جیٹھانیوں کی بات پر بغیر تحقیق کے بیوی کو ذلیل کیا تو اسکے جسم کے کسی حصے میں ایک مرتبہ درد اٹھا پھر وہ ختم ہو گیا پھر دوبارہ کبھی وہی صورتحال پیش آئی تو اسی عضو میں درد ہونے لگا خواہ وہ گردن کے پیچھے ہو یا آنتوں میں یا معدہ میں یہ مثل تو آپ نے سنی ہی ہوگی بعض حکماء کا قول ہے کہ السر کی بیماری پیدا ہونے کا سبب

"Worry Hurry and Curry" ہے۔

معدہ تو گویا جذبات کی فراوانی اور عمل دخل کا خاص مرکز توجہ ہے یہ تو تقریباً ہر شخص روزانہ محسوس کرتا ہے آپ اور ہم سب اس کا روزانہ مشاہدہ تو کرتے ہی ہیں کہ جب کاروبار میں مندی آتی ہے ' ملازمت چھوٹ جاتی ہے یا تنخواہ میں کٹوتی ہوتی ہے تو ہم کو بھوک بالکل نہیں لگتی 'طبیعت پریشان رہتی ہے سامنے مرغ بریانی بھی رکھی ہو تو بھی مزہ نہیں آتا دل نہیں لگتا معدہ کے پٹھے کس جاتے ہیں اور کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے بعض اوقات اس قسم کے افکار اگر طول پکڑ جائیں تو معدہ کے پھٹے سکڑ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں اور اس میں درد پیدا ہونے لگتا ہے۔ لیکن اگر اسی درمیان کوئی خوشی کی بات سامنے آجائے تو ہماری بھوک جاگ اٹھتی ہے سر کا درد دور بھاگ جاتا ہے غصہ آنے والی چیزوں پر بھی غصہ نہیں آتا بے ترتیبی اور بدنظمی پر بھی ٹینشن نہیں ہوتا اگر کاروبار اچھا چل رہا ہے۔ ہڑتالیں نہیں ہو رہیں تو آدمی کو دال روٹی میں بھی مزہ آتا ہے اور اگر دو کے دو بن رہے ہوں تو آدمی کو آیا ہوا بخار بھی دور بھاگ جاتا ہے۔ تاجر کی بیوی اتنا سمجھتی ہے کہ جب شوہر صاحب کو سیزن میں سر میں درد ہوتا ہے تو وہ کوئی گولی دینے کی بجائے کہتی ہے۔

"دوکان پر تھوڑی دیر چکر لگا آئیں ان شاء اللہ طبیعت ٹھیک ہو جائے گی"۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اب دوکان پر جاتے ہی چند لوگوں سے اگر فون ہی پر بات ہو جائے تو طبیعت ایسی کھل جاتی ہے کہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ وہی صاحب ہیں جو چند گھنٹے پہلے فجر کی نماز جماعت سے اس لئے نہیں پڑھنے آئے کہ سر میں شدید درد ہو رہا تھا یا فجر کے بعد فضائل اعمال کی تعلیم میں اس لئے نہیں بیٹھے کہ طبیعت ناساز تھی۔ اب الحمدللہ کاروبار کی بہتر نوعیت آنے سے طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی۔

غور کیجئے! جب تاجر آدمی کو دوکان پر گاہکوں کی وجہ سے سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی تو اسکی خوشی اور تندرستی میں اضافہ ہو جاتا ہے وہ گھر آ کر بیوی صاحبہ کو بتلاتا ہے کہ

"آج دوکان پر اتنا رش تھا بیٹھنے کی بھی فرصت نہیں ملی"

تو بیوی صاحبہ کہتی ہیں ...... الحمدللہ اللہ پاک کا شکر ہے کہ چلو آج کا دن اچھا گذر گیا۔

ذرا سوچئے! دن بھر بیٹھنے تک کی فرصت نہیں ملی اس پر اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں اور جس دن آرام سے بیٹھنے کا موقعہ ملا اس پر ناشکری ہو رہی ہے' اور بیوی بے چاری بھی اس فراغت سے ڈرتی ہے کہ اگر یہ فارغ رہے اور ان کو ان سوچوں نے آ کر گھیر لیا اور اسی فکر میں دن گزارا کہ

"مال جام ہو رہا ہے" پیمنٹ وصول نہیں ہو رہی' مندھا چل رہا ہے

"اسٹاک بڑھ رہا ہے" کمپیٹیشن بہت زیادہ ہو چکا ہے

"مہینہ کا آخیر آ رہا ہے تنخواہ کیسے دیں گے"

وغیرہ وغیرہ تو ان خیالات کا نزلہ مجھ ہی پر گرے گا میں چاہے کتنا ہی اچھا پکا لوں لیکن یہ ناخوشگواری کے خیالات اور بے ربط جذبات اس میں دسیوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عیب نکلوا دیں گے۔یا آگر خواہ مخواہ بچوں کو ڈانٹیں گے یا پیٹیں گے۔

امید ہے کہ ان مثالوں سے آپ خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ ....

اعتماد ہمدردی 'محبت اور شفقت کے جذبات آدمی کی صحت پر کتنا اچھا اثر ڈالتے ہیں اور برے جذبات یعنی تشویش 'خوف' بدگمانی وغیرہ کے جذبات انسان کی صحت پر کتنے برے اثرات چھوڑتے ہیں اور کیسی خطرناک بیماریاں جنم دینے کا سبب بن جاتے ہیں۔

لہٰذا خدارا! اپنے آپ پر اور اپنے بیوی اور بچوں پر رحم کیجئے (اگر کوئی واقعی غلطی ان سے ہوگئی ہو) تو اللہ پاک کی رضا کی خاطر انہیں معاف کر دیجئے، اس یقین سے کہ میں ان پر رحم کروں گا تو آسمانوں والا بادشاہ مجھ پر رحم کرے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پھونک پھونک کر قدم اٹھانے والا بنائے اور اپنے جذبات اور غصہ کے گھونٹ پینے والا بنائے اور حکمت اور سمجھ داری سے ہر معاملہ کرنے والا بنائے۔ آمین ثم آمین!

تنقید سے پرہیز کیجئے

بعض نوجوان بہت ہی سنجیدہ اور شریفانہ طبیعت کے مالک ہوتے ہیں نرم مزاج اور خوشگوار اور ہنس مکھ چہرہ والے ہوتے ہیں۔ لیکن شادی کے بعد خصوصاً جہاں دولہا میاں کے چھوٹے بھائی بہن بھی ہوں اور پورے خاندان کے اکٹھا رہنے کو بہت ضروری بھی سمجھنے کی بیماری میں مبتلا ہوں تو وہاں شوہر جب اپنی بیوی کو کوئی بات

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سمجھاتے ہیں تو سمجھانے کا انداز تنقیدی و تردیدی و تقابلی ہوتا ہے بعض اوقات بڑے بھائیوں اور بہنوں سے شکایتیں سن سن کر مثلاً

دیکھو بھائی تم اپنی بیوی کو سمجھاتے نہیں ....

کیسی بے وقوف ہے ....

تم ذرا سختی کرو پھر دیکھو کیسی چلتی ہے ....

تمہیں بیوی کو چلانا نہیں آتا .... وغیرہ وغیرہ۔

اب یہ بہادر شوہر صاحب سارا غصہ تنقیدی طور پر بیوی پر اتارتے ہیں اور خود اپنے گمان میں یہ سمجھتے ہیں کہ میں بیوی کو بہت ہی اچھی طرح سمجھا رہا ہوں۔

فلاں .... دوست یا فلاں .... رشتہ دار جس طرح اپنی بیوی کو ڈانٹتے ہیں میں تو اس طرح نہیں کرتا اور وہ جنگلی جانوروں کی طرح اپنی بیوی کو مارتے ہیں میں تو کبھی ہاتھ بھی نہیں اٹھاتا اور گھر کی دوسری عورتوں کے سامنے ذلیل بھی نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ۔

میں تو اے سی (A.C) والے کمرے میں بیٹھ کر یا بعض اوقات گھمانے پھرانے لے جا کر اکیلے میں کچھ کھلا پلا کر خوب خوش کر کے سمجھاتا ہوں پھر بھی یہ بیوی ایسی نالائقہ اور بے وفا اور احسان فراموش ہے کہ کچھ نہ پوچھو کوئی بات بھی مان کر نہیں دیتی .... سمجھتی ہی نہیں .... میں سمجھانے بیٹھوں تو یہ کاٹنے کو دوڑتی ہے .... وغیرہ وغیرہ ....

بال کی کھال نکالتی ہے اور اپنی غلطی کبھی تسلیم نہیں کرتی .... وغیرہ وغیرہ .... ہم ایسے شوہروں کی خدمت میں گزارش کر رہے ہیں کہ اگر آپ ٹھنڈے دل سے سوچیں تو یہ سمجھانا نہیں ہوا بلکہ کیچڑ میں لتھڑے جوتے کو خوبصورت کپڑے میں لپیٹ کر مارنا ہوا اور بغیر تحقیق کے شکایت

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سن کر اس کے ناکردہ جرم کا اقرار کروانا ہو امثلاً

میری بھابھی نے تمہارے متعلق یہ بات کہی ہے، تم نے ضرور یہ کہا ہو گا لہٰذا معافی مانگو اور اپنے کو قصور وار کہو............ وغیرہ وغیرہ سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ

"تنقید سے کسی کی اصلاح نہیں ہوتی۔ اعتراض و تنقید، تنقیص و تردید، تقابل، طعن و تشنیع سے بحث مباحثہ، قیل و قال کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اس طرز پر نصیحت اور وعظ سے افہام و تفہیم، اطاعت و اتباع، غلطی کا اعتراف اور اس پر معافی مانگنا وغیرہ سب کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

یہ چیزیں گھریلو زندگی کو تباہ کر دیتی ہیں تنقید، واعتراض کا ماحول انتہائی گندے اور ناخوشگوار جذبات کو جنم دیتا ہے ایسے ماحول میں میاں بیوی کے مابین بات بات پر اعتراض و تنقیص بات بات پر تنقید کا جذبہ ہر وقت فاسد خون کی طرح دونوں کی رگوں میں دوڑتا رہتا ہے۔ پھر یہ دونوں نہ تو موقع شناسی و محل شناسی کا خیال رکھتے ہیں اور نہ کسی کی عزت و مرتبہ کا خیال رکھتے ہیں اور ہر وقت بحث و مباحثہ تو تو میں میں الجھے رہتے ہیں۔

کسی کی کوئی بات اچھی ہی نہیں لگتی اور میٹھی بات بھی کڑوی لگنے لگتی ہے اور مزید ظلم یہ کہ شوہر صاحب سخت زہریلے طعنے اور پرانے عیوب جو سخت پتھر کی طرح ہوں اس کو چاندی کے ورق سے مزین کر کے بیوی کو مارتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں تو پھول کی طرح گفتگو کر رہا ہوں یہ بالکل بھول جاتے ہیں کہ پتھر تو آخر پتھر ہی ہے اس کو سونے چاندی کے ورق میں ہی لپیٹ کر مارا جائے لیکن لگتے ہی تکلیف پہنچائے گا۔

اور پتھر مارنے کے بعد یہ تمنا رکھنا کہ جواب پھول کی طرح ہو گا یہ بڑی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بے وقوفی ہے اور حماقت کی انتہا ہے۔ اور یہ اسی طرح ہے کہ خود شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں کو کنکریاں ماریں جائیں اور خود کو محفوظ سمجھتے ہوئے شیشے کے دروازے بند کر لئے جائیں اس انجام کو سوچے بغیر یہ کہا جائے کہ مولوی صاحب .... اب تو میں بہت نرمی سے بات کر رہا ہوں' شائستگی سے اور تہذیب سے بات کر رہا ہوں بیوی محترمہ خواہ مخواہ اپنا دماغی توازن خراب کر رہی ہیں۔

میں بالکل ٹھنڈے دل سے بات کر رہا ہوں وہ آپے سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ میں نے تو صرف یہ کہا پیار سے کہ

"زلیخا تم کو یہ نہیں کرنا چاہئے تھا ہم ہوتے تو ایسا نہ کرتے یہ تم نے کیوں کیا؟ .... یہاں یہ چیز کس منطق سے رکھی گئی ہے؟ .... اس معاملے میں تم نے بڑی حماقت کی ہے .... اصل قصور تمہارا نہیں ہے تمہاری والدہ کا ہے جو تمہیں کچھ سکھایا ہی نہیں .... تمہاری بہن کونسا گھر چلا سکی جو تم چلاؤ گی۔ صبح سے سو رہی تھی کہ ابھی تک کھانا تیار نہیں کیا؟ وغیرہ وغیرہ

آپ اس پر غور فرمایئے کہ اے سی (A.C) کے کمرہ میں بیٹھ کر آئس کریم کھاتے ہوئے بھی اگر آپ اسے نرمی سے سمجھانا کہیں گے تو ہم صرف آپ سے یہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کی خام خیالی ہے یہ تو نرمی سے سمجھانا نہ ہوا بلکہ یہ اس کو اپنے آپ سے اور پریشان کرنا ہوا اس سے آپ اپنا وقت بھی ضائع کر رہے ہیں اور بیوی کا بھی .... اس طرح بیوی سمجھے گی نہ اس کی اصلاح ہوگی۔

لہٰذا برائے مہربانی نرمی سے سمجھانے کیلئے ہم چھ تدبیریں لکھتے ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے......

آمین یارب العالمین۔

(۱) آپ کے سامنے بیوی کی کتنی بڑی غلطی بھی بیان کی جائے، یا آپ کے والدین یا آپ کی بہنیں یا بھابھیاں آپ کو بیوی کی شکایات لگائیں تو اسی وقت وہ شکایت سن کر یا خود کوئی خلاف مزاج بات دیکھ کر کوئی عملی قدم نہ اٹھائیں۔اس وقت بیوی کو کچھ بھی نہ کہیں، کم ازکم اتنا صبر کرلیں جس میں دو نمازوں کا وقت گزر جائے یعنی اگر کوئی بات ظہر کے وقت پیش آئی ہو تو مغرب کے بعد سمجھائیں اور اگر مغرب کے وقت پیش آئی تو فجر کے بعد سمجھائیں۔اس تدبیر پر عمل کرنے سے ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں بہت ہی زیادہ مثبت تبدیلی رونما ہوگی۔ آپ کی بات کی قدر بھی ہوگی۔ بیوی کی نگاہ میں آپ کی عزت سمجھ داری اور بردباری کا سکہ بھی جمے گا اور وہ آپ کی بات پر عمل بھی کرے گی۔

(۲) آپ کو آپ کی ہمشیرہ نے بتلایا کہ بھائی.............. گذشتہ کل دعوت میں جب پھوپھی صاحبہ نے کہا کہ زلیخا تم ہمارے گھر کیوں نہیں آتیں؟

تو بھابھی صاحبہ نے کہا کہ ساس کے گھر میں اتنے کام ہوتے ہیں کہ باہر جانے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔

اب بہن کے بتانے سے آپ اس پر یقین نہ کریں اور ہرگز فوراً بیوی کو جا کر یہ نہ کہیں کہ تم نے یہ کیوں کہا؟ دیکھو بہن یہ کہہ رہی تھیں؟ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا؟............. وغیرہ۔

یاد رکھئے! حضور اقدس ﷺ کے سمجھانے کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کوئی عیب کسی خاص گروہ یا کسی خاص قوم میں پایا جاتا تو اس قوم کا نام نہ لیتے بلکہ یوں فرماتے مابالُ النّاس

لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔

پس ہمیں بھی آپ ﷺ کے نورانی طریقے پر عمل کرتے ہوئے براہ راست

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بیوی کو مخاطب کر کے غلطی کا احساس دلانا نہیں چاہئے۔بلکہ چند گھنٹوں بعد موقع دیکھتے ہوئے عمومی بات کرنا چاہئے .... مثلاً

پیاری زلیخا .... تمہیں پتہ ہے بعض عورتوں کو یہ بری عادت ہوتی ہے کہ وہ ادھر کی بات ادھر کرتی ہیں۔یہ تو بہت ہی نامناسب عمل ہے اور مجھے ایسا کرنے والیوں سے چڑ ہوتی ہے لہٰذا تم اس سے ضرور بچنا ....

ارے بھئی! اپنے گھر کی باتیں بھی کوئی دوسروں کو بتاتا ہے یہ تو حد درجہ حماقت ہے تم کبھی بھی ایسا نہ کرنا .... بلکہ مجھے تو تم پر پورا اعتماد ہے کہ تم تو کبھی بھی ایسا نہیں کرتی ہوگی .... وغیرہ وغیرہ۔

(۳) تیسری تدبیر یہ ہے کہ آپ کے پاس اپنی بیوی کی چار شکایتیں پہنچتی ہیں یا آپ کو کچھ باتیں ناگوار محسوس ہوئی ہیں، تو چاروں پر الگ الگ طریقے سے نہ سمجھائیں، بلکہ ان چاروں کی وجہ پر غور کریں پھر اس وجہ کا سدباب کرنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس میں رہنمائی فرمائیں کہ ہم صحیح وجہ تک پہنچیں۔

(۴) چوتھی تدبیر یہ کہ ایک بات کو سمجھاتے ہوئے پرانے مردے نہ اکھیڑے، پرانے زخموں کو تازہ نہ کریں، بلکہ یہ تو غیر دیندار عورتوں کی عادت ہے، بدقسمتی سے آج کے مردوں میں بھی یہ بات آچکی ہے، مرد کو تو چاہئے کہ جو بات ہوگئی سو ہوگئی پھر اس کو بھول جائے اور ایسا بھول جائے کہ یاد کرنے پر بھی یاد نہ آئے، یاد رکھئے اگر آپ پرانی باتوں کو نہیں بھولیں گے اور بیوی کی ہر چھوٹی سی چھوٹی کوتاہی اور غفلت پر پرانی غلطیوں پر بھی سزا دیتے رہیں گے تو نہ صرف یہ کہ یہ اپنے آپ پر ظلم ہوگا بلکہ اپنی بیوی پر بھی اور اپنے نونہالوں پر بھی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین!

(۵) پانچویں تدبیر یہ ہے کہ موقع شناسی اور محل شناسی کا ضرور خیال رکھیں، جس وقت آپ بیوی کو سمجھا رہے ہیں وہ وقت اور جگہ بھی ایسی مناسب ہو کہ بات آگے نہ بڑھے اور مقصد پورا ہو جائے، بعض اوقات ایسے مناسب موقع پر اور اکیلے میں سمجھایا جاتا ہے کہ بیوی کی غلطی نہ ہو پھر بھی وہ مان لیتی ہے، اور بعض اوقات اس اصول کا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خیال نہیں رکھا جاتا تو اس کی غلطی ہونے کے باوجود ضد میں آکر یا پریشان ہوکر بات کہاں سے کہاں نکل جاتی ہے۔

(۶) چھٹی تدبیر یہ ہے کہ کبھی بھی کسی کے سامنے اس کو نہ سمجھائیں' دوسروں کے سامنے اس کو کبھی ذلیل نہ کریں۔ اسی طرح اکیلے سمجھاتے ہوئے بھی اس کو دوسری عورتوں کی مثالیں دے کر کبھی نہ سمجھائیں۔

یاد رکھئے! یہ سمجھانا نہ ہوا' یہ بہت ہی برے طریقے سے ذلیل کرنا ہوا' اس سے معاملہ بہت ہی زیادہ بگڑ جاتا ہے' مثلاً یہ کبھی نہ کہئے کہ دیکھو فلاں میرے دوست کی بیوی کیسی ہوشیار ہے اور تم .... فلاں بھابھی .... دیکھو سب سے مل جل کر کس طرح رہتی ہے اور تم .... میری بہن دیکھو بچوں کی کیسی تربیت کرتی ہے اور تم .... اس طرح کہنے سے اصلاح نہیں ہوا کرتی' اصلاح کیلئے محبت' اپنائیت' نصیحت' برداشت' ہمدردی خیرخواہی' جگر سوزی و دل سوزی' دردمندی و نرم کلامی کے جذبات سے معمور اور تلخ کلامی اور سخت بیانی سے اتنا ہی دور ہونا چاہئے جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے۔

ان سب تدبیروں کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگتے رہنا چاہئے کہ بعض اوقات انسان کے اپنے گناہوں کی نحوست کا یہ اثر ہوتا ہے کہ بیوی نافرمان ہو جاتی ہے اسی طرح بیوی کیلئے خوب دعائیں بھی مانگنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان جوڑوں میں باہمی الفت و محبت و مزاج میں ہم آہنگی نصیب فرمائے۔ آمین!

قصور آپ ہی کا ہے

بعض شوہر حضرات اپنی بیوی کی واقعی غلطیوں پر صرف دل ہی دل میں کڑھتے ہیں اور زبان سے کچھ نہیں کہتے نہ اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور نہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں بلکہ خود کو ہی کوستے ہیں یا والدین کے غلط انتخاب پر آنسو بہاتے ہیں۔ یہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

طریقہ بالکل غلط ہے۔

ہم آپ کیلئے اخبار جنگ سے تراشہ لکھتے ہیں تاکہ آپ کی سمجھ میں آجائے کہ مایوس ہونا.........یا صرف ایک ہی زاویہ سے سوچنا..........یا صرف دوسرے کو قصور وار ٹھہرانا' یا ماضی پر سوچتے رہنا کسی طرح مناسب نہیں۔

"دس ...... ڈھائی تین سال ہوئے ایک شادی کی تقریب میں جبکہ میں چند قریبی رشتہ داروں اور عزیزوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا گھر کے صحن میں میری چھوٹی سالی کے لڑکے نے مجھ سے بہت بد تمیزی اور بے ادبی کی جس پر پاس بیٹھے ہوئے عزیزوں نے بھی میری طرف تمسخرانا نظروں سے دیکھا مجھے بہت سبکی محسوس ہوئی مگر وقت کی نزاکت کی وجہ سے خاموش رہا اور صرف اپنی اہلیہ سے اس کا ذکر کیا۔

سال بھر تک میں خاموش رہا اور اس انتظار میں کہ میری چھوٹی سالی' اہلیہ یا چھوٹی سالی کا لڑکا خود آکر مجھ سے اپنی بے ادبی اور بد تمیزی کی معذرت کرے گا مگر وہ لوگ ہمارے گھر برابر آتے رہے اہلیہ کو تو اس بے ادبی کا بالکل احساس نہیں وہ لڑکا بھی آتا اور میرے سامنے سے اپنی خالہ کے پاس چلا جاتا دونوں ماں بیٹے نے کبھی مجھے سلام تک نہیں کیا۔

خیر ایک سال یونہی گزر گیا ایک روز وہ لڑکا آیا اور میری اہلیہ سے باتیں کر کے جب جانے لگا تو میں نے اس کو روک کر کہا کہ آئندہ اس گھر میں نہ آنا اس پر وہ بہت سیخ پا ہوا اور کہا کہ میں آؤں گا دیکھتا ہوں کون میرا کیا بگاڑ سکتا ہے میری اہلیہ سب سنتی رہیں مگر خاموش رہیں۔۱۵/ مئی ۹۴ء صبح ساڑھے آٹھ بجے مجھے عارضہ قلب ہوا میں صوفے پر لیٹ گیا اور اس مرض کی گولی زبان کے نیچے رکھی ۴ گولیاں رکھنے پر افاقہ ہوا اور درد کی شدت کم ہوئی اسی دوران میری چھوٹی سالی آئیں اور اپنی بہن سے باتیں کرنے لگیں۔ دن بھر رہیں مگر میرے بارے میں بالکل لاتعلقی ظاہر کی حالانکہ میں نے جو مجھ سے ہو سکا ان لوگوں کی بہت مدد کی ہے میں نہیں چاہتا کہ اس کو ظاہر کروں شام کو چھوٹی سالی کا لڑکا ماں کو لینے آیا اس کو دیکھ کر مجھے بے حد غصہ آیا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

اور سخت تلخ کلامی ہوئی۔ لڑکا بھی برابر جواب دیتا رہا مگر نہ اس کی ماں نہ میری اہلیہ اور نہ ہی میرے صاحبزادے کچھ بولے۔ وہ لوگ چلے گئے اور آدھ گھنٹہ بعد چھوٹی سالی کی لڑکی نے میری اہلیہ کو فون کیا اور نہ معلوم میرے متعلق کیا کیا کہا کہ میری اہلیہ نے مجھ کو سخت برا بھلا کہا اور مجھ سے طلاق مانگی اور گھر سے نکل جانے کو کہا میں نے کہا کہ آپ خلع لے لیں طلاق تو میں نہیں دوں گا اس سے بھی کافی تلخ کلامی ہوئی اور مجھ سے یہاں تک کہا کہ میرے لئے اب اچھا نہیں ہوگا اس دن سے میری اہلیہ کی بھی مجھ سے بات چیت بند ہے۔ میں برابر جو میرا فرض ہے یعنی پنشن وغیرہ ان کو دے رہا ہوں۔ آپ سے عرض ہے کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور ہم دونوں میں بالکل بات چیت بند ہے اس سلسلہ میں شرع کے کیا احکامات ہیں میں بہت ممنون ہوں گا بہت ذہنی پریشانی میں مبتلا ہوں۔

ج ...... شریعت کا حکم یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی پیار و محبت سے رہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق واجبہ ادا کریں اور اگر نہیں کر سکتے تو علیحدگی اختیار کر لیں۔ سالی کے لڑکے کی وجہ سے آپ نے اپنا معاملہ بگاڑ لیا اگر وہ بے ادب تھا تو آپ اس کو منہ نہ لگاتے' آپ کے معاملات کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بیوی بچوں کے دل میں گھر نہیں کر سکے' ایک سال سے گفتگو بند ہے مگر نہ آپ نے بیوی سے پوچھا نہ بیوی نے آپ سے' نہ صاحبزادے نے دونوں سے۔ گناہ گار تو آپ کی بیوی زیادہ ہے لیکن اصل قصور آپ کی سخت طبعی کا ہے جو کسی کے ساتھ بھی نہ بنا سکی۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سیرت .... حسن اخلاق....... حسن معاملات .... کا معاملہ کریں پھر نہ آپ کو بیوی سے شکایت رہے گی نہ اس کی بہن اور بھانجے سے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے اچھا ہو۔ اور میں اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے اچھا ہوں۔

(۱) وضاحت: شریعت میں سالی سے یا بھابھی سے پردہ کرنا بہت ہی ضروری

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہے' اس لئے کہ بیوی کے انتقال یا علیحدگی کے بعد سالی سے نکاح ہو سکتا ہے تو سالی نامحرم ہے اس سے اسی طرح پردہ کرنا چاہئے جس طرح اجنبی عورتوں سے پردہ کرنا چاہئے' جب ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اللہ میاں کو ناراض کریں گے تو ہم خود ہی سوچ لیں کہ جس سے اللہ ناراض ہو جائے اس کی بنی ہوئی دنیا بھی بگڑ جاتی ہے' پھر چاہے وہ ظاہری صورت میں ہمیں کسی کی بد اخلاقی نظر آئے یا تلخ کلامی یا بدتمیزی نظر آئے' یا احسان فراموشی یا بے وفائی نظر آئے لیکن یہ سب ہمارے گناہوں کا وبال ہے لہٰذا طے کریں کہ اللہ نے جن عورتوں سے پردہ کا حکم دیا ہے ان سے پردہ کروں گا چاہے دنیا والے کچھ بھی کہیں' مگر میں اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حکموں پر چلنے والا اور ان حکموں کو دنیا میں پھیلانے والا بنائے آمین!

ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی سمجھ میں آگیا ہو گا کہ سخت طبعی' خاموش رہنا اور دعا نہ کرنا اور حکمت وبصیرت سے اصلاح کرنے کی کوشش نہ کرنا اور صرف دل ہی دل میں کڑھنا بھی جرم ہے اور اس کے ذمہ دار آپ ہیں لہٰذا قصور صرف بیوی کا نہیں بلکہ آپ کا بھی ہے۔ لہٰذا مایوس نہ ہوئیے ماضی کو بھول کر آج ہی سے کام شروع کر دیجئے.

دینی سوچ رکھنے والے ....

ہمارے بعض دینی سوچ رکھنے والے احباب جیسا کہ ان کے احوال سے معلوم ہوا کہ اکثر اپنی گھر والیوں کے معمولات اور طرز زندگی سے متعلق کئی ایسی باتیں پوچھنے آتے ہیں (بلکہ سچ کہئے تو ان کی شکایات لے کر آتے ہیں) کہ وہ ایسا کرتی ہے یا وہ ایسا ایسا نہیں کرتی ہے حالانکہ اگر یہ صاحب خود موقع محل کے لحاظ سے اپنی بیوی کو سمجھا دیتے تو امید یہی ہے کہ وہ بات سمجھ جاتی اور اپنا طرز عمل درست کر لیتی........

یہ شوہر صاحب اگر خود پہلے بغیر کسی اعلان واشتہار کے مسئلہ پوچھ لیتے اور پھر حکمت سے' محبت سے' موقع محل دیکھ کر بیوی کو اس انداز سے بات سمجھاتے کہ وہ ان کو ہمدرد اور خیر خواہ سمجھ کر ان کی بات سنتی اور اس کو اہمیت دیتی تو بہت ہی بہتر ہوتا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اب ہم چند مثالیں دے کر اس حقیقت کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۱) شوہر صاحب نے مکمل اندازہ کر لیا کہ زوجہ صاحبہ فرض نماز کے معاملے میں زبردست کوتاہی کر رہی ہیں اور کئی بار توجہ دلانے پر بھی فرض نماز کے معاملے میں وہی ٹالنے کی عادت جاری ہے تو ایک ضورت تو یہ ہے کہ یہ یوں کہے کہ، تم مستقل نمازوں میں کوتاہی کرنے والی ہو لہٰذا تم پکی فاسقہ ہو اور تم ایسی ہو....... اور ایسی ہو اور تم سے تو بغض رکھنا لازم ہے (اور واقعی یہ سب حق ہے) اور میں تمہارے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا نہیں کھاؤں گا تاکہ تمہیں اندازہ ہو کہ میں تم سے ناراض ہوں اب یہ شخص یہ بات یوں بھی کہہ سکتا ہے (اور یہ صورت زیادہ بہتر ہے) کہ:

مجھے اپنے گھر میں داخل ہوتے ہی گھٹن اور وحشت سی معلوم ہوتی ہے اور دین سے دوری کے خیالات آتے ہیں میں نے ایک ہفتہ قبل اپنے ایک دینی دوست کے ہاں کھانا کھایا تھا اور ضرورت کی وجہ سے وہاں سے گیا تھا تو اس رات کو سونے سے قبل ذکر بھی کیا اور رات کے آخری حصے میں تہجد کی توفیق بھی ہو گئی اور دل پر وہ گھبراہٹ بھی نہیں تھی میرا خیال ہے کہ ہم دونوں اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لیں کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے کسی نامناسب عمل کی وجہ سے اللہ پاک کی مدد ہم سے ہٹ گئی ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر رکھا ہے اسی لئے ہمارا دل بے چین ہے اور اسباب راحت کے موجود ہوتے ہوئے بھی حقیقی راحت نصیب نہیں ہے......

قوی امید ہے کہ اس سے بیوی کو یہ فکر لاحق ہو سکتی ہے کہ اگر اب کی بار شوہر کو یہی شکایت رہی تو یہ گاہے بہ گاہے گھر سے باہر کسی دینی دوست کے یہاں کھانا کھائیں گے اور رات کو قیام بھی وہیں کریں گے یا اعتکاف کی نیت سے مسجد میں مستقلاً رہنے لگیں گے اور بات چھپتی تو ہے نہیں، پھر میرے بارے میں چہ مہ گوئیاں ہوں گی کہ کیا وجہ ہے کہ مثلاً زلیخا کے شوہر دفتر سے آکر بھی زیادہ وقت گھر پہ نہیں دیتے اور پھر باہر چلے جاتے ہیں تو اس ساری گڑبڑ کے پیدا ہونے سے بہتر یہ ہے کہ میں نماز چھوڑنے کی کوتاہی سے باز آجاؤں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(۲) اخبارات اور رسائل کے مطالعے کے وقت بیوی جاندار کے فوٹو (Photo) اور تصاویر قصداً دیکھتی ہے (اور یہ سب کچھ دیکھنا ظاہر ہے منع ہے) اور بالخصوص اجنبی مردوں کے فوٹو اور وہ بھی ناچنے گانے، بہروپیوں کے مناظر..... یہ ظاہر ہے اور بھی برے ہیں..... اب اس سے کہنے کی ایک طرز تو یہ ہے کہ میں نے مسئلہ معلوم کر لیا کہ یہ تمام کام سخت گناہ اور حرام ہیں اور تمہاری آنکھیں دوزخ میں جلیں گی اور انہی اداکاروں (Actors) کے ساتھ تمہارا حشر ہوگا کیونکہ گناہ گاروں کے مناظر دیکھنا گویا ان سے خوش ہونا ہے..... وغیرہ وغیرہ

دوسرا طرز یہ ہے کہ اسکو حرام اور گناہ سے اس طرح روکا جائے کہ مثلاً بیوی سے یوں کہئے کہ صبح دوکان کی طرف یا ملازمت پر جاتے ہوئے راستے میں لگے ہوئے کسی اشتہاری بورڈ (جن پر عورتوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں) پر بھول سے میری نظر پڑ گئی۔

توبہ بھئی توبہ اس منظر میں دکھلائی گئی اس عورت کا تصور بار بار میرے ذہن میں آرہا ہے اور مجھے پریشان کر رہا ہے میں تو دفتر/ دوکان میں اس گندے خیال کو ہٹا ہٹا کر تھک گیا اور میں نے تو بار بار تمہارا خیال کیا تب جا کے ذہن کو کسی درجہ میں یکسوئی نصیب ہوئی بھلا کون لوگ ہوتے ہوں گے جو اپنی رفیق حیات کے موجود ہوتے ہوئے دوسروں کے چہروں کو دیکھ کر یا ان کے تصویری مناظر دیکھ کر لذت لیتے ہیں بھلا اس نحوست سے اگر اپنے گھر والے / گھر والی سے دل ہٹ جائے تو کتنا برا ہو، میں تو ایسے شخص سے بہت زیادہ نفرت کرتا ہوں........

امید ہے کہ اس سے وہ اس برائی کا قبیح (برا ہونا) سمجھے گی کہ میرے شوہر یہ چاہ رہے ہیں کہ میں کسی اجنبی (نامحرم) وغیرہ کو نہ دیکھوں اور کسی بھی جاندار کی تصاویر اور بالخصوص اجنبی مردوں کے فوٹو وغیرہ نہ دیکھوں۔

(۳) ادھر ادھر کی چغلی کرتی ہے۔ بجائے اس کے کہ یوں کہیں تم چغلی کرتی ہو اور چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یوں سمجھائیں کہ بعض عورتیں پتہ نہیں کیوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ایک جگہ کی بات یا کسی ایک شخص کی بات دوسروں تک اس انداز میں پہنچاتی ہیں کہ سننے والا ایک دم آگ بگولہ ہو جاتا ہے اور اس شخص پر جس نے اس کے متعلق کوئی بات جو شاید کہی ہی نہ ہو بم برسانے کے درپے ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں ایک تو کسی مسلمان سے بدگمانی ہوتی ہے اور اس پر بستم بالائے ستم گالی گلوچ یا بعض اوقات ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ان سب کی وجہ وہ عورت بنتی ہے جو ادھر کی بات ادھر لگاتی ہے اور اپنی طرف سے مرچ مسالہ لگاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونوں فریق کے درمیان بات کھل جاتی ہے، بس پھر اس عورت کی شامت ہی آجاتی ہے۔ لیکن مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم تو یقیناً ایسی عورتوں سے بات چیت بھی کرنا پسند نہیں کرو گی البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر کسی ایسی عورت کو تم جانتی ہو جو چغل خور ہے تو تم اس کی اصلاح کرنے کی ضرور کوشش کرنا۔ قوی امید ہے کہ اس طرح سمجھانے سے چغل خوری کی مذمت بیوی کے دل میں بیٹھ جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۴) اگر غصے کی حالت میں بچوں کو گالی گلوچ کرتی ہے، آپ نے بچوں کو ڈانٹنے کے دوران گالی گلوچ کرتے سن لیا تو ہرگز اس وقت اس کو کچھ نہ کہیں تھوڑی دیر بعد یا رات کو اس طرح سے سمجھائیں کہ مثلاً آج ایک عجیب واقعہ ہوا میں گلی سے گذر رہا تھا اچانک میرے کانوں میں ایک گندی گالی کی آواز آئی میں ادھر متوجہ ہوا تو دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ گالی دینے والا ایک چھوٹا بچہ تھا مجھے بہت افسوس ہوا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ بچہ کس کا ہے کہ ایسی گندی گالی دے رہا ہے لوگوں نے بتایا کہ ارے بھائی یہ فلاں صاحب کا بیٹا ہے اور اس کے گھر میں سے اس کو یہ گالیاں دینے کا سبق ملا ہے کیوں کہ جب بھی اس کی ماں یا باپ غصہ میں ہوتے ہیں وہ اس کو گالیاں دیتے ہیں پیار سے سمجھانا تو ان کی لغت میں ہے ہی نہیں۔ ارے بیگم سچ پوچھو تو میرے ذہن میں اپنے ننھے فہد کا خیال آیا کہ اگر وہ اس کی جگہ ہوتا تو مجھ پر اور تم پر کیا گذرتی؟......... کیسے ہوتے ہیں وہ والدین جو اپنے بچوں کے سامنے گالیاں دیتے ہیں اللہ پاک انہیں ہدایت دے کہ بے چارے ایک تو خود بھی گالی دے کر اللہ کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نظروں میں ذلیل ہوتے ہیں اور دوسرے اپنی نئی نسل کو بھی تباہ کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم تو کبھی بھی اپنے بچوں کے سامنے گالی نہیں دیتے اور بیگم اگر کبھی مجھ سے یہ غلطی ہو جائے تو مجھے باور کرا دینا۔

امید ہے سمجھانے کا یہ ٹھنڈا طریقہ آپ اختیار کریں گے تو اس کے مثبت اثرات سامنے آئیں گے لہٰذا اسی طرز کو اختیار کریں اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس وقت بیوی بچوں کو ڈانٹ رہی ہو اسی وقت اس کو کچھ نہ کہیں بلکہ جب بیوی کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور بچے ادھر ادھر ہو جائیں تو اس وقت بیوی کو یہ دو باتیں محبت سے سمجھائیں کہ:

(۱) اگر تم اس طرح غیر مہذب الفاظ استعمال کرتے ہوئے بچوں کو سمجھانے کی کوشش کروگی اور گرے ہوئے الفاظ استعمال کروگی تو یہ بچے بھی ہمیشہ کیلئے یہی طرز سیکھیں گے کہ غصہ کے وقت کسی کو خبیث کسی کو شیطان کسی کو کم بخت / بد بخت / نامراد وغیرہ کہا جاتا ہے پھر یہ بھی گرما گرمی میں ایسے ہی ناشائستہ الفاظ اپنے بہن بھائیوں، اسکول یا مدرسے کے دوستوں اور محلے کے بچوں اور قریبی رشتہ داروں کے بچوں کو کہیں گے اور پھر بچے تو ہیں ہی شریر، تم دو کہوگی یہ دو اپنی طرف سے اور لگاکر سنائیں گے۔ بتاؤ اس طرح ہماری کیا عزت رہے گی؟ .... سب سمجھ جائیں گے کہ گھر کا ماحول ہی خراب ہے اور پیاری بیوی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی امت میں ہمارے ذریعے سے اضافہ ہو، اور ہماری تربیت میں رہ کر یہ بچے ایسے صالح اور باکردار مرد اور عورتیں بنیں جو نہ صرف یہ کہ خود بھی نیک ہوں بلکہ اوروں کو بھی محبت اور حکمت سے نیکی کی طرف راغب کرنا جانتے ہوں اور ان کے منہ سے محبت بھرے الفاظ پھولوں کی طرح جھڑیں اور وہ کسی سخت سے سخت مرحلے پر بھی نازیبا الفاظ استعمال کرکے اپنی حضور ﷺ سے نسبت کو نہ بھول جائیں ان کے اچھے کردار اور نرم لہجے سے متاثر ہوکر سخت سے سخت کافر بھی نرم پڑ جائے اور ان کے اخلاق دیکھ کر وہ بھی دین

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حق یعنی دین اسلام میں داخل ہو جائے اگر ہم ایسی دینی تربیت کر کے گئے تو ان کے اچھے اخلاق اور اعمال کا ثواب ہمیں قبروں میں پہنچتا رہے گا۔ یاد رکھو کہ اولاد کی کثرت پسندیدہ ہونے سے مقصود اسلام میں یہ ہرگز نہیں کہ صرف حیوانی صفات رکھنے والے ایسے انسان جو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح غیر مہذب طریقہ پر ہنکائے جاتے ہوں پیدا ہوں۔

(۲) اور تم اگر ایسے نازیبا الفاظ مثلاً بات بات پہ یوں کہنا کہ ...., مرجائے، غارت ہو جائے، ساری عمر پچھتائے، بغیر ماں باپ والے کی طرح رونے والے اللہ تجھے سچ مچ لاوارث بنائے .... جیسے بد دعائیہ الفاظ استعمال کرنے کی عادت ترک نہیں کرو گی تو دیکھو اس پر تو تمہارا ابھی ایمان ہے جس طرح دعائیں قبول ہوتی ہیں اسی طرح بد دعا بھی لگ جاتی ہے پھر خود سوچو اگر قبولیت کی کسی ساعت میں تم نے ایسے الفاظ کہہ دیئے اور بچے نے واقعی کوئی ستانے والا کام کیا بھی تھا اور وہ بچہ کے حق میں قبول ہوگئے تو بتاؤ ساری عمر رونے پچھتانے کے سوا کیا حاصل ہو گا۔

(۳) بچوں کے شور کو روکنے کیلئے آپ خود شور نہ مچایئے اور اگر گھر میں کل کل چلتی بھی رہتی ہے تو جناب شوہر صاحب، آپ سے ہماری یہ گزارش ہے کہ اپنی بیوی سے اسکے اسباب پوچھیں کہ ایسا کیوں ہے کہ ہر وقت ماں اور بچوں میں مارا ماری اور محاذ آرائی کی فضا رہتی ہے مگر للہ آپ یہ بات بچوں سے دور رہ کر خلوت میں صرف زوجہ سے پوچھیں اور اس پوچھنے میں بھی شور نہ مچائیں سنجیدگی اور متانت سے پوچھیں اگر آپ خود ہی دھاڑنے لگے تو بیوی پر آپ کی نصیحت کا کیا خاک اثر ہو گا........

اور دوسری بات یہ کہ پھر اگر ماں اور بچوں میں جھک جھک لی کوئی وجہ ایسی پتہ چلے جس کا تدارک آپ کے بس میں ہو تو اس پر مثبت انداز میں قدم اٹھایئے مثلاً آپ کام سے واپس آئے اور بچہ روٹھا بیٹھا ہے اور ماں ناحق اسے ڈانٹ رہی ہے اور وجہ یہ پتہ چلی کہ دوکان سے کوئی پسند کی چیز لانا چاہ رہا ہے اور ماں کے پاس نقد پیسے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نہیں ہیں تو آپ آئندہ کیلئے اس خلفشار کا تدارک یوں کر سکتے ہیں کہ اپنی بیوی کے پاس کچھ ایسی چیزیں جو بچوں کی پسند کی ہوں لا کر سنبھال کر رکھوا دیں جو بچوں کو ایسی ہی بے جا ضد پر انہیں دے دی جائیں کیوں کہ بچہ صرف ماں کی زبانی' ہدایت اور تلقین پر نہیں سنبھلا کرتے بلکہ انہیں ان کی طبیعت کے بہلاوے کیلئے کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔

خطرناک غلطیاں

کبھی بھی ایسی خطرناک غلطی نہ کیجئے کہ

بچوں کے سامنے آپ بیوی سے جھگڑا کریں یا ڈانٹیں اگر بہت ہی غصہ آئے تو فوراً گھر سے باہر چلے جایئے بچوں کے سامنے ہرگز ہرگز اس کو نہ جھڑکیں نہ ڈانٹیں۔

اگر بیوی بھی اس وقت بول پڑی اور آپ دونوں کی تو تو میں میں ہوتی رہی تو یہ بچوں کی نفسیات کیلئے بہت ہی زیادہ نقصان دہ ہے۔ آپ ٹھنڈے دل سے ذرا غور تو فرمائیں جس گھر میں ماں باپ کے درمیان نوک جھوک' تو تو میں میں اور سرد جنگ کی جولانیاں ہر وقت نقطہ عروج پر ہوں گرما گرمی چیخ وپکار' نفرت غصہ کے بم برسائے جا رہے ہوں حقارت وذلت سے ایک دوسرے کو ذلیل وخوار کیا جا رہا ہو ہر وقت ذہنی اور دماغی ہنگامہ آرائی ہو ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھنا اور ضد میں آجانا دونوں کا معمول ہو ایسے ماحول میں معصوم اور پنکھڑیوں سے زیادہ نازک بچوں کے دل ودماغ پر کون سے نقوش مرسم ہوتے ہوں گے یہ ظالم ستم گر اپنا جتنا نقصان کرتے ہیں وہی کیا کم ہوتا ہے لیکن اس سے بھی کئی گنا زیادہ اپنی نسلوں کا کباڑا کر دیتے ہیں۔

چوں کہ بچوں کی قوت نقالی اور اخذ کرنے کی صلاحیتیں بہت ہی طاقتور کیمرے سے بھی زیادہ تیز اور ریڈیائی لہروں سے بھی گہری ہوتی ہیں۔

اس لئے یہ بچے جو کچھ اپنے گرد وپیش ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں اسی کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نقل کرتے ہیں اور اسی کا تصور قائم کرلیتے ہیں۔ لہٰذا آپ دیکھتے ہیں ایسے گھروں میں سب چھوٹے بہن بھائی ایک دوسرے کے ساتھ چیخم دھاڑ، تو تڑاخ، طعن و تشنیع اور آپس میں اٹھتے بیٹھتے تنقیدی جملے کستے ہیں، تحقیر اور تخفیف کرتے ہیں۔ باہم دست وگریباں رہتے ہیں!! ان سب کا نتیجہ؟ بس یہی کہ ہر ایک فرد خود بین.........' خود نما.........' تنہائی کا شکار الگ تھلگ.........' دبکا سہما.........' مغلوب الحال.........' بے چین.........' بے قرار.........' صرف اپنے دفاع اور بچاؤ کی فکر میں کھویا ہوا رہتا ہے۔

اب ایسے ماحول کے پروردہ بچے چاہے کتنی ہی عمر پاکر بڑے بوڑھے ہو جائیں اپنے تمام عرصہ حیات میں انہی جذبات اسی ذہنیت اور انہی سے پیدا شدہ' برے افعال اور بری حرکات میں مبتلا رہتے ہیں ان کو کبھی احساس بھی نہیں ہو سکتا کہ ان کی اسی دنیا میں محبت نام کی کوئی چیز بھی موجود ہے۔ جس سے ہمدردی اخوت..... امن وعافیت، چین وسکون فارغ البالی اور خوشحالی پیدا ہوتی ہے' اور یہ کہ وہ بھی تو آخر انسان ہی ہیں وہ بھی ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ایسے بچوں کیلئے سب سے بڑی نقصان دہ بات یہ ہوتی ہے کہ جب ان کو کسی جگہ سے پیار ومحبت نہیں ملتا کوئی ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر اعتماد پیدا کرنے والا نہیں ہوتا پھر ایسے لڑکے اور لڑکیوں کو

جب بھی کوئی خود غرض سے خود غرض شخص دھوکہ دے کر ذرا سی محبت کا اظہار کرتا ہے تو وہ لڑکی اس لڑکے کے ہاتھوں اور وہ لڑکا اس لڑکی کے ہاتھوں بغیر شرعی حدود کا خیال رکھتے ہوئے اپنی زندگی اکثر تباہ کر دیتے ہیں یا دنیا چند روزہ بن بھی گئی تو آخرت تباہ وبرباد ہو جاتی ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور اگر پھر یہ نوجوان نکاح کے بندھن میں پھنس جاتے ہیں اور ایک کو پتہ چلتا ہے کہ دوسری طرف مجھے محبت نہیں دی گئی بلکہ محبت کا دھوکہ ہے میری جنسی کشش پر ...... یا میرے مال ومتاع پر ...... یا اس کے علاوہ کوئی اور فائدہ ...... حاصل کرنے کیلئے مجھے محبت دکھائی گئی اور یہاں بھی مجھے محبت نہ مل سکی تو وہ ذہنی کوفت ' احساس محرومی کا شکار رہ کر مختلف نفسیاتی اور طبعی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں یا تو پھر وہ اپنی زندگی خود ختم کر دیتے ہیں یا اپنی طبعی مدت کے پہنچنے سے پہلے گر کر اپنے اصلی وطن یعنی قبر کی طرف بے سروسامان روانہ ہو جاتے ہیں دوسرا بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جو شوہر بار بار نوک جھونک کرنے کی عادت رکھنے والے ہوں اپنی بیوی کو سب بچوں کے سامنے ڈانٹتے ہوں تو بیوی کے دل سے شوہر کی محبت اور مقام نکل جاتا ہے۔ اور ایسی عورت اولاد کو باپ سے باغی بنا دیتی ہے۔ بچے بھی ماں کی حمایت میں باپ کو باپ نہیں گردانتے۔

باپ کا فرمان سنی ان سنی کر دیتے ہیں اور اگلے مرحلے میں ایک بڑا بھاری نقصان یہ ہوتا ہے کہ بچوں کے نکاح اور بیاہ کے مرحلوں میں یہ دل جلی ماں ٹھان ہی لیتی ہے کہ شوہر کی طرف والے لوگوں میں سے نہ اپنے بیٹے کے لئے کوئی لڑکی لاؤں گی نہ اپنی بیٹی ایسے شخص کے خاندان میں دوں گی اور بعض مرتبہ تو اپنی ملنے جلنے والیوں میں برملا اپنا یہ فیصلہ تک سنا دیتی ہیں کہ اس جیسے (یعنی اپنے شوہر کی طرف اشارہ ہے) شخص کے ہاتھ میں اپنی بیٹی کا ہاتھ دینے سے تو اچھا ہے کہ ساری عمر لڑکی کو بٹھا کر رکھوں۔ کیونکہ اس کو بھی ہر وقت ڈر ڈر بک بک ہو اور یہ بھی اپنے بد مزاج شوہر سے اولاد کے سامنے طعنے سنے یہ تو مجھے اپنی بیٹی کے لئے ہرگز گوارہ نہیں۔

دیکھا آپ نے شوہر کے روکھے رویہ 'اولاد کے سامنے بیوی کو جھڑکنا طعنے دینا یا گھر کی دوسری عورتوں کے سامنے بیوی کو ذلیل کرنا یا اس کی اچھائیوں کی قدر نہ کرنا وغیرہ وغیرہ جیسی کوتاہیوں نے بات کہاں سے کہاں پہنچائی اور کیا دن دکھائے لہٰذا خدارا ان خطرناک غلطیوں سے بچیئے اور اپنے رشتہ داروں اور دوست واحباب کو بھی بچایئے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نوٹ : ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیسے کریں اور کن الفاظ سے کریں اس کے لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ

(۱) مسنون دعائیں .... مولانا عاشق الٰہی صاحب دامت برکاتہم

(۲) حصن حصین ترجمہ وتشریح..... مولانا عاشق الٰہی صاحب دامت برکاتہم

(۳) مستند مجموعہ وظائف 'تصدیق شدہ حضرت مفتی نظام الدین صاحب

یہ تین کتابیں اپنے پاس رکھے اور خود بھی یاد کرے اور بچوں اور بیوی اور گھر کے دوسرے افراد کو بھی یاد کرائے۔

اور جب بھی غصہ آئے تو فوراً تعوذ پڑھ لیا کرے اور فوراً پانی پی لے (ان شاء اللہ) اس سے غصہ کافور ہو جائے گا۔

(۲) جب بھی شدید غصہ ہو تو وضو کرلے ایک تو اس سے ذہن بٹ جاتا ہے اور ٹھنڈا پانی لگنے سے گرمی اور شدت میں کمی واقعی ہو جاتی ہے اور وضو کرنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے ظاہر ہے کہ شیطان ہی غصہ دلاتا ہے جب وہ بھاگ جائے گا تو غصہ بھی بھاگ جائے گا۔

(۳) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من کظم غیظا وھو یستطیع ان ینفذ دعاہ اللہ یوم القیامۃ علي رؤوس الخلائق حتي یخیرہ في اي الحور العین شاء.

(ترمذی ص ۲۲ ج ۲ 'ابو داؤد ص ۳۲ ج ۲)

ترجمہ : "جو شخص اپنے غصہ کو نافذ کر سکتا ہو لیکن اسے پی لے تو اللہ پاک قیامت کے دن سب مخلوق کے سامنے اسے پکاریں گے یہاں تک کہ اسے اختیار دیں گے کہ جس بڑی آنکھوں والی حور کو چاہے پسند کرلے"۔

مذکورہ بالا فضیلت کو غصہ کے وقت ذہن میں رکھے اور سوچے کہ اگر میں غصہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پی لوں تو قیامت میں اپنی اختیار سے حور عین کو پسند کروں گا۔

(۲) اس کے علاوہ قرآن میں آتا ہے کہ

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ والارضُ اعدت للمتقين الذين ينفقون في السَّرَّاء و الضَّرَّاءِ و الكاظمين الغيظ و العافين عن الناس و الله يحب المحسنين (پارہ ۴ سورۃ آل عمران)

ترجمہ : "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ جنت جس کا پھیلاؤ سارے آسمان اور زمین ہیں جو تیار کی گئی ہے ایسے لوگوں کیلئے جو کہ (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں (ہر حال میں) فراغت میں (بھی) اور تنگی میں (بھی) اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنے والے اور اللہ جل شانہ محبوب رکھتے ہیں احسان کرنے والوں کو"۔

فضائل صدقات میں شیخ الحدیث ﷺ نے لکھا ہے کہ اس آیت شریفہ میں مومنین کی ایک خاص مدح اور تعریف بیان کی گئی ہے کہ جو غصّہ کو پینے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ جب تیرے بھائی بیوی وغیرہ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو ان کیلئے ستر عذر پیدا کرو اور پھر اپنے دل کو سمجھا کہ ان کے پاس اتنے عذر ہیں اور جب بھی تیرا دل نہ قبول کرے تو بجائے ان کے تو اپنے آپ کو ملامت کر کہ تجھ میں کس قدر قساوت اور سختی ہے کہ تیرے بھائی یا بیوی ستر عذر پیش کر رہے ہیں اور تو ان کو قبول نہیں کر رہا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

"جس شخص کے پاس کوئی عذر پیش کیا جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس پر اتنا گناہ ہو گا جتنا چنگی کے محرر کو۔ (جو لوگوں سے ناجائز ٹیکس وصول کرتا ہے)

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

آدمی غصہ کا گھونٹ پی لے' اس سے زیادہ کوئی گھونٹ اللہ کے نزدیک پسندیدہ نہیں"۔

(۳) امام احمد علیہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

اذا غضب احد کم فلیسکت .

(مسند احمد کتاب مسند بنی هاشم حدیث نمبر ۳۰۲۹)

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو وہ فوراً خاموش ہو جائے۔

لہٰذا جب بھی غصہ آجائے تو خاموش ہو جائیں وہاں سے اٹھ کر تنہائی میں چلے جائیں تاکہ زبان نہ کھلے اور منہ کو تالا لگا دیں۔

(۴) ایک عجیب علاج یہ ہے کہ ایک کاغذ پر عبارت لکھ کر ایسی جگہ لگا لے جہاں بار بار اس پر نظر پڑتی ہو

"اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے جتنی تجھ کو اس پر یعنی بیوی / بچوں / نوکر وغیرہ پر قدرت ہے لہٰذا ایسا نہ ہو کہ تو قصور سے زیادہ سزا دے اس پر دنیا و آخرت دونوں میں پکڑ ہو گی قیامت کے دن جرم اور سزا کو لایا جائے گا اور تولا جائے گا اگر برابر برابر معاملہ ہوا تو چھوٹ ورنہ پکڑ ہو جائے گی۔

آدمی کو غصہ اسی پر آتا ہے جس کو اپنے سے کمزور پاتا ہے اور اگر دوسرا طاقتور ہو تو غصہ نہیں آتا بلکہ اگر اس کا کوئی تیسرا حامی بھی طاقتور موجود ہو تو اسکے سامنے بھی غصہ نہیں آتا لہٰذا جب بار بار اس تحریر پر نظر پڑے گی تو دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا استحضار ہو گا تو غصہ کہاں آئے گا۔

(۵) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اگر کسی کو غصہ آجائے تو اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہو تو لیٹ جائے (ابو داؤد: ص ۳۰۲ ج ۲)

یقین کامل ہے کہ اس سے آگے کسی تدبیر کی ضرورت نہ ہو گی کیوں کہ جب آدمی کھڑا ہوتا ہے تو زمین سے دوری ہوتی ہے اور بیٹھنے میں زمین سے قرب ہو جاتا ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور لیٹنے میں اس سے بھی زیادہ زمین سے مل جاتا ہے اور زمین کی طبیعت میں حق تعالیٰ نے انکساری رکھی ہے تو وہ انکساری آدمی پر اثر کر جاتی ہے اور انکساری غصہ اور تکبر کی ضد ہے تو گویا یہ علاج بالضد ہوا۔

تجربہ سے ثابت ہے کہ غصہ میں بے اختیار یہ جی چاہتا ہے کہ ایسی ہیئت بنائے کہ مارنا اور پکڑنا آسان ہو جائے مثلاً اگر لیٹے ہوئے غصہ آئے تو بے اختیار اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ غصہ ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے تو غصہ کا طبعی مقتضی یہ ہے کہ (آدمی لیٹا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے) تو بیٹھنے کو غصہ کی اصلی ہیئت سے کچھ دوری ہے اور لیٹنے کو بہت زیادہ بُعد ہے تو یہ تعلیم عین فطرت کے مطابق ہوئی کہ غصہ میں اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔

عورت کی پیدائش ٹیڑھی پسلی سے ہونے کا مطلب

حضور اقدس ﷺ نے بہت اچھی تشبیہ بیان فرمائی ہے، اور یہ اتنی عجیب وغریب اور حکیمانہ تشبیہ ہے کہ ایسی تشبیہ ملنا مشکل ہے۔ فرمایا کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے اس کی تشریح یہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد حضرت حوا علیہا السلام کو انہی کی پسلی سے پیدا کیا گیا، اور بعض علماء نے اس کی دوسری تشریح یہ بھی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورت کی تشبیہ دیتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ عورت کی مثال پسلی کی سی ہے، کہ جس طرح پسلی دیکھنے میں ٹیڑھی معلوم ہوتی ہے، لیکن پسلی کا حسن اور اس کی صحت اس کے ٹیڑھا ہونے میں ہی ہے، چنانچہ کوئی شخص اگر یہ چاہے کہ پسلی ٹیڑھی ہے، اس کو سیدھا کر دوں تو جب اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ سیدھی تو نہیں ہوگی البتہ ٹوٹ جائے گی، وہ پھر پسلی نہیں رہے گی اب دوبارہ پھر اس کو ٹیڑھا کر کے پلستر کے ذریعہ جوڑنا پڑے گا، اسی طرح حدیث شریف میں عورت کے بارے میں بھی یہی فرمایا کہ:

إن ذهبت تقيمها كسرتها. (مسلم شریف کتاب الرضاع حدیث نمبر ۲۶۶۹)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اگر تم اس پسلی کو سیدھا کرنا چاہو گے تو وہ پسلی ٹوٹ جائے گی۔

"وإن استمتعت بها استمتعت بها وفيها عوج."

(بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر ٤٧٨٦)

اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو، تو اس کے ٹیڑھے ہونے کے باوجود فائدہ اٹھاؤ گے۔

یہ بڑی عجیب و غریب اور حکیمانہ تشبیہ حضور اقدس ﷺ نے بیان فرمائی، کہ اس کی صحت اس کے ٹیڑھے ہونے ہی میں ہے اگر وہ سیدھی ہو گی تو وہ بیمار ہے صحیح نہیں ہے۔

یہ عورت کی مذمت کی بات نہیں ہے

بعض لوگ اس تشبیہ کو عورت کی مذمت میں استعمال کرتے ہیں کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، لہذا اس کی اصل ٹیڑھی ہے چنانچہ میرے پاس بہت سے لوگوں کے خطوط آتے ہیں جس میں کئی لوگ یہ لکھتے ہیں کہ یہ عورت ٹیڑھی پسلی کی مخلوق ہے۔ گویا کہ اس کو مذمت اور برائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں، حالانکہ خود نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا منشا یہ نہیں ہے۔

عورت کا ٹیڑھا پن ایک فطری تقاضا ہے

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو کچھ اور اوصاف دے کر پیدا فرمایا ہے اور عورت کو کچھ اور اوصاف دے کر پیدا فرمایا، دونوں کی فطرت اور سرشت میں فرق ہے، سرشت میں فرق ہونے کی وجہ سے مرد عورت کے بارے میں یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ میری طبیعت اور فطرت کے خلاف ہے، حالانکہ عورت کا تمہاری طبیعت کے خلاف ہونا یہ کوئی عیب نہیں ہے، کیونکہ یہ انکی فطرت کا تقاضہ ہے کہ وہ ٹیڑھی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہوں۔کوئی شخص پسلی کے بارے میں یہ کہے کہ پسلی کے اندر جو ٹیڑھا پن ہے وہ اس کے اندر عیب ہے، ظاہر ہے کہ وہ عیب نہیں، بلکہ اس کی فطرت کا تقاضہ ہے کہ ٹیڑھی ہو، اس لئے آنحضرت ﷺ یہ ارشاد فرمارہے ہیں کہ اگر تمہیں عورت میں کوئی ایسی بات نظر آتی ہے جو تمہاری طبیعت کے خلاف ہو، اور اس کی وجہ سے تم اس کو ٹیڑھا سمجھ رہے ہو تو اسکو اس بناء پر رد نہ کرو، بلکہ یہ سمجھو کہ اس کی فطرت کا مقتضیٰ یہ ہے، اور اگر تم اسکو سیدھا کرنا چاہو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر فائدہ اٹھانا چاہو گے تو ٹیڑھا ہونے کی حالت میں بھی فائدہ اٹھا سکو گے۔

”غفلت“ عورت کے لئے حسن ہے

آج الٹا زمانہ آگیا ہے، اس واسطے قدریں بدل گئی ہیں، خیالات بدل گئے، ورنہ بات یہ ہے کہ جو چیز مرد کے حق میں عیب ہے، بسا اوقات وہ عورت کے حق میں حسن اور اچھائی ہے اگر ہم قرآن کریم کو غور سے پڑھیں تو قرآن کریم سے یہ بات نظر آجاتی ہے کہ جو چیز مرد کے حق میں عیب تھی، وہی چیز عورت کے بارے میں حسن قرار دی گئی۔اور اس کو نیکی اچھائی کی بات کہا گیا۔مثلاً مرد کے حق میں یہ بات عیب ہے کہ وہ جاہل اور غافل ہو اور دنیا کی اس کو خبر نہ ہو، اس لئے کہ مرد پر اللہ تعالیٰ نے دنیا کے کاموں کی ذمہ داری رکھی ہے، اس لئے اس کے پاس علم بھی ہونا چاہئے اور اسکو باخبر بھی ہونا چاہئے، اگر باخبر نہیں ہے، بلکہ غافل ہے، اور غفلت میں مبتلا ہے تو یہ مرد کے حق میں عیب ہے لیکن قرآن کریم نے غفلت کو عورت کے حق میں حسن قرار دیا، چنانچہ سورۃ نور میں فرمایا:

”إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

(سورۃ النور : ۲۳)

”یعنی وہ لوگ جو ایسی عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں جو پاکدامن ہیں،

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور غافل ہیں، یعنی دنیا سے بے خبر ہیں"

تو دنیا سے بے خبری کو ایک حسن کی صفت کے طور پر قرآن کریم نے بیان فرمایا۔ معلوم ہوا کہ عورت اگر دنیا کے کاموں سے بے خبر ہو اور اپنے فرائض کی حد تک واقف ہو اور دنیا کے معاملات اتنے نہ جانتی ہو تو وہ عورت کے حق میں عیب نہیں، بلکہ وہ صفت حسن ہے، جس کو قرآن کریم نے صفت حسن کے طور پر ذکر فرمایا۔

زبردستی سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو

لہٰذا جو چیز مرد کے حق میں عیب تھی، وہ عورت کے حق میں عیب نہیں اور جو چیز مرد کے حق میں عیب نہیں تھی بعض اوقات وہ عورت کے حق میں عیب ہوتی ہے۔ اس لئے اگر تمہیں ان کے اندر کوئی ایسی چیز نظر آئے جو تمہارے لئے تو عیب ہے لیکن عورت کے لئے عیب نہیں تو اسکی وجہ سے عورت کے ساتھ برتاؤ میں خرابی نہ کرو، اس لئے کہ پسلی ہونے کا تقاضہ ہی یہ ہے کہ وہ اپنی فطرت کے اعتبار سے تمہاری طبیعت سے مختلف ہو تو اب اس کو زبردستی سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو۔

اس کی کوئی عادت پسندیدہ بھی ہوگی

اس باب کی دوسری حدیث بھی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: لا يفرك مومن مومنة إن كره منها خُلقًا رضی منها آخر. (صحيح مسلم كتاب الرضاع، باب الوصية بالنساء)

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایک عجیب و غریب اصول بیان فرمایا کہ کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے بالکلیہ بغض نہ رکھے، یعنی یہ نہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کرے کہ اسکو بالکلیہ بے کار یا فضول قرار دے دے، اور یہ کہے کہ اس میں تو کوئی اچھائی نہیں ہے۔ اگر اس کی کوئی بات ناپسند بھی ہے تو اس کی دوسری کوئی بات پسند بھی ہوگی۔

پہلا اصول نبی کریم ﷺ نے یہ بتا دیا کہ جب دو انسان ایک ساتھ رہتے ہیں تو کوئی بات دوسرے کی اچھی لگتی ہے، اور کوئی بری لگتی ہے۔ اگر کوئی بات بری لگ رہی ہے تو اس کی وجہ سے اس کو علی الاطلاق برا نہ سمجھو، بلکہ اس وقت اس کے اچھے اوصاف کا استحضار کرو، اس کے اندر آخر کوئی اچھائی بھی تو ہوگی۔ بس اس اچھائی کا استحضار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ یہ اچھائی تو اسکے اندر ہے، اگر یہ عمل کرو گے تو ہو سکتا ہے کہ اسکے اندر جو برائیاں ہیں تمہارے دل کے اندر اس کی اتنی زیادہ اہمیت باقی نہ رہے۔

اصل بات یہ ہے کہ آدمی ناشکرا ہے۔ اگر دو تین باتیں ناپسند ہوں اور بری لگیں بس! انہیں کو لے کر بیٹھ گیا کہ اس میں تو یہ خرابی ہے۔ اس میں تو یہ خرابی ہے۔ اب اچھائی کی طرف دھیان نہیں۔ اس لئے ہر وقت روتا رہتا ہے اور ہر وقت اس کی برائیاں کرتا رہتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے۔

ہر چیز خیر و شر سے مخلوط ہے

دنیا کے اندر کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس کے اندر برائی نہ ہو اور اس میں کوئی نہ کوئی اچھائی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بنائی ہے۔ اس میں ہر چیز کے اندر خیر اور شر مخلوط ہے۔ کوئی چیز اس کائنات میں خیر مطلق نہیں اور کوئی شر مطلق نہیں۔ اس میں خیر و شر ملے جلے ہوتے ہیں، کوئی کافر ہے یا مشرک ہے یا کوئی برا انسان ہے، اگر اسکے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اندر بھی اچھائی تلاش کرو گے تو کوئی نہ کوئی اچھائی ضرور مل جائے گی۔

انگریزی کی ایک کہاوت

نگریزی کی ایک کہاوت ہے اور ہمارے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "حکمت کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے۔ جہاں وہ اس کو پائے۔ اسے لے لے"۔ لہٰذا انگریزی کی کہاوت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرور غلط ہی ہو۔ بات بڑی حکیمانہ ہے، کسی نے کہا کہ "وہ گھنٹہ یا گھڑی جو بند ہوگئی ہو۔ وہ بھی دن میں دوبار سچ بولتی ہے۔" مثلاً فرض کرو کہ بارہ بج کر پانچ منٹ پر گھڑی بند ہوگئی، اب ظاہر ہے کہ ہروقت تو وہ صحیح ٹائم نہیں بتائے گی۔ بلکہ غلط بتائے گی۔ لیکن دن میں دو مرتبہ ضرور صحیح ٹائم بتائے گی۔ ایک دن میں بارہ بج کر پانچ منٹ پر، اور ایک رات میں بارہ بج کر پانچ منٹ پر، تو دو مرتبہ وہ ضرور سچ بولے گی۔

اچھائی تلاش کرو گے تو مل جائے گی

کہاوت کہنے والے کا مقصد یہ ہے کہ چاہے کتنی بھی بیکار اور بری چیز ہو۔ لیکن اگر اس میں اچھائی تلاش کرو گے تو مل ہی جائے گی۔ اسی طرح دنیا کے اندر کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے اندر کوئی نہ کوئی اچھائی نہ ہو۔

کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ اقبال مرحوم کا ایک شعر بہت پڑھا کرتے تھے کہ

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مطلب یہ ہے کہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اپنی حکمت اور مشیت سے پیدا فرمائی ہے۔ اگر غور کرو گے تو ہر ایک کے اندر حکمت اور مصلحت نظر آئے گی لیکن ہوتا یہ ہے کہ آدمی صرف برائیوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ اچھائیوں کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔ اس وجہ سے وہ بد دل ہو کر ظلم اور ناانصافی کا ارتکاب کرتا ہے

عورت کے اچھے وصف کی طرف نگاہ کرو

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:

فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ (سورة النساء : ۱۹)

کہ اگر تمہیں وہ عورتیں پسند نہیں ہیں جو تمہاری نکاح میں آگئیں، تو اگرچہ وہ تمہیں ناپسند ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بہت خیر رکھی ہو۔

اس لئے حکم یہ ہے کہ عورت کے اچھے وصف کی طرف نگاہ کرو اس سے تمہارے دل کو تسلی بھی ہوگی۔ اور بدسلوکی کے راستے بھی بند ہوں گے۔

ایک بزرگ کا سبق آموز واقعہ

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی ﷺ نے ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی بیوی بہت لڑنے جھگڑنے والی تھی۔ ہر وقت لڑتی رہتی تھی۔ جب گھر میں داخل ہوتے بس لعنت ملامت لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا۔ کسی صاحب نے ان بزرگ سے کہا کہ دن رات کی جھک جھک اور لڑائی آپ نے کیوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پالی ہوئی ہے' یہ قصہ ختم کر دیجئے اور طلاق دید یجئے۔تو ان بزرگ نے جواب دیا کہ بھائی! طلاق دینا تو آسان ہے' جب چاہوں گا' دیدوں گا' بات دراصل یہ ہے کہ اس عورت میں اور تو بہت سی خرابیاں نظر آتی ہیں۔لیکن اس کے اندر ایک وصف ایسا ہے۔جس کی وجہ سے میں ان کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔اور کبھی طلاق نہیں دوں گا اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر وفاداری کا ایسا وصف رکھا ہے کہ اگر بالفرض میں گرفتار ہو جاؤں اور پچاس سال تک جیل میں بند رہوں تو مجھے یقین ہے کہ میں اس کو جس کونے میں بٹھا کر جاؤں گا اسی کونے میں بیٹھی رہے گی اور کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھے گی اور یہ وفاداری ایسا وصف ہے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ علیہ اور نازک مزاجی

حضرت مرزا مظہر جان جاناں ﷺ کا نام سنا ہوگا بڑے ولی اللہ گزرے ہیں' اور ایسے نفیس مزاج اور نازک مزاج بزرگ تھے کہ اگر کسی نے صراحی کے اوپر گلاس ٹیڑھا رکھ دیا تو اسکو ٹیڑھا دیکھ کر سر میں درد ہو جاتا تھا۔ایسے نازک مزاج آدمی تھے۔ کہ ذرا بستر پر شکنیں آجائیں تو سر میں درد ہو جاتا تھا۔لیکن ان کو بیوی جو ملی وہ بڑی بدسلیقہ' بدمزاج' زبان کی پھوہڑ' ہر وقت کچھ نہ کچھ بولتی رہتی تھیں۔اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عجیب عجیب طریقے سے آزماتے ہیں اور ان کے درجات بلند فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش تھی لیکن انہوں نے ساری عمران کے ساتھ نبھایا اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو شاید اس طرح معاف فرما دیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہمارے معاشرے کی خواتین دنیا کی حوریں ہیں

ہمارے حضرت حکیم الامت قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ہندوستان (پاکستان) کے معاشرے کی خواتین دنیا کی حوریں ہیں اور اس کی وجہ یہ بیان فرماتے کہ ان کے اندر وفاداری کا وصف ہے جب سے مغربی تہذیب وتمدن کا وبال آیا ہے اس وقت سے رفتہ رفتہ یہ وصف بھی ختم ہوتا جارہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر وفاداری کا ایسا وصف رکھا ہے کہ چاہے کچھ ہو جائے لیکن یہ اپنے شوہر پر جان نثار کرنے کے لئے تیار ہے اور اس کی نگاہ شوہر کے علاوہ کسی اور پر نہیں پڑتی۔

بہرحال ان بزرگ نے حقیقت میں اسی حدیث پر عمل کر کے دکھلایا کہ

ن کرہ منها خلقاً رضی منها آخر.

(صحیح مسلم کتاب الرضاع حدیث نمبر ۲۶۷۲)

کہ اگر ایک بات ناپسند ہے اس عورت کی، تو دوسری بات پسند بھی ہوگی اس کی طرف دھیان اور خیال کرو، اور اسکے نتیجے میں اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، ساری خرابی یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ برائیوں کی طرف نگاہ ہوتی ہے، اچھائیوں کی طرف نگاہ نہیں ہوتی۔

بیوی کو مارنا بد اخلاقی ہے

اس باب کی تیسری حدیث ہے:

عن عبداللہ بن زمعة رضی اللہ عنه انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یخطب .... ثم ذکر النساء فوعظ فیهن، فقال: یعمد احدکم فیخلد امراته جلد العبد. فلعله یضاجعها من آخر یومه.

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب مایکره من ضرب النساء حدیث نمبر ۵۲۰۴)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبے میں بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں، لیکن اس خطبے میں اس باب سے متعلق جو باتیں ارشاد فرمائیں وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بری بات ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو اس طرح مارتا ہے جیسے آقا اپنے غلام کو مارتا ہے۔اور دوسری طرف اسی سے اپنی جنسی خواہش بھی پوری کرتا ہے یہ کتنی بداخلاقی اور بے غیرتی کی بات ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو اس طرح مارے جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے۔(ماخوذ از بیوی کے حقوق)

اسی مناسبت سے ہم حضرت حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کا جواب نقل فرماتے ہیں۔

نافرمان بیوی کا شرعی حکم

س ہمارے پڑوس میں ایک کنبہ آباد ہے۔ویسے تو میاں بیوی میں تعلقات نہایت اچھے تھے۔میاں بے حد شریف ہے ایک روز کسی بات پر بیوی نے ضد کی جو ناجائز قسم کی ضد تھی۔میاں نے بہت صبر کیا مگر بیوی کی دوبارہ ضد پر میاں کو غصہ آگیا اور انہوں نے بیوی کو ایک تھپڑ مار دیا۔بیوی نے اس پر میاں اور اسکے والدین کے لئے "کنجر" جیسا ناپاک لفظ استعمال کیا اور اپنے میکے چلی گئی۔والدہ نے اس کے اس طرح آجانے پر ناراضگی کا اظہار کیا تو وہ پھر آگئی۔مگر دونوں میں بات چیت نہیں ہے۔اور نہ ہی بیوی میاں کو منانے کی کوشش کرتی ہے۔واقعہ بالا پر قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنی قیمتی رائے سے مستفید فرمائیں۔

ج منہ پر تھپڑ مارنے کی حدیث شریف میں بہت سخت ممانعت آئی ہے۔اس لئے شوہر نے بڑی زیادتی کی، عورت کی بے جا ضد پر شوہر کو اس طرح مشتعل نہیں ہونا چاہئے اور اس نیک بخت نے جو تھپڑ کا جواب گندی گالی سے دیا یہ اس سے بھی زیادہ برا فعل ہے۔

اب ہم مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے وعظ بیوی کے حقوق سے کچھ باتیں نقل کرتے ہیں پڑھنے سے پہلے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم کو دین کی صحیح سمجھ نصیب فرمائے اور اس پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بیوی کی اصلاح کے تین درجات

جیسا کہ میں نے عرض کیا، قرآن کریم نے میاں بیوی کے تعلقات کی چھوٹی چھوٹی جزئیات اور مسائل کا حکم بھی بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے میاں بیوی کے درمیان چپقلش کا پہلا درجہ یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ شوہر کو بیوی کی کوئی بات ناپسند ہوگئی اس کا حل شریعت نے یہ بتا دیا کہ جب ایک بات تمہیں ناپسند ہوگئی تو تم یہ دیکھو کہ دوسری بات اس کے اندر پسندیدہ ہوگی، اور پھر بھی اگر شوہر یہ سمجھتا ہے کہ اس کے اندر بعض باتیں ایسی ہیں جو قابل برداشت نہیں ہیں بلکہ اصلاح کے لائق ہیں اور ظاہر ہے کہ مرد کو اس بات کا بھی مکلف بنایا گیا ہے کہ اگر وہ بیوی میں کوئی بات قابل اصلاح اور بری دیکھے تو اس کی اصلاح کی فکر کرے لیکن اس کی اصلاح کا طریقہ کیا ہونا چاہئے؟ وہ طریقہ قرآن کریم نے یہ بتا دیا کہ.

وَاللّٰتِی تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ. (سورہ النساء: ۳۴)

جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو، تو ان کو سمجھاؤ اور جدا کرو سونے میں اور مارو ان کو۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۲۹۳)

سب سے پہلے تو ان کو نرمی خوش اخلاقی اور محبت سے نصیحت کرو، یہ اصلاح کا پہلا درجہ ہے، اگر نصیحت کے ذریعہ وہ باز آجائیں تو بس، اب آگے قدم نہ بڑھاؤ، اور اگر وعظ و نصیحت کا اثر نہ ہو تو پھر اصلاح کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو، اپنا بستر الگ کر دو، اگر ذرا بھی سمجھ ہوگی، فہم میں درستگی ہوگی تو اب باز آجائیں گی (بستر الگ کرنے کی تفصیل آگے مستقل حدیث کے تحت آرہی ہے)

بیوی کو مارنے کی حد

اور اگر اصلاح کا دوسرا درجہ بھی کارگر ثابت نہ ہو تو پھر تیسرا درجہ اختیار کرو،

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وہ ہے مارنا، لیکن مار کیسی ہونی چاہئے؟ اور کس قدر ہونی چاہئے؟ اس کے بارے میں حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے امت کو جو نصیحیں فرمائیں ، ان میں یہ نصیحت بھی فرمائی کہ " واضربوھن ضرباً غیر مبرح "صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر ۴ یعنی اول تو مار کا مرحلہ آنا بھی نہیں چاہئے اور اگر آئے بھی تو اس صورت کو صرف اس وقت استعمال کیا جائے جب اس کے علاوہ کوئی چارہ باقی نہ رہ جائے' اس لئے کہ مار بالکل آخری چارہ کار ہے' اور اس میں یہ قید لگا دی کہ وہ مار تکلیف دینے والی نہ ہو' اور یعنی اس مار سے تکلیف دینا مقصود نہ ہو بلکہ تادیب مقصود ہو' اور اصلاح مقصود ہو اس لئے تکلیف دینے والی ایسی مار جائز نہیں جس سے نشان پڑ جائے۔ (مارنے کے بارے میں مزید تفصیل انشاء اللہ آگے مستقل حدیث کے تحت آرہی ہے)

بیویوں کے ساتھ آپ ﷺ کا سلوک

اور جب نبی کریم ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت نو ازواج مطہرات آپ ﷺ کے نکاح میں تھیں اور ازواج مطہرات آسمان سے نازل کئے ہوئے فرشتے نہیں تھے' وہ اسی معاشرے کی افراد تھیں اور ان کے درمیان وہ باتیں بھی ہوا کرتی تھیں جو سوکنوں کے درمیان آپس میں ہوا کرتی ہیں۔ اور وہ مسائل بھی کھڑے ہوتے تھے جو بعض اوقات شوہر اور بیوی میں کھڑے ہو جاتے ہیں' لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ساری عمر نہ صرف یہ کہ کسی خاتون پر ہاتھ نہیں اٹھایا بلکہ جب کبھی گھر کے اندر داخل ہوتے تو چہرہ مبارک پر تبسم ہوتا تھا۔

آپ ﷺ کی سنت

تو سرکار دو عالم ﷺ کی سنت یہی ہے کہ ان پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے' اور مارنے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کی جو اجازت ہے، وہ ناگزیر حالات کے اندر ہے، ورنہ عام حالات میں تو مارنے کی اجازت بھی نہیں اور نبی کریم ﷺ کی سنت بھی نہیں ہے، سنت وہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر تبسم ہوتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

ہمارے ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب قدس اللہ سرہ..... اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین.... ہمیں کبھی کبھی تعلیم کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ "آج میرے نکاح کو پچپن سال ہو گئے ہیں لیکن الحمدللہ کبھی اس پچپن سال کے عرصہ میں لہجہ بدل کر بات نہیں کی" میں کہا کرتا ہوں کہ لوگ پانی پر تیرنے اور ہوا میں اڑنے کو کرامت سمجھتے ہیں اصل کرامت تو یہ ہے کہ پچپن سال بیوی کے ساتھ زندگی گزاری اور یہ تعلق ایسا ہوتا ہے کہ جس میں یقیناً ناگواریاں پیدا ہوتی ہیں، یہ بات ممکن نہیں کہ ناگواری نہ ہوتی ہو، لیکن فرماتے ہیں کہ "میں نے لہجہ بدل کر بات نہیں کی" اور اس سے آگے بڑھ کر ان کی اہلیہ اور ہماری پیرانی صاحبہ فرماتی ہیں کہ ساری عمر مجھ سے یہ نہیں کہا کہ "مجھے پانی پلا دو" یعنی اپنی طرف سے کسی کام کا حکم نہیں دیا کہ یہ کام کر دو، میں خود اپنے شوق اور جذبے سے سعادت سمجھ کر ان کا خیال رکھتی اور ان کا کام کرتی تھی، لیکن ساری عمر زبان سے انہوں نے مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیا۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ "میں نے تو اپنے آپ کو یہ سمجھ لیا ہے اور اسی پر اعتقاد رکھتا ہوں، اور اسی پر خاتمہ چاہتا ہوں کہ میں تو خادم ہوں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خدمت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے، جتنے میرے اہل تعلقات ہیں، ان کی خدمت میرے ذمے ہے میں مخدوم بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ دوسرے لوگ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میری خدمت کریں، بلکہ میں خادم ہوں' اپنی بیوی کا بھی خادم' اپنے بچوں کا خادم' اپنے مریدین کا بھی خادم اور اپنے متعلقین کا بھی خادم ہوں اس لئے کہ بندے کے لئے خادمیت کا مقام اچھا ہے اس لئے میں خادم ہوں"۔ فرمایا کہ

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بتسبیح وسجادہ ودلق نیست

طریقت در حقیقت خدمتِ خلق ہی کا نام ہے' حضرت فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے یہ سمجھ لیا کہ میں خادم ہوں۔ مخدوم ہوں ہی نہیں۔ تو خادم دوسروں پر کیسے حکم چلائے کہ یہ کام کر دو۔ ساری عمر اس طرح گزاری کہ جب ضرورت پیش آتی' خود کام کرتے' کسی سے نہیں کہتے۔ یہ ہے نبی کریم ﷺ کی سنت کی اتباع' ظاہری چیزوں میں تو ہم لوگ سنت کی اتباع کر لیتے ہیں۔ لیکن اخلاق میں معاملات میں معاشرت میں اور زندگی گزارنے کے طریقوں میں بھی سنت کی اتباع کرنی چاہئے۔

صرف دعویٰ کافی نہیں

اتباع سنت بڑی عجیب وغریب چیز ہے۔ یہ انسان کی دنیا بھی بناتی ہے اور آخرت بھی بناتی ہے' اور زندگی کو استوار کرتی ہے' اور یہ صرف دعویٰ کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔

وکل یدعی حبا للیلی
ولیلی لا تقرلھم بذاک

(یعنی لیلیٰ سے محبت کا دعویٰ تو ہر شخص کر رہا ہے' لیکن خود لیلیٰ ان کے اس دعوے کا اقرار نہیں کرتی ہے) یہ صرف عمل سے حاصل ہوتی ہے کہ آدمی اپنے اخلاق میں' اپنے کردار میں' اور اپنے عمل سے اس چیز کو اپنائے کہ جس کے ساتھ ادنیٰ تعلق بھی ہو گیا' اس کو اپنی ذات سے ادنیٰ تکلیف بھی نہ پہنچائے۔

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم نے بیوی کی اصلاح کا تیسرا درجہ جو بتایا ہے۔ اس کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تشریح نبی کریم ﷺ نے اپنے عمل سے اس طرح فرمائی ہے کہ ساری عمر میں کبھی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا' چاہے کتنی ناگواری کیوں نہ ہوگئی اور ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں' برے لوگ اور بد ترین لوگ قرار دیا۔

عن عمرو بن الأحوص الجشمي رضى الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع يقول بعد أن حمد الله تعالى وأثنى عليه وذكر ووعظ، ثم قال: ألا واستوصوا بالنساء خيرًا، فإنما هن عوان عند كم، ليس تملكون منهن شيئًا غير ذلك، إلا إن يأتين بفاحشة مبينة - الخ.

(ترمذی' کتاب التفسیر' باب ومن سورة التوبة' حدیث نمبر ۳۰۸۷)

اس حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ کے آخری خطبہ کا ایک اقتباس بیان کیا گیا ہے' یہ خطبہ جو آنحضرت ﷺ نے اپنے آخری حج' حجۃ الوداع کے موقع پر دیا تھا' اس خطبہ میں صراحتاً آپ ﷺ نے یہ فرما دیا کہ شاید اس سال کے بعد میں تم کو یہاں نہ دیکھ سکوں' لہٰذا اس خطبہ میں آپ ﷺ نے وہ باتیں چن چن کر ارشاد فرمائیں جن کے اندر امت کے پھسل جانے اور گمراہ ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ تاکہ قیامت تک امت کے لئے ایک دستور العمل اور ایک لائحہ عمل سامنے آجائے اور امت کی گمراہی کے جتنے راستے ہیں۔ اس خطبہ میں ان راستوں کو بند کرنے کی کوشش فرمائی۔

خطبہ تو بہت طویل ہے' لیکن اس خطبہ کے مختلف حصے مختلف مقامات پر بیان ہوئے ہیں اور یہ بھی اسی خطبہ کا حصہ ہے' جس میں مرد و عورت کے باہمی حقوق کو بیان فرمایا گیا ہے پھر خاص کر مردوں کو عورتوں کے حقوق پہچاننے اور ان کا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے' اب آپ ان حقوق کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں یہ حقوق آپ ﷺ خطبہ حجۃ الوداع میں ایسے موقع پر ارشاد فرما رہے ہیں جبکہ یہ خیال بھی ہے کہ آئندہ اس طرح سب لوگوں کے سامنے بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ لہٰذا حضور اقدس ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے جن چیزوں کو بیان

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کرنے کے لئے منتخب فرمایا' اور جن باتوں کی اہمیت آپ ﷺ نے محسوس فرمائی کہ امت کو ہر حال میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے' ان میں مرد وعورت کے باہمی حقوق بھی داخل ہیں۔

میاں بیوی کے تعلقات کی اہمیت

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کی زندگی میں شوہر اور بیوی کے تعلقات کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ اور خود صاحب شریعت یعنی نبی کریم ﷺ نے اس کی کتنی اہمیت محسوس فرمائی ہے۔ کیونکہ اگر میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کے حقوق صحیح طور پر ادا نہ کریں۔ اور باہم حق تلفیوں پر کمر باندھ لیں تو اس کے ذریعہ صرف ایک دوسرے کے حقوق ہی ضائع نہیں ہوتے' بلکہ بالاخر اس کا اثر دونوں خاندانوں پر پڑتا ہے اور بچوں پر اس کا اثر پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے اولاد خراب ہوتی ہے اور چونکہ سارے تمدن کی بنیاد خاندان اور گھر پر ہے اس لئے اس کے نتیجے میں پورا تمدن بگڑ جاتا ہے' اس واسطے حضور اقدس ﷺ نے بڑی اہمیت کے ساتھ اس کی تاکید فرمائی۔

عورتیں تمہارے پاس قیدی ہیں

چنانچہ حضرت عمرو بن الاحوص جشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس خطبہ میں آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ ونصیحت فرمائی' اور پھر فرمایا کہ خوب سن لو' میں تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں تم اس نصیحت کو قبول کر لو' یہ وہی جملہ ہے جو پچھلی حدیث میں آیا تھا۔ اور اگلا جملہ یہ ارشاد فرمایا کہ "فانما ھن عوان عند کم" اس لئے کہ وہ خواتین تمہارے پاس تمہارے گھروں میں مقید رہتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کا یہ ایک ایسا وصف بیان فرمایا کہ اگر مرد صرف اِس وصف پر غور کرے تو اس کو کبھی ان کے ساتھ بدسلوکی کا خیال بھی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نہ آئے۔

ایک نادان لڑکی سے سبق لو

ہمارے حضرت حکیم الامت قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک نادان اور غیر تعلیم یافتہ لڑکی سے سبق لو کہ صرف دو بول پڑھ کر جب ایک شوہر سے تعلق قائم ہو گیا' ایک نے کہا کہ میں نے نکاح کیا۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں نے قبول کر لیا۔ اس لڑکی نے اس دو بول کی ایسی لاج رکھی کہ ماں کو اس نے چھوڑا' باپ کو اس نے چھوڑا' بہن بھائیوں کو اس نے چھوڑا۔ اپنے خاندان کو چھوڑا' اور پورے کنبے کو چھوڑا' اور شوہر کی ہو گئی۔ اور اس کے پاس آکر مقید ہو گئی تو اس دو بول کی اس نادان لڑکی نے اتنی لاج رکھی اور اتنی وفاداری کی۔ حضرت تھانوی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک نادان لڑکی تو اس دو بول کا اتنا بھرم رکھتی ہے کہ سب کو چھوڑ کر ایک کی ہو گئی' لیکن تم سے یہ نہیں ہو سکا کہ تم یہ دو بول:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑھ کر اس اللہ کے ہو جاؤ جس کے لئے یہ دو بول پڑھے تھے۔

عورت نے تمہارے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں

تو اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ دیکھو کہ اس نے تمہاری خاطر کتنی بڑی قربانی دی۔ اگر بالفرض معاملہ برعکس ہوتا۔ اور تم سے یہ کہا جاتا کہ تمہاری شادی ہو گی' تمہیں اپنا خاندان چھوڑنا ہو گا۔ اپنے ماں باپ چھوڑنے ہوں گے۔ تو یہ تمہارے لئے کتنا مشکل کام ہوتا' ایک اجنبی ماحول' اجنبی گھر' اجنبی آدمی کے ساتھ زندگی بھر نباہ کے لئے وہ عورت مقید ہو گئی۔ اس لئے نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ کیا تم اس قربانی کا لحاظ نہیں کرو گے؟ اس قربانی کا لحاظ کرو' اور اس نے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساتھ اچھا معاملہ کرو۔

اس کے علاوہ تمہارا ان پر کوئی مطالبہ نہیں

اس کے بعد بڑا سنگین جملہ ارشاد فرما دیا' جب کبھی اس جملے کی تشریح کی نوبت آتی ہے تو مرد لوگ ناراض ہو جاتے ہیں وہ جملہ یہ ہے کہ

لیس تملکو ن منهن شیأ غیر ذلکم.

یعنی تمہیں ان پر صرف اتنا حق حاصل ہے کہ وہ تمہارے گھر میں رہے اس کے علاوہ شرعاً ان پر تمہارا کوئی مطالبہ نہیں۔

ساس 'سسر کی خدمت واجب نہیں

ایک بات اور سمجھ لیجئے جس میں بڑی کوتاہی ہوتی ہے وہ یہ کہ جب عورت کے ذمہ شوہر کا اور اس کی اولاد کا کھانا پکانا واجب نہیں تو شوہر کے جو ماں باپ اور بہن بھائی ہیں ان کے لئے کھانا پکانا اور ان کی خدمت کرنا بطریق اولیٰ واجب نہیں۔ ہمارے یہاں یہ دستور چل پڑا ہے کہ جب بیٹے کی شادی ہوئی۔ تو اس بیٹے کے ماں باپ یہ سمجھتے ہیں کہ بہو پر بیٹے کا حق بعد میں ہے' اور ہمارا حق پہلے ہے' لہٰذا یہ بہو ہماری خدمت ضرور کرے۔ چاہے بیٹے کی خدمت کرے یا نہ کرے' اور پھر اس کے نتیجے میں ساس بہو بھاوج اور نندوں کے جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں' اور ان جھگڑوں کے نتیجے میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

ساس 'سسر کی خدمت اس کی سعادت مندی ہے

خوب سمجھ لیجئے! اگر والدین کو خدمت کی ضرورت ہے تو لڑکے کے ذمے واجب ہے کہ وہ خود ان کی خدمت کرے' البتہ اس لڑکے کی بیوی کی سعادت مندی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہے کہ وہ اپنے شوہر کے والدین کی خدمت بھی خوش دلی سے اپنی سعادت اور باعث اجر سمجھ کر انجام دے، لڑکے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے والدین کی خدمت کرنے پر مجبور کرے، جبکہ وہ خوش دلی سے ان کی خدمت پر راضی نہ ہو۔ اور نہ والدین کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بہو کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ ہماری خدمت کرے، لیکن اگر وہ بہو خوش دلی سے اپنی سعادت مندی سمجھ کر اپنے شوہر کے والدین کی جتنی خدمت کرے گی انشاء اللہ اس کے اجر میں بہت اضافہ ہوگا۔ اس بہو کو ایسا کرنا بھی چاہئے۔ تاکہ گھر کی فضا خوش گوار رہے۔

بہو کی خدمت کی قدر کریں

لیکن ساتھ ہی دوسری جانب ساس، سسر اور شوہر کو بھی یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر یہ خدمت انجام دے رہی ہے تو یہ اس کا حسن سلوک ہے اس کا حسن اخلاق ہے، اس کے ذمہ یہ خدمت فرض واجب نہیں ہے۔ لہٰذا انکو چاہئے کہ وہ بہو کی اس خدمت کی قدر کریں۔ اور اس کا بدلہ دینے کی کوشش کریں۔ ان حقوق اور مسائل کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں آج گھر کے گھر برباد ہو رہے ہیں۔ ساس بہو کی اور بھاوج اور نندوں کی لڑائیوں نے گھر کے گھر اجاڑ دیئے، یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ ان حقوق کی وہ حدود جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہیں وہ ذہنوں میں موجود نہیں ہیں۔

ایک عجیب واقعہ

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب قدس اللہ سرہ نے ایک دن بڑا عجیب واقعہ سنایا کہ میرے متعلقین میں ایک صاحب تھے۔ وہ اور ان کی بیوی دونوں میری مجلس میں آیا کرتے تھے اور کچھ اصلاحی تعلق بھی قائم کیا ہوا تھا۔ دونوں نے ایک مرتبہ اپنے گھر میری دعوت کی چنانچہ، میں ان کے گھر گیا، اور جا کر کھانا کھایا اور کھانا بڑا لذیذ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

بنا ہوا تھا۔ ہمارے حضرت والا قدس اللہ سرہ کی ہمیشہ کی عادت تھی کہ جب کھانا کھاتے تو کھانے کے بعد کھانا بنانے والی خاتون کی تعریف کرتے کہ تم نے بہت اچھا کھانا پکایا' تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو' اس کا دل بڑھے' چنانچہ جب حضرت والا کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو وہ خاتون پردے کے پیچھے آئیں اور آکر حضرت والا کو سلام کیا تو حضرت والا نے فرمایا تم نے بڑا لذیذ اور اچھا کھانا بنایا' کھانا کھانے میں بڑا مزہ آیا' حضرت والا فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ جملہ کہا تو پردے کے پیچھے سے اس خاتون کی سسکیاں لینے اور رونے کی آواز آئی میں حیران ہو گیا کہ معلوم نہیں کہ میری کس بات سے ان کو تکلیف پہنچی اور ان کا دل ٹوٹا' میں نے پوچھا کہ: کیا بات ہے؟ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ ان خاتون نے اپنے رونے پر بمشکل قابو پاتے ہوئے یہ کہا کہ حضرت: آج مجھے اپنے شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے چالیس سال ہو گئے ہیں لیکن اس پورے عرصے میں کبھی میں نے ان کی زبان سے یہ جملہ نہیں سنا کہ "آج کھانا اچھا بنا ہے" آج جب آپ کے منہ سے یہ جملہ سنا تو مجھے رونا آ گیا۔

ایسا شخص کھانے کی تعریف نہیں کرے گا

حضرت والا بکثرت یہ واقعہ سنا کر فرماتے تھے کہ وہ شخص یہ کام ہرگز نہیں کر سکتا جس کے دل میں یہ احساس ہو کہ یہ بیوی کھانے پکانے کی جو خدمت انجام دے رہی ہے' یہ اس کا حسن سلوک اور حسن معاملہ ہے جو وہ میرے ساتھ کر رہی ہے' لیکن جو شخص اپنی بیوی کو نوکر اور خادم سمجھتا ہو کہ یہ میری خادمہ ہے' اس کو تو یہ کام ضرور انجام دینا ہے۔ کھانا پکانا اس کا فرض ہے۔ اگر کھانا اچھا پکا رہی ہے تو اس پر اس کی تعریف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایسا شخص کبھی اپنی بیوی کی تعریف نہیں کرے گا۔

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

شوہر اپنے ماں باپ کی خدمت خود کرے

لیک مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ والدین ضعیف ہیں یا بیمار ہیں۔ اور ان کو خدمت کی ضرورت ہے، گھر میں صرف بیٹا اور بہو ہے، اب کیا کیا جائے؟ اس صورت میں بھی شرعی مسئلہ یہ ہے کہ بہو کے ذمے واجب نہیں کہ وہ شوہر کے والدین کی خدمت کرے، البتہ اس کی سعادت اور خوش نصیبی ہے، اور اجر وثواب کا موجب ہے، اگر خدمت کرے گی۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ بڑا ثواب حاصل ہوگا۔ لیکن بیٹے کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ کام میرا ہے۔ مجھے چاہئے کہ اپنے والدین کی خدمت کروں، اب چاہے وہ خدمت خود کرے، یا کوئی نوکر اور خادمہ رکھے، لیکن اگر بیوی خدمت کر رہی ہے تو یہ اس کا حسن سلوک اور احسان سمجھنا چاہئے۔

عورت کو اجازت کے بغیر باہر جانا جائز نہیں

لیکن لیک قانون اس کے ساتھ اور بھی سن لیں، ورنہ معاملہ الٹا ہو جائے گا۔ اس لئے کہ لوگ جب یک طرفہ بات سن لیتے ہیں تو اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے تفصیل کے ساتھ عرض کیا کہ کھانا پکانا عورت کے ذمے شرعاً واجب نہیں۔ لیکن حضور اقدس ﷺ نے یہ فرمایا کہ یہ تمہارے گھروں میں مقید رہتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری اجازت کے بغیر ان کے لئے کہیں جانا جائز نہیں۔ لہٰذا جس طرح فقہاء کرام نے کھانا پکانے کا مسئلہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے، اس طرح فقہاء نے یہ قانون بھی لکھا ہے کہ اگر شوہر عورت سے یہ کہہ دے کہ تم گھر سے باہر نہیں جا سکتیں۔ اور اپنے عزیز واقارب سے ملنے نہیں جا سکتیں۔ حتیٰ کہ اس کے والدین سے بھی ملنے کے لئے جانے سے منع کر دے تو عورت کے لئے ان سے ملاقات کے لئے گھر سے باہر جانا جائز نہیں۔ البتہ اگر والدین اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے اس کے گھر آجائیں تو اب شوہر ان والدین کو ملاقات کرنے سے نہیں روک

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سکتا، لیکن فقہاء نے اس کی حد مقرر کر دی ہے کہ اس کے والدین ہفتے میں ایک مرتبہ آئیں اور ملاقات کر کے چلے جائیں۔ یہ اس عورت کا حق ہے۔ شوہر اس سے نہیں روک سکتا لیکن اجازت کے بغیر اس کے لئے جانا جائز نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان اس طرح توازن برابر کیا ہے کہ عورت کے ذمے قانونی اعتبار سے کھانا پکانا واجب نہیں اور دوسری طرف قانونی اعتبار سے اسکا گھر سے باہر نکلنا شوہر کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔

دونوں مل کر زندگی کی گاڑی کو چلائیں

یہ قانون کی بات تھی۔ لیکن حُسن سلوک کی بات یہ ہے کہ وہ اس کی خوشی کا خیال رکھے۔ اور یہ اس کی خوشی کا خیال رکھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اپنے درمیان یہ تقسیم کار فرمار کھی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر کے باہر کے تمام کام انجام دیتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے اندر کے تمام کام انجام دیتیں تھیں۔ یہی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور اسی پر عمل ہونا چاہئے۔ دونوں میاں بیوی قانون کی باریکیوں میں ہر وقت نہ پڑے رہیں۔ بلکہ شوہر بیوی کے ساتھ اور بیوی شوہر کے ساتھ خوش اسلوبی کا معاملہ کرے اور یہ فطری تقسیم بھی ہے کہ گھر کے کام بیوی کے ذمے اور باہر کے کام شوہر کے ذمہ ہوں۔ اس طرح دونوں مل کر زندگی کی گاڑی کو چلائیں۔

اگر بے حیائی کا ارتکاب کریں تو؟

إلا أن يأتين بفاحشة مبينة فإن فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضرباً غير مبرح فإن اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہاں! اگر وہ عورتیں گھر میں کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو وہ بے حیائی کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں' اس صورت میں قرآن کریم کے بتائے ہوئے نسخے کے مطابق پہلے ان کو نصیحت کرو۔ اور اس کے بعد اگر وہ باز نہ آئیں تو ان کا بستر الگ کر دو۔ اور پھر بھی اگر باز نہ آئیں تو بوجہ مجبوری اس بے حیائی پر مارنے کی بھی اجازت ہے بشرطیکہ وہ مار تکلیف دینے والی نہ ہو۔ اور اس کے بعد اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں۔ اور باز آجائیں تو اب اس کے بعد کوئی راستہ ان کے خلاف تلاش نہ کرو' یعنی ان کو مزید تکلیف پہنچانے کی گنجائش نہیں۔

"ألا و حقهن عليكم أن تحسنوا إليهن في كسوتهن وطعامهن."

خبردار! ان عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرو' ان کے لباس میں اور ان کے کھانے میں اور ان کی دوسری ضروریات جو تمہارے ذمہ واجب ہیں تم ان میں احسان سے کام لو' صرف یہ نہیں کہ انتہائی ناگزیر ضرورت پوری کر دی' بلکہ احسان' فراخدلی اور کشادگی سے کام لو' اور ان کے لباس اور کھانے پر خرچ کرو۔

بیوی کو جیب خرچ الگ دیا جائے

یہاں دو تین باتیں اس سلسلے میں عرض کرنی ہیں' جن پر حکیم الامت حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ نے اپنے مواعظ میں جابجا زور دیا ہے اور عام طور پر ان باتوں کی طرف سے غفلت پائی جاتی ہے' پہلی بات جو حضرت تھانوی ﷫ نے بیان فرمائی' وہ یہ کہ نفقہ صرف یہ نہیں ہے کہ بس! کھانے کا انتظام کر دیا' اور کپڑے کا انتظام کر دیا۔ بلکہ نفقہ کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ کھانے اور کپڑے کے علاوہ بھی کچھ رقم بطور جیب خرچ کے بیوی کو دی جائے۔ جس کو وہ آزادی کے ساتھ اپنی خواہش کے مطابق صرف کر سکے۔ بعض لوگ کھانے اور کپڑے کا تو انتظام کر دیتے ہیں۔ لیکن جیب خرچ کا اہتمام نہیں کرتے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ جیب خرچ دینا بھی ضروری ہے، اس لئے کہ انسان کی بہت سی ضروریات ایسی ہوتی ہیں جس کو بیان کرتے ہوئے بھی انسان شرماتا ہے، یا اس کو بیان کرتے ہوئے الجھن محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے کچھ رقم بیوی کے پاس ایسی ضروریات کے لئے بھی ہونی چاہئے، تاکہ وہ دوسرے کی محتاج نہ ہو، یہ بھی نفقہ کا ایک حصہ ہے۔ حضرت والا نے فرمایا کہ جو لوگ یہ جیب خرچ نہیں دیتے، وہ اچھا نہیں کرتے۔

خرچہ میں فراخدلی سے کام لینا چاہئے

دوسری بات یہ ہے کہ کھانے پینے میں اچھا سلوک کرو، یہ نہ ہو کہ صرف "قوت لایموت" دیدی، یعنی اتنا کھانا دیدیا جس سے موت نہ آئے۔ بلکہ احسان کرو، اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی آمدنی کے معیار کے مطابق فراخی اور کشادگی کے ساتھ گھر کا خرچہ اس کو دے۔ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خلجان رہتا ہے کہ شریعت میں ایک طرف تو فضول خرچی اور اسراف کی ممانعت آئی ہے اور دوسری طرف یہ حکم دیا جارہا ہے کہ گھر کے خرچ میں تنگی مت کرو، بلکہ کشادگی سے کام لو، اب سوال یہ ہے کہ دونوں میں حد فاصل کیا ہے؟ کونسا خرچہ اسراف میں داخل ہے اور کونسا خرچہ اسراف میں داخل نہیں؟

رہائش جائز، آسائش جائز

اس خلجان کے جواب میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے گھر کے بارے میں فرمایا کہ ایک "گھر" وہ ہوتا ہے جو قابل رہائش ہو۔ مثلاً جھونپڑی ڈالدی، یا چھپر ڈال دیا، اس میں بھی آدمی رہائش اختیار کر سکتا ہے۔ یہ تو پہلا درجہ ہے، جو بالکل جائز ہے، دوسرا درجہ یہ ہے کہ رہائش بھی ہو، اور ساتھ میں آسائش بھی ہو، مثلاً پختہ مکان ہے۔ جس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میں انسان آرام کے ساتھ رہ سکتا ہے اور گھر میں آسائش کے لئے کوئی کام کیا جائے تو اس کی ممانعت نہیں ہے اور یہ بھی اسراف میں داخل نہیں مثلاً ایک شخص ہے وہ جھونپڑی میں بھی زندگی بسر کر سکتا ہے۔اور دوسرا شخص جھونپڑی میں نہیں رہ سکتا اسکو تو رہنے کے لئے پختہ مکان چاہئے اور پھر اس مکان میں بھی اس کو پنکھا اور بجلی چاہئے۔اب اگر وہ شخص اپنے گھر میں پنکھا اور بجلی اس لئے لگاتا ہے تاکہ اس کو آرام حاصل ہو تو یہ اسراف میں داخل نہیں۔

آرائش بھی جائز

تیسرا درجہ یہ ہے کہ مکان میں آسائش کے ساتھ آرائش بھی ہو۔مثلاً ایک شخص کا پختہ مکان بنا ہوا ہے۔پلاستر کیا ہوا ہے بجلی بھی ہے پنکھا بھی ہے۔لیکن اس مکان پر رنگ نہیں کیا ہوا ہے' اب ظاہر ہے کہ رہائش تو ایسے مکان میں بھی ہو سکتی ہے لیکن رنگ وروغن کے بغیر آرائش نہیں ہو سکتی' اب اگر کوئی شخص آرائش کے حصول کے لئے مکان پر رنگ وروغن کرائے تو شرعاً وہ بھی جائز ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ رہائش جائز' آسائش جائز' آرائش جائز' اور آرائش کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی انسان اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے کوئی کام کر لے' تاکہ دیکھنے میں اچھا معلوم ہو' دیکھ کر دل خوش ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں' شرعاً یہ بھی جائز ہے۔

نمائش جائز نہیں

اس کے بعد چوتھا درجہ ہے "نمائش" کا اب جو کام کر رہا ہے اس سے نہ تو آرام مقصود ہے' نہ آرائش مقصود ہے۔بلکہ اس کام کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ مجھے بڑا دولت مند سمجھیں' اور لوگ یہ سمجھیں کہ اس کے پاس بہت پیسہ ہے' اور تاکہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس کے ذریعہ دوسروں پر اپنی فوقیت جتاؤں، اور اپنے آپ کو بلند ظاہر کروں، یہ سب ''نمائش'' کے اندر داخل ہے اور یہ شرعاً ناجائز ہے اور اسراف میں داخل ہے۔

فضول خرچی کی حد

یہی چار درجات لباس اور کھانے میں بھی ہیں بلکہ ہر چیز میں ہیں ایک شخص اچھا اور قیمتی کپڑا اس لئے پہنتا ہے تاکہ مجھے آرام ملے اور تاکہ مجھے اچھا لگے، اور میرے گھر والوں کو اچھا لگے، اور میرے ملنے جلنے والے اس کو دیکھ کر خوش ہوں، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اگر کوئی شخص اچھا اور قیمتی لباس اس نیت سے پہنتا ہے، تاکہ مجھے دولت مند سمجھا جائے، مجھے بہت پیسے والا سمجھا جائے، اور میرا بڑا مقام سمجھا جائے تو یہ نمائش ہے اور ممنوع ہے۔ اس لئے حضرت تھانوی ﷫ نے اسراف کے بارے میں ایک واضح حد فاصل کھینچ دی کہ اگر ضرورت پوری کرنے کے لئے کوئی خرچ کیا جارہا ہے۔ یا آسائش کے حصول کے لئے یا اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے آرائش کی خاطر کوئی خرچہ کیا جارہا ہے وہ اسراف میں داخل نہیں۔

یہ اسراف میں داخل نہیں

میں ایک مرتبہ کسی دوسرے شہر میں تھا اور واپس کراچی آنا تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ میں نے ایک صاحب سے کہا کہ ایئرکنڈیشن کوچ میں میرا ٹکٹ بک کرادو، اور میں نے ان کو پیسے دے دیئے، ایک دوسرے صاحب پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فوراً کہا کہ صاحب! یہ تو آپ اسراف کر رہے ہیں، اس لئے کہ ایئرکنڈیشن کوچ میں سفر کرنا تو اسراف میں داخل ہے۔ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر اوپر کے درجے میں سفر کرلیا تو یہ اسراف میں داخل ہے خوب سمجھ لیجئے، اگر اوپر کے درجے میں سفر کرنے کا مقصد راحت حاصل کرنا ہے، مثلاً گرمی کا موسم ہے۔ گرمی برداشت نہیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اللہ تعالیٰ نے پیسے دیئے ہیں تو پھر اس درجے میں سفر کرنا کوئی گناہ اور اسراف نہیں ہے۔ لیکن اگر اوپر کے درجے میں سفر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب میں ایئر کنڈیشن کوچ میں سفر کروں گا تو لوگ یہ سمجھیں گے کہ یہ بڑا دولت مند آدمی ہے تو پھر وہ اسراف اور ناجائز ہے۔ اور نمائش میں داخل ہے' یہی تفصیل کپڑے اور کھانے میں بھی ہے۔

آمدنی کے مطابق کشادگی ہونی چاہئے

دوسرے یہ کہ ہر آدمی کی ضرورت اس کے حالات کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے' لہٰذا کشادگی کا معیار بھی ہر انسان کا الگ ہے۔ اب جو شخص کم آمدنی والا ہے۔ اس کی کشادگی کا معیار اور ہے' اور جو متوسط آمدنی والا ہے۔ اس کا معیار اور ہے' اور جو زیادہ آمدنی والا ہے اس کی کشادگی کا معیار اور ہے اس لئے ہر شخص کی آمدنی کے معیار کے اعتبار سے کشادگی ہونی چاہئے' یہ نہ ہو کہ شوہر بیچارے کی آمدنی تو کم ہے۔ اور ادھر بیوی صاحبہ نے دولت مند قسم کے لوگوں کے گھر میں جو چیزیں دیکھیں' ان کی نقل اتارنے کی فکر لگ گئی' اور شوہر سے اس کی فرمائش ہونے لگی۔ اس قسم کی فرمائشوں کا تو کوئی جواز نہیں۔ لیکن شوہر کو چاہئے کہ اپنی آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے کشادگی سے کام لے اور اپنی بیوی کے حق میں بخل اور کنجوسی سے کام نہ لے۔

بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟

"عن معاویہ بن حیدة رضی اللہ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ ماحق زوجة أحدنا علیه؟ قال: أن تطعمها إذا طعمت وتکسوها إذا کسیت ولا تضرب الوجه ولا تقبح، ولا تهجر الا في البیت

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(ابو داؤد، کتاب النکاح، باب حق المرأۃ علی زوجھا، حدیث نمبر ۲۱۴۲)

حضرت معاویہ بن حیدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ: یارسول اللہ! ہم لوگوں کی بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اسکو بھی کھلاؤ، اور جب تم پہنو تو اس کو بھی پہناؤ، اور چہرے پر نہ مارو، اور برا بھلا مت کہو۔ (''تقبح'' کے معنی ہیں برا بھلا کہنا اور اس سے دل آزاری کی باتیں) اور اس کو مت چھوڑ مگر گھر ہی میں۔

اس کا بستر چھوڑ دو

جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا کہ اگر تم عورت کے اندر کوئی بے حیائی کی بات دیکھو تو پہلے اسکو سمجھاؤ، اگر سمجھانے سے باز نہ آئے تو اس کا بستر چھوڑ دو۔ اور الگ بستر پر سونا شروع کر دو، اس حدیث میں بستر چھوڑنے کی تفصیل یہ بیان فرما دی کہ بستر چھوڑنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم گھر سے باہر چلے جاؤ۔ بلکہ گھر کے اندر ہی رہو۔ البتہ احتجاج کے طور پر، تادیبی طور پر، اور ایک نفسیاتی مار کے طور پر کمرہ بدل دو، یا بستر بدل دو، اور اس سے علیحدگی اختیار کر لو۔

ایسی علیحدگی جائز نہیں

علماء نے اس حدیث کے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ ایسے موقع پر اگرچہ بستر تو الگ کر دو، لیکن بالکلیہ بات چیت ختم نہ کرو، اور ایسی علیحدگی نہ ہو کہ ایک دوسرے کو سلام بھی نہ کیا جائے۔ اور سلام کا جواب بھی نہ دیا جائے اور کوئی ضروری بات کرنی ہو تو اسکا جواب بھی نہ دیا جائے۔ اس طرح کی علیحدگی جائز نہیں ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

چار ماہ سے زیادہ سفر میں بیوی کی اجازت

اس حدیث کے تحت فقہاء کرام نے یہاں تک لکھا ہے کہ مرد کے لئے چار مہینہ سے زیادہ گھر سے باہر رہنا بیوی کی اجازت اور اس کی خوش دلی کے بغیر جائز نہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تمام قلم رو میں یہ حکم جاری فرما دیا کہ جو مجاہدین گھر سے باہر رہتے ہیں، وہ چار ماہ سے زیادہ گھر سے باہر نہ رہیں، اور اسی وجہ سے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو چار ماہ سے کم کا سفر درپیش ہو تو اس کے لئے بیوی کی اجازت کی ضرورت نہیں، لیکن اگر چار ماہ سے زیادہ کا سفر درپیش ہو تو اس کے لئے بیوی سے اجازت لینی ضروری ہے۔ چاہے وہ سفر کتنا ہی بابرکت کیوں نہ ہو، حتیٰ کہ اگر حج کا سفر ہو تو اس میں بھی اگر وہ چار ماہ کے اندر واپس آسکتا ہے، تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں، اگر نفلی طور پر وہاں زیادہ قیام کا ارادہ ہے تو پھر اجازت لینی ضروری ہے، یہی حکم تبلیغ، دعوت اور جہاد کے سفر کا ہے۔

لہٰذا جب ان مبارک سفروں میں بیوی کی اجازت ضروری ہے تو پھر جو لوگ ملازمت کے لئے پیسہ کمانے کے لئے لمبے سفر کرتے ہیں ان میں تو بطریق اولیٰ بیوی کی اجازت ضروری ہے، اگر بیوی کی اجازت کے بغیر جائیں گے تو یہ بیوی کی حق تلفی ہوگی اور شرعاً ناجائز ہوگا اور گناہ ہوگا۔ (ماخوذ از وعظ بیوی کے حقوق)

اب ہم آپ کے مسائل اور ان کا حل سے اس بارے میں ایک مسئلہ نقل کر دیتے ہیں۔

گھر سے دور رہنے کی مدت

س ...... ہم یہاں (دیار غیر میں) ایک سال کے عرصہ سے ہیں لیکن اسلام ہمیں بیوی سے دور رہنے کی کتنی مدت تک اجازت دیتا ہے؟

ج ...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجاہدین کے لئے یہ حکم نافذ فرمایا تھا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وہ چار مہینے سے زیادہ اپنے گھروں سے غیر حاضر نہ رہیں۔ جو لوگ کمائی کرنے کے لئے باہر ملکوں میں چلے جاتے ہیں اور جوان بیویاں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں وہ بڑی بے انصافی کرتے ہیں اور پھر بعض ستم بالائے ستم یہ کرتے ہیں کہ اپنی بیویوں کو حکم دے جاتے ہیں کہ ان کے والدین کی اور بھائی بہنوں کی "خدمت" کرتی رہیں۔ وہ بے چاریاں دہرے عذاب میں مبتلا رہتی ہیں۔ شوہر کی جدائی اور اس کے گھر والوں کا توہین آمیز رویہ اور بعض یہ ظلم بھی کرتے ہیں کہ باہر ملک جاکر وہاں ایک اور شادی رچالیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ بسا اوقات "خانہ بربادی" نکلتا ہے اور بعض اوقات "غلط روی" ..... اگر اس بے زبان کو یونہی ادھر میں لٹکانا تھا تو اس کو قید نکاح میں لانے کی کیا ضرورت تھی؟ (ماخوذ از "آپ کے مسائل اور انکا حل" ج ۵ ص ۱۹۸)

بہتر لوگ کون ہیں؟

"وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول صلی الله عليه وسلم: أكمل المومنين إيمانًا أحسنهم خلقًا، وخيار كم خيار كم لأهله."

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا، حدیث نمبر ۱۱۶۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام مومنوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے۔ جو اخلاق کے اعتبار سے ان میں سب سے اچھا ہو۔ جو شخص جتنا زیادہ خوش اخلاق ہوگا، وہ اتنا ہی کامل ایمان والا ہوگا۔ اس لئے کامل ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان دوسروں کے ساتھ حسن اخلاق کا معاملہ کرے، اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں اور اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہوں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

آج کے دور میں ''خوش اخلاقی''

آج کل ہر چیز کے معنی بدل گئے ہر چیز کا مفہوم الٹ گیا' ہمارے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ﷫ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے زمانے کے مقابلے میں اب اس دور میں ہر چیز الٹی ہو گئی' یہاں تک کہ پہلے چراغ تلے اندھیرا ہوتا تھا' اور اب بلب کے اوپر اندھیرا ہوتا ہے' پھر فرماتے کہ آج کل ہر چیز کی قدریں بدل گئیں ہر چیز کا مفہوم الٹ ہو گیا۔

حتیٰ کہ اخلاق کا مفہوم بھی بدل گیا آج صرف چند ظاہری حرکات کا نام اخلاق ہے مثلاً مسکرا کر مل لئے' اور ملاقات کے وقت رسمی الفاظ زبان سے ادا کر دیئے۔ مثلاً یہ کہہ دیا کہ ''آپ سے مل کی بڑی خوشی ہوئی'' یا ''آپ سے مل کر بڑا اچھا معلوم ہوا'' وغیرہ۔ اب زبان سے تو یہ الفاظ ادا کر رہے ہیں' لیکن دل کے اندر عداوت اور حسد کی آگ سلگ رہی ہے' دل کے اندر نفرت کروٹیں لے رہی ہے بس آج اسی کا نام خوش اخلاقی ہے۔ اور آج باقاعدہ یہ ایک فن بن گیا ہے کہ دوسروں کے ساتھ کس طرح پیش آیا جائے تاکہ دوسرے لوگ ہمارے گرویدہ ہو جائیں اور باقاعدہ اس پر کتابیں لکھی جا رہی ہیں کہ دوسرے کو گرویدہ بنانے کے لئے اور دوسرے کو متاثر کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں؟ لہٰذا سارا زور اس پر صرف ہو رہا ہے کہ دوسرا گرویدہ ہو جائے' دوسرا ہم سے متاثر ہو جائے اور ہم کو اچھا سمجھنے لگے۔ آج اسی کا نام ''اخلاق'' رکھا جاتا ہے۔

خوب سمجھ لیجئے: اس کا اس اخلاق سے کوئی تعلق نہیں جس کا ذکر حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں۔ یہ اخلاق نہیں' بلکہ ریاکاری اور دکھاوا ہے اور یہ نمائش ہے اور یہ دوسرے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے اور اپنے گرد اکٹھا کرنے کا بہانہ ہے' یہ حب جاہ ہے' یہ حب شہرت ہے' جو بذات خود بیماری اور بد اخلاقی ہیں' حسن اخلاق سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

''حسن اخلاق'' دل کی کیفیت کا نام ہے

حقیقت میں اخلاق دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جس کا مظاہرہ اعضاء و جوارح سے ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دل میں ساری مخلوق خدا کی خیر خواہی ہو اور ان سے محبت ہو، خواہ وہ دشمن اور کافر ہی کیوں نہ ہو، اور یہ سوچ کر کہ یہ میرے مالک کی مخلوق ہے لہٰذا مجھے اس سے محبت رکھنی چاہئے، اس کے ساتھ مجھے اچھا سلوک کرنا چاہئے، اولاً دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے اور پھر اس جذبے کے ماتحت اعمال صادر ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے اب اس جذبہ کے بعد چہرے پر جو مسکراہٹ اور تبسم آتا ہے وہ بناوٹی نہیں ہوتا اور وہ دوسروں کو اپنا گرویدہ کرنے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی دلی خواہش اور دلی جذبے کا ایک لازمی اور منطقی تقاضہ ہوتا ہے۔ لہٰذا حضور اقدس ﷺ کے بیان کردہ اخلاق میں اور آج کے اخلاق میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اخلاق پیدا کرنے کا طریقہ

اور ان اخلاق کو حاصل کرنے کے لئے محض کتاب پڑھ لینا کافی نہیں ہے، نہ محض وعظ سن لینا کافی ہوتا ہے۔ اس کے لئے کسی مربی اور کسی مصلح کی صحبت میں رہنے کی ضرورت ہوتی ہے تصوف اور پیری مریدی کا جو سلسلہ بزرگوں سے چلا آرہا ہے اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر اخلاق فاضلہ پیدا ہوں اور برے اخلاق دور ہوں۔ بہرحال ایمان میں کامل ترین افراد وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں، جن کے دل میں صحیح داعیے پیدا ہوتے ہوں اور ان صحیح داعیوں کا اظہار ان کے اعمال و افعال سے ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم سب کو ان کاملین میں داخل فرما دیں۔ آمین!

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اللہ کی بندیوں کو نہ مارو

"وعن أياس بن عبد الله رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تضربوا إماء الله، فجاء عمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: ذئرن النساء على أزواجهن الخ."

(ابوداؤد' کتاب النکاح باب فی ضرب النساء' حدیث نمبر۲۱۴۶ مشکوۃ ص ۲۸۲)

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: اللہ کی بندیوں کو مارو نہیں، یعنی عورتوں کو مارنا اچھی بات نہیں ہے، مت مارا کرو۔

تو (کچھ دنوں کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (اے اللہ کے رسول) یہ عورتیں تو اب اپنے شوہروں پر شیر ہو گئیں اور جب حضور اقدس ﷺ نے روک دیا کہ یہ کام مت کرو تو جس شخص نے براہ راست حضور اقدس ﷺ کی زبان سے سن لیا' اس کے لئے وہ کام حرام قطعی ہو گیا' اب اس کے لئے کسی بھی حالت میں مارنا جائز نہیں۔

حدیث ظنی یا قطعی

یہ بات سمجھ لیجئے کہ ایک تو وہ حدیث ہے' جو ہم اور آپ کتاب میں پڑھتے ہیں۔ یا سنتے ہیں' اور جو لمبی سند کے ساتھ ہم تک پہنچتی ہے حدثنا فلان قال حدثنا فلان قال حدثنا فلان۔ ایسی حدیث ظنی کہلاتی ہے' اس لئے کہ ظنی طریقوں سے ہم تک پہنچتی ہے۔ لہٰذا اس حدیث پر عمل کرنا واجب ہے اگر عمل نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن صحابہ کرام رضی تعالیٰ عنہم نے جو بات حضور اقدس ﷺ سے براہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

راست سن لی، وہ حدیث ظنی نہیں ہے، بلکہ قطعی ہے، لہٰذا اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے گا تو صرف گناہ گار نہیں ہوگا، بلکہ کافر ہو جائے گا، اس لئے کہ اس نے حضور ﷺ کے ارشاد کا انکار کر دیا، لہٰذا فوراً کافر ہو گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی اس لائق تھے

کبھی کبھی ہمارے دلوں میں یہ احمقانہ خیال آتا ہے کہ کاش! ہم بھی حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے ہوتے، اور اس زمانے کی برکات حاصل کرتے۔ ارے یہ تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اور وہی اپنی حکمت سے فیصلہ فرماتے ہیں اور اپنی حکمت سے ہمیں اس دور میں پیدا فرمایا، اگر ہم اُس دور میں پیدا ہو جاتے تو خدا جانے کس اسفل السافلین میں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ بچائے آمین! اس لئے کہ وہاں ایمان کا معاملہ اتنا نازک تھا کہ ذرا سی دیر میں انسان اِدھر سے اُدھر ہو جاتا تھا۔

صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے ساتھ جس جانثاری کا معاملہ فرمایا، وہ انہیں کا ظرف تھا۔ اور اسی کے نتیجے میں وہ اس درجے تک پہنچے، اگر ہم جیسا آرام پسند اور عافیت پسند آدمی اس دور میں ہوتا تو خدا جانے کیا حشر بنتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں اس انجام سے بچایا۔ اور ایسے دور میں پیدا فرمایا جس میں ہمارے لئے بہت سی آسانیاں ہیں۔ آج ایک حدیث کے بارے میں ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث ظنی ہے اور ظنی ہونے کی وجہ سے اگر کوئی انکار کر دے گا تو کافر نہ ہوگا۔ صرف گناہ گار ہی ہوگا۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معاملہ تو یہ تھا کہ اگر کوئی شخص حضور اقدس ﷺ کی زبان سے کوئی حکم سننے کے بعد انکار کر دے کہ میں نہیں کرتا، فوراً کافر ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ آمین!

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یہ عورتیں شیر ہوگئیں ہیں

لہٰذا جب حضور اقدس ﷺ نے یہ فرمایا کہ عورتوں کو نہ مارو، تو اب مارنے کا سلسلہ بالکل بند ہوگیا۔ اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو ایسے نہیں تھے کہ حضور اقدس ﷺ سے کسی کام کے بارے میں ممانعت سنیں، اور پھر بھی وہ کام جاری رکھیں۔ جب مارنے کا سلسلہ بالکل بند ہوگیا تو کچھ دنوں کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ:

ذئرن النساء علی أزواجهن.

یارسول اللہ! یہ عورتیں تو اب اپنے شوہروں پر شیر ہوگئیں۔

اس لئے کہ آپ نے مارنے کی ممانعت کر دی۔ جس کے بعد اب کوئی شخص اپنی بیوی کو نہیں مارتا۔ بلکہ مار کے قریب جانے سے بھی ڈرتا ہے۔ اور اس نہ مارنے کے نتیجے میں عورتیں شیر ہوگئیں ہیں۔ اور شوہروں کی حق تلفیاں کرنے لگی ہیں۔ اور ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے لگی ہیں۔ اب آپ فرمائیں کہ ان حالات میں ہم کیا کریں؟

فرخص في ضربهن

چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے اجازت دے دی کہ اگر عورتیں شوہروں کی حق تلفی کریں اور مارنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو تمہیں مارنے کی بھی اجازت ہے۔ اب اس اجازت دینے کے نتیجے میں یہ ہوا کہ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بہت سی خواتین آنی شروع ہوگئیں۔ اور آ کر عرض کرتیں کہ یا رسول اللہ! آپ نے شوہروں کو مارنے کی اجازت دے دی۔ جس سے لوگوں نے غلط فائدہ اٹھایا۔ اور ہمیں اس طرح مارا۔

Digitized By eGangotri

Adv: Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یہ اچھے لوگ نہیں ہیں

"فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشکون أزواجهن لیس أولٰئك بخیارکم. (مشکوۃ ص ۲۸۲، حدیث ص ۳۲)

آپ نے اپنا نام لے کر فرمایا: کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر میں بہت سی خواتین چکر لگاتی ہیں۔ اور وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی ہیں کہ وہ شوہر ان کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ ان کو بری طرح مارتے ہیں۔ لہٰذا خوب اچھی طرح سن لو کہ جو لوگ یہ مار پیٹ کر رہے ہیں وہ تم میں اچھے لوگ نہیں ہیں اور اچھے مومن اور مسلمان کا کام نہیں ہے کہ وہ مار پیٹ کرے، اس سارے مجموعے سے آنحضرت ﷺ نے یہ بات واضح فرما دی کہ اگرچہ ناگزیر حالت میں، جب کوئی اور چارہ نہ رہے اس وقت شریعت کی طرف سے ایسی مار کی اجازت ہے جس سے نشان نہ پڑے، اور بہت زیادہ تکلیف نہ ہو، لیکن اس کے باوجود محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی اصل خواہش یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت پر کبھی ہاتھ نہ اٹھائے۔ چنانچہ حضرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ساری عمر کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا، لہٰذا سنت کا تقاضہ بھی یہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدمزاج عورتوں کیلئے سفارش:

مردوں کو غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس عمدہ انداز میں عورتوں کی سفارش کی ہے ارشاد ہے۔

فعسی ان تکرھوا شیأ ویجعل اللہ فیه خیرا کثیرا.

ترجمہ: شاید تم کو پسند نہ آوے ایک چیز اور اللہ نے رکھی ہو اس میں بہت خوبی۔

(معارف القرآن)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔
"اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گذران کیا کرو (یعنی خوش اخلاقی اور نان نفقہ کی خبرگیری) اور اگر (بمقتضائے طبیعت) وہ تم کو ناپسند ہوں (مگر ان کی طرف سے کوئی امر ناپسندیدگی کا موجب واقع نہ ہو) تو (تم بمقتضائے عقل یہ سمجھ کر برداشت کرو کہ) ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت (دنیوی یا دینی) رکھ دے (مثلاً وہ تمہاری خدمت گار اور آرام رساں اور ہمدرد ہو یہ دنیا کی منفعت ہے یا اس سے کوئی اولاد پیدا ہو کر بچپن میں مرجائے یا زندہ رہے اور صالح ہو جو ذخیرہ آخرت ہو جائے یا اقل درجہ ناپسند چیز پر صبر کرنے کا ثواب وفضیلت تو ضرور ہی ملے گی) (معارف القرآن ج ۲ ص ۳۴۹)
وضاحت : غور کیجئے! اللہ کا حکم ہے اور بہ صیغہ امر' کہ "بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ"۔
حسن معاشرت قائم رکھو! قید کسی خاص عمر' کسی خاص حالت کی نہیں' جوانی میں بھی اور بڑھاپے میں بھی۔
وہ حسین وجمیل ہو تو بھی' اور حسن وجمال ظاہری سے محروم ہو تو بھی۔
ڈھیروں مال لے آئے جب بھی اور خالی ہاتھ آئے جب بھی اسکے رشتہ دار بااثر ہوں تب بھی کمزور ہوں تب بھی وہ عزت رکھتی ہے شوہر کی آمدنی پر حق رکھتی ہے حیثیت و مرتبہ رکھتی ہے' ولھن مثل الذی علیھن - جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں ویسے ہی عورت کے حقوق بھی مرد کے ذمہ ہیں' اور کیوں نہ ہوتے جب خلقت دونوں کی ایک رکھی گئی' اور خلقت وپیدائش کا گواہ کوئی دوسرا نہیں خود خالق کائنات ہے۔

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیویاں تم ہی میں سے پیدا کیں۔
تمہاری جنس سے پیدا کیں یعنی اس کی فطرت تمہاری فطرت اس کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

خلقت تمہاری خلقت ہے تمہیں اگر سونے چاندی کی طلب ہے تو وہ بھی احتیاج مال سے بے نیاز نہیں رکھی گئی ہے۔

تم اگر اپنی راحت و آسائش کے بھوکے ہو تو اسکا جسم بھی خشکی اور تھکن کے اثرات کو قبول کرنے والا بنایا گیا ہے۔

تمہیں اگر غصہ آتا ہے تو وہ بھی بے حس نہیں پیدا کی گئی ہے۔

تم اگر اپنی جاہ وعزت کے طالب ہو تو وہ بھی اپنی توہین ورسوائی سے خوش نہیں ہو سکتی۔

تم اگر حکومت چاہتے ہو تو وہ بھی غلامی کیلئے پیدا نہیں ہوئی۔

الغرض بھوک پیاس ، گرمی سردی ، سختی نرمی ، رنج اور خوشی کا احساس اسکو بھی ہوگا ، چوٹ لگے گی تو اس کا جسم بھی دکھے گا ، اس کے بھی دل کو تکلیف پہنچے گی تو غیرت وخودداری اس کی بھی تڑپ اٹھے گی الغرض تمام انسانوں کی مرد ہو یا عورت اصل ایک ہی ہے ، ایک جوڑے سے مردوں اور عورتوں کی ساری نسلیں چلی ہیں۔

الفاظ اس قدر صاف اور واضح ہیں کہ نہ کسی تشریح کی ، حاجت نہ حاشیہ آرائی کی ، بس اصل مقصود دو زندگیوں کو محبت واخلاص سے شیریں بنا دینا ہے ، جن لوگوں کی فطرت سلیم ہے ، وہاں بحمد اللہ یہی کیفیت پائی جاتی ہے ، میاں بیوی ایک دوسرے پر فریفتہ رہتے ہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرد کو اتنا سخت مزاج نہ ہونا چاہئے کہ عورت کی ذرا ذرا سی بدتمیزی پر غصہ کیا کرے۔

بیوی پر اتنا رعب نہ ہونا چاہئے کہ میاں بالکل ہی ہوّا ہو جائے کہ ادھر میاں نے گھر میں قدم رکھا اور بیوی کا دم فنا ہوا۔ ہوش وحواس بھی جاتے رہے ، بے چاری

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے منہ سے کوئی بات نکلی یا کوئی چیز مانگی اور ڈانٹ ڈپٹ شروع ہوگئی۔

اس (بے چاری) نے تمہارے واسطے اپنی ماں کو چھوڑا' باپ کو چھوڑا' سارے کنبہ (خاندان والوں) کو چھوڑا۔اب اس کی نظر صرف تمہارے ہی اوپر ہے۔ جو کچھ ہے اس کے لئے شوہر کا دم ہے۔اگر خاوند بھی عورت کا نہ ہوگا تو اس بے چاری کا کون ہوگا۔بس انسانیت کی بات یہی ہے کہ ایسی وفادار کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے اور جو کچھ اس سے بدتمیزی یا بے ادبی ہو جائے اس کو ناز سمجھا جائے کیوں کہ یہ کم عقل ہے' تمیز نہیں ہے' ان کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہے' اس لئے گفتگو میں انداز ایسا ہو جاتا ہے جس سے مردوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔مگر اس کی حقیقت ناز ہے آخر وہ تمہارے سوا کس پر ناز کرنے جائیں

دنیا میں تم ہی ایک ان کے خریدار ہو

عورتوں کی جہالت وبدتمیزی کا علاج:

اگر عورتوں کی جہالت وبدتمیزی سے دل دکھتا ہے' تکلیف بہت ہوتی ہے تو اس کا علاج بھی تو ممکن ہے' ان کو دین کی کتابیں پڑھاؤ' پردے میں علماء اور بزرگوں کے بیانات سنواؤ' تبلیغی تعلیمی سلسلے میں دیندار مستورات کے ماحول میں جوڑو' گھر میں ایک وقت متعین کر کے حدیث کی کوئی کتاب لے کر اس کو پڑھیں۔اس میں بچے اور گھر کے تمام محرم افراد بیٹھ کر سنیں' اس طرح کرنے سے انہیں سلیقہ اور تمیز بھی بقدر ضرورت آجاتی ہے' کیونکہ دین کی تعلیم سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے' شوہر کے حقوق کی اطلاع ہوتی ہے اور ادا کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

عورت کو حتی الوسع تنگ نہ کیا جائے

شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ جہاں تک کہ ممکن ہو عورت کو راحت دو اس کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پریشان مت کرو۔ نان نفقہ وسعت کے ساتھ دو اس کی دلجوئی کرو۔ اگر بیوی کی واقعی غلطی ہو جب بھی اس کو معاف کرنا چاہئے اس کی طرف سے ملنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ اس کی بہت سی ایذاؤں پر صبر کرو اور حق تعالیٰ کے اجر کے وعدے پر نظر رکھو۔

مسلمان شوہروں کو بیویوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ والے طرز عمل اور حسن معاشرت کے موافق عمل کرنا چاہئے اور خصوصاً دین دار شوہر پر تو لازم ہے کہ وہ بیوی کو بالکل تنگ نہ کرے ورنہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گی کہ میری شادی کسی غیر دیندار سے ہوتی تو یہ ہر وقت کی کٹ کٹ نہ رہتی اس شوہر نے اپنی کوتاہی کی بناء پر کسی مسلمان کے دل میں دین سے بھی نفرت بٹھا دی۔

نیز سالن میں مرچ زیادہ اور کھانے میں نمک کم اور مٹھاس تیار نہ کرنا وغیرہ امور پر تو حتی الامکان غصہ نہ کریں کیونکہ اس کا بڑا نقصان یہ ہے کہ جب کبھی کسی واقعی دینی امر میں کوتاہی کی بناء پر شوہر نے بیوی کو ڈانٹا تو اب اس ڈانٹ کا بھی اس پر اثر نہ ہو گا کہ

ان کی عادت تو چیخنے کی ہے یا عادت تو سختی کی ہے یہ تو نام دینی بات کا ہے مقصد اپنا غصہ جھاڑنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو افراط وتفریط سے بچ کر صراط مستقیم یعنی سیدھے راستے پر چلنے والا بنائے۔ آمین ثم آمین!

دولہا کے والد اور والدہ کو نصیحت

ہر مسلمان کو چاہئے کہ تمام پریشانیوں اور بے چینی کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہو اور ضروری ہے کہ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے اور رسول پاک ﷺ نے اس معاملے میں کیا مبارک طریقہ اختیار فرمایا ہے معلوم کرنے کے سلسلے میں اکابر علماء ربانی سے رابطہ رکھے اور جب شریعت میں اس کا حکم معلوم ہو جائے پھر

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

معاشرہ کی مجبوری یا اپنی عقل استعمال کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ

عقل سے اللہ کو پہچانا یہ جملہ تو صحیح ہے لیکن یہ کہنا کہ ہم احکام الٰہیہ بھی عقل سے پہچانیں یہ صحیح نہیں۔

لہٰذا ہم آپ کی توجہ ایک نہایت اہم امر کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ صحیح سمجھانے کی اور آپ کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے) وہ یہ کہ شادی کے بعد "بیٹے اور بہو کا بیٹے کے والدین سے الگ رکھنا" اس کو ہمارے معاشرے میں بہت ہی برا سمجھا جاتا ہے اکثر والدین ہی تیار نہیں ہوتے اور بیٹا بھی تیار نہیں ہوتا کہ اس میں وہ والدین کی حق تلفی سمجھتا ہے اور اگر وہ تیار ہو جائے تو معاشرہ اسے برا بھلا کہتا ہے۔

گویا ان دونوں نے (یعنی بیٹے اور بہو نے) الگ رہ کر بہت بڑا گناہ کر لیا آپ نے غور کیا ہو گا کہ بہت سے ایسے گناہ جن کو آج معاشرے میں کوئی برا نہیں سمجھتا لوگ اس گناہ کو کھلم کھلا کرتے ہیں کیوں کہ اس کی برائی دل سے نکل گئی اسی طرح بہت سے ایسے کام جن کو شریعت نے جائز قرار دیا ہے لیکن چوں کہ معاشرہ میں اس کو برا سمجھا جاتا ہے تو اگر کوئی اس جائز کام کو کرتا ہے تو لوگ اسے برا کہتے ہیں اور تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔

لہٰذا اگر آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ (ساس بہو، دیورانی، جیٹھانی وغیرہ کے ساتھ رہنے کو لازم سمجھنا اور الگ الگ رہنے کو برا سمجھنا) اس قسم کے خیالات بالکل لغو اور بے کار ہیں بلکہ ہم تو یہ عرض کرتے ہیں کہ اس قسم کے بے ہودہ نظریات تو ہندوؤں کے ساتھ برسہا برس رہنے کی وجہ سے ہمارے ذہنوں میں پیدا ہو گئے ہیں اسی سلسلے میں مولانا شہاب الدین ندوی صاحب لکھتے ہیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

"ہندو قانون و دستور کے مطابق مسلمانوں میں بھی (مشترکہ خاندان) کا تصور سرائیت کر گیا ہے حالانکہ بیوی کو اگر سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ رہنے میں اعتراض ہو تو شرعی اعتبار سے شوہر پر لازم ہے کہ وہ اس کو الگ رکھنے کا انتظام کرے"۔

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس سے (یعنی بیٹا اپنی بیوی کے ساتھ اپنے والدین سے الگ رہے) منع نہیں فرمایا بلکہ اجازت دی ہے۔ درحقیقت شریعت میں اس بات کو پسند کیا گیا ہے اس بات کی کوشش کی جائے کہ ساس بہو کے لڑائی جھگڑے نہ ہوں، میاں بیوی میں محبت والفت اور اعتماد کی فضا ہو۔

اور تجربہ شاہد ہے کہ جہاں شوہر صاحب کی ماں بہنیں بھابھیاں وغیرہ اس کی بیوی کے ساتھ رہتے ہوں وہاں روز بروز لڑائی جھگڑے ہوتے ہی رہتے ہیں اور میاں بیوی کے لئے اکثر مواقع پر بے چینی کی صورتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور انہیں حقیقی سکون نصیب نہیں ہوتا۔

اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ بیٹا بہو کے الگ رہنے میں رکاوٹ نہ بنیں بلکہ جس کو شریعت نے پسند کیا ہے (کہ فتنہ فساد کو ختم کیا جائے) اس پر عمل کریں اور پہلے ہی دن سے اگر بیٹا بہو آپ سے الگ رہنا چاہیں تو دل کی خوشی کے ساتھ ان کو الگ رہنے دیں چاہے کرائے کے مکان ہی میں رہیں بلکہ اگر وہ نہ بھی چاہیں تب بھی ان کو الگ رہنے کی ترغیب دیں

اس لئے کہ ہمیں دارالافتاء میں خدمت کے دوران لوگوں کے احوال سامنے آنے سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہے کہ

زوجین (میاں بیوی) بلکہ ان دونوں کے خاندان والوں کیلئے بھی ہر حال

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میں بہتر یہی ہے کہ بیٹا اپنی بیوی کے ساتھ اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں سے الگ رہے اسی میں دنیا و آخرت کے بے شمار فائدے ہیں یہی بیٹے پر رحم ہے اور بہو پر مہربانی بھی۔

(الف) اسی سلسلے میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ علیہ وعظ حقوق البیت ص نمبر ۴۸ پر اور تحفہ زوجین میں (ص نمبر ۱۸) پر فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ نکاح کے بعد اولاد کی اور ماں باپ کی معاشرت الگ الگ ہونی چاہئے یہی مناسب ہے۔

(ب) ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں "اگر والدین الگ رہنے سے منع کریں اور بیوی کہے کہ مجھے علیحدہ رہنا ہے تو بیوی کی بات مانی جائے گی کیونکہ حدیث میں آتا ہے "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق"

اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں مخلوق کی بات نہیں مانی جائے گی۔ (چاہے وہ والدین ہی کیوں نہ ہوں) اور بیوی کو علیحدہ مکان دینا اس کے مطالبہ کے وقت واجب ہے اور واجب کا ترک کرنا معصیت (گناہ) ہے۔ لہٰذا اگر والدین اس معصیت (ترک واجب) کا حکم دیں تو ان کی بات نہیں مانی جائے گی (تحفہ زوجین، ص نمبر ۳۰)

(ج) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں مناسب یہی ہے کہ نکاح ہوتے ہی جوان اولاد ماں باپ سے الگ رہے اس میں جانبین کو راحت ہوتی ہے۔

(دعوات عبدیت ص نمبر ۸۴ جلد ۱۴ حسن العزیز ص نمبر ۵۹ ۳ جلد ۲)

(د) ایک شخص حضرت ﷺ کے پاس تعویذ لینے آیا کہ اس کی بہو اس کی اطاعت نہیں کرتی فرمایا اس کا تعویذ یہی ہے کہ اس کو اور اس کے شوہر کو الگ مکان میں رکھ دو، یعنی اپنے سے جدا کر دو یہ نہایت درجہ مطیعہ ہو جائے گی۔

(ص نمبر ۱۸ تحفہ زوجین مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور تجربہ ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ رہ کر فاقہ کشی (چٹنی روٹی) ساس وسسر کے گھر کی مرغ بریانی سے زیادہ مرغوب ہوتی ہے۔

(ح) فرمایا بعض لوگ بدنامی کے خوف سے اپنے والدین سے جدا نہیں ہوتے انہی میں شامل ہوکر ہمیشہ تکلیف اٹھاتے ہیں۔تو راحت اور نیک نامی ایک جگہ تو جمع ہو نہیں سکتے لیکن راحت نیک نامی سے زیادہ ضروری ہے۔لہٰذا اس زمانہ میں نکاح کے بعد یہ چاہئے کہ علیحدہ رہے اور جو کچھ بھی ہو سکے اپنی کمائی سے والدین کی بھی خدمت کرتا رہے۔

بیٹے اور بہو کو الگ نہ رہنے دینا ظلم ہے

ایک جگہ فرمایا کہ ایک ظلم بہو پر اور بھی ہوتا ہے جس میں دینداری کے مدعی (دم بھرنے والے) بکثرت مبتلاء ہیں' وہ یہ کہ بہو اپنے شوہر کے ساتھ الگ رہنا چاہے تو الگ نہیں کرتے' کہتے ہیں کہ گھر کی ہوا (برکت) نکل جائے گی پرانی بوڑھیوں کے زیادہ تر ایسے ہی خیالات ہوتے ہیں یاد رکھو! حق تعالیٰ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں۔ایک ہانڈی میں پکنے کی وجہ سے برکت تو ضرور آئے گی لیکن لڑائی جھگڑے کی وجہ سے جو گھروں میں نفرت' حسد' بغض' غیبت کا دروازہ کھل جاتا ہے' وہ پورے گھر کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ایسی ایک برکت کیلئے ہزاروں معصیت اور گناہ کا ارتکاب کیسے جائز ہو گا۔(یعنی مستحب کا اتنا اہتمام کرنا کہ حرام کا ارتکاب ہو جائے یہ عقلمندی نہیں ہے)

اگر بہو اپنے شوہر کے ساتھ الگ رہنا چاہے تو الگ رہنا اس کا حق ہے اور ضروری ہے بلکہ اس زمانہ میں یہی مصلحت ہے کہ الگ رہیں ساتھ شامل رہنے میں بہت سے فسادات ہیں یہ پرانی عورتیں اکثر بہوؤں کو بہت ستاتی ہیں۔

یہ ان حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات ہیں جو قرآن وحدیث کے علوم سے مکمل واقف تھے اور دین کی خدمت اور پھیلانے میں جن کے سالہا سال لگے اور وہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

والدین اور بیوی کے حقوق سے بھی خوب واقف تھے لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ بیٹا اور بہو میں خوب محبت ہو، ان میں جھگڑے نہ ہوں آنے والی اولاد سکون سے رہے۔ بہو میکے جا کر نہ بیٹھے، بیٹا اور بہو میں طلاق کی نوبت نہ آئے، آپ کی محبت بیٹے سے برقرار رہے، بچے اور بہو الگ رہتے ہوئے بھی آپ کی خدمت کریں تو اسکا آسان حل یہی ہے جو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یعنی ان کو علیحدہ رکھیں۔

الگ نہ رکھنے کی وجہ اکثر یہ ہوتی ہے کہ ماں باپ چاہتے ہیں کہ بہو ہماری خدمت کرے ہم نے کتنے سالوں بیٹے کو پالا پروان چڑھایا ہے اب ضعیفی کی عمر میں بہو کے ہاتھ کی روٹیاں بھی ہم نہ کھائیں؟.........

اس کا پہلا جواب تو دولہا کے والد کیلئے یہ ہے کہ جب رات دن گھروں میں جھگڑے ہوں گے، تو آپ کے بیٹے اور بہو سکون واطمینان، راحت و آرام کی زندگی نہیں گذار سکیں گے آپ کی بیوی اور بہو کے درمیان ہر وقت لڑائی جھگڑے کا بازار گرم ہو گا آپ جب دفتر سے آئیں گے تو بجائے پہلے روٹی ملے آپ کی بیوی صاحبہ پریشان، ناراض اور افسردہ ہوں گی آپ کے دریافت کرنے پر جواب کچھ یوں ملے گا۔

اس نئی دلہن نے یوں کیا.........

مجھ کو ایسا طعنہ دیا.........

اپنے گھر والوں کو یوں الٹی سیدھی خبریں پہنچائی.........

میری بیٹی کے ساتھ ایسا سلوک کیا.........

وغیرہ .... وغیرہ .... تو آپ بیوی صاحبہ کی پریشانی کی باتیں سن کر خود بھی پریشان ہو جائیں گے۔

لہٰذا آپ کی پریشانیوں کو ختم کرنے کا بہتر حل یہ ہے کہ شادی کی پہلی رات ہی سے بیٹا بہو کو خود سے الگ رکھیں اس لئے کہ ہزاروں ایسے ماں باپ جنہوں نے بہو بیٹے کو اپنے ساتھ رکھا خصوصاً دو تین ستم ساتھ رکھنے کی وجہ سے دیورانی جیٹھانی جیسی مختلف مزاجوں اور بدگمانیوں سے پر ہستیوں کو ایک ساتھ خدمت کی غرض سے یا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پیسہ بچانے کی غرض سے رکھا........ تو وہ خدمت تو ہوتی نہیں بلکہ زحمت بڑھ گئی اور ایک پریشانی سے بچنے کے لئے سینکڑوں پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔ساس سسر بہو کے ہاتھ کی روٹیاں تو کیا کھاتے خود بھی پریشان ہوئے اور پورے خاندان کو پریشان کیا۔

دوسرا جواب

سمجھنے والوں کیلئے یہ ہے کہ اسلامی شریعت نے بہو کیلئے ساس سسر کی خدمت کرنے کو حسن سلوک تو کہا ہے لیکن واجب یا فرض قرار نہیں دیا اور دیور اور جیٹھ وغیرہ کی خدمت تو بالکل ہی غیر مناسب ہے کیوں کہ اس میں اکثر بے پردگی کا احتمال ہوتا ہے اور جب یہ سب بہو کے فرائض میں داخل ہی نہیں اور آپ اسی نظریہ سے اس سے زبردستی خدمت لیں گے تو یہی فتنے اور فساد کی بنیاد ہے اور یہی ظلم کی ابتداء ہے۔

یاد رکھئے! آپ کے بیٹے کی شادی کے نتیجے میں جو بہو آئی ہے وہ اپنے شوہر کیلئے ہے بہت ہی معذرت کیساتھ ہم کہیں گے کہ وہ کنیز، باندی یا نوکرانی بن کر نہیں آئی۔

کسی باپ نے اپنے لخت جگر کو آپ کے بیٹے کے حوالے اس لئے کیا ہے کہ وہ نیا گھر بسائے، خوشیاں دیکھے، اپنے شوہر کی خدمت کرے، اپنی گود پھول جیسے بچوں سے بھرے ورنہ جو خدمت آپ بہو سے لینا چاہتے ہیں تو ان خدمات کے زیادہ مستحق تو خود اس بہو کے بوڑھے والدین ہیں لیکن لڑکی کے والدین نے آپ کے بیٹے کے نکاح میں اس کو دیا ہے تاکہ یہ دونوں میاں بیوی سکون کے ساتھ زندگی گزار دیں اور آخرت کی تیاری کرتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔

آپ خود ہی غور کیجئے!..... کئی شوہروں نے ہمیں بتلایا کہ جس رات میری شادی ہوئی ہے صرف اسی رات میں نے اپنی بیوی کے ساتھ کھانا کھایا اور اس صبح کا ناشتہ ہم نے ساتھ کیا اس کے بعد سے بیوی ہمیشہ میری والدہ، بہنوں اور بھابھیوں کے ساتھ کھاتی ہے اور میں ہمیشہ والد صاحب اور بھائیوں کے ساتھ کھاتا ہوں۔

اب آپ خود ہی انصاف کیجئے کہ جس میاں بیوی کا یہ حال ہو گا وہ ایک زندگی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تو ضرور گذار رہے ہیں لیکن یہ کوئی بامقصد زندگی نہیں یہ ایسی زندگی ہے جس میں باہمی پیار و محبت، ہمدردی اور خوش اخلاقی ہم آہنگی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

اسی طرح اچھے بھلے نوجوانوں میں ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کا سبب اعظم یہ بنا کہ ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی ان کی زندگیاں اپنی بیویوں سے دور رہ کر گذریں اور میاں بیوی نہ تو ایک دوسرے کا مزاج معلوم کر سکے اور نہ ہی آپس میں مکمل تعارف ہو سکا جس کی وجہ سے دونوں کو حقیقی سکون نہ مل سکا۔

وجہ یہ ہوئی کہ شادی کے چند دنوں بعد ہی سے صبح اٹھتے ہی بیوی صاحبہ کو باورچی خانے میں حاضری دینا پڑی اگر ذرا سی بھی دیر ہو جائے تو جیٹھانی صاحبہ یا دیورانی صاحبہ بڑ بڑاتی ہوئی اپنے اپنے شوہروں کو .... اور ساس کو.......... اور چھوٹی نندیں بھائی .... کو ساس صاحبہ سسر صاحب .... کو شکایتیں لگانے میں ذرا دیر نہیں کرتیں کہ

”ہائے بہو کو تو دیکھو، سورج چڑھ آیا اور ان کو سونے سے فرصت ہی نہیں۔ چھوٹی نند (یعنی بیٹی) کی اسکول کی وین آگئی اور ابھی تک اس کے کپڑے استری بھی نہیں ہوئے۔

بعض شوہروں نے یہ بھی بتایا کہ جب صبح دکان یا ملازمت پر گیا تو بیوی باورچی خانہ میں تھی اور جب رات کو گھر آیا تو وہ تھکی ہاری سسرال کی ماری بستر پر لیٹتے ہی سو چکی ہوتی ہے۔ یہ کوئی زندگی ہے صبح فجر کے بعد سے ناشتوں سے جو دن کی ابتدا ہوئی تو رات گیارہ بجے تک لنگر جاری ہے، فرض نمازوں کے اوقات کا اہتمام نہ چاشت کی نماز کا اہتمام نہ اشراق کی فکر، نہ محلہ کی عورتوں کو دین پر لانے کا غم، نہ تعلیم میں حاضری، نہ تسبیحات کا وقت۔ اب آپ ہی بتائیے کہ آپ کی یہ بہو جو آپ ہی کے بیٹے کیلئے سامان راحت تھی اور وحشت میں انس کا ذریعہ تھی اسکی گھبراہٹ میں تسلی دینے کا ذریعہ کچھ اپنے دل کی سنانے اور کچھ ان کو سننے والی تھی وہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تھک کے چور ہو کر اپنے ماں باپ کے گھر میں سکون سے گزارے ہوئے لمحات اور ماضی کی دیگر راحتوں کو سوچتی ہوئی اور اس سسرال میں اگلے دن پھر گاڑی کے پہیے کی طرح کی ڈیوٹی نباہنے کا غم لئے ہوئی سو گئی ہے۔

تو یہ ایسا ہو گیا کہ گویا نوکرانی کی ایک آسامی خالی تھی اس نوکرانی کی جگہ یہ بہو مل گئی اور اب وہ اپنی ڈیوٹی پوری کر کے سو گئی تو پھر پانچ طرح کا میٹھا اور چھ طرح کا روسٹ اور بروسٹ رکھوا کر اور ہزاروں روپے کے خرچے اور دو سو روپے فی شخص خرچہ کر کے جو دھوم دھام سے بیٹے صاحب کا ولیمہ کیا تھا تو اس سب کا حاصل کیا یہی تھا کہ آپکا یہ لخت جگر تھکا ہارا جب رات کو گھر آئے تو گھر میں یہ منظر ہو کہ پرتپاک استقبال کی فضاء کے بجائے اسے پر ملال انتقال والا سناٹا اور غم ملے اور دو میٹھے بول، بول کر ہنس کر مسکرا کے خوش آمدید کہنے والی زوجہ بھی بشاشت کے ساتھ موجود نہ ہو بلکہ وہ تو ذہنی پریشانی کے ساتھ ٹوٹا ہوا بدن لیکر سو رہی ہو......... تو آپ کے بیٹے کا دل کا چین اور آرام کہاں گیا.........

کیا تھا وہ ولیمہ......... ؟ کیا تھے وہ شادی اور ولیمہ کے کارڈوں کے جملے ہمارے بیٹے اور فلاں کی بیٹی زندگی کے نئے سفر کا آغاز کر رہے ہیں' .... رشتہ ازدواج میں منسلک ہو رہے ہیں' .... پاکیزہ بندھن میں بندھ رہے ہیں.........

جس تھکے ہارے بیٹے کو آتے ہی ٹھنڈے پانی کا گلاس پکڑانے والی نوکرانی تو چھ نندوں اور چار دیورانیوں کی روٹیاں پکاکر خوب کڑوی کسیلی سن کر اپنی ڈیوٹی ختم کر کے سوئی ہے یا کم از کم اپنے اصل مخدوم شوہر نامدار......... کے انتظار ہی میں اس کی آنکھ لگ گئی ہے......... آپ کے اس پیارے بیٹے کو اب کون شربت کے گلاس کو پوچھے گا' کون محبت بھرے لہجے میں کہے گا کہ کھانا گرم کر دوں.........؟

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یاد رکھئے! اگر ایسا شوہر دینی سوچ رکھنے والا اللہ کے حکموں کا دھیان رکھنے والا اور دیندار ہے تو وہ قسمت سے ملی ہوئی اپنی محرومیوں کو سوچ سوچکر اندر اندر ہی گھٹے گا' پاس ادب میں نہ باپ ماں سے کچھ گزارش یا شکوہ کر سکے گا' نہ طبعی شفقت اور بردباری کی بناء پر بیوی پر ناراض ہو سکے گا۔ اندر کی سوچ' بکھری ہوئی غیر منظم زندگی کی موجودہ بے قاعدگیاں اور آئندہ اسی بگڑی ہوئی ڈگر اور طرز پر گھر چلنے کا غم اور سوچ' دل پر لے کر اعصابی بیماریوں اور السر اور کینسر اور گھبراہٹ کا شکار ہو گا اور اس کی اندر کی صلاحیتیں بھی جو کسی مفید کام پر لگتیں ضائع ہوں گی.....

اور دوسرا رخ جو اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے کہ اگر بیٹا غیر صالح ہے اور دین سے دوری والے ماحول کا (مانوس) ہے' غلط ماحول میں اٹھنے بیٹھنے والے دوستوں کے ساتھ یارانہ ہے نگاہ کی حفاظت' پاک دامنی اور عفت کی اہمیت اس کے دل ودماغ میں نہیں تو پھر اچھی طرح اس پر غور کرلیں کہ جیسے چھوٹے بچوں کیلئے کہا جاتا ہے کہ انہیں بات بات پر نہ ٹوکو...... یا خواہ مخواہ مت ڈانٹو......... ورنہ ہر وقت کی در در' بک بک کے عادی بچے جو ماں باپ کے پیار و محبت کے اور ہمدردی کے ترسے ہوئے ہوتے ہیں' وہ بہت جلد کسی ہوس پرست کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو اوپری اوپری پیار والفت کے ڈورے ڈالتا ہے' ٹھیک اسی اصول کے تحت آپ کا یہ بیٹا اور یہ نیا دولہا جب بیوی سے یوں دوری پائے گا' صبح سے غائب' رات کو گھر آنے والے کو بھی جب محبت کا سہارا دینے والی نہیں ملے گی۔

تو کیا شیطان محبت کے اس بھوکے کو آفس کی ہستی مسکراتی سیکریٹری یا شاپنگ سینٹر کی سیلز گرل' یا ایڈورٹائیزنگ کمپنی کی ماڈل گرل کی صورت اور آنکھیں دکھلا کر ان میں محبت کی چاشنی اور ہمدردی والی کشش نہ دکھلائے گا اور اگر وہ ان کے چکر میں آگیا تو آپ کی اپنی ہی گوٹ پٹ گئی۔

وہ اس طرح کہ بیٹے کے نام پر جو آئی تھی' کہ بیٹے کو راحت ملے اس کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

چاہت پوری ہو وہ تو بات کماحقہ پوری ہوئی نہیں، اب تھکی ہاری بیوی کے روکھے اور چڑچڑے پن سے بیزار ہو کر بیٹے صاحب کی آنکھ کہیں اور لگ گئی......... اور بات چھپتی ہی نہیں اگر بیوی کو بھنک پڑگئی کہ میاں صاحب کہیں اور بھی دل لگی کا سامان کر رہے ہیں تو وہ بھی میکے سدھاری......... اب سب کی زبانوں پر اور باتوں کے ساتھ یہ گھر اجڑنے کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوگی کہ فلانی کا شوہر تو دن بھر گھر سے باہر ہی ہوتا ہے نہ جانے ظالم ساس اور سسر صاحب نے کیا ستم ڈھائے کہ فلانی گھر جا کر بیٹھ گئی......... یہ آپ خوب اچھی طرح سمجھیں کہ یہ مفروضات یا صرف درد بھرے محاوروں پر مشتمل جملے نہیں ہیں بلکہ یہ ایک حقیقت اور کئی گھروں میں یہ آگ لگی ہوئی ہے'

آپ سے اسی بناء پر عاجزانہ گذارش ہے کہ بہتر اور اسلم اور انفع طریقہ یہی ہے کہ بیٹے اور بہو کو الگ رکھیں، تاکہ بیوی کو یکسوئی سے زیادہ سے زیادہ وقت شوہر کی خدمت کا ملے اور شام تک یعنی شوہر کی آمد کے وقت تک وہ ضروری کام سمٹا کر اس کی آمد کی منتظر ہو اور خوش ہو کر استقبال کرے اور بچوں کو بھی باپ کے آنے سے قبل صاف ستھرا کرے۔

اور جو کچھ گھر میں شوہر کیلئے پکایا اس میں پسند کی چیزوں کا مزید اضافہ کیا اور شام کو شوہر کی ماں سے ملنے گئے اور ان کو بھی ہدیے کے طور پر کچھ دیدیا جب عام پڑوسی کیلئے حدیثوں میں ترغیب ہے کہ کھانے میں شوربہ زیادہ کر لو تاکہ پڑوسی کو بھی دے سکو تو رشتہ دار پڑوسی اور وہ بھی شوہر کی ماں اور شوہر کے باپ کے ساتھ احسان اور حسن سلوک اور دل جوئی والا معاملہ کرنا کس درجہ موجب اجر ہوگا' ماں کا دل کھلے گا' دل سے دعائیں نکلیں گی اور ماں خود اس بہو کی نیک نامی کا خیال رکھے گی اور ساس کی دعائیں پانے والی بہو میکے میں اپنی ساس کا بہتری سے تذکرہ کرے گی کہ بہت شفیقہ ہیں میری تھوڑی چیز کی بھی قدر کرتی ہیں.........

اس کی بہ نسبت ہم تو یہ دیکھتے ہیں اور عام نوجوانوں سے گھروں کا حال سنتے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہیں کہ ساتھ رہنے والی بہو کھانے پکا پکا کر خدمت کر کر کے بھی تھک جائے تو بھی اسکے دس عیب ہی شمار کئے کرائے جاتے ہیں، لہٰذا جھگڑوں سے بچاؤ اور بہت طرح کے سکون اور چین کے نقشوں کو قائم کرنے کا

ایک بہترین طریقہ یہی ہے کہ بہو اور بیٹا والدین سے الگ رہیں.........

رہا یہ اشکال کہ دادی دادا چاہتے ہیں کہ اب آخر عمر میں کوئی ہمارے ساتھ ہو اور پوتے پوتیوں سے گھر میں رونق ہو تو اسکے لئے یوں کر سکتے ہیں کہ اگر ایک سے زائد شادی شدہ بیٹے ہوں تو اس بیٹے اور بہو کو اپنے ساتھ رکھیں جن سے مزاج ملتا ہو اور اس میں زیادہ اہم یہ ہے کہ بہو کا مزاج ساس سے ملتا ہو، بسا اوقات مثلاً عدنان کا مزاج باپ سے ملتا ہے اور فوزان کی اہلیہ کا ماں یعنی (ساس) سے ملتا ہے تو اس میں سسر صاحب تھوڑی سی قربانی دے کر اپنی اہلیہ کی رعایت رکھتے ہوئے حتی الامکان اِس بات کی کوشش کریں کہ اپنی اہلیہ کے ساتھ اس بہو کو رکھیں جس کا مزاج ساس سے ملتا ہو اور ان کو بھی دعائیں دیں کہ یہ ہمارے ساتھ رہ رہے ہیں۔

اور اس میں ایک اور بات کا خیال بھی رکھیں کہ جب کسی بیٹے بہو کو ساتھ بھی رکھیں تو بھی اگر گھر بڑا ہے اور گنجائش ہے تو ان کا علیحدہ کمرہ اور علیحدہ باورچی خانہ مستقل ہو اسی باورچی خانہ میں سے وہ پکا کر ساس سسر کو بھی کھلائیں تاکہ ہانڈی چولہے والے جھگڑے کی نوبت ہی نہ آئے اور اگر علیحدہ باورچی خانہ نہیں کر سکتے تو پھر اس کے سوا اور کیا گزارش کی جاسکتی ہے کہ بہو اگر اتنی نالائق ہے کہ ساس کی ڈانٹ یا ساس کی تنبیہ کو ماں کی ڈانٹ نہیں سمجھتی تو ساس صاحبہ صبر اور دعا کرتے ہوئے بہو کے معاملات یا معمولات میں دخل نہ دیں، یا بڑی ہیں ماں کی طرح مقام ہے کسی بہتری کا مشورہ دیدیں یا کسی واقعی کوتاہی پر بالکل اپنی بیٹی سمجھ کر اس کو نصیحت کر دیں تو کچھ مُضائقہ نہیں اور بہو کی بھی یہ سعادت مندی ہے کہ وہ ساس کو ماں کے مقام پر اور اپنے آپ کو بیٹی سمجھ کر ان کے مشوروں اور ان کی نصیحتوں کا محتاج سمجھے اور ان کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دعائیں لینے والے کام کرے۔

حتی الامکان دو بہوؤں کو ایک ساتھ نہ رکھیں

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی بچے کو شادی کے بعد ساتھ رکھنا ہی کسی مصلحت سے مناسب ہے تو برائے مہربانی دو بچوں کو ایک ساتھ اس طرح نہ رکھیں کہ دونوں بہوؤں کیلئے ایک ہی باورچی خانہ ہو۔

اگر گنجائش ہو تو بالکل ہی دور دور رکھیں اگر شادی کی فضول خرچیوں سے بچا بچا کر بھی اتنی گنجائش نہیں رہتی کہ الگ الگ مکان دلوایا جاسکے تو صرف ایک کو اپنے ساتھ رکھئے اور دوسری کے گھر کے آنے جانے کا راستہ باورچی خانہ وغیرہ وغیرہ علیحدہ ہوں اس لئے کہ بڑوں کا ارشاد ہے

> خانگی گھریلو فسادات سے بچنے کی ایک عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چند خاندان ایک گھر میں اکٹھا نہ رہا کریں کیونکہ چند عورتوں کا ایک مکان میں اکٹھا رہنا ہی فساد کا سبب ہوتا ہے (ملفوظات اشرفیہ ص ۲۷)

یاد رکھئے! ساس بہو کا اکٹھا رہنا بعض اوقات اتنا نقصان دہ نہیں ہوتا جتنا دیورانی جیٹھانی کا ساتھ رہنا گھروں میں دینی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے یہ بچاریاں خود بھی پریشان ہوتی ہیں اور پورے گھر کو پریشان رکھتی ہیں۔

> اگر دونوں کا آپس میں اچھا تعلق ہے تو ساس اور نند پریشان رہتی ہیں کہ یہ دونوں ہمارے خلاف محاذ تیار کر رہی ہیں۔اور اگر بڑی بھابھی کا ساس سے اچھا تعلق ہے تو چھوٹی بھابھی پریشان کہ ماں (ساس) اور بڑی بھابھی میرے خلاف محاذ تیار کر رہی ہیں۔
>
> اور اگر کسی گھر میں خوش قسمتی سے یہ دونوں سالم رہیں تو دیورانی جیٹھانی کی والدہ صاحبہ اس کام کی ذمہ داری اپنے سر پر اٹھالیتی ہیں اور اگر یہ نہ بھی ہو تو ماسیاں جو گھر میں کام کرتی ہیں وہ ہی دونوں بھابیوں میں فساد پیدا کر دیتی ہیں یا کچھ نہیں تو ایک دوسرے کو نچلا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کر کے دکھلاتی ہیں، مثلاً ماسی آئے گی اور کہے گی تمہاری فلاں بھابھی کا ساس اتنا خیال رکھتی ہے آپ کا نہیں۔ان کی بچیوں کی سالگرہ خوب دھوم دھام سے منائی گئی اور آپ کی بچوں کو ان کے ابو پتہ لاکر ہی نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ۔اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے گھروں سے ان روحانی بیماریوں کو ختم فرمائے آمین!

اس لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ بار بار دیورانی جیٹھانی کا اجتماع ہی نہ ہو۔اللہ تعالیٰ مردوں کو اس بات کی سمجھ عطا فرمائے کہ وہ عورتوں کو دین کے کام میں اتنا مشغول رکھیں کہ ان کو ادھر کی ادھر کرنے کی فرصت ہی نہ ملے۔

مثلاً ہم اپنی اہلیہ کو سکھائیں کہ گھر کی ماسی نوکرانی کو دین کی باتیں سکھائے۔ روزانہ فضائل اعمال میں سے پڑھ کر ماسی کو سنائے، ان کی نماز سنے، سورہ فاتحہ تجوید ٹھیک کروائے، بہشتی زیور سے عورتوں کے مسائل سکھائے وغیرہ......... وغیرہ۔ان کو بار بار اپنے ساتھ مستورات کی جماعت میں لیجائے، گھروں میں مختلف دینی کتابیں رکھیں کہ بیوی بچے اس کو پڑھتے رہیں۔تو ہمارے گھر بقعہ سرور وقطعہ نور ونمونہ جنت بن جائیں۔

دو بھوؤں کو ساتھ رکھنے کے بہت ہی زیادہ نقصانات سامنے آئیں ہیں ایک سوال ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں خود اس پر غور فرمائیں۔

کیا یہ بہتر ہے.....؟: ایک بڑی کوٹھی ہو ایک بڑا فلیٹ ہو جس میں تین یا چار بھائی ساتھ رہتے ہوں اور سب ایک ہانڈی میں پکا کر کھائیں، لیکن سب کے دل آپس میں میل سے بھرے ہوئے ہوں، ہر ایک دوسرے کی غیبت چغل خوری میں لگا ہوا ہو، خاندان اور بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہو، معصوم جانوں کو اخلاقی اور دماغی صدموں سے دوچار ہونا پڑ رہا ہو...... یا یہ بہتر ہے کہ ہر بھائی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ الگ الگ رہے، شادی بالکل سادی کر کے فضول اور لغویات سے پیسہ بچا کر کرائے کے مکان ہی میں اپنی حیثیت کے موافق الگ رہ کر زندگی گذاریں لیکن سب بھائیوں میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

محبت ہو' الفت ہو' مودت ہو' اپنائیت ہو' بڑے بھائیوں کی چھوٹے بھائیوں کے دلوں میں عزت اور عظمت ہو' دور دور رہتے ہوئے تمام بھائی ہر جمعہ کے دن مل کر آپس میں سب کھانا کھا رہے ہوں' ہر ایک دوسرے کی خوشی وغمی میں شریک ہو' ہر ایک دوسرے کیلئے دعائیں کر رہا ہو' چھوٹے بچوں میں آپس میں چچا اور پھوپھی کے بیٹوں میں محبت ہو' اب ہم فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں اور یاد رکھئے جب کینہ بغض' غیبتوں کا غبارہ سگے بھائی بہنوں میں پھوٹ جاتا ہے تو اسکے جراثیم آنے والی نسلوں تک پھیلتے ہیں' اس لئے برائے مہربانی ان کو ساتھ نہ رکھئے' دیورانی جیٹھانی اور نند کو ساتھ رکھ کر یہ کہنا کہ جھگڑنا مت 'غیبت وچغل خوری مت کرنا' یہ ایسے ہی ہے جیسے سمندر کے اندر چلنے والے سے یہ کہنا کہ پاؤں گیلے نہ ہوں۔

عموماً آج کل بہو ساس کو ماں نہیں سمجھتی 'اور آج کی ساس بہو کو بیٹی نہیں سمجھتی ہمیں ایسے کئی گھروں کے تجربہ ہوئے جن میں بہو ساس کی سگی بہن کی بیٹی ہے' یا سگے بھائی کی بیٹی ہے 'یعنی ساس سگی خالہ' یا سگی پھوپھی ہے' اس کے باوجود چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایسے جھگڑے کہ میاں بیوی دونوں کی زندگی خراب' دونوں کا سکون تباہ وبرباد' نہ دنیا کا کوئی کام صحیح طرح ہو سکتا ہے نہ دین کا یہاں تفصیل سے لکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔

سینکڑوں نہیں لاکھوں کی تعداد میں نوجوان لڑکیاں گھٹ گھٹ کر اپنی زندگیاں گزار رہی ہیں جن کی ساس خالہ / یا پھوپھی ہے' صرف اس بات پر جھگڑا کہ تم امی کے گھر زیادہ فون کرتی ہو' اس لئے بل زیادہ آتا ہے حالانکہ غور کریں تو وہ امی اس ساس کی سگی بہن ہے۔

کبھی ساس صاحبہ کہتی ہے تم روٹیاں زیادہ پکاتی ہو اس لئے آٹا جلد ختم ہو جاتا ہے۔

اب آپ خود ہی انصاف کیجئے! فیصلہ کی لگام ہم آپ کے ہاتھ میں دیتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں آپ کا بیٹا آپ کی بہو دین دنیا کا کچھ کام کر سکیں تو بہتر ہے کہ آپ ان کو پہلے دن سے ہی الگ رکھیں!

کبھی آپ نے غور کیا کہ آپ کے ننھے منے پوتے پوتیاں ساس بہو کے جھگڑے اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اس کے نتیجے میں میاں بیوی کی ناچاقیاں، نااتفاقیاں، دل شکنی، آپس کی رنجش دیکھیں گے تو ان کے منے سے ذہن مین، دادی، اور پھوپھی اور چچی کا تصور ایک ظالمہ کی حیثیت سے بنتا ہے، اور وہ ہمیشہ ماں کے مقابلہ میں دادی پھوپھی کو ظالم تصور کرتے ہیں اور روزانہ کے یہ جھگڑے اور لڑائیاں، دیکھ کر یہ بچے نفسیاتی طور سے بزدلی، خوف، ڈر، جھوٹ، اپنے اوپر اعتماد کا کھو بیٹھنا، حوصلہ اور ہمت کا نہ رہنا، ان سب بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھر اس بیماریوں کا علاج جو بچپن سے نہ ہوا ہو بچپن سال تک نہیں ہوتا۔

اور امت میں پیدا ہونے والے شاہین اذھان کے مالک بچے ہمیشہ گھٹ گھٹ کر بزدلی، اور ڈر کی کیفیت میں اپنی عمر گذار دیتے ہیں۔
چونکہ بچپن میں جب ماں باپ ہی پر اعتماد نہ رہا تو اخیر عمر تک کسی پر بھی اعتماد نہیں رہتا اپنوں نے جب ایسا کیا تو غیروں سے کیسے امید رہ سکتی ہے؟

اس لئے وہ بچے ہمیشہ عدم اعتماد، کا شکار رہتے ہیں جس سے دنیا اور دین دونوں میں وہ کوئی فلاحی کام نہیں کر سکتے اور اس بہو ساس رہنے کی وجہ سے ملت وقوم ایک پکے مومن اور حق پرست مسلمان سے محروم ہو جاتی ہے۔

دوسرا نقصان: روز کے دیورانی جیٹھانی کی ناچاقیاں، ساس بہو کی نااتفاقیاں، نند اور بہو کے گلے شکوے، پچیس سال کی عورت کی حالت چالیس سال کی عمر تک پہنچا دیتی ہیں، اس غم کو سوچتے سوچتے معدہ کی بیماری دل ودماغ کی کمزوری، کبھی کمر میں درد کبھی سر میں درد کبھی پیٹ کی تکلیف کا شکار ہو جاتی ہے۔اس طرح بڑھاپے سے پہلے ہی یہ نئی نویلی دلہن بوڑھی ہو جاتی ہے، اور نونہال معصوم بچے نہ صرف یہ کہ ماں کی ممتا سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات ماں اپنے غصہ اور ٹینشن کی وجہ سے ساس ونند کا غصہ ان بچوں پر نکالتی ہے اور ان کو برا بھلا کہتی ہے بددعائیں دیتی ہے، اور مقبول وقت کی یہ بددعا بچے کی دنیا وآخرت تباہ کر دیتی ہے۔اور وہ بچہ اب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ماں کی ممتا سے محروم گلیوں میں آوارہ پھرتے پھرتے ایک آوارہ شخص کی شکل میں نوجوان ہوا' اور معاشرہ میں ایک برے فرد کا اضافہ ہوا۔

یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ : صرف اس لئے ہوا کہ شریعت کے مزاج کے خلاف آپ نے بیٹے کو مجبور کیا کہ ساتھ رہو۔
اور اس کو الگ نہ ہونے دیا چند پیسوں کے بچانے کی خاطر کہ الگ رہنے سے خرچہ بڑھ جائے گا۔

تیسرا نقصان : اگر نئی بہو کو آپ اپنے ساتھ رکھیں گے اور چھوٹے بیٹے بھی ساتھ ہیں تو عموماً دیور آج کے زمانے میں بھابھی سے پردہ نہیں کرتے اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا پورے گھر کا ایک ساتھ ہی ہوتا ہے تو ساتھ رہنے میں بے پردگی کا گناہ بھی ہوگا۔
آپ ﷺ کا ارشاد ہے دیور تو موت کی طرح ہے یعنی اس سے بے پردہ ملنا جلنا بے تکلفی مذاق وغیرہ' اس سے ایسا بچنا چاہئے جیسے موت سے بچتے ہیں الگ رہنے میں پردہ کا بھی اہتمام ہو جائے گا اور سب اس گناہ سے بچ جائیں گے اور ساتھ رہنے میں اگر دین داری کی وجہ سے بیٹے کو توفیق بھی ہوئی اور وہ ٹی وی اور وی سی آر کے گناہوں سے بچتا ہے تو ساتھ رہنے کی وجہ سے اس کی بیوی اور اولاد اس بے بردگی کے گناہ سے نہ بچ سکیں گے۔

چوتھا نقصان : جتنے خاندان بڑھیں گے اور ساتھ ہوں گے اتنا ہی ان کی فکر آپ پر اور آپ کی اہلیہ پر آئے گی' ان کی بیماری پر' بچہ کی ولادت' شادی غمی ہر موقعہ پر ساتھ رکھنے کی وجہ سے آپ ہی کو فکریں اور پریشانیاں برداشت کرنی پڑیں گی' اس لئے جتنا کم انتظام ہوگا اور فکریں تقسیم ہو جائیں گی اتنی ہی راحت ہوگی۔

پانچواں نقصان : ساتھ رہنے کا یہ ہوتا ہے کہ جب جھگڑے انتہا کو پہنچ جاتے ہیں تو مجبوراً بیٹا الگ مکان لے لیتا ہے یا دلہن میکے گھر بیٹھ جاتی ہے اور پنچائیت الگ مکان کا فیصلہ کرتی ہے اس سے پھر ہمیشہ کیلئے دل کٹ جاتے ہیں بیٹے کو یا تو ماں اور بہنوں سے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نفرت ہوجاتی ہے کہ انہوں نے میری بیوی اور بچوں کے ساتھ ظلم کیا یا بیوی سے نفرت ہوجاتی ہے کہ تمہارے وجہ سے میرا تعلق والدین سے کٹ گیا اسلئے اگر شادی کے شروع ہی سے محبت کے ساتھ والدین خود اولاد کو الگ رکھیں تو بہت ہی بہتر ہے اس سے کہ بعد میں لڑائی جھگڑا کر کے الگ ہوں۔

چھٹا نقصان : یہ ہوتا ہے کہ بہو یا ساس یا بہو کی ماں روز کے جھگڑوں سے تنگ آکر جادوگروں، نجومیوں، اور جھوٹے عاملوں یا کالا عمل کرنے والے لوگوں کے چکر میں پڑ جاتی ہے اس سے ایک تو ان کا عقیدہ خراب ہوتا ہے اور دوسرا مال برباد ہوتا ہے اور بجائے نفع کے چار پریشانیاں مزید لے آتی ہیں اور کبھی تو اس سے بہت بڑے نقصانات اور حوادثات بھی پیش آجاتے ہیں اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

ساتواں نقصان : یہ ہے کہ والد یا والدہ کے انتقال کے بعد میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ سب یہی سمجھتے اور کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک ساتھ ہی ہیں لہٰذا تقسیم کی کیا ضرورت۔ لیکن پھر والدین کے انتقال کے بعد ایسے بڑے جھگڑے اٹھتے ہیں کہ اسکا تدارک مشکل سے ہوتا ہے۔ اور خاندان میں بدنامی الگ کہ "جی پیسوں پر لڑ پڑے ہیں" اسلئے اگر سب الگ الگ ہوں تو ابتدا سے ہی میراث کی تقسیم آسان ہوگی۔

آٹھواں نقصان : اگر کسی بھائی کا بچہ یا بچی رنگ روپ یا بھول پن میں دوسرے بھائی کی اولاد سے زیادہ پیارا ہے اور دادا دادی یا چچا چچی کی یا پھوپھیوں کی طبعاً رغبت اس بھولے میاں کی طرف زیادہ ہوجاتی ہے تو یہ خود ایک مستقل وجہ بن جاتی ہے جھگڑے کی وہ اس طرح کہ یہ بہوویں اس انتظار میں رہتی ہیں کہ دیکھیں دادی نے پاپا یا پکوڑا پہلے کس کو دیا یا روتے ہوؤں میں پہلے کس کو اٹھایا اور چمکارا بس پھر اپنے شوہروں کو بھرتی ہیں کہ تمہاری ماں میرے والے کو تو گھاس بھی نہیں ڈالتی فلاں کے بچے کو زیادہ پیار کرتی ہے پھر وہ مرد دکان کاروبار میں لگ کر بھی یہی سوچتا رہتا ہے جو رات بالکل سوتے وقت یا صبح ناشتہ کے وقت بیوی صاحبہ نے کان بھرے تھے پھر اس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بھائی کے ذرا سے نامناسب طرزِ عمل سے اس بات کو ملاتا ہے کہ اس کی اتنی چلے اور میں اور میرا بچہ گرے پڑے رہیں وغیرہ.......اس طرح گھر کا پورا ماحول مکدر ہو جاتا ہے۔

اسلئے ہماری رائے یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس اتنی وسعت ہے تو اس زمانہ میں بچوں کے عاقل بالغ ہوتے ہی کاروبار بھی سب کے الگ الگ کر دینا چاہئے اور مکانات بھی سب کے الگ الگ کر دینے چاہئیں اور جتنے دور دور مکانات و کاروبار ہوں گے اتنا ہی زیادہ محبت ہوگی اور اگر آپ کے پاس اتنی وسعت نہیں ہے تو حتی الامکان کوشش کیجئے کہ سب الگ الگ رہیں اور راحت سے رہیں، ہر ایک ایک دوسرے کے کاموں میں دخل در معقولات کی طرح نہ پڑے بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں پر والد والا رعب نہ جمائیں اور بڑی بھابھیاں و نند چھوٹی بھابھیوں پر ساس کی نظر نہ رکھیں کہ اسمیں طرفین کیلئے عافیت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہم شوہر صاحب کے والدین کی خدمت میں کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل"، مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ میں سے ایک مسئلہ تحریر کرتے ہیں امید ہے کہ اسے پڑھ کر آپ اس پر سنجیدگی سے غور کریں گے کہ اپنے بیٹے اور بہو سے خود کو الگ رکھنے میں دین و دنیا کی کتنی عافیت ہے لہٰذا اس مضمون کو ٹھنڈے دل سے خوب دھیان کے ساتھ پڑھیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ پاک ہم سب کو اس پر آسانی کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آپ اور آپ کے شوہر کیلئے وبال

س میری شادی کو ڈھائی سال ہوئے ڈھائی سال میں میرے سسرال والوں سے میری معمولی معمولی بات میں نہیں بنتی مثلاً اپنی بات اور میرے شوہر کے ساتھ بھی ان کے ماں باپ کی نہیں بنتی۔ ان لوگوں نے مجھے کبھی پیار محبت سے نہیں دیکھا اور میری بیٹی کے ساتھ بھی وہ لوگ بہت تنگ مزاج ہیں۔ بات بات پر طنز کرنا، کھانے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے لئے جھگڑا کرنا' کاروبار ہمارے یہاں مل کر کرتے ہیں اور تمام محنت میرے شوہر ہی کرتے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے یہاں رزق میں بے حد برکت ہے۔ ڈھائی سال کے عرصے میں میں کئی بار اپنی والدہ کے یہاں آگئی اور ان لوگوں کے کہنے پر کہ اب کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔ بڑوں کا لحاظ کرتے ہوئے والدین کا کہنا مانتے ہوئے میں معافی مانگ کر دوبارہ چلی جاتی۔ تھوڑے عرصے تک ٹھیک رہتا پھر وہی حال۔ اس بار بھی میرے شوہر اور ان کے والد میں معمولی بات پر جھگڑا ہو گیا اور میں مع شوہر اپنی والدہ کے یہاں ہوں۔ میرے شوہر اور میں دونوں چاہتے ہیں کہ ماں باپ کی دعاؤں اور پیار محبت سے الگ مکان لے لیں۔ کاروبار سے الگ نہ ہوں اس لئے کہ ماں باپ کی خدمت بھی ہو' وہ لوگ دوبارہ بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ہم کچھ نہیں کہیں گے جیسے پہلے کہتے تھے۔ آپ بتائیے کہ جب گھر میں روز جھگڑا ہو تو برکت کہاں سے رہے گی۔ آپ ہمیں مشورہ دیں کہ ہم الگ مکان لے لیں۔ ان مسائل کا حل بتائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے گا اور میں تا زندگی دعا دیتی رہوں گی۔ میں بے حد دکھی ہوں۔

ج ...... آپ کا خط غور سے پڑھا۔ ساس بہو کا تنازعہ تو ہمیشہ سے پریشان کن رہا ہے اور جہاں تک تجربات کا تعلق ہے اس میں قصور عموماً کسی ایک طرف کا نہیں ہوتا بلکہ دونوں طرف کا ہوتا ہے۔ ساس' بہو کی ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر تنقید کیا کرتی اور ناک بھوں چڑھایا کرتی ہے...... اور بہو جو اپنے میکے میں ناز پروردہ ہوتی ہے ساس کی مشفقانہ نصیحت کو اپنی توہین تصور کرتی ہے......... یہ دو طرفہ نازک مزاجی مستقل جنگ کا اکھاڑہ بن جاتی ہے۔

آپ کے مسئلہ کا حل یہ ہے کہ اگر آپ اتنی ہمت اور حوصلہ رکھتی ہیں کہ اپنی خوشدامن کی ہر بات برداشت کر سکیں' ان کی ہر نازک مزاجی کا خندہ پیشانی سے استقبال کر سکیں اور ان کی کسی بات پر "ہوں" کہنا بھی گناہ سمجھیں تو آپ ضرور ان کے پاس دوبارہ چلی جائیں اور یہ آپ کی دنیا و آخرت کی سعادت و نیک بختی ہوگی۔ اس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہمت وحوصلہ اور صبر واستقلال کے ساتھ اپنے شوہر کے بزرگ والدین کی خدمت کرنا آپ کے مستقبل کو لائق رشک بنا دے گا اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ ہر شخص کھلی آنکھوں سے کرے گا

اور اگر اتنی ہمت اور حوصلہ آپ اپنے اندر نہیں پاتیں کہ اپنی رائے اور اپنی ''انا'' کو ان کے سامنے یکسر مٹا ڈالیں تو پھر آپ کے حق میں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے شوہر کے ساتھ الگ مکان میں رہا کریں لیکن شوہر کے والدین سے قطع تعلق کی نیت نہ ہونی چاہئے بلکہ نیت یہ کرنی چاہئے کہ

ہمارے ایک ساتھ رہنے سے والدین کو جو اذیت ہوتی ہے اور ہم سے ان کی جو بے ادبی ہو جاتی ہے اس سے بچنا مقصود ہے۔ الغرض اپنے کو قصور وار سمجھ کر الگ ہونا چاہئے۔ والدین کو قصور وار ٹھہرا کر نہیں۔

اور الگ ہونے کے بعد بھی ان کی مالی وبدنی خدمت کو سعادت سمجھا جائے۔ اپنے شوہر کے ساتھ میکے میں رہائش اختیار کرنا موزوں نہیں۔ اس میں شوہر کے والدین کی سبکی ہے، ہاں الگ رہائش اور اپنا کاروبار الگ کرنے میں میکے والوں کا تعاون حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، میں نے آپ کی الجھن کی ساری صورتیں آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔

آپ اپنے حالات کے مطابق جس کو چاہیں اختیار کر سکتی ہیں آپ کی وجہ سے آپ کے شوہر کا اپنے والدین سے رنجیدہ وکبیدہ اور برگشتہ ہونا ان کے لئے بھی وبال کا موجب ہوگا اور آپ کے لئے بھی۔

اس لئے آپ کی ہر ممکن کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کے شوہر کے تعلقات ان کے والدین سے زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہوں اور وہ ان کے زیادہ سے زیادہ اطاعت شعار ہوں کیونکہ والدین کی خدمت واطاعت ہی دنیا و آخرت میں کلید کامیابی ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بیٹے کو علیحدہ مکان دینے کا مطلب اور اس کی آسان صورت

اگر اتنی گنجائش نہیں ہے کہ بیٹے کو الگ مکان دے سکیں ایک کوٹھری یا تو اپنے گھر ہی میں ایسا دینا کہ اس کی اور اس کی بیوی کی ضرورت کو کافی ہو سکے اور وہ اس میں اپنا مال واسباب سامان مقفل کر سکے (تالہ وغیرہ لگا کر رکھ سکے) اور آزادی کے ساتھ اپنے میاں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ اٹھ سکے بات چیت کر سکے یہ بندوبست واجب کے ادا کرنے کیلئے کافی ہے (باورچی خانہ "کچن" تو الگ ضروری ہے اگرچہ امریکن کچن نہ ہو چھوٹا ہی ہو) کیونکہ زیادہ تر آگ اس چولھے ہی سے بھڑکتی ہے' (اصلاح انقلاب امت ج ۲ ص ۱۸۴) .... اگر غور کریں اور شادی میں کم از کم خرچہ کریں اور اس پیسہ کو بچالیں تو چند سال تک تو کرایہ کے مکان کا اسی شادی سے بچی ہوئی رقم سے آسانی سے انتظام ہو سکتا ہے' مثلاً لڑکی والے کھانے کی ضیافت نہ کریں........ ' لڑکے والے ولیمہ مختصر کریں' محفل مہندی' جہیز دکھاوا ان سب رسوم سے پیسہ بچائیں......... ' جہیز کی فضول چیزیں......... ' محض زینت کیلئے قالین......... ' بیجا پردے......... ' سجاوٹ بناوٹ کی اضافی چیزیں' صوفے ائرکنڈیشنر........ وغیرہ لینے سے بھی حتی الامکان بچے رہیں اور بالخصوص ناجائز حرام چیز ٹی وی......... ' وی سی آر لینے......... ' مووی فوٹو کھنچوانا......... وغیرہ ان سب کی رقم بچالیں' اور بھی کئی جگہ جہاں فضول پیسہ لگتا ہے وہ بچالیں تو غریب سے غریب کیلئے بھی 'کرائے کے مکان کی رقم چند سالوں کیلئے جمع ہو جائے گی' اور نکاح کرتے ہوئے نیت اپنی عفت کی حفاظت اور سنت پر عمل کرنے کی ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر یقین رکھے

ان یکونو افقرا ء یغنھم اللہ من فضلہ (پ ۱۸)

ترجمہ: اگر وہ لوگ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ (اگر چاہے گا) ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ (معارف القرآن ص ۴۰۸ ج ۶)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خلاصہ یہ ہے کہ نہ تو مالدار نہ ہونے کی وجہ سے نکاح سے انکار کرو اور نہ یہ خیال کرو کہ نکاح ہو گیا تو خرچ بڑھ جائے گا جو موجودہ حالت میں غنی و مالدار ہے وہ بھی نکاح کرنے سے محتاج و مفلس ہو جائے گا۔ کیونکہ رزق کا مدار اصل میں اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ کسی مالدار کو بغیر نکاح کے بھی فقیر و محتاج کر سکتا ہے اور کسی غریب نکاح والے کو نکاح کے باوجود فقر و افلاس سے نکال سکتا ہے۔

آپ خود ہی تصور کریں کہ گھر میں جہیز کم ہو بالکل سادہ گھر ہو نہ غیر ضروری قالین ہو، نہ بہت بڑھیا فریج ہو نہ مہنگے پلنگ ہوں نہ صوفے ہوں اور میاں بیوی میں محبت ہو، ساس سے بھی محبت ہو نند کی بھی عزت ہو بڑی بھاوج کی قدر ہو، دونوں خاندانوں میں اچھے تعلقات ہوں، جو میاں بیوی سے ہو سکتا ہو، ماں باپ کی خدمت کرتے ہوں، اگر ساس کا گھر نزدیک ہو روزانہ بیوی کچھ نہ کچھ پکا کر بھیجے، جو کچھ اپنے گھر میں پکتا ہو، اس میں تھوڑا سا ہی بھیج دیں لہٰذا الگ رہنے سے بہو ساس سسر کی بھی اچھی طرح خدمت کر سکتی ہے، نند بھاوج کا بھی خیال رکھ سکتی ہے، یہ بہتر ہے اس گھر سے جس میں بہت ساری چیزیں ہوں، تینوں شادی شدہ بھائی ساتھ رہتے ہوں ایک ہی ہانڈی میں کھانا پکتا ہو۔ لیکن آپس میں دل پھوٹے ہوئے ہوں، روزانہ جھگڑے بڑھ رہے ہوں ایک دوسرے سے حسد، حرص کی بیماریاں بڑھ رہی ہوں، رات کو شوہر آئے تو تینوں بہوئیں ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر کے شوہروں میں (سگے بھائیوں میں) عداوت اور دشمنی کے بیج بوئے جا رہی ہوں، غیبت، چغل خوری، جھوٹ کے جراثیم پیدا ہو کر بڑی بڑی روحانی بیماریاں پیدا ہو رہی ہوں، بیٹے کو ماں اور بہن سے دور کیا جا رہا ہو، بیوی خلع و طلاق کا مطالبہ کر رہی ہو، ساس تعویذ و گنڈوں کی فکر میں ہو، شوہر مدارس کے دارالافتاء کے مفتیوں کے پاس یا خانقاہ کے بزرگ حضرات کے پاس یا تبلیغ کے اکابر حضرات کی خدمت میں یا نفسیات کے ہسپتالوں کے چکر کاٹ رہا ہو، لڑکے کا سسر ہر نماز کے بعد بددعا کر رہا ہو، لڑکے کی ساس پورے خاندان میں سمدھی اور سمدھن کے برا ہونے کا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہو،

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑے بڑے عیوب بنا کر پیش کئے جا رہی ہو۔ اور اگر ان باتوں پر عورت کے دو آنسوؤں کی آمیزش ہو جائے تو کمیٹی پنچائیت اور سخت سے سخت سنگدل جج کے دلوں کو بھی یہ دو آنسو موم کر دیں اور لڑکی والوں ہی کی طرف فیصلہ چلا جائے گا، چاہے وہ کتنے ہی حق سے دور ہوں۔ لہٰذا ان سب امراض اور پریشانیوں کا واحد حل یہی ہے کہ بیٹے کو شادی کے بعد الگ رکھیں ہاں اگر بہت ہی مجبوری ہو تو ایک ہی بیٹے کو ساتھ رکھیں دو بہوؤں کو ایک گھر میں جمع کرنے کی خطرناک غلطی کبھی نہ کیجئے۔

باورچی خانہ تو علیحدہ ہونا ضروری ہے

اس لئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: چولہا تو ضرور ہی علیحدہ ہونا چاہئے زیادہ تر آگ اس چولہے ہی سے بھڑکتی ہے۔ بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ہر آدمی کی اتنی استطاعت کہاں ہے کہ الگ رہ سکے، یا والد شادی کے بعد لڑکے کو فوراً مکان دلوا سکیں۔ لہٰذا اس کے لئے آسان حل یہ ہے کہ کرایہ کا مکان لے لیں، اور اگر اس کی بھی گنجائش نہ ہو تو اسی بڑے مکان میں باورچی خانہ الگ کرلیں، فرمایا! آج کل طبیعتوں، اور واقعات کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ اگر عورت ساتھ میں رہنے پر راضی بھی ہو اور علیحدہ رہنے سے سب اعزہ رشتہ دار ناخوش بھی ہوں تب بھی مصلحت یہی ہے کہ جدا ہی رکھے، اس میں ہزاروں مفاسد کا انسداد ہزاروں خرابیوں کی روک تھام ہے، اور اسمیں چند روز کیلئے اپنے عزیزوں کا ناک منہ چڑھے گا اور وہ ناراض ہوں گے، برا بھلا کہیں گے، دیکھا فلانی کو، اپنی پہلی بہو کو ہی نہیں سنبھال سکی، دیکھا فلانی نے سال بھر بھی اپنی بہو کو روٹی نہیں کھلائی، دیکھا فلانی کی بیٹی ساس کے ساتھ نہیں رہ سکی۔ ارے یہ کیا رہے گی؟

کبھی اس کی ماں نے ساس کا نہیں کیا بیٹی کیا کرے گی ان کا تو پورا خاندان ایسا ہے بہرحال ایسی بہت باتیں سننے کو ملیں گی لیکن جب وہ اس علیحدہ رہنے کے فوائد دیکھ لیں گے تو سب خوش ہو جائیں گے۔ (اصلاح انقلاب امت ص ۱۸۸)

یہ ہمارا آنکھوں دیکھا حال ہے روزانہ دارالافتاء میں ہمیں ایسے کئی لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، جن کے اچھے بھلے گھر گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے اجڑ گئے، اب دونوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خاندانوں کی دنیا بھی خراب دین بھی خراب' اب نہ نمازوں میں دھیان جمتا ہے نہ کاروبار میں توجہ صحیح رہتی ہے' اب دماغ پر ٹینشن ہروقت سوار ہے بلڈپریشر بڑھ رہا ہے۔

اور اسکے علاوہ خدانہ کرے خدانہ کرے جب مرد تنگ ہو جاتا ہے روز روز کے جھگڑوں سے تو اپنی غلطی سے طلاق کا وہ لفظ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا ہے وہ زبان پر لے آتا ہے' اور بیوی تو ویسے ہی ناقصات العقل میں سے ہے کہہ دیتی ہے تمہارے اس گھر میں مصیبت اٹھانے سے تو بہتر ہے کہ چار گھروں کے کام کر کے پیٹ پال لوں گی' اپنے بچوں کی تربیت سلائی کر کے کر لوں گی مگر تمہاری ماں کے ساتھ تمہارے بھائی بہنوں کے ساتھ' یا تم جیسے شوہر کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی اور گھر ٹوٹ جاتا ہے' اور نئے نونہال سوسائٹی کے مہکتے ہوئے چمن کے گلدستے جن معصوموں کا کوئی گناہ نہیں ہمیشہ کیلئے ماں کی ممتا سے یا باپ کی شفقتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور پھر یہ نونہال گلیوں کے آوارہ' ہوٹلوں اور کلبوں کی کرسیوں کے دلدادہ ہو جاتے ہیں اور لہو لعب اور دنیا کے فضول مشغلوں میں پھنس کر دنیا و آخرت تباہ کر لیتے ہیں۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ دونوں زندگیوں میں سے کونسی زندگی بہتر ہے' آیا چیزیں بہت زیادہ ہوں گھروں میں' اور سب ساتھ رہیں دل اور دماغ کا چین اور سکون برباد ہو جائے یہ بہتر ہے۔ یا الگ الگ رہتے ہوں' چیزیں بالکل کم ہوں' لیکن سکون و محبت ہو فیصلہ آپ کیجئے؟ شادی خوب دھوم دھام سے رچائی جائے اللہ میاں کو ناراض کیا جائے' فضول پیسہ برباد کیا جائے۔ یا پھر یہ سب چھوڑ کر تمام ناجائز اور حرام کاموں سے پیسہ بچا کر اللہ میاں کو راضی کر کے شادی کی جائے اور اس پیسہ کے ذریعہ (جب تک) مستقل علیحدہ مکان لینے کی گنجائش نہ ہو چاہے چھوٹی کوٹھڑی ہی ہو' اس کا آنے جانے کا راستہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

الگ ایک باورچی خانہ وغسل خانہ الگ ہو اور الگ رہ کر ماں باپ کی خدمت بھی زیادہ سے زیادہ کر کے دعائیں لی جائیں' نند اور بھاوج میں آپس کی محبت بھی برقرار رہے' خود میاں بیوی میں بھی محبت رہے اور بچوں کی اچھی طرح تربیت ہو' دین کا کام بھی آزادی سے ہو سکے' خود اپنے آپ کو اور بچوں کو ٹی وی' وی سی آر سے بچایا جا سکے' سب ساتھ ہوں تو بچوں اور بچیوں کو مشترک گھر میں موجود حرام چیزوں سے بچانا بھی مشکل' اپنی بیوی کو دیور جیٹھ سے پردہ کرانا بھی آزمائش' بھائی بھائی کے بچوں میں روزانہ جھگڑوں سے بچنا بھی مشکل' اس کے برخلاف روزانہ ان کی ملاقات کے لئے جائیں' کچھ نہ کچھ لے کر جائیں' خالی ہاتھ نہ جائیں' توفیق ہو اور موقع مل جائے تو روزانہ پکا پکایا کھانا ساس سسر کیلئے لیجائیں۔

ہم نے آپ کے سامنے دونوں زندگیاں رکھ دی ہیں' شریعت کی منشاء بھی آپ کو بتا دی' اور دونوں کا نتیجہ بھی بتلا دیا' اب فیصلہ عقل وانصاف کے گواہ اور وقت کے مدعی اور سکون کے وکیل اور ہمت اور جرات کے قاضی سے آپ لیجئے اور حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ بھی آپ تک پہنچا دیا۔ مزید تفصیل اس کی دیکھنا چاہئیں تو تحفہ خواتین' اصلاح خواتین' امداد الفتاویٰ "تحفہ زوجین' حقوق الزوجین میں دیکھی جائے"۔

اصل میں معاشرہ کی نئی بات کو لوگ گناہ سمجھتے ہیں' ہمارے معاشرہ میں شادی کے بعد جو الگ رہنے لگے اس کو بہت بڑا گنہگار سمجھا جاتا ہے' ماں باپ کا نافرمان شمار کیا جاتا ہے حالانکہ الگ رہنے میں شرعی لحاظ سے کوئی بری بات نہیں' والدین کی حق تلفی نہیں بلکہ اگر ساتھ رہنے میں دین کا نقصان ہو' ٹی وی' بے پردگی سے بیوی بچوں کے دین اور اخلاق برباد ہونے کا خطرہ ہو' میاں بیوی میں نفرت ولڑائی جھگڑوں کا اندیشہ بلکہ یقینی ہو' تو ضرور بالضرور الگ ہی رہنا چاہئے' اس وقت الگ رہنا ہی دین سمجھنا

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

چاہئے، اور والدین کی اطاعت ومحبت بھی اس وقت الگ رہنے میں ہی ہو سکتی ہے چونکہ سب والدین کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ بیٹا اور بہو سکون ومحبت سے رہیں اگر ان کو پتہ چل جائے شریعت کا مزاج ہی یہ ہے، اور اسی میں بیٹے اور بہو کی دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے تو وہ بھی خوشی سے اجازت دے دیں گے۔ لیکن کم قسمتی سے معاشرہ میں یہ گناہ سمجھا جاتا ہے، چاہے کتنی ہی طلاقیں ہوں کتنے ہی گھر اجڑیں، کتنے نوجوانوں کی زندگیاں برباد ہوں، کتنے بھائی بہنوں میں اختلاف ہوں، جھگڑے ہوں، لیکن معاشرہ کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک ہی ہانڈی میں کھانا پکایا جائے، اور سب ساتھ مل کر کھائیں، اور اس پر فخر کیا جاتا ہے۔

خدارا اس معاشرہ کو بدلئے جو بات احکم الحاکمین کی شریعت میں بری نہیں اس کو برا نہ سمجھئے شریعت میں جس کی اجازت ہے اس پر پابندی نہ لگائیے اگر بیٹا بہو الگ رہنا چاہیں تو ان کو الگ رہنے دیں۔

اس کی ایک نئی تازہ مثال ہماری میمن بانٹوا برادری کی ہے، کہ پہلے ان کے یہاں لڑکی کے والدین لڑکے کو کیش پگڑی دیتے تھے، لاکھ دو لاکھ روپے، لیکن اس کے باوجود اتنے جھگڑے کہ ان کی جماعت کو فرصت نہیں ملتی تھی جھگڑے نمٹانے سے۔ اس کے بعد یہ طے ہوا کہ کیش کے بجائے لڑکی کو گھر اور گھر کا سامان دے دیں، اور شادی ہوتے ہی میاں بیوی الگ گھر میں رہیں، ساس نند کا جھگڑا ہی ختم۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ طلاقیں واقع ہونا کم ہوگئیں، اور کئی گھروں کے جھگڑے الحمدللہ ختم ہوگئے اور اب بانٹوا جماعت والوں کو کافی سہولت نصیب ہوئی ہے۔ اور کئی اہم کاموں کیلئے فرصت بھی ملتی ہے۔ اس کے گواہ آپ کو ایک دو نہیں، بہت ملیں گے۔

بیوی کی نیکی

ہاں یہ عورت (بہو) کی سعادت مندی، نیک بختی، خوش قسمتی ہے کہ وہ ساس سسر کی خدمت کرے، ان کے لئے کھانا پکائے، ان کو اپنا ماں باپ ہی سمجھے، اگر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

والدین ضعیف ہیں۔ بیمار ہیں۔ اور ان کو خدمت کی ضرورت ہے، چونکہ یہ ان کے بیٹے یعنی آپ کے شوہر کی ذمہ داری ہے کہ بیٹا خود خدمت کرے یا (شرعی پابندیوں میں رہ کر) ملازم رکھے، لہٰذا آپ اپنے شوہر کی ذمہ داری میں ہاتھ بٹا رہی ہوں تو یہ آپ کی خوش نصیبی ہے۔ آپ کو اس پر دنیا میں بہتر بدلہ اور آخرت میں بہت اجر ملے گا۔

آپ سسرال کے گھر کے طعنوں کو برداشت کریں گی، اللہ کیلئے ان کو معاف کر دیں گی، اور ہر وقت ان کی دعا لینے میں لگی رہیں گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ایسی نیک بہو ملے گی جو آپ کی خدمت بھی کریگی، اور نہ معلوم کسی کی دلی دعا سے آپ کو اور آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں کتنی خوشیاں دکھائے گا۔ آپ کی اولاد سے کوئی ولی اللہ یا ولیۃ اللہ پیدا کریگا۔

دوسری بات اگر آپ غور کریں کہ آپ کا چھوٹا بچہ ہے، تو سردی ہو یا گرمی ہو، آپ کو رات کو اٹھنا پڑتا ہے، بیماری ہو، تندرستی ہو، جی چاہ رہا ہو یا نہ چاہ رہا ہو، کرنا پڑتا ہے اپنے بچے کیلئے، اسی طرح اگر اپنی ساس کیلئے آپ کو رات کو اٹھنا پڑے، یا تھوڑی سی تھکاوٹ برداشت کرنا پڑ جائے، یا تھوڑی سی نیند قربان کرنا پڑ جائے تو اس کو اپنی سعادت سمجھئے اور اپنی خوش نصیبی سمجھئے کہ اللہ نے آپ پر کتنا کرم کیا ہے کہ آپ سے اپنی کسی بندی یا بندے کی خدمت لے لی ہے۔ اور کسی انسان کا دل آپ نے خوش کر دیا، اور خدا بھی اسی سے خوش ہو جائے تو کیا کہنا! کہتے ہیں عبادت سے جنت اور خدمت سے خدا ملتا ہے۔

بہو کی خدمت کی قدر کریں

لیکن ساتھ ہی دوسری جانب ساس، سسر، اور شوہر کو بھی یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر بہو یہ خدمت انجام دے رہی ہے تو یہ اس کا حسن سلوک ہے، اسکا حسن اخلاق ہے، اس کے ذمہ یہ خدمت فرض واجب نہیں ہے، لہٰذا ان کو چاہئے کہ وہ بہو کی اس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

خدمت کی قدر کریں، اور اسکا بہتر بدلہ دینے کی کوشش کریں۔
ان حقوق اور مسائل کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں آج گھر کے گھر برباد ہو رہے ہیں، ساس بہو کی اور بھاوج اور نندوں کی لڑائیوں نے گھر کے گھر اجاڑ دیئے ہیں۔یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ ان حقوق کی وہ حدود جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہیں ذہنوں میں موجود نہیں ہیں اگر کسی کو یقین نہ آئے تو جتنی طلاقیں، خلع کے واقعات اور جدائیاں ہوتی ہیں ان کے اسباب تلاش کریں تو اکثر کا سبب ساس بہو بھاوج نند کے جھگڑے ہی ہوتے ہیں۔یہی جھگڑے میاں بیوی کے تعلقات خراب ہونے یا فرقت (جدائیگی ہونے) ،کینسر اور ٹی بی ہونے پر ختم ہوتے ہیں۔خدا ہر مسلمان مرد و عورت کی اس سے حفاظت فرمائے۔آمین!

بیوی کا مقصد

اللہ جل شانہ عورت (بیوی) کی پیدائش کا مقصد یہ فرماتے ہیں کہ
وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً. اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. (سورہ روم آیت ۲۱)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ بنا دیئے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے جوڑے کہ چین سے رہو ان کے پاس اور رکھا تمہارے بیچ میں پیار اور مہربانی البتہ اس میں بہت پتے کی باتیں ہیں جو دھیان کرتے ہیں۔(ترجمہ معارف القرآن جلد ۶ صفحہ ۲۰۷)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (مفتی اعظم پاکستان) فرماتے ہیں۔لِتَسْکُنُوْا اِلَیْهَا یعنی ان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ تمہیں ان کے پاس پہنچ کر سکون ملے۔مرد کی جتنی ضروریات عورت سے متعلق ہیں ان سب

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میں غور کیجئے تو سب کا حاصل سکون قلب اور راحت و.........اطمینان نکلے گا۔
قرآن کریم نے ایک لفظ میں ان سب کو جمع فرما دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ازدواجی زندگی کے تمام کاروبار کا خلاصہ سکون و راحت قلب ہے، جس گھر میں یہ موجود ہے وہ اپنی تخلیق کے مقصد میں کامیاب ہے، جہاں قلبی سکون نہ ہو اور چاہے سب کچھ ہو وہ ازدواجی زندگی کے لحاظ سے ناکام و نامراد ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ باہمی سکون قلب صرف اسی صورت سے ممکن ہے کہ مرد و عورت کے تعلق کی بنیاد شرعی نکاح اور ازدواج پر ہو، جن ممالک اور جن لوگوں نے اس کے خلاف کی حرام صورتوں کو رواج دیا اگر تفتیش کی جائے تو ان کی زندگی کو کہیں پر سکون نہ پائیں گے. انوروں کی طرح وقتی خواہش پوری کر لینے کا نام سکون نہیں ہو سکتا۔

ازدواجی زندگی کا مقصد سکون ہے

اس آیت سے مرد و عورت کی ازدواجی زندگی کا مقصد سکون قلب قرار دیا ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ طرفین ایک دوسرے کا حق پہچانیں اور ادا کریں' ورنہ حق طلبی کے جھگڑے خانگی سکون کو برباد کر دیں گے۔ اس ادائے حقوق کے لئے ایک صورت تو یہ تھی کہ اس کے قوانین بنا دینے اور احکام نافذ کر دینے پر اکتفا کیا جاتا جیسے دوسرے لوگوں کے حقوق کے معاملہ میں ایسا ہی کیا گیا ہے، کہ ایک دوسرے کی حق تلفی کو حرام کر کے اس پر سخت وعیدیں سنائی گئیں سزائیں مقرر کی گئیں، ایثار وہمدردی کی نصیحت کی گئی۔ لیکن تجربہ شاہد ہے کہ صرف قانون کے ذریعہ کوئی قوم اعتدال پر نہیں لائی جا سکتی جب تک اس کے ساتھ خدا کا خوف نہ ہو، اسی لئے معاشرتی معاملات میں احکام شرعیہ کے ساتھ ساتھ پورے قرآن میں ہر جگہ اِتَّقُوا اللہ، وَاخْشَوْا وغیرہ کے کلمات بطور تکملہ کے لائے گئے ہیں۔

مرد و عورت کے باہمی معاملات کچھ اس نوعیت کے ہیں کہ انکے حقوق باہمی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پورے ادا کرانے پر نہ کوئی قانون حاوی ہو سکتا ہے نہ کوئی عدالت انکا پورا انصاف کر سکتی ہے۔اسی لئے خطبہ نکاح میں رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کی وہ آیات انتخاب فرمائی ہیں جن میں تقویٰ اور خوف خدا و آخرت کی تلقین ہے کہ وہی درحقیقت زوجین کے باہمی حقوق کا ضامن ہو سکتا ہے۔

اس پر ایک مزید انعام حق تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ازدواجی حقوق کو صرف شرعی اور قانونی نہیں رکھا بلکہ طبعی اور نفسانی بنا دیا۔جس طرح ماں باپ اور اولاد کے باہمی حقوق کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ فرمایا، کہ ان کے قلوب میں فطرۃً ایک ایسی محبت پیدا فرما دی کہ ماں باپ اپنی جان سے زیادہ اولاد کی حفاظت کرنے پر مجبور ہیں اور اسی طرح اولاد کے قلوب میں بھی ایک فطری محبت ماں باپ کی رکھ دی گئی ہے۔یہی معاملہ زوجین کے متعلق بھی فرمایا گیا۔اس کے لئے ارشاد فرمایا وجعل بینکم مودہ وَّرَحْمَةً یعنی اللہ تعالیٰ نے زوجین کے درمیان صرف شرعی اور قانونی تعلق نہیں رکھا بلکہ ان کے دلوں میں مودت اور رحمت پیوست کر دی۔ود اور مودت کے لفظی معنی چاہنے کے ہیں، جس کا ثمرہ محبت والفت ہے۔یہاں حق تعالیٰ نے دو لفظ اختیار فرمائے، ایک مودت، دوسرا رحمت۔ممکن ہے اس میں اشارہ اس طرف ہو کہ مودت کا تعلق جوانی کے اس زمانے سے ہو جس میں طرفین کی خواہشات ایک دوسرے سے محبت والفت پر مجبور کرتی ہیں اور بڑھاپے میں جب یہ جذبات ختم ہو جاتے ہیں تو باہمی رحمت و ترحم طبعی ہو جاتا ہے۔ (کما ذکرہ القرطبی عن البعض)

اس کے بعد فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ، یعنی اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں، یہاں ذکر تو ایک نشانی کا کیا گیا ہے اور اسکے آخر میں اس کو آیات اور نشانیاں فرمایا، وجہ یہ ہے کہ ازدواجی تعلق جس کا ذکر اسمیں کیا گیا اس کے مختلف پہلوؤں پر اور ان سے حاصل ہونے والے دینی اور دنیوی فوائد پر نظر کی جائے تو یہ ایک نہیں بہت سی نشانیاں ہیں۔

(معارف القرآن ص ۳۶، ج ۶)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وضاحت: مذکورہ بالا آیت کی تفسیر پڑھ کر آپ کی سمجھ میں یہ بات آگئی ہوگی کہ بیوی کی پیدائش کا ایک مقصد عظیم یہ ہے کہ اس کا شوہر اس سے ذہنی وجسمانی سکون حاصل کرے لہٰذا اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی بہو اس گھر میں نندوں' دیورانیوں اور جیٹھانیوں کے ساتھ رہے یعنی ایسے ماحول میں رہے کہ جہاں روز لڑائی جھگڑے اور فتنہ وفساد ہو اور ہر وقت طعن وتشنیع کی فضاء ہو' اور وہ پھر بھی اپنے شوہر کو محبت ومودت، قلبی سکون واطمینان اور جسمانی راحت مکمل طور پر دے سکتی ہے تو پھر اپنے بیٹے اور بہو کو بے شک اپنے ساتھ رکھ لیجئے اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا۔

کم از کم ہمارے خیال میں تو ساس کے ساتھ تو بہت ہی ممکن ہے نبھاؤ ہو جائے اور چین وسکون کی زندگی گذرے بعض جگہ ساس اور بہو تو بیٹی اور ماں کی طرح رہتی ہیں لیکن دیورانی جیٹھانی اور فسادی نند کے ساتھ رہنے سے تو بیوی کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے جو قرآن کریم نے بتلایا کہ تم اس سے سکون حاصل کرو' بلکہ اور وہ پریشانی کا سبب بن جاتی ہے خود پریشان رہتی ہے تو وہ دوسرے کیلئے کیا سبب سکون بنے گی۔ لہٰذا ہم فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرماتے ہوئے اپنے اور اپنے بیٹے اور بہو کے سکون واطمینان کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی نتیجے پر پہنچ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح فیصلہ کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب ہم مسئلہ مکمل طور پر واضح کرنے کیلئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم کے سوالات جوابات جو جنگ اخبار میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان کے کالم میں شائع ہوتے ہیں ان کو نقل کرتے ہیں امید ہے دولہا کے والد اور والدہ اس کو پڑھ کر ضرور اپنی سوچ کا زاویہ درست کرکے ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا مثبت قدم اٹھائیں گے جو جھگڑوں کی جڑوں کو گھر سے ختم کر دیں اور ہر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

گھر کا ماحول خوشگوار بن جائے کہ دولہا دلہن دونوں اطمینان اور سکون کی زندگی گذارتے ہوئے قبر و آخرت کی تیاری کرنے والے بنیں آمین!

بیوی کی طرف سے الگ گھر کا مطالبہ

س ...... شوہر اپنی بیوی کی کفالت کس طرح کرے جبکہ وہ کھانے اور پہننے میں کوئی کمی نہیں رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ تمام پیسے جو کہ ذاتی خرچ یعنی شوہر اور بیوی دونوں کیلئے ہوں وہ ہروقت الماری میں رکھے رہتے ہوں اور شوہر یہ بھی کہتا ہو کہ جب کبھی بھی ضرورت ہو الماری سے لے لیا کرو اور خرچ کر لیا کرو۔

ج ...... بیوی کا نان و نفقہ شوہر کے ذمے ہے اور آپ کی تحریر کے مطابق وہ شوہر کر رہا ہے اس کے بعد بیوی کو کیا شکایت ہے۔

س ...... کیا بیوی اپنے شوہر پر یہ دباؤ ڈال سکتی ہے کہ مجھ کو الگ گھر لے کر دیں جبکہ شوہر کی حیثیت نہیں ہے اور اس کے علاوہ شوہر زیر تعلیم بھی ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ صبر کرو کچھ دن کے بعد سب ہو جائے گا۔ کیا ایسی صورت میں گھر لیکر دینا ضروری ہے اور اگر گھر لینا ہی پڑ جائے تو قرض لینا ہو گا؟

ج ...... فساد کی جڑ و بنیاد یہی ہے کہ بیوی ساس کے ساتھ نہیں رہ سکتی اس کو الگ گھر چاہئے' یہ تو شوہر کے ذمے ہے کہ اس کو ایسی جگہ ٹھہرائے کہ اس میں کسی اور کا عمل دخل نہ ہو لیکن اگر شوہر میں ہمت نہ ہو کہ اس کو الگ گھر میں ٹھہرائے تو اسی مکان کا ایک حصہ اس کیلئے مخصوص کر دیا جائے۔ وہ اپنا کھائے' اپنا پکائے' نہ اس کی ذمے داری کسی پر ہو اور نہ وہ کسی کی ذمے داری اٹھائے اللہ اللہ خیر سلا۔

الغرض عورت کا یہ مطالبہ تو بجا ہے کہ مکان کے ایک حصے میں اس کا ہانڈی چولہا الگ کر دیا جائے اور اس کی رہائش میں کسی دوسرے کو عمل دخل نہ دیا جائے یہ شوہر کی استطاعت پر ہے اگر شوہر کے پاس اتنی گنجائش نہ ہو تو الگ مکان کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

س ...... عورت اپنے شوہر کی والدہ (ساس) اور والد (سسر) کی عزت کس طرح کرے۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں بتائیں جبکہ ساس صرف کھانے اور کپڑے وغیرہ دھونے پر باتوں باتوں میں نشاندہی کر رہی ہو تو کیا وہ ان سے لڑ جھگڑ سکتی ہے۔

ج ...... ساس سسر اس کے ماں باپ کی جگہ ہیں' اس کا اخلاقی فرض ہے کہ جس طرح اپنے والدین کی عزت کرتی ہے اسی طرح شوہر کے والدین کی عزت کرے بلکہ شوہر کے والدین کو اپنے والدین سے زیادہ عزیز سمجھے اور ساس سسر کو بھی چاہئے کہ اسے بیٹی سے بڑھ کر عزت دیں' لیکن افسوس ہے کہ ایسا ہوتا نہیں ساس سسر بہو کو بیٹی جیسی عزت نہیں دیتے اور بہو ان کو ماں باپ کی جگہ نہیں سمجھتی اس میں لڑکی کا قصور کم ہوتا ہے اور لڑکی کی ماں اور ساس کا قصور زیادہ ہوتا ہے اس (ماں) کی تربیت اور اس (ساس) کی ترش روئی کے نتیجے میں لڑکی ساس کو ڈائن سمجھتی ہے اور اپنے نئے گھر کو عقوبت خانہ (بلکہ بوچڑ خانہ) سمجھتی ہے اسے اپنے نئے گھر میں محبت کی خوشبو نہیں ملتی بلکہ نفرت' ترش روئی اور بات بات پر طعنہ زنی کی بدبو ملتی ہے' اسے ایسا لگتا ہے کہ مجھے جنت سے نکال کر دوزخ میں ڈال دیا گیا بالآخر وہ ساس سسر سے بغاوت کرتی ہے اور الگ گھر کا مطالبہ کرتی ہے۔

ان کے جھگڑے لڑائی کا حل یہی ہے کہ شیر اور بکری کو ایک گھونٹے سے باندھنے کی حماقت نہ کی جائے' دونوں کا چوکا چولہا الگ کر دیا جائے۔ شوہر کے والدین خصوصاً ماں کو اگر سلیقہ ہو تو خوش دلی کے ساتھ بہو سے جتنی چاہیں خدمت کرائیں' یہ بہو کیلئے سعادت ہے اور ساس سسر کے اخلاق کی بلندی کی علامت ہے' لیکن بہو کو زر خرید غلام سمجھ کر ڈنڈے کے ساتھ اس سے خدمت لینا نہ شرعاً جائز ہے اور نہ اخلاقاً صحیح ہے۔

س ...... کیا بیوی اپنے والدین کے گھر پر اپنے شوہر سے یہ بات کہہ سکتی ہے کہ پہلے گھر خرید لو پھر مجھے لے جانا جبکہ اس کی حیثیت نہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ج ..... گھر خریدنے کا مطالبہ تو غلط ہے البتہ اسکا یہ مطالبہ تو بجا ہے کہ اسکا چولہا الگ ہو اور کوئی جھونپڑی ایسی ہو جس میں کسی دوسرے کا عمل دخل نہ ہو۔

س ..... بیوی اپنے شوہر سے زبان درازی کر سکتی ہے اور ان تمام سوال کی روشنی میں اب شوہر اپنی بیوی سے کس قسم کے تعلقات رکھے اور کیا یہ ضروری ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ہر ماہ ان کے گھر والوں سے ملنے کیلئے لے کر جائے۔

ج ..... زبان درازی کرنا عورت کا ایسا عیب ہے جو اس کے تمام کارناموں اور خوبیوں پر پانی پھیر دیتا ہے جو عورت اپنے شوہر کی رضا اور خدمت کو اپنا مقصد بنا لیتی ہے اور چند دن کی تنگی اور ترشی پر صبر کر لیتی ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں اور جو عورت اپنی ضد اور انا کی پجاری ہو اور شوہر کے سامنے زبان درازی کرے وہ اپنی دنیا بھی برباد کرتی ہے اور آخرت بھی۔ جدید تعلیم نے لڑکیوں سے صبر و تحمل اور رضائے الٰہی کیلئے مشکل حالات کا سامنا کرنے کا وصف چھین لیا ہے۔ اس لئے زبان درازی کو عیب نہیں سمجھا جاتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ گھر میں "جنت کا سا ماحول" پیدا نہیں ہوتا۔

س ..... شادی کیلئے لڑکے والوں کا لڑکی والوں سے مکان وغیرہ کی فرمائش کرنا از روئے شریعت صحیح ہے یا نہیں؟

ج ..... لڑکی والوں سے کوئی مطالبہ بھی شرعاً جائز نہیں۔

س ..... شادی کے بعد لڑکے کو لڑکی کے مکان (جو لڑکی کے والدین نے دیا ہو) میں رہنا کیا درست ہے؟

ج ..... اگر لڑکی کے والدین نے لڑکی کو مکان دیا ہے (اور اس کے نام کرایا ہے) تو لڑکی مالک ہے' وہ رہنے کی اجازت دے تو رہنا درست ہے اور اگر داماد کے مطالبے پر داماد کے نام کرایا گیا تو یہ زبردستی ہے اس میں رہنا جائز نہیں بلکہ لڑکی کے والدین کو واپس کرنا ضروری ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

لمحہ فکریہ

کسی نئی دلہن کیلئے سسرال کا ماحول جبکہ دیورانیاں اور جیٹھانیاں اور نندیں وغیرہ ساتھ رہتی ہوں بہت سنگین اور پراگندگی کا سبب بنتے ہیں سسرال والوں کا غالب وحاوی ہونا قابل فہم ہے لیکن سسرال والوں سے نباہنا اور ان کی مزاج داری کوئی آسان کام نہیں ہے اور سسرال والوں کا میاں بیوی کی ازدواجی زندگی میں دخل در معقولات کرنا عموماً خطرناک ہی ثابت ہوتا ہے اس غلط رجحان اور طرز زندگی کی وجہ سے ہزاروں خاندان تباہ ہوتے ہم روزانہ دیکھتے اور سنتے رہتے ہیں۔

ماں اپنے بیٹے کی شادی کرکے بہو جب گھر لاتی ہے .... تو اس کی عجیب عجیب توقعات مضحکہ خیز حد تک طفلانہ اور بیوقوفانہ ہوتی ہیں اور جس گھر میں بہو کو اپنے شوہر کی چند بہنوں سے بھی سابقہ ہو پھر ایک محاذ جنگ تیار ہو جاتا ہے۔ بعض بہوئیں جو سلیقہ شعار' جذبہ خدمت اور ایثار سے سرشار ہوتی ہیں اور مدبر اور سمجھ دار' ملنسار اور غمگسار ہوتی ہیں وہ تو کسی نہ کسی طرح نباہ لیتی ہیں۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

بعض بیویاں سسرال والوں سے تنگ آکر اور ساس صاحبہ کی صلواتیں سن سن کر' فسادی نندوں کی طنزوں کے تیر کھا کھا کر' دیورانیوں اور جیٹھانیوں' ماسیوں' نوکرانیوں کی لگائی بجھائی سے مجبور ہو کر ایسے ماحول سے چھٹکارا حاصل کرنے لئے' اپنی ازدواجی زندگی کو پر سکون بنانے کیلئے' اپنے بچوں کو تباہ کر دینے والے ماحول سے بچانے کیلئے صرف ایک راستہ اختیار کرتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر کو سو فیصد اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں اور وہ بے چارا شوہر جو آپ کا لخت جگر نور نظر ہے' چکی کے دو پاٹوں (یعنی ماں بہنیں اور جہاں شوہر صاحب کے دوسرے بھائیوں کی بیویاں ہوں تو پھر تو بالکل متحدہ محاذ اور متفرق محاذ یعنی باہم دگر جنگ کا ایک پاٹ اور دوسرا اکیلی شریک حیات محبوبہ دلفگار' بچوں' روزگار بیوی کا دوسرا پاٹ) کے بیچ میں پستا رہتا ہے' جس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کے متعلق دنیا کی مثال دیتے ہوئے کبیر چشتی نے خوب کہا ہے۔

چلتی چکی دیکھ کر دیا کبیرا روئے

دو پاٹن کے بیچ میں ثابت گیا نہ کوئے

اور جس بے چاری بہو کے قبضہ میں نہ شوہر آتا ہے اور نہ اس کے دوسرے گھر والے یعنی خوش دامن (ساس) خسر، دیور، نند، بھاون وغیرہ تو پھر وہ نصیبوں ماری اپنے ماں باپ اور میکے والوں کی طرف بھاگ بھاگ کر جاتی ہے اور ان سے کمک حاصل کرتی ہے۔

یہ سارا قضیہ اور جھگڑا اور بربادی اس وجہ سے ہمارے معاشرہ میں مروج چلی آرہی ہیں کہ ہم قرآن وحدیث اور فطرت کے بتائے ہوئے اصولوں سے گریز کرتے ہیں اور ہر شخص اپنا حق اور مقام حاصل کرنا چاہتا ہے دوسروں کا حق مار کر خاص طور پر سسرال والے۔

دارالافتاء میں خدمت کے دوران کئی ایسی شکایات سامنے آئی جنہیں سوچ کر نہایت دکھ ہوا مثلاً یہ کہ بقول بیوی کے

"جب سے میں اس گھر میں آئی ہوں میرا شوہر مجھ کو اور میرے بچوں کو کبھی بھی پیار نہیں دیتا۔ بس اپنی ماں اور بہنوں کے کہنے میں رہتا ہے مجھ کو لونڈی سے بدتر سمجھ رکھا ہے ایسی زندگی سے تو موت ہی اچھی"۔

بقول ساس کے کہ

"جب سے یہ عورت ہمارے گھر آئی ہے گھر کا چین وسکون خوشی سب ختم ہوگئی ہے۔ میاں کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ وہ صرف بیوی کی سنتا ہے اور ہم سب اس کے لونڈی غلام ہیں"۔

اس کے علاوہ اور بہت سے دلخراش واقعات آپ اور ہم اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں کہ "عورت نے اپنی اوپر مٹی کا تیل چھڑک کر خودکشی کر لی"، "ساس اور نندوں نے مل کر بہو (بھابھی) کو اتنا مارا کہ وہ جاں بحق ہوگئی"

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

"بیوی کے کہنے پر شوہر نے اپنی ماں کا گلا گھونٹ دیا"۔

اگر ٹھنڈے دل سے ان تمام شکایات اور واقعات پر غور کریں تو ان کے پیچھے ایک ہی چیز کارفرماں ہے وہ بہو کا ساس سسر' نند وبھاوج کے ساتھ رہنا ہے۔

لہٰذاہماری گذارش ہے کہ اپنی اور اپنے بیٹے بہو کی اور اپنے پوتے پوتیوں کی دنیا و آخرت کی بھلائی کیلئے چاہے جیسے ممکن ہو سکے ان کو (یعنی بیٹے بہو کو) اپنے سے الگ رکھنے کی کوشش کیجئے۔ چاہے چھوٹی سی جھونپڑی ہی کیوں نہ ہو اسی میں پورے خاندان کیلئے عافیت ہے۔

(۱) اب ہم آپ کی تشفی کیلئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم کے جوابات جو اخبار جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے چھپتے ہیں اس میں سے دو جوابات نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو پڑھنے کے بعد اس کی حقیقت نصیب فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے' شریعت کا حکم معلوم ہونے کے بعد یہ کہنا کہ مشکل ہے ہمارے معاشرہ میں اس کا رواج نہیں ہے والدہ کی خدمت کون کرے گا وغیرہ وغیرہ.......... کے عذروں کے ذریعہ بیوی کو مجبور کرنا کہ ایک ہی گھر میں رہو ایک ہی باورچی خانہ میں دیورانی جیٹھانی ساس نند سب مل کر پکاؤ' اس طرح بیوی کو مجبور کرنا کسی طرح مناسب نہیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے آمین!

بیوی سے ماں کی خدمت لینا

س ...... باپ کی خدمت کے لئے تو اس کے کام میں ہاتھ بٹا کر اور اس کا حکم مان کر کی جا سکتی ہے۔ اگر ماں بوڑھی ہو اور گھر کا پورا کام کاج نہ کر سکتی ہو تو کیا بیوی سے یہ نہ کہا جائے کہ وہ ماں کے کام میں ہاتھ بٹائے؟ اس طرح ماں کی خدمت بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ پہلے فرما چکے ہیں کہ اگر بیوی ساس سے خوش نہ ہو تو اس کو الگ گھر میں لے جاؤ۔ اس طرح تو خدمت کرنے کا ذریعہ ختم ہو جائے گا۔ تو کیا اس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

صورت میں بیوی سے یہ نہ کہا جائے کہ وہ ماں کی خدمت کرے یا اس صورت میں بھی اس کو الگ گھر میں لے جایا جائے؟ اگر ایسا ہو تو پھر ماں کی خدمت کیسے ہوگی؟ کیونکہ صرف حکم ماننے سے تو ماں کی خدمت نہ ہوگی۔

ج ...... بیوی اگر اپنی خوشی سے شوہر کے والدین کی خدمت کرتی ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ اور بیوی کے لئے موجب سعادت۔ لیکن یہ اخلاقی چیز ہے، قانونی نہیں۔ اگر بیوی شوہر کے والدین سے الگ رہنا چاہے تو شوہر شرعی قانون کی رو سے بیوی کو اپنے والدین کی خدمت پر مجبور نہیں کر سکتا۔

میاں بیوی کے درمیان تفریق کرانا گناہ کبیرہ ہے

س ...... شوہر کو اس کی بیوی سے بدظن کرنا کیسا فعل ہے؟

ج ..... حدیث میر ہے کہ "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عورت کو اس کے شوہر کے خلاف [illegible]"۔ (ابوداؤد ص ۲۹۶ ج ۱) اس سے معلوم ہوا کہ میاں بیوی کے درمیان منافرت پھیلانا اور ایک دوسرے سے بدظن کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور ایسا کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ "وہ مسلمانوں کی جماعت میں شامل نہیں"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا یہ فعل مسلمانوں کا نہیں۔ اور قرآن کریم میں میاں بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرنے کو یہودی جادوگروں کا فعل بتایا ہے۔

وضاحت: غور کیجئے اس حدیث مبارک میں کتنی سخت وعید آئی ہے، اور ایک گھر میں مختلف المزاج بلکہ ضد المزاج دو عورتوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے یہ کام جس کو قرآن کریم نے یہودی جادوگروں کا فعل بتلایا ہے ہمارے ہاں دیورانیوں، اور جیٹھانیوں کے ذریعے یا نند وساس کے ذریعہ ہوتا ہے آپ کہیں بھی اس کا جائزہ لے لیجئے، جس ملک اور جس معاشرہ میں بھی جا کر اسکو دیکھ لیجئے، جہاں کہیں بھی بیٹا بہو، ساس اور نند ساتھ رہتے ہیں اور کم قسمتی سے دیورانیاں اور جیٹھانیاں بھی ساتھ ہوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تو وہاں یا تو بیٹے اور بہو میں دلوں کی جدائی ہوگی، یا سوچ کی جدائی، یا خلع، یا میکے بیٹھ جانا، یا روز کے جھگڑے ہوں گے، یا طلاق ہوگئی ہوگی۔

آپ دور نہ جائیں اپنے خاندان میں ہی دیکھ لیں، فسادی جیٹھانی اور نند کی پڑھائی ہوئی پٹی ہو والدہ صاحب نے اپنے بیٹے کے کان ایسے بھرے کہ یا جدائی ہوگئی یا عمر بھر کیلئے جھگڑے شروع ہوگئے..

دولہا صاحب سے گزارش

یہ تو سب نصیحتیں دولہا کے والدین کیلئے تھیں، برائے مہربانی آپ اس کو پڑھ کر ہرگز کوئی ایسے اقدام نہ اٹھایئے گا جس سے آپ کے والدین کو تکلیف پہنچے، خدا نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس مضمون کو آپ پڑھ کر اپنی والدہ سے یہ کہیں کہ دیکھو ساسیں ایسی ایسی .... ہوتی ہیں، اور تم لوگ ایسے ہو ایسے ہو، میری بیوی کو تم لوگوں نے اس طرح ستایا............ وغیرہ وغیرہ .... ہرگز نہیں............ ہرگز نہیں .... یاد رکھئے! یہ مضمون آپ کیلئے نہیں ہے یہ آپ کے والدین کیلئے ہے ہرگز آپ کیلئے مناسب نہیں ہے کہ آپ اس طرح والدین سے کہیں، خصوصاً والدہ محترمہ سے بالکل کچھ نہ کہئے، اسی لئے ہم نے پہلے ہی آپ کو نصیحت کی ہے کہ بیوی کی کوئی بات سن کر والدہ کو بالکل نہ کہیں اگر بہت مجبوری میں کچھ کہنا ہو تو والدہ کا مزاج دیکھ کر بہت ہی عاجزانہ لہجے میں صرف پوچھنے کی غرض سے کہے کہ والدہ صاحبہ کیا ایسی .... ایسی بات ہوئی تھی؟ اگر ہوئی تھی تو والدہ صاحبہ یہ اس طرح کہنا یا بغیر تحقیق کئے ڈانٹ دینا............ یا دوسری بہوؤں کے سامنے میری بیوی کو ذلیل کر دینا مناسب نہیں وغیرہ وغیرہ............

ورنہ سب سے بہتر اور اسلم طریقہ تو وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا تھا کہ بیوی کو پہلی رات ہی سمجھا دیں کہ میری والدہ کی طرف سے جو بھی تمہیں تکلیف پہنچے مجھے ہرگز ہرگز مت بتانا اور انہیں تم اپنی والدہ سمجھ کر اس پر صبر کرنا، تم میری نگاہ میں بہت

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہی زیادہ محبوب بن جاؤ گی اور میں تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں دوں گا۔ میری والدہ کی خدمت مجھ پر واجب ہے لیکن تمہارا یہ احسان ہو گا مجھ پر کہ جتنا تم سے ہو سکتا ہے تم میری والدہ کی خدمت کرو اور تمہیں اگر کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کر لو اور مجھے مت بتانا اسی طرح والدہ صاحبہ کو کہہ دیں کہ یہ آپ کی بیٹی کی طرح ہے آپ کو جو اس سے تکلیف پہنچے تو آپ اسی سے کہہ دیں مجھے مت کہئے گا' اور میری ایک نصیحت ہے جب تک آپ خود آنکھوں سے دیکھ نہ لیں کسی کی سنی سنائی باتوں پر اس کی غلطیوں پر ڈانٹئے گا نہیں۔

یہ تو آپ نے ایک نصیحت کر دی اس کے بعد بھی اگر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور آپ کی بیوی نے آپ کو آپ کی والدہ کی کوئی برائی بتائی تو اپنی والدہ کو بالکل ہرگز کچھ نہ کہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ جو دولہا کے والد کو ہم نے نصیحتیں کیں ہیں وہ آپ اپنے الفاظ میں اور اپنے لہجہ میں کہنا شروع کر دیں۔

ہرگز نہیں............کبھی بھی نہیں.............یاد رکھئے! وہ نصیحتیں ہماری طرف سے آپ کے والدین کیلئے تھیں، لیکن آپ سختی کے ساتھ یا گھروں کے جھگڑوں سے تنگ آ کر یا بیوی کی پڑھائی ہوئی پٹی کے نتیجے میں ان کو نامناسب و نازیبا کلمات کہہ کر اپنی دنیا اور آخرت نہ بگاڑیں'

ہاں اگر آپ سمجھتے ہیں والدہ کو خدمت کی ضرورت نہیں ہے یا دوسری بھابھیاں یا چھوٹی بہنیں ہیں تو شادی سے پہلے ہی الگ ہونے کی ترتیب قائم کریں کیونکہ جھگڑے شروع ہونے کے بعد الگ ہونے سے دل میں میل اور دوری پیدا ہو جاتی ہے اور اگر شادی کے بعد الگ ہونا ہے تو بھی یہ نہیں کہ بیوی صاحبہ کے کہتے ہی بغیر تحقیق کے فوراً الگ ہو جائیں۔

اگر اس کو باورچی خانہ الگ ملا ہوا ہے بھابھیاں بھی نہیں ہیں یا ہیں تو کوئی تنگ نہیں کر رہا صرف ساس سسر کیلئے دو روٹیاں پکانی ہیں اور یہ بھی بیوی صاحبہ پر بھاری ہو رہی ہیں' یا بیوی کے کان کسی نے بھر دیئے ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یا اس کی والدہ نے ہی سکھا دیا ہے کہ بس تم صرف اور صرف الگ رہنے کا مطالبہ کرو تو ایسی صورت میں کوئی قدم اٹھانے سے پہلے خوب غور و فکر کر لیں "" دولہا کے والد کو نصیحت" صرف اسی مضمون کو پڑھ کر اسکا غلط نتیجہ یہ نہ نکالیں کہ بیوی صاحبہ کے اتنے مرید ہو جائیں کہ پھر ان کے ایک لفظ پر بغیر کچھ سوچے سمجھے الگ ہو جائیں، اس کے الگ رہنے کی وجہ پر غور کیجئے۔ بعض اوقات بیوی اتنی بھولی بھالی ہوتی ہے کہ وہ ساس سسر کی خدمت بھی کرنا چاہتی ہے اور ساس سسر بھی اس میں خوش ہیں کہ پوتے پوتیاں ہمارے پاس ہیں وغیرہ وغیرہ.............

لیکن بدقسمتی سے دلہن کی ماں.............. یا دلہن کی بہن..............

اس کو غلط پٹی پڑھا دیتی ہیں کہ تو الگ ہو جا گھر کی رانی بن کر رہے گی یا جیٹھانی صاحبہ اور دیورانی صاحبہ الگ رہ رہی ہیں اس کو دیکھ کر اس کے اندر بھی یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ میں بھی الگ رہوں۔ اس لئے آپ اتنے زن مرید نہ بنئے کہ ذرا بیوی نے اشارہ کیا اور لگے الگ کرایہ کا مکان ڈھونڈنے، بعض دفعہ ناحق کی یہ اتنی بڑی تبدیلی ہمیشہ کے بگاڑ کا سبب بن جاتی ہے، بچہ / بچی دادا دادی اور چچا پھوپھی کے پیار و شفقت سے محروم ہو جاتے ہیں ان کے گھرانے کے اچھے طور طریق سیکھنے سے محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ جب آپ اپنی زوجہ اور بچوں کو لیکر بالکل الگ ہو گئے جس کی ایسی شدید ضرورت بھی نہ پڑی تھی، تو پھر آپ کی بیوی اپنے گھرانے کے رنگ ڈھنگ کے موافق آپ کے بچوں کی تربیت کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے معیار کے بالکل موافق نہ ہو............ تو یہ آپ کا نقصان ہوا۔

دوسرا نقصان آپ کے والدین کو یہ اٹھانا پڑے گا کہ آپ کی بیوی صاحبہ نے الگ رہنے کا شوشہ چھوڑا یعنی بلا وجہ اور صرف اپنی ماں یا خالاؤں کے پٹی پڑھانے پر کہ "تو راج کرے گی" اپنی مرضی سے سوئے گی جاگے گی ہم لوگ بھی خوب آیا کریں گے دولہا بھائی تو صبح کے گئے شام کو آئیں گے وغیرہ۔

لہٰذا تم ایک ہی رٹ لگاؤ کہ 'الگ رکھو گے تو رہوں گی ورنہ نہیں' یا یہ کہ تم

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(شوہر سے مخاطب ہے بیوی) ہمارے گھر آجاؤ ہمارے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے میرے والد اور چچا کا خوب وسیع کاروبار ہے، بڑا گھر ہے............. تم اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر ہمارے گھر میں یا ہمارے قریب آجاؤ۔ تو کیا یہ محترمہ جو رخصت ہو کر آئی تھی محض ڈھونگ رچانے آئی تھی اور اس کا اصلی مقصد شوہر کی رخصتی کرانا تھا۔

خدارا ہوش کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیئے گا۔ ایک آپ کی بیوی کی وجہ سے ہنستا بستا گھرانہ بربادی کے گڑھے میں نہ گر جائے کیوں کہ پہلے شیروشکر ہو کر رہ رہے تھے آپ کی بیوی صاحبہ کی طرف سے الگ رہنے کا شوشہ چھوڑے جانے کی وجہ سے اور بہوؤں کو بھی پر لگے اور لگیں کرنے سب فرمائش اور ضد کہ سب کو الگ کر دو حالانکہ کسی کو کچھ مشکل نہ تھی اور مل جل کر بڑوں کی دعاؤں کے سائے میں سب رہ ہی رہے تھے۔

اس لئے اگرچہ بے شک بعض صورتوں میں الگ رہنے میں ہی خیر ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ یونہی بلاوجہ بیوی کے خادم بن کر بھی ایسا فیصلہ نہ کریں۔

ایسی صورت میں شوہر صاحب اگر سنجیدگی سے کام لیں اور اپنی بیوی صاحبہ کو پیار و محبت سے اور سمجھدار بڑوں کے مشوروں سے تھوڑی سی سختی سے سمجھا دیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ والدین کی دعا بھی مل سکتی ہے اور بیوی بھی خوش رہ سکتی ہے۔

لہٰذا ہم شوہر صاحب سے درخواست کریں گے کہ وہ بیوی صاحبہ کی باتیں سن کر اپنے والدین اور چھوٹے بھائی بہنوں (خصوصاً اگر وہ یتیم ہوں) کو ہرگز ہرگز تنگ نہ کریں اور اگر آپ نے اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے الگ ہی رہنے کا فیصلہ کیا ہے تو بھی یاد رکھئے کہ یہ والدین آپ کے والدین ہیں آپ کی بیوی کے نہیں ہیں اس لئے ان کی وہ خدمت جو آپ اپنی بیوی سے ان کی دعائیں لینے کیلئے چاہتے ہیں تو آپ ہی کر لیں مثلاً روزانہ اپنی وسعت کے مطابق جو کچھ ممکن ہو اپنے والدین اور بھائیوں بہنوں کیلئے ہدیہ لے کر جائیں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو ان کے دادا دادی اور چاچا پھوپھی کی خدمت میں دعائیں لینے کیلئے لے کر جائیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

اور اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی سے اور گڑگڑا کر دعا مانگئے کہ اللہ مجھے اپنے والدین کے سارے حقوق ادا کرنے والا بنا اور آپ نے ہمارے والدین کو جو مرتبہ دیا ہے ہمیں بھی وہ مرتبہ پہچاننے اور پھر اس کی شایان شان ہمیں ان کی خدمت کرنے والا بنا تاکہ آپ بھی مجھ سے راضی ہو جائیں۔

اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں تو ابھی سے دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا مانگئے کہ اے اللہ! مجھے ایسی نیک بیوی عطا فرما کہ ہم دونوں میاں بیوی ماں باپ کی خدمت کرکے ان کو خوش کرنے والے بن جائیں اور اسکے صلہ میں آپ بھی اپنی رضاء سے ہمیں نوازیں اور اگر آپ شادی شدہ ہیں تو حتی الامکان کوشش بھی کیجئے اور دعائیں بھی کیجئے کہ آپ دونوں میاں بیوی مل کر اپنی سعادت سمجھ کر ماں باپ کی خدمت کریں۔

لیکن ہم یہاں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کی بیوی صاحبہ آپ کے والدین کی خدمت کرنے میں آپ کا ساتھ نہ دے تو اس پر جبر و ظلم تو نہ کیجئے ہاں آپ ہرگز اپنے والدین کی خدمت نہ چھوڑیئے۔ اس لئے کہ اگر آپ کے والدین کو اس سے کوئی تکلیف پہنچی تو وہ اتنا پریشان نہیں ہوں گے جتنا آپ کی کسی بات سے تکلیف پہنچنے پر پریشان ہوں گے قرآن وحدیث میں والدین کا جو مقام اور ان کی خدمت کی جو اہمیت بیان کی گئی ہے اور اس کی تشریح جو اہل علم حضرات نے بیان فرمائی ہے اب اس کا کچھ خلاصہ ہم بیان کر دیتے ہیں اللہ ہم سب کو قرآن حدیث میں بیان کردہ احکام پر عمل کرنے والا بنائے آمین!

اللہ جل شانہ 'قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ کِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا.

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا. رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوْسِكُمْ. اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّه كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا. (سورۂ بنی اسرائیل، ع ۳، آیت نمبر ۲۵-۲۳)

"اگر وہ (یعنی ماں باپ) تیرے سامنے (یعنی تیری زندگی میں) بڑھاپے کو پہنچ جائیں، چاہے ایک ان میں سے پہنچے یا دونوں، (اور بڑھاپے کی بعض باتیں جوانوں کو گراں ہونے لگتی ہیں اور اس وجہ سے ان کی کوئی بات تجھے گراں ہونے لگے) تب بھی ان سے کبھی "ہوں"، بھی مت کرنا اور نہ ان سے جھڑک کر بولنا، ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے ہمارے پروردگار تو ان پر رحمت کر جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے (اور صرف ظاہر داری ہی نہیں بلکہ دل سے ان کا احترام کرنا) تمہارا رب تمہارے دل کی بات کو خوب جانتا ہے اگر تم سعادت مند ہو (اور غلطی سے کوئی بات خلاف ادب سرزد ہو جائے اور تم توبہ کر لو) تو توبہ کرنے والے کی خطائیں بڑی کثرت سے معاف کرنے والا ہے"۔

فائدہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کی تفسیر میں نقل کیا گیا کہ اگر وہ بوڑھے ہو جائیں اور تمہیں ان کا پیشاب پاخانہ دھونا پڑ جائے تو کبھی اف بھی نہ کرو، جیسا کہ وہ بچپن میں تمہارا پیشاب پاخانہ دھوتے رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بے ادبی میں اف کہنے سے کوئی ادنیٰ درجہ ہوتا، تو اللہ جل شانہ اس کو بھی حرام فرما دیتے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نافرمانی کی مقدار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ "اپنے مال سے انکو محروم رکھے اور ملنا چھوڑ دے، اور ان کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے"۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پوچھا کہ ان سے "قول کریم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کو "اماں" "ابا" کر کے خطاب کرے۔ ان کا نام نہ لے۔ حضرت زبیر بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کی تفسیر میں نقل کیا گیا کہ جب وہ پکاریں، تو "حاضر ہوں، حاضر ہوں" سے جواب دے۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا گیا کہ نرمی سے بات کرے۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے عرض کیا کہ قرآن پاک میں حسن سلوک کا حکم تو بہت جگہ ہے اور میں اس کو سمجھ گیا لیکن "قول کریم" کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا تو انہوں نے فرمایا جیسا کہ بہت سخت مجرم غلام، سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے۔ ان کے ساتھ ایک بڑے میاں بھی تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرے والد ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے آگے نہ چلنا، ان سے پہلے نہ بیٹھنا ان کا نام لے کر نہ پکارنا اور ان کو برا نہ کہنا۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے پوچھا کہ قرآن پاک میں ان کے سامنے جھکنے کا حکم فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ کوئی بات تیری ناگواری کی کہیں تو ترچھی نگاہ سے انکو مت دیکھ کہ آدمی کی ناگواری اول اس کی آنکھ سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ جس نے باپ کی طرف تیز نگاہ کر کے دیکھا، وہ فرماں بردار نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا، کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز کا اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کیا۔ اس کے بعد۔ حضور ﷺ نے فرمایا، جہاد۔ ایک اور حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد وارد ہے کہ اللہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے (درمنثور)

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ ماں باپ کے حقوق میں ہے کہ ایسی تواضع کرے اور ادائے خدمت کرے کہ وہ راضی ہو جائیں۔ جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرے، بے ادبی نہ کرے، تکبر سے پیش نہ آئے، اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔ اپنی آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ کرے، ان کو نام لے کر نہ پکارے، کسی کام میں ان سے پہل نہ کرے۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر میں نرمی کرے۔ ایک بار کہے، اگر وہ قبول نہ کریں تو خود سلوک کرتا رہے اور ان کے لئے دعا واستغفار کرتا رہے اور یہ بات قران پاک سے نکالی ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اپنے باپ کو نصیحت کرنے سے (مظاہر حق بتغیر) حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مرتبہ نصیحت کرنے کے بعد کہہ دیا تھا کہ اچھا اب میں اللہ سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں، جیسا کہ سورۂ مریم کے تیسرے رکوع میں آیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ ان کی اطاعت حرام میں تو ناجائز ہے لیکن مشتبہ امور میں واجب ہے۔ اس لئے کہ مشتبہ امور سے احتیاط تقویٰ اور ان کی رضا جوئی واجب ہے پس اگر ان کا مال مشتبہ ہو، اور وہ تیرے علیحدہ کھانے سے مکدر ہوں تو ان کے ساتھ کھانا چاہئے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے والدین حیات ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو، اس کے لئے جنت کے دو دروازے نہ کھل جاتے ہوں اور اگر ان کو ناراض کردے تو اللہ جل شانہ اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک ان کو راضی نہ کرلے۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر وہ ظلم کرتے ہوں۔ ابن عباس ﷺ نے فرمایا۔ اگرچہ وہ ظلم کرتے ہوں۔

حضرت طلحہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے، اور جہاد میں شرکت کی درخواست کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہاری والدہ زندہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، زندہ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کی خدمت کو مضبوط پکڑ لو، جنت ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔ پھر دوبارہ اور سہ بارہ حضور ﷺ

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نے یہی ارشاد فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! میرا جہاد کو بہت دل چاہتا ہے لیکن مجھ میں قدرت نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا' والدہ زندہ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے بارہ میں اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں فتویٰ سے آگے بڑھ کر تقویٰ پر عمل کرتے رہو)۔ جب تم ایسا کرو گے تو تم حج کرنے والے بھی ہو' عمرہ کرنے والے بھی ہو' جہاد کرنے والے بھی ہو۔ یعنی جتنا ثواب ان چیزوں میں ملتا' اتنا ہی تمہیں ملے گا۔

حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا بھائی عمر تو نماز پڑھنے میں رات گذارتا تھا اور میں والدہ کے پاؤں دبانے میں رات گذارتا تھا۔ مجھے اس کی کبھی تمنا نہ ہوئی کہ ان کی رات (کا ثواب) میری رات کے بدلہ میں مجھے مل جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خاوند کا۔ میں نے پھر پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا' ماں کا۔ ایک حدیث میں حضور کا ارشاد ہے کہ تم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ عفیف رہو۔ تمہاری عورتیں بھی عفیف رہیں گی۔ تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو' تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرے گی (درمنثور)

حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک شخص کے چار بیٹے تھے۔ وہ بیمار ہوا۔ ان بیٹوں میں سے ایک نے اپنے تین بھائیوں سے کہا کہ اگر تم باپ کی تیمارداری اس شرط پر کرو کہ تم کو باپ کی میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا' تو تم کرو ورنہ میں اس شرط پر تیمارداری کرتا ہوں کہ میراث میں سے کچھ نہ لوں گا۔ وہ اس پر راضی ہو گئے کہ تو ہی اس شرط پر تیمارداری کر ہم نہیں کرتے۔ اسنے خوب خدمت کی۔ لیکن باپ کا انتقال ہی ہو گیا اور شرط کے موافق اس نے کچھ نہ لیا۔ رات کو خواب میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دیکھا، کوئی شخص کہتا ہے، فلاں جگہ سو دینار (اشرفیاں) گڑی ہوئی ہیں، وہ تو لے لے۔ اسنے خواب میں ہی دریافت کیا کہ ان میں برکت بھی ہوگی۔ اس نے کہا کہ برکت ان میں نہیں ہے۔ صبح کو بیوی سے خواب کا ذکر کیا۔ اس نے ان کے نکالنے پر اصرار کیا، اس نے نہ مانا۔ دوسرے دن پھر خواب دیکھا جس میں کسی دوسری جگہ دس دینار بتائے۔ اس نے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔ اس نے کہا کہ برکت ان میں نہیں ہے۔ اس نے صبح کو بیوی سے اس کا بھی ذکر کیا اس نے پھر اصرار کیا، مگر اسنے نہ مانا۔ تیسرے دن اس نے پھر خواب دیکھا۔ کوئی شخص کہتا ہے، فلاں جگہ جا۔ وہاں تجھے ایک دینار (اشرفی) ملے گا، وہ لے لے۔ اسنے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔ اس شخص نے کہا۔ ہاں اس میں برکت ہے یہ جاکر وہ دینار لے آیا اور بازار میں جاکر اس سے دو مچھلیاں خریدیں، جن میں سے ہر ایک کے اندر سے ایک ایسا موتی نکلا جس قسم کا عمر بھر کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ بادشاہ وقت نے ان دونوں کو بہت اصرار سے نوے خچروں کے بوجھ کے بقدر سونے سے خریدا۔

حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اُمَّكَ ثُمَّ اُمَّكَ ثُمَّ اُمَّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ فَادْنَاكَ

(متفق علیہ کذا فی المشکوۃ بخاری کتاب للادب حدیث نمبر ۵۵۱۴)

حضور اقدس ﷺ سے کسی نے دریافت کیا کہ میرے بہترین تعلقات

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(احسان وسلوک) کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ماں، پھر دوبارہ سہ بارہ ماں کو ہی بتایا۔ پھر فرمایا کہ باپ پھر دوسرے رشتہ دار الاقرب فالاقرب (جو جتنا قریب ہو، اتنا ہی مقدم ہے)۔

والدین کے ادب کی رعایت خصوصاً بڑھاپے میں

والدین کی خدمت واطاعت والدین ہونے کی حیثیت سے کسی زمانے اور کسی عمر کے ساتھ مقید نہیں ہر حال میں اور ہر عمر میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک واجب ہے لیکن واجبات وفرائض کی ادائیگی میں جو حالات عادۃً رکاوٹ بنا کرتے ہیں ان حالات میں قرآن حکیم کا عام اسلوب یہ ہے کہ احکام پر عمل کو آسان کرنے کے لئے مختلف پہلوؤں سے ذہنوں کی تربیت بھی کرتا ہے اور ایسے حالات میں تعمیل احکام کی پابندی کی مزید تاکید بھی۔

والدین کے بڑھاپے کا زمانہ جبکہ وہ اولاد کی خدمت کے محتاج ہو جائیں ان کی زندگی اولاد کے رحم وکرم پر رہ جائے اس وقت اگر اولاد کی طرف سے ذرا سی بے رخی بھی محسوس ہو تو وہ ان کے دل کا زخم بن جاتی ہے۔ دوسری طرف بڑھاپے کے عوارض طبعی طور پر انسان کو چڑچڑا بنا دیتے ہیں تیسرے بڑھاپے کے آخری دور میں جب عقل وفہم بھی جواب دینے لگتے ہیں تو ان کی خواہشات ومطالبات کچھ ایسے بھی ہو جاتے ہیں جن کا پورا کرنا اولاد کے لئے مشکل ہوتا ہے قرآن حکیم نے ان حالات میں والدین کی دلجوئی اور راحت رسانی کے احکام دینے کے ساتھ انسان کو اس کا زمانہ طفولیت یاد دلایا کہ کسی وقت تم بھی اپنے والدین کے اس سے زیادہ محتاج تھے جس قدر آج وہ تمہارے محتاج ہیں تو جس طرح انہوں نے اپنی راحت وخواہشات کو اس وقت تم پر قربان کیا اور تمہاری بے عقلی کی باتوں کو پیار کے ساتھ برداشت کیا اب جبکہ ان پر محتاجی کا یہ وقت آیا تو عقل وشرافت کا تقاضا ہے کہ ان کے اس سابق

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

احسان کا بدلہ ادا کرو۔ آیت میں کَمَا رَبَّیَانِی صَغِیْرًا سے اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور آیات مذکورہ میں والدین کے بڑھاپے کی حالت کو پہنچنے کے وقت چند تاکیدی احکام دیئے گئے ہیں۔

اول یہ کہ ان کو اف بھی نہ کہے لفظ اف سے مراد ہر ایسا کلمہ ہے جس سے اپنی ناگواری کا اظہار ہو یہاں تک کہ ان کی بات سن کر اس طرح لمبا سانس لینا جس سے ان پر ناگواری کا اظہار ہو وہ بھی اس کلمہ اف میں داخل ہے۔ ایک حدیث میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایذاء رسانی میں اف کہنے سے بھی کم کوئی درجہ ہوتا تو یقیناً وہ بھی ذکر کیا جاتا (حاصل یہ ہے کہ جس چیز سے ماں باپ کو کم سے کم بھی اذیت پہنچے وہ بھی ممنوع ہے)۔

دوسرا حکم ہے ولا تنھرھُمَا لفظ نہر کے معنی جھڑکنے ڈانٹنے کے ہیں اس کا سبب ایذا ہونا ظاہر ہے تیسرا حکم وَقُلْ لَّھُمَا قولا کَرِیْمًا ہے پہلے دو حکم منفی پہلو سے متعلق تھے جن میں والدین کی ادنیٰ سے ادنیٰ بار خاطر کو روکا گیا ہے اس تیسرے حکم میں مثبت انداز سے والدین کے ساتھ گفتگو کا ادب سکھلایا گیا ہے کہ ان سے محبت وشفقت کے نرم لہجہ میں بات کی جائے حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جس طرح کوئی غلام اپنے سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے۔

چوتھا حکم وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ جس کا حاصل یہ ہے کہ ان کے سامنے اپنے آپکو عاجز و ذلیل آدمی کی صورت میں پیش کرے جیسے غلام آقا کے سامنے، جناح کے معنی بازو کے ہیں لفظی معنی یہ ہیں کہ والدین کے لئے اپنے بازو عاجزی اور ذلت کے ساتھ جھکائے، آخر میں من الرحمۃ کے لفظ سے ایک تو اس پر متنبہ کیا کہ والدین کے ساتھ یا معاملہ محض دکھاوے کا نہ ہو رحمت وعزت کی بنیاد پر ہو دوسرے شاید اشارہ اس طرف بھی ہے کہ والدین کے سامنے ذلت کے ساتھ پیش آنا حقیقی عزت کا مقدمہ ہے کیونکہ یہ واقعی ذلت نہیں بلکہ اس کا سبب شفقت ورحمت ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پانچواں حکم وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ والدین کی پوری راحت رسانی تو انسان کے بس کی بات نہیں اپنی مقدور بھر راحت رسانی کی فکر کے ساتھ انکے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی سب مشکلات کو آسان اور تکلیفوں کو دور فرمائے یہ آخری حکم ایسا وسیع اور عام ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی جاری ہے جس کے ذریعہ وہ ہمیشہ والدین کی خدمت کرسکتا ہے۔

مسئلہ! والدین اگر مسلمان ہوں تو ان کے لئے رحمت کی دعا ظاہر ہے لیکن اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو ان کی زندگی میں یہ دعا اس نیت سے جائز ہوگی کہ ان کو دنیوی تکلیف سے نجات ہو اور ایمان کی توفیق ہو مرنے کے بعد ان کے لئے دعا رحمت جائز نہیں (قرطبی ملخصاً)

ایک واقعہ عجیبہ

قرطبی نے اپنی اسناد مفصل کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے والد کو بلا کر لاؤ اسی وقت جبرئیل امین تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ جب اس کا باپ آجائے تو آپ اس سے پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے دل میں کہے ہیں۔ خود اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا جب یہ شخص اپنے والد کو لیکر پہنچا تو آپ ﷺ نے والد سے کہا کہ کیا بات ہے' آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کرتا ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس کا مال چھین لیں۔ والد نے عرض کیا کہ آپ اسی سے یہ سوال فرمائیں کہ میں اس کی پھوپھی خالہ یا اپنے نفس کے سوا کہاں خرچ کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِیہ (جس کا مطلب یہ تھا کہ بس حقیقت معلوم ہوگئی اب اور کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں) اس کے بعد اس کے والد سے دریافت کیا کہ وہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کلمات کیا ہیں جن کو ابھی تک خود تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا' ں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر ہمارا ایمان اور ..ں بڑھا دیتے ہیں (جو بات کسی نے نہیں سنی اس کی آپ کو اطلاع ہوگئی جو ایک معجزہ ہے)

پھر اس نے عرض کیا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ میں نے چند اشعار دل میں کہے تھے جن کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہمیں سناؤ اس وقت اس نے یہ اشعار سنائے۔

غَذَوْتُكَ مَوْلُودًا وَمُنْتُكَ يافعا
تُعَلُّ بما اَجْنِيْ عَلَيْكَ وَتُنْهَلُ

میں نے تجھے بچپن میں غذا دی اور جوان ہونے کے بعد بھی تمہاری ذمہ داری اٹھائی تمہارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا۔

اذا ليلة ضافتك بالسقم لم ابت
لسقمك الا ساهرا اتململ

جب کسی رات میں تمہیں کوئی بیماری پیش آگئی تو میں نے تمام رات تمہاری بیماری کے سبب بیداری اور بے قراری میں گذاری۔

كأني انا المطروق دونك بالذی
طُرِقْتَ به دوني فعيني تهمل

گویا کہ تمہاری بیماری مجھے ہی لگی ہے تمہیں نہیں جس کی وجہ سے میں تمام شب روتا رہا۔

تخاف الردٰی نفسی علیك وانها
لَتَعلَم ان الموت وقتٌ مئوجَّلُ

میرا دل تمہاری ہلاکت سے ڈرتا رہا حالانکہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے پہلے پیچھے نہیں ہو سکتی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

فَلَمَّا بلغت السنَّ والغاية الَّتِیْ
الیها مدی ماکنت فیك اُومِّلْ

پھر جب تم اس عمر اور اس حد تک پہنچ گئے جس کی میں تمنا کیا کرتا تھا۔

جعلت جزائی غلظةً وفظاظة
کانك انت المنعم المتفضِّلْ

تو تم نے میرا بدلہ سختی اور سخت کلامی بنا دیا گویا کہ تم ہی مجھ پر احسان وانعام کر رہے ہو۔

فلیتكَ اذلم ترع حقَّ اُبوتی
فعلتَ کما الجارُ المصاقب یفعل

کاش اگر تم سے میرے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہو سکتا تو کم از کم ایسا ہی کر لیتے جیسا ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے۔

فَاَولَیْتَنِیْ حَقَّ الجوارِ ولم تکن
علیَّ بمال دونَ مالك تبخلْ

تو کم از کم مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور خود میرے ہی مال میں میرے حق میں بخل سے کام نہ لیا ہوتا۔

رسول کریم ﷺ نے یہ اشعار سننے کے بعد بیٹے کا گریبان پکڑ لیا اور فرمایا۔ انت ومالك لابیك یعنی جا تو بھی اور تیرا مال بھی سب باپ کا ہے۔

(تفسیر قرطبی ص ۲۴۶ ج ۱۰، معارف القرآن ج ۵ ص ۴۶۸)

لہٰذا بوڑھے والدین کا بہت ہی زیادہ خیال رکھے اور یاد رکھے کہ اس عالم پیری اور ناتوانائی میں تمام گھلا دینے والی بیماریاں، جوان بوڑھوں کو محض ہڈی کا ڈھانچہ بناتی رہتی ہے دراصل کوئی خاص طبعی Organic بیماری نہیں کہی جا سکتی، بلکہ یہ تو ایک کیفیت ہوتی ہے Functional جو احساس تنہائی، مایوسی، ناامیدی، زرد رنجی، ماضی کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یادیں اور مستقبل کے خدشات کی غمازی کرتی ہیں' ہائے اب میں کیا کروں.................. میں اکیلی ہی رہ گئی.................. ایک ہی بہن تھی وہ بھی اللہ کو پیاری ہو گئی' کوئی بہو بھی اچھی نہ ملی' بیٹوں نے بھی آنا چھوڑ دیا.................. بڑی بیٹی کو کو بھی سکھ نہیں ملا وغیرہ وغیرہ.................. یا کوئی بوڑھا اور ضعیف اپنے شریک حیات کو عمر کے ایسے آخری کنارے پر کھو بیٹھتا ہے جو اسکے ساتھ محبت کرتی تھی' ہر طرح اس کو سہارا دیتی تھی اور جیسے جیسے عمر ڈھلتی جاتی ہے وہ اپنے چاہنے والوں اور محبت کرنے والوں سے محروم ہوتے چلے جاتے ہیں' یہی کیفیات ہیں جن کو عرف عام میں بیماریوں اور معذوریوں اور بڑھاپے کی ناکاریوں سے تعبیر کیا جاتا ہے'

ہاں اگر یہ بوڑھے دیندار ہوں' اللہ تعالیٰ سے ملنے اور دیدار کا شوق اور ولولہ ہو' اللہ کا دھیان غالب ہو اور دعوت کی محنت میں لگے ہوئے ہوں' محلہ کی مسجد سے ملکوں کی جماعت نکالنے کیلئے فکر مند ہوں، بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے والے ہوں۔

تو وہ الحمدللہ اکثر ان کیفیات سے محفوظ رہتے ہیں۔

بہرحال! اگر آپ کے والدین بوڑھے ہو رہے ہیں تو یہ آپ کی بہت ہی بڑی خوش قسمتی اور سعادت ہوگی کہ آپ اور آپ کی اہلیہ ان کے لئے اعتماد اور ہمت پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں کہ پیارے ابا پیاری امی آپ کسی قسم کی فکر نہ کریں، جس طرح آپ اپنے بچوں کی تربیت کر رہے ہیں اسی طرح ان کی ہر کڑوی کسیلی کو برداشت کریں' تو یہ آپ کی بہت بڑی سعادت ہوگی۔

اپنا مقام پہچانئے' زن مرید نہ بنئے

ہم نے جو کئی مضامین میں آپ کو بیوی سے نرم رویہ اختیار کرنے اور اس کی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دل جوئی کا خیال رکھنے اور اس کی کسی نامناسب بات یا کام پر تحمل اور برداشت سے کام لینے کی یا اس کی واقعی غلطی پر بھی تنبیہ کرتے وقت ...... طعنہ دینے ..... یا گالی گلوچ ...... سے احتیاط کرنے کی ترغیب دی ہے۔

تو اسکا یہ حاصل نہ سمجھئے گا کہ بیوی آپ پر حاکم ہے اور آپ محکوم یا وہ آپ کو ڈانٹ سکتی اور جھڑک سکتی ہے اور آپ کچھ نہیں کہہ سکتے اور آپ اس کے غلام ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہیں۔ لہٰذا خدارا زن مرید نہ بنئے گا، نرمی کا رویہ رکھنا، اپنی جگہ ضروری، فرمائش کی جائز چیزیں بے شک اسے لاکر دیں لیکن بقول تجربہ کار بڑوں کے "کھلاؤ سونے کا نوالہ دیکھو شیر کی آنکھ سے" اس نصیحت کو بھی یاد رکھئے جو بڑوں نے سالہا سال کے تجربوں کے بعد بتائی ہے۔

یاد رکھئے! آپ کا ایک مردانگی والا مقام ہے اس کے شوہر اور سرتاج والی حیثیت ہے گھر کے سربراہ والی ایک ذمہ داری ہے، آپ کے ڈھیلے پن سے گھر کا نظام اندھیر نگری چوپٹ راج والا ہو سکتا ہے، بچے کہیں کے کہیں نکل سکتے ہیں، بیٹیاں باپ کو ماں کے سامنے جھکنے والا ہر صحیح و ناصحیح پر ہاں جی..... اچھا جی...... جیسے آپ کہیں ...... جی کہنے والا دیکھیں گی سنیں گی، تو خدا نہ کرے اپنے شوہروں سے وہ بھی ایسے رویے کی متمنی ہو جائینگی اور پھر گھرانے کے گھرانے اجڑیں گے۔ جب کہ یہ بات چلنے والی نہیں، اپنی حیثیت اور مقام کو پہچان کر اپنی بات کا رعب قائم رکھئے۔

اور بے شک شفقت کا معاملہ رکھئے اس لئے کہ بزرگوں نے بھی یہی فرمایا ہے کہ شفقت کرنے والے میں جو رعب ہے وہ ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کرنے والا کا نہیں رہتا۔ حدیث شریف میں خوشخبری ہے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے باب الفرح اس سے وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جو (شرعی حدود میں رہ کر) بچوں کو ہنساتے اور ان کا دل خوش رکھتے تھے اور بچوں کی ماں، آپ کی بیوی بھی آپ کے تابع ہے، اس کا بھی دل لبھائیے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مسلمان مرد وعورت کیلئے خوشخبری ہے کہ جب بیوی اور میاں ایک دوسرے کو محبت سے دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو محبت اور رحمت سے دیکھتے ہیں' بیویاں شوہروں کے تابع ہیں بلکہ ایک درجہ میں قیدی کی طرح پابند ہیں یعنی آپ کی مرضی اور اجازت کے بغیر کہیں آجا نہیں سکتیں اور ظاہر ہے جو کم زور ہو اور تابع ہو اس کے ساتھ حسن سلوک ہی کیا جائے گا اور وہ بے شک آپ کی جانب سے حسن سلوک اور نرم رویہ کی محتاج ہیں۔

لیکن ایسا رویہ جو خود حاکم کو محکومیت کا درجہ دلوا دے وہ بھی بالکل غلط ہے' حدیث کی رو سے یہ حکم بھی ہے کہ اپنے کو خود ذلیل کرنا جائز نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ مرد کو بوجہ اس کے مرد ہونے کے اللہ تعالیٰ نے جو مقام دیا ہے اس کو کھونا اسکی ناقدری کرنا خود اپنے آپ کو ذلیل کرنا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ شوہر اگر حالاً یا قالاً بیوی کی ہر بات پر اس کے اشارے پر فوراً حرکت میں آجانے کا اقرار یا اظہار کرے تو گویا وہ ایسی گھٹیا چیز کا اپنے اوپر بار لے رہا ہے جس کو نباہ نہ سکے گا اور انجام کار جھگڑے اور آپس کے خلفشار پر بات ختم ہوگی۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ عورت ناقص العقل و دین میں سے ہے' امامت اور اذان اس کی جائز نہیں' بغیر محرم مرد کے سفر یہ نہیں کر سکتی یعنی شرعاً اجازت نہیں' ہر ماہ کچھ عرصہ (عام طور پر) نماز اس کو ناجائز ہے' میراث سے اس کا آدھا حصہ' کمائی کا اس کو ذمہ دار نہیں بنایا' اس کا خرچہ نفقہ اس کے والد' شوہر' دادا' بیٹا' بھائی بھتیجے' بھانجے وغیرہ پر مختلف صورتوں میں ہے' ان میں سے دو کی گواہی ایک مرد کے برابر' عام حکم میں یہ خود اپنے نکاح سے جدا نہیں ہو سکتی' حج میں اس کو لبیک تیز آواز میں کہنا جائز نہیں۔ یہ یاد رہے کہ ان شرعی احکام ہی میں عورت کی عزت ہے۔ قرآن پاک میں ہے الا یعلم من خلق (بھلا کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا)۔

دوسری جگہ ارشاد ہے وما کنا عن الخلق غفلین. (پ ۱۸) اور نہیں ہیں ہم اپنی مخلوق کی (مصلحتوں اور ضروریات سے) غفلت رکھنے والوں میں سے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بناؤ سنگھار اس کی گھٹی میں پڑا ہے، بننے سنورنے، اور اوپر اوپر اتراہٹ کے اسباب اختیار کرنا اس کا شیوہ ہے (جو کہ بقول حکیم الامت رحمہ اللہ علیہ کے خود دلیل ہے کمال سے محروم ہونے کی کیونکہ جو باکمال ہوں وہ مصنوعی اسباب عزت کے اختیار نہیں کرتے کہ تمام طور پر کسی دنیوی فن ہی میں ماہر (مثلاً طبیب حاذق، ماہر انجینئر بہترین مصنف عمدہ کاریگر وغیرہ) کو دیکھ لیجئے، سیدھے سادھے لباس میں رہتے ہیں کیونکہ ان کی وجاہت اور شہرت کیلئے یہی کافی ہوتا ہے کہ وہ کسی ہنر اور فن میں کمال پیدا کر چکے ہوتے ہیں) وہ ظاہری بناوٹ سے عام طور پر آزاد ہوتے ہیں اور عورتیں اپنے کمال کی کمی کو اوپر کی سجاوٹ سے چھپاتی ہیں مزید یہ کہ .... جھگڑے کے وقت کھل کر مدعا یہ بیان نہیں کر سکتی علیٰ ھذا القیاس .... اس وقت کوئی عورت کے دینی مناصب یا دنیوی وجاہت یا ان کے اسباب وغیرہ کا تذکرہ کرنا مقصود نہیں۔

بتانا یہ مقصود ہے کہ پھر یہ صنف نازک آپ پر اگر کسی طرح حاوی ہوتی ہے یا آپ اس کے "ہاں جی" والے غلام بنتے ہیں تو آپ کائنات کے نظام میں فساد کا بیج بو رہے ہیں۔

آپ ذرا غور کریں، آپ تھکے ہارے بیٹھے ہیں گھر میں ضرورت کے موافق کھانا سادگی سے تیار ہے لیکن آپ کو اہلیہ زبردستی کر رہی ہے کہ اسی وقت باہر کسی ریستوران میں کھانا کھانے چلیں .... یا بچوں کو فلاں Toy Land (کھلونے کی چیزوں کا مرکز) سے وہ بیٹری سے چلنے والی ساڑھے چھ سو والی گاڑی دلائیں، یا میری بہن کی شادی ہو رہی ہے کچھ گفٹ دلوا دیجئے، آپ کے ذہن پر دس جھمیلے ہیں تنخواہ سے بجلی گیس کا بل نکالنا مشکل ہو رہا ہے چلہ پر جانا ہے اس کے لئے پیسے جمع کرنے ہیں بہن کی شادی کیلئے پیسے جمع کرنا ہے، بیوی صاحبہ یوں کہہ رہی ہے کہ بیگم فلاں اور مسز فلاں تو ہفتہ میں ۲ دن باہر بڑھیا ہوٹلوں میں کھاتی ہیں، وغیرہ تو اب آپ شش و پنج میں پڑ رہے ہیں کہ اگر اب دوبارہ کپڑے (لباس) تبدیل کرلے بیوی بچوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کو اسی وقت کسی سینٹر سے خریداری کرواتا ہوں اور ریستوران میں کھانا یا پارک میں چھولے چاٹ کھلاتا ہوا نہیں لایا تو بس پھر تین دن تک بیگم صاحبہ کا منہ بنا رہے گا اور بات بات پر مجھے روکھا پھیکا جواب دیں گی۔

بچوں کو ڈانٹیں گی............. اس لئے چاروناچار آپ اخبار یا کتاب چھوڑ کر یا مسجد کا گشت چھوڑ کر باہر جانے کے قابل دوبارہ لباس تبدیل کر کے چلنے کیلئے تیار ہو رہے ہیں ذاتی گاڑی نہیں تو ٹیکسی کے کرایوں کا بوجھ الگ...............

تو خوب سمجھ لیں اس طرح بات بات پر بیوی کے پٹھو نہ بنیں یہ چیز آپ کو آگے چل کر کیا، اسی لمحے سے نقصان پہنچائے گی کہ پھر جھٹ ہر بات ماننا پڑے گی چاروناچار ان کی کہی کو ٹالا نہ جاسکے گا اس سے عورت بہت شیر ہوتی ہے اور بچیاں بھی اپنی ماں کو اپنے باپ پر اس طرح حاوی دیکھتی ہیں تو جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ پھر وہ اپنے اپنے شوہروں پر اسی طرح غالب آنے کی تگ ودو میں رہیں گی یا اسی طرح بعض مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ بیوی صاحبہ کو اطلاع ملی کہ شوہر اپنے چند دوستوں کے ساتھ ذرا گھومنے پھرنے کو جا رہے ہیں۔بس اب بیگم صاحبہ کا پارہ چڑھا' مجھے بھی اسی وقت اسی ہفتے میری ممانی میری خالہ کے یہاں لیکر جاؤ ہمارے لئے کوئی پروگرام نہیں............... ہم تو یتیموں کی طرح گھر میں بیٹھے رہیں۔

اب شوہر ان کو ان کے گھر والوں کے یہاں چھوڑیں تو گھر کا تمدن خراب اور یا پھر اپنا پروگرام ملتوی یا بالکل ختم۔خلاصہ یہ ہے کہ آپ ان چیزوں میں اس طرح نہ دبیں کہ وہ اس طرح حاوی رہے کہ آپ کے بھی نظام خراب کرے' مرد اور سردار بن کر رہیں آپ گھر کے بادشاہ ہیں حکم آپ کا ہی نافذ رہے گا وہ وزیر ہے وہ اسکے نفاذ میں ہاتھ بٹائے گی اور گھر کی رعایا اس سے فائدہ اٹھائے...............

بیوی سے ڈرے سہمے مت رہیں اللہ سے اپنا معاملہ صاف رکھیں گھر میں تعلیم کریں' دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی ترقی کے تذکرے ضرور کریں' رات کو اٹھ کر مانگیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اور پھر اگر صوفی باصفا بننے کا طعنہ بھی ملنے لگے اس پر بھی صبر کریں بلکہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی قلب کی صفائی والا بنا دے کسی ایک تجربہ کار عالم دین سے مشورہ لیتے رہیں بلکہ کبھی کبھار بیوی کے گھر کے بڑوں سے بھی ضروری احوال کا مشورہ برائے گھریلو اصلاح (نہ کہ بطور شکایت یا غیبت) کرتے رہیں۔ بلکہ اگر بیوی سے کوئی شکایت ہو اور اس کی اصلاح نہ ہو رہی ہو تو بیوی کے والد کو ضرور بتائیں۔

بعض اوقات دولہا اپنے سسر صاحب کو کچھ نہیں بتاتا اور بیوی صاحبہ اپنی بہنوں خالاؤں اور والدہ کو مرچ مسالہ لگا کر اتنی برائیاں بتلاتی ہیں! اور وہ عورتیں اس دلہن کو ایسے غلط مشورے دیتی ہیں جس کا نقصان دونوں خاندانوں کو اٹھانا پڑتا ہے اور جب سسر صاحب کو معلوم ہوتا ہے کہ میری بیوی نے یہ معاملہ یہاں تک پہنچا دیا اور نئی دلہن کی غلط رہنمائی کی تو وہ ہاتھ مسلتے ہوئے افسوس کرتے ہیں کہ اگر مجھے پہلے پورا ماجرا بتایا ہوتا تو بات اتنی نہ بگڑتی لہٰذا ایسے کئی نوجوانوں کا تجربہ ہوا کہ انہوں نے یہ بڑی غلطی کی کہ جو گھر میں ماجرا ہو رہا ہے وہ لڑکی کے والد کو نہیں بتلایا' ساری دنیا کو بتلا دیا لیکن لڑکی کے والد کو نہیں بتلایا' لہٰذا ہر دولہا سے ہم گذارش کرتے ہیں کہ کوئی شکایت ہو تو خود اصلاح کی کوشش کریں پھر دعا کریں پھر بھی کوئی صورت نہ بنے تو بلا کسی واسطے کے اپنے سسر سے کہئے' ان کی غیر موجودگی میں بیوی کے بڑے بھائی سے یا کسی اور محرم سے بات کریں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائے آمین!

بے شک بالکل گھر میں ایسے رہیں کہ جیسے بچے شیر و شکر ہو کر آپس میں کھیلتے ہیں مگر اسی میں اپنا رعب بھی رہے سارا گھر آپ کے اشارۂ ابرو پر چلے۔ آپ نے کہہ دیا کہ فلاں تقریب میں گناہوں کا ڈر ہے وہاں کوئی نہ جائے' تو بس پھر کوئی نہ جائے۔ جب اس گھر میں کوئی اللہ کا حکم نہیں ٹوٹے گا پھر کیا مجال ہے کہ کسی کی نماز قضاء ہو یا کوئی گھر میں ٹی وی لائے۔ اللہ آپ کا حامی اور ناصر ہو اور آپ کی محبت آپ کی بیوی کے دل میں ایسی ڈال دے کہ آپ کی اطاعت خوش دلی سے کرے۔ آمین!

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

خاندانی نظام

عائلی زندگی معاشرے کا وہ بنیادی پتھر ہے جس پر تہذیب وتمدن کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔اگر معاشرے میں خاندانی نظام کا ڈھانچہ توڑپھوڑاور افراتفری کا شکار ہو' تو خواہ زمینیں سونا اگل رہی ہوں'یا مشینوں سے لعل وجواہر برآمد ہو رہے ہوں' زندگی سکون سے محروم ہو جاتی ہے۔ آج یورپ اور امریکہ کی وہ دنیا جو سیاسی اور معاشی اعتبار سے پسماندہ اور ترقی پذیر ملکوں کے لئے قابل رشک سمجھی جاتی ہے۔ خاندانی نظام کی توڑپھوڑ کی وجہ سے اسی سنگین مسئلے سے دوچار ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دولت کی ریل پیل اور تیز رفتار مادی ترقی کے باوجود لوگ ایک انجانے اضطراب کا شکار ہیں۔اپنی اندرونی بے چینی سے گھبراکر کوئی یوگا کے دامن میں پناہ لے رہا ہے'کوئی منشیات اور خواب آور دواؤں میں سکون ڈھونڈ رہاہے اور بالاخر جب ان میں سے کوئی چیز اس بے چینی کا علاج نہیں کر پاتی تو آخری چارہ کار کے طور پر لوگ خودکشی کر رہے ہیں' اور خودکشی کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔

ابھی کچھ عرصہ پہلے میں سوئٹزلینڈ میں تھا۔ میرے میزبانوں نے آمدورفت کیلئے جس گاڑی کا انتظام کیا تھا اس کا ڈرائیور ایک اطالوی نسل کا تعلیم یافتہ آدمی تھا اور انگریزی روانی سے بول لیتا تھا۔ وہ چند روز میرے ساتھ رہا اس کی عمر تقریباً چالیس سال کو پہنچ رہی تھی لیکن ابھی تک اس نے شادی نہیں کی تھی' میرے وجہ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ہمارے معاشرے میں شادی اکثر اس لئے بے مقصد ہو جاتی ہے کہ شادی کے بعد شوہر اور بیوی کے درمیان زندگی کی پائیدار رفاقت کا تصور بہت کمیاب ہے۔اس کی بجائے شادی ایک رسمی تعلق کا نام رہ گیا ہے جس کا مقصد بڑی حد تک ایک دوسرے سے مالی فوائد حاصل کرنا ہوتا ہے۔بہت سی خواتین شادی کے

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بعد جلد ہی طلاق حاصل کر لیتی ہیں اور یہاں کے قوانین کے مطابق شوہر کی جائیداد کا بڑا حصہ ہتھیا کر اسے دیوالیہ کر جاتی ہیں' اور یہ پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ کونسی عورت صرف شوہر کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے شادی کر رہی ہے اور کون وفاداری سے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے۔ اس نے حسرت بھرے انداز میں یہ بات کہہ کر ساتھ ہی یہ تبصرہ بھی کیا کہ آپ کے ایشیائی ممالک میں شادی واقعی بامقصد ہوتی ہے۔ اس سے ایک جما ہوا خاندان وجود میں آتا ہے جس کے افراد آپس میں دکھ سکھ کے ساتھی ہوتے ہیں۔ ہم ایسے خاندانی ڈھانچے سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارے والدین یا بہن بھائی تمہیں اچھی بیوی کی تلاش میں مدد نہیں دیتے؟ اس نے یہ سوال بڑے تعجب کے ساتھ سنا' اور کہنے لگا کہ "میرے والدین تو رخصت ہو چکے۔ بہن بھائی ہیں۔ لیکن ان کا میری شادی سے کیا تعلق؟ ہر شخص اپنے مسائل کو خود ہی حل کرتا ہے۔ میری تو ان سے ملاقات کو بھی سال گزر جاتے ہیں"۔

یہ ایک ڈرائیور کے تاثرات تھے (واضح رہے کہ یورپ کے سفید فام ڈرائیور بھی اکثر پڑھے لکھے اور بعض اوقات خاصے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ جس ڈرائیور کا میں نے ذکر کیا اس کا نام آرلینڈو تھا۔ وہ گریجویٹ تھا' اور تاریخ' جغرافیہ اور بہت سے سماجی معاملات پر اس کا مطالعہ خاصا تھا) ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے ذاتی حالات کی وجہ سے کچھ مبالغے سے بھی کام لیا ہو' لیکن مغرب میں خاندانی ڈھانچے کی ٹوٹ پھوٹ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر زیادہ دلائل قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ مغرب کے اہل فکر اس پر ماتم کر رہے ہیں اور جوں جوں اس کا علاج کرنا چاہتے ہیں۔ اتنی ہی تیز رفتاری سے خاندان کا ڈھانچہ مزید تباہی کی طرف جارہا ہے۔

سابق سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف اب دنیا کے سیاسی منظر سے تقریباً غائب ہو چکے' لیکن ان کی کتاب Perestroika جو انہوں نے اپنے اقتدار کے زمانے میں لکھی تھی' نہ صرف سوویت یونین' بلکہ پورے مغرب کے سماجی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

اور معاشی نظام پر ایک جرأت مندانہ تبصرے کی حیثیت رکھتی ہے اور اسکے بعض حصوں میں آج بھی غور و فکر کا بڑا سامان ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے "خواتین اور خاندان" کے عنوان سے خاندانی نظام کی شکست و ریخت پر بھی بحث کی ہے۔ انہوں نے شروع میں لکھا ہے کہ تحریک آزادی نسواں کا یہ پہلو تو بیشک قابل تعریف ہے کہ اس کے ذریعے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ملے۔ عورتیں زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے قابل ہوئیں اور اس کے نتیجے میں ہماری معاشی پیداوار میں اضافہ ہوا، لیکن آگے چل کر وہ لکھتے ہیں جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

"لیکن اس اپنی مشکل اور جرأت مندانہ تاریخ کے پچھلے سالوں میں ہم خواتین کے ان حقوق اور ضروریات کی طرف توجہ دینے میں ناکام رہے جو ایک ماں اور گھر کی حیثیت میں نیز بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں ان کے ناگزیر کردار سے پیدا ہوتے ہیں۔ خواتین چونکہ سائنسی تحقیق میں مشغول ہوگئیں۔ نیز زیر تعمیر عمارتوں کی دیکھ بھال میں پیداواری کاموں اور خدمات میں اور دوسری تخلیقی سرگرمیوں میں مصروف رہیں۔ اس لئے ان کو اتنا وقت نہیں مل سکا کہ وہ خانہ داری کے روز مرہ کے کام انجام دے سکیں بچوں کی پرورش کر سکیں اور ایک اچھی خاندانی فضا پیدا کر سکیں۔ اب ہمیں اس حقیقت کا انکشاف ہوا ہے کہ ہمارے بہت سے مسائل جو بچوں اور نوجوانوں کے رویئے، ہماری اخلاقیات، ثقافت اور پیداواری عمل سے تعلق رکھتے ہیں اس وجہ سے بھی کھڑے ہوئے ہیں کہ خاندانی رشتوں کی گرفت کمزور پڑگئی ہے اور خانہ لائی فرائض کے بارے میں ایک غیر ذمہ دارانہ رویہ پروان چڑھا ہے۔

"ہم نے عورتوں کو ہر معاملے میں مردوں کے برابر قرار دینے کی جو

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

مخلصانہ اور سیاسی اعتبار سے درست خواہش کی تھی یہ صورتحال اسکا تضاد آفرین نتیجہ ہے اب اپنی تعمیر نو کے دوران ہم نے اس خامی پر قابو پانے کا عمل شروع کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم پریس میں' عوامی تنظیمات میں کام کے مقامات میں اور خود گھروں میں ایسے گرما گرم مباحثے منعقد کر رہے ہیں جن میں اس سوال پر بحث کی جارہی ہے کہ عورت کو اس کے خالص نسوانی مشن کی طرف واپس لانے کیلئے ہمیں کیا اقدامات کرنے چاہئیں"۔

(Perestroika. p117 ed 1987)

یہ ایک ایسے سیاسی لیڈر کا تبصرہ ہے جس کے معاشرے میں خاندان سے متعلق یا مرد و عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں کسی قسم کی مذہبی اقدار کا کوئی تصور یا تو موجود نہیں ہے یا اگر ہے تو اسکی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ لہٰذا خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ پر اس کا اظہار افسوس کسی اعلیٰ آسمانی ہدایت کے زیر اثر نہیں بلکہ اس کے صرف ان نقصانات کی بناء پر ہے جو ٹھیٹھ مادی زندگی میں اسے آنکھوں سے محسوس ہوئے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم صرف ظاہری اور مادی یا دنیوی نفع ونقصان کے نہیں' بلکہ ان آسمانی ہدایات کے بھی پابند ہیں جو قرآن وسنت کے واسطے سے ہمارے لئے واجب العمل ہیں لہٰذا خاندانی نظام کی ابتری صرف ہمارا سماجی اور معاشرتی نقصان ہی نہیں ہے بلکہ ہمارے عقیدے ہمارے نظریہ حیات اور ہمارے دین کے لحاظ سے ایک بہت بڑا فساد ہے جو ایک مسلم معاشرے میں کسی بھی طرح قابل برداشت نہیں۔

جب سے ہمارے درمیان مغربی افکار کا ایک سیلاب اُمڈ آیا ہے اور بالخصوص جب سے ٹی وی' وڈیو اور انگریزی فلموں کی بہتات نے ہمارے معاشرے پر ثقافتی یلغار شروع کی ہے۔ اس وقت سے ہم شعوری یا غیر شعوری طور پر انہی معاشرتی تصورات کی طرف بڑھ رہے ہیں جن کی داغ بیل مغرب نے ڈالی تھی۔

Digitized By eGangotri

Adv, Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

الحمدللہ ابھی ہمارا خاندانی نظام درہم برہم نہیں ہوا لیکن جس رفتار سے مغربی ثقافت ہمارے درمیان پھیل رہی ہے انگریزی فلموں کے سیلاب نے مغربی طرز زندگی کو جس طرح گھر گھر اور گاؤں گاؤں پھیلا دیا ہے۔ جس طرح بے سوچے سمجھے خواتین کو گھروں سے نکالنے اور انہیں ایک عامل معیشت (Factor of Production) بنانے پر زور دیا جارہا ہے اور گھر اور خاندان کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے جس تیزی کے ساتھ دوری اختیار کی جارہی ہے۔ وہ مستقبل میں ہمارے خاندانی نظام کیلئے ایک زبردست خطرہ ہے جس کی روک تھام آج ہی سے ضروری ہے اور اس روک تھام کا طریقہ اسلام کی ان معتدل تعلیمات کی ٹھیک ٹھیک پیروی کے سوا کچھ نہیں جو نہ مشرقی ہیں نہ مغربی جن کا ماخذ و منبع وحی الٰہی ہے اور وہ ایک ایسی ذات کی وضع کردہ تعلیمات ہیں جو انسان کے حال و مستقبل کی تمام ضروریات سے بھی پوری طرح باخبر ہے اور انسانی نفس کی ان چوریوں کو بھی خوب جانتی ہے جو زہر ہلاہل پر قند و شکر کی تہیں چڑھانے میں مہارت تامہ رکھتی ہے۔

لہٰذا ہمارا کام وقت کے ہر چلتے ہوئے نعرے کے پیچھے چل پڑنا نہیں ہے بلکہ اسے قرآن و سنت کی کسوٹی پر رکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ ہمارے مزاج و مذاق کے مطابق ہے یا نہیں جب تک ہم میں یہ جرأت اور یہ بصیرت پیدا نہ ہوگی ہم باہر کی ثقافتی یلغار کیلئے ایک تر نوالہ بنے رہیں گے اور ہماری اجتماعی زندگی کی ایک ایک چول رفتہ رفتہ ہلتی چلی جائے گی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بچوں کو نرمی سے سمجھایئے

ہماری عاجزانہ گذارش ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد سے نوازا ہے تو اس کا شکر یہ بھی ہے کہ ان بچوں پر توجہ دیجئے' ان معصوم پھولوں کی قدر کیجئے ان کی معمولی معمولی یا بلا اختیار بڑی بڑی غلطیوں پر آپے سے باہر نہ ہوئیے' نہ اس معصوم بچے کو ماریئے' بلکہ خود احتیاط کیجئے کہ اپنی چھوٹی چھوٹی اہم اشیاء ایسی جگہ نہ رکھیں. جہاں بچوں کے ہاتھ پہنچ سکیں۔

غور کیجئے نیوٹن ۱۵ سال سے ایک کتاب تیار کر رہا تھا' تھوڑی دیر کیلئے وہ کسی وجہ سے اٹھا تو اسکے کتے کا پاؤں موم بتی پر لگا' جس سے موم بتی گر گئی اور مسودہ کے کافی صفحات جل گئے تو اس نے تعجب سے کتے سے کہا۔

ہائے میں تمہیں کیا کہوں.......

یہ کہہ کر وہ دوبارہ اپنی محنت میں لگ گیا اور اس کا کہنا ہے کہ میں نے دوبارہ محنت کر کے جمع کرنا شروع کر دیا اور تھوڑے عرصہ کی محنت سے میں نے اس پرانے مسودہ سے بہت ہی بہتر مسودہ جمع کر لیا۔ لہٰذا آپ بھی بڑا دل رکھتے ہوئے بچوں کی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں کو معاف کر دیجئے۔ اس پر پورے گھر کو سر پر نہ اٹھایئے' اسی طرح ان کی بیماریوں' کمزوریوں پر پریشان اور مایوس نہ ہوئیے یہ سمجھ لیجئے بس جس گھر میں بچے ہوں گے اس میں یہی راحت ہے کہ آج کسی کو نزلہ ہے' کسی کو بخار ہے' کسی نے کوئی چیز توڑ دی' کوئی شور مچا رہا ہے' کوئی نیند خراب کر رہا ہے' وغیرہ وغیرہ ان سب تکلیفوں اور پریشانیوں کو ہنستے ہنستے قبول کیجئے اور بھول جایئے' گذشتہ کل کی پریشانی آج دوبارہ یاد کر کے خود اپنے آپ کو اپنی اہلیہ کو اپنے بچوں کو پریشان نہ کیجئے یاد رکھئے..... اگر میاں بیوی میں ہر وقت کی تو تو' میں میں ...... در در بک بک ..... ختم ہو جائے تو یہ معصوم سے پھول جیسے بچوں پر بہت بڑا رحم ہو گا کہ وہ اس محبت اور سکون کی فضا میں پروان چڑھ کر اعتماد والے بنیں گے' تمام نفسیاتی بیماریوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

اور الجھنوں سے دور رہیں گے۔

ورنہ جھگڑوں کے ماحول میں گھٹ گھٹ کر پلنے والے بچے سہمے سہمے رہتے ہیں، خود اعتمادی سے محروم ہو جاتے ہیں اپنے دل کی بات ماں باپ دونوں ہی سے نہیں کہہ سکتے خواہ ماں کو بے بس سمجھ کر .... یا باپ کو ظالم سمجھ کر .... کہ جو ہماری ماں کو ہی رلاتے رہتے ہیں وہ ابو ہماری بات کیا مانیں گے ....

اور ماں باپ کو جھگڑتا دیکھ کر یا ماں کو ہر وقت دادی، پھوپھیوں سے ڈرتا دبتا دیکھ کر ان بچوں کی خداداد صلاحیتیں اور قابلیتیں (جن سے وہ نہ جانے دین و دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ کیا کیا کام کر جاتے) ختم ہو جاتی ہیں۔

ملکی اور غیر ملکی اسکولوں ......، اور مدرسوں .... کے مختلف بچوں سے .... چونکہ تعلیمی اور تربیتی بنیاد پر ہمارا واسطہ پڑتا ہے جس سے یہ بات مشاہدے میں آئی کہ (۱) کسی بچے کے بار بار ناکام (فیل) ہونے (۲) پڑھائی میں کثرت سے غیر حاضر ہونے (۳) کلاس اور درسگاہ میں بھی گم سم رہنے (۴) یا کھیل کود میں حصہ نہ لینے اور استاد کے پوچھنے پر، جواب معلوم ہونے کے باوجود، اور سبق یاد کر لینے کے باوجود زبان سے دل کی بات نہ بتا سکنے کی اصل وجہ وہی سہم اور گھٹن اور خود اعتمادی سے محرومی .... یا احساس کمتری .... کی بیماری ہے۔

جو ماں باپ کی طرف سے گھر کی فضا خراب کر دینے کی وجہ سے ان کو لگی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس معصوم ذہن پر ہر وقت باپ کا طمانچہ .... اور ماں کے بہتے ہوئے آنسوؤں .... کا تصور طاری رہتا ہو یا جس معصوم کے کانوں میں، ابا یا دادی اور پھوپھی سے جھڑکی .... باورچی خانے میں روتی ہوئی ماں کی سسکیوں کی آوازیں گونجتی رہیں یا جس کے ذہن پر ابا اور دادی سے

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Advocate Showkat

چھپ کرامی کو تنہائی میں مصلیٰ پر گھٹنوں روتا ہوا دیکھنے کا منظر چھایا رہے .... وہ بچہ کبھی بھی دوسرے کھیلتے ہوئے بچوں کے برابر نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا آپ اللہ کے واسطے اپنے بچوں پر ہی رحم کھاتے ہوئے اس بات کا اہتمام رکھیں کہ آپ کو بیوی یا بچوں کی کسی غفلت اور لاپرواہی سے غصہ نہ آئے اور اگر غصہ آہی گیا تو آپ بچوں ہی کی تربیت کی خاطر............ انہی پر رحم کرتے ہوئے خاموش ہو جائیں اور بات رفع دفع کرنے کی کوشش کرلیں اور اس وقت صبر کرنے اور معاف کرنے کے فضائل سوچیں کہ آج میں نے ان کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمادیں گے اور ہر بچے کے سر پر ہاتھ رکھ کر سمجھائیں اور ان کو دعا دے کر آئندہ کے لئے موقع عطا فرمائیں۔ اور اسکے لئے اسلام اور تربیت اولاد' مثالی ماں' جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔

بچوں کی دینی تربیت پر توجہ دیجئے

جناب محترم دولہا صاحب ...... نکاح ایک ایسی عظیم نعمت ہے کہ شوہر اور زوجہ دونوں ہی اس سے بحکم خداوندی فائدہ اٹھاتے ہیں اور جہاں گناہ سے بچنا اور جائز فطری خواہش حلال طریقوں پر پوری کرنا اس کا ایک اہم ترین فائدہ ہے بلکہ نکاح کی اصلی غرض وغایت یہی ہے بالکل اسی طرح نکاح کی اصل غایت حصول اولاد بھی ہے اور یہ نتیجہ عام طور پر مرتب ہوتا ہے۔ اب اولاد جیسی نعمت جب مل گئی اور اس کی نگہداشت نہ ہوئی اور وہ تربیت نہ ہوئی جو شرعاً وعقلاً مطلوب ہے تو اس صاحب اولاد جوڑے نے اولاد کی قدر نہ کی۔ مثلاً کسی بھی وجہ سے ماں نے بچہ کو خود دودھ نہ پلایا یا مطلوبہ شرعی مدت رضاعت پوری نہ کی یا بچے کی بڑھتی عمر کے ساتھ جو لازمی مراحل ہیں ان کی تکمیل میں دراڑیں پڑ گئیں۔

بچوں کے اخلاقی معیار...... 'بات چیت کے انداز...... اور اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے کے طریقے..... کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر غیر معمولی بدتمیزی والی ضد کرنا

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پورے گھرانے کی ایسی ساکھ خراب کرتے ہیں کہ اس بکھرے ہوئے نظام کا اکثر لوگوں یا ملنے جلنے والوں کی زبانوں پر تذکرہ ہوتا ہے اور شوہر بھی تھکا ہارا اپنے اور اپنے گھرانے سے متعلق ایسے جملے سن کر کہ "پورا گھرانہ بے تکا ہے"۔ "بچوں کو کیسا اٹھا رہے ہیں" وغیرہ .... اور زیادہ دل گرفتہ ہوتا ہے کیا آپ نے ان تمام امور کی جڑ اور بنیاد پر غور کیا ہے اس میں سے ایک اہم وجہ تو یہ ہے کہ ہم لوگ دین سے کافی دور ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے گھروں میں دینی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو پورے دین پر عمل کرنے والا بنائے اور دوسری بڑی اہم وجہ یہ ہے کہ بچوں پر مناسب توجہ نہ دینا، ان کی تربیت کی فکر نہ کرنا، ان کو پیار ومحبت نہ دینا، ان پر انفرادی توجہ نہ دینا، ان کیلئے دعائیں نہ کرنا وغیرہ وغیرہ، یہ ایسی اہم وجوہات ہیں جن کی بناء پر بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہو رہی، تیسری وجہ یہ بھی ہے کہ بعض گھرانوں میں بچوں کی پیدائش میں مناسب وقفہ نہ ہونے اور مسلسل بچوں کی پیدائش سے ماں لاغر اور کمزور اور تھکی ہوئی اور چڑچڑی ہو جاتی ہے عموماً ان گھروں میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ماں ان بچوں کو بے جا ڈانٹتی اور مارتی رہتی ہے اور صبح اٹھ کر منے کو دودھ اور تین بچوں کی فیڈر (دودھ کی بوتلیں) بھرنا .... اور منے کے ابا کو ناشتہ اور گھر کی ہانڈی چولہا ..... اور اسکو نہلانا .... اس کو صاف کرنا، .... فلاں دونوں کا جھگڑا نبٹانا .... کہیں اس میں کوسنے اور بددعائیں کہیں اپنی ذات کو کوسنا کہیں غصہ میں شوہر ہی کو کسی وقت کہہ دینا کہ ذرا آپ بھی تو فلانے کو سنبھال لیں بس خالی بولنا آتا ہے .... اور کوئی کام نہیں..............

بچوں کی تربیت کا دور دور نام ونشان نہیں صبح ۷ بجے کے ناشتوں سے جو دن کی ابتدا ہوئی تو رات ۱۱ بجے تک لنگر جاری .... ماں کا یہ حال کہ ایک بچہ ابھی شیر خوارگی کے زمانے ہی میں ہے، دوسرا حمل ٹھہرا، دودھ خراب ہوا، اس پچھلے کا دودھ چھڑایا اب وہ لاغر ہو رہا ہے، نندیں یا بہنیں ہروقت دیکھ نہیں سکتیں کہ جو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اب پاؤں چل رہا ہے وہ کہیں چولہے اور پکتی ہانڈی پر نہ جائے، ماں فوری دوسرے حمل کی وجہ سے بھاگ کر سیڑھیاں چڑھ اتر نہیں سکتی اور دوسرا بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اسی طرح کے بعض گھرانوں میں مذکورہ بالا پریشانیوں کی وجہ سے نہ فرض نمازوں کا اہتمام، نہ تلاوت وذکر کی فکر نہ دینی کتابوں کے مطالعہ کا وقت، نہ محلہ کی عورتوں کو پورے دین پر لانے کا غم، وغیرہ۔

لہٰذا اصل حقیقت پر غور کریں کہ صرف اولاد ہونا مطلوب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کا وجود مقصود ہے۔ اس لئے ہم سب کی ذمہ داری ہے بچوں کی صحیح تربیت کریں، پورا دن ذریعہ معاش کے لئے فکر کرنے کی بجائے ضرور کچھ وقت نکال کر ان کی دینی تربیت کریں، روزانہ ان کو بٹھا کر احادیث نبویہ سنائیں، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت اور فکر آخرت ان کے دلوں میں بٹھانے کی کوشش کریں۔

اور یہ بھی خیال میں رہے کہ بچوں کی دینی تربیت میں بگاڑ سے بچنے کیلئے اور زچہ بچہ کی صحت قائم رکھنے کیلئے (کہ ایک بچہ جب مکمل شرعی مدت تک ماں کا دودھ پئے اور پھر سنبھلا ہوا ہو جائے اور ماں بھی کھوئی ہوئی کمزوری پر قابو پالے اور بہت منے بچے والے جھمیلے سے اس کی گردن چھوٹے پھر) مناسب وقفہ زوجین کو باہمی رضا مندی سے جائز ہے............ لہٰذا آپ اس سہولت اور شرعی گنجائش سے فائدہ اٹھائیں اور خود پر اور اپنے گھرانے پر رحم کھائیں۔

ایسی صورت میں دو بچوں کے درمیان مناسب وقفہ کرنا مستحب ہے اسی لئے کتابوں میں آتا ہے۔

وفي الفتاوى ان خاف من الولد السوء في الحرة يسعه العزل بغير رضاها لفساد الزمان. فليعتبر مثله من الاعذار مسقطا لاذنها (شامی ۲/ ۴۱۲ طبع کوئٹہ ج ۴ ص ۳۳۵ طبع مکہ المکرمہ عالم گیری ۱/ ۳۳۵، فتح القدیر ۲/ ۴۹

یعنی اگر ماحول کے بگاڑ کی اور فساد زمانہ کی وجہ سے اولاد کے بگڑ جانے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

(یعنی بے دین ہونے) کا قوی امکان ہو........ تو ایسی صورت میں عزل جائز ہے۔ایسی صورت میں بعض اوقات بیوی کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

اسی طرح شخصی اور انفرادی طور پر کسی کو کوئی عذر پیش آجائے تو اسی طرح کا عمل بلا کراہت جائز ہوگا مثلاً عورت اتنی کمزور ہے کہ بار حمل کا تحمل نہیں کر سکتی' یا مسلسل ولادت سے عورت کی صحت پر واقعی نقصان دہ اثرات مرتب ہو رہے ہوں یا لاغر ہوئی جا رہی ہو' جو خود مخل ہے اولاد کی صحیح نگہداشت کرنے میں' یا کسی دور دراز کے سفر میں ہے' یا کسی ایسے مقام میں ہے جہاں پر قیام و قرار کا امکان نہیں' یا زوجین کے باہمی تعلقات ہموار نہیں' علیحدگی کا قصد ہے' اسی طرح شیر خوار بچہ (پہلے سے موجود) کے دودھ پر لازمی اثر پڑے' جلد دوسرا حمل ٹھہر جانے کی وجہ سے یعنی ماں کی جانب سے بھرپور نگہداشت نہ ہونے کی وجہ سے اس کا بہت امکان ہے کہ دونوں بچوں کی صحت متاثر ہو جائے' اور ایام طفولیت و رضاعیت کا ضعف آخر عمر تک باقی رہ جائے یا کوئی ولادت آپریشن سے ہونے کی بنا پر خود ماہر تجربہ کار' دین دار ڈاکٹرنی ہی نے پابندی لگا دی ہو کہ مثلاً فلاں مدت تک دوبارہ حمل ٹھہرنے نہ پائے' ورنہ عورت کی جان جانے کا قوی اندیشہ ہے۔وغیرہ تو ان حالات میں اجازت ہوگی بلکہ بعض اوقات بہتر ہوگا کہ دو بچوں کے درمیان عارضی مانع حمل کی تدبیر کے ذریعہ مناسب وقفہ کیا جائے۔البتہ مانع حمل تدبیر اختیار کرتے وقت یہ نظریہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر بچہ پیدا ہو گیا تو ہم کہاں سے کھلائیں گے اور اسکے رزق کا انتظام کہاں سے ہوگا۔کیونکہ یہ نظریہ قرآن کریم کے صریح حکم کے خلاف ہے اور یہ نظریہ رکھنا حرام ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور تم اپنی اولاد کو غریبی کے ڈر سے قتل مت کرو' کیونکہ ہم ہی انہیں اور تمہیں رزق دیتے ہیں' بے شک ان کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(ترجمہ سورۃ الاسراء)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اسی طرح اس کو قومی اور اجتماعی شکل دینا شریعت وسنت کا مقابلہ ہوگا اور اس "وقفہ" کے نام پر طوفان بدتمیزی برپا کرنے اور "روزی کہاں سے آئے گی' یا لڑکی کے جہیز کا کیا ہوگا" اور "ملک آبادی کی وجہ سے مقروض ہوگیا ہے" یا بطور فیشن خاندان کو مختصر رکھنے کے اور اسی قسم کے دوسرے بے تکے اوٹ پٹانگ خیالات کا کوئی اعتبار ہے اور نہ ہی ان پر مدار رکھ کر وقفہ کرنا جائز ہے بلکہ دنیا کی حکومتوں نے جتنا خرچہ خاندانی منصوبہ بندی پر کیا ہے اگر یہی خرچہ تعمیری اسباب پر کیا جاتا اور وسائل معاش کی صحیح تقسیم پر کیا جاتا' پیداوار میں اضافہ پر کیا جاتا' حاصل شدہ وسائل کی حفاظت پر کیا جاتا تو آبادی خواہ کتنی ہی بڑھ جائے معاشی تنگی پیدا نہیں ہو سکتی۔

وضاحت: امید ہے کہ ہماری ان گذارشات کو اسی جذبے کے تحت پڑھا جائے جس مقصد کیلئے لکھی جارہی ہے اس لئے کہ یہ اصول مسلم ہے، الامور بمقاصدھا اگر نیت صحیح تھی تو بلاشبہ جائز ہوگا اور اگر نیت فاسد تھی کوئی مذموم مقصد تھا جو شرعی نقطہ نظر سے نہ صرف یہ کہ غلط بلکہ رب العالمین کے نظام میں دخل اندازی تھی تو پھر یقیناً ناجائز اور حرام ہوگا' مزید تفصیل کیلئے معتبر علماء کرام ومفتیان عظام کی خدمت میں جا کر پوچھ لیا جائے' ہم نے اس کتاب کے اخیر میں علماء کرام کو خط لکھنے کے پتے لکھے ہیں برائے مہربانی ان کو خط لکھ کر / یا فون کر کے پوچھ لیا جائے اور اہل علم حضرات مزید تفصیل کیلئے کتاب "ضبط ولادت کی عقلی وشرعی حیثیت" (تالیف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور مولانا محمد تقی عثمانی صاحب) اور جدید فقہی مباحث جلد اول (ترتیب مولانا مجاہد الاسلام قاسمی صاحب زید مجدہم) کا مطالعہ کریں' واللہ اعلم بالصواب۔

ماں باپ کے درمیان لڑائی جھگڑا اور اختلاف

بچے کو دین سے دور کرنے اور اس کو جاہل اور نفسیاتی مریض بنانے کے اہم اسباب میں سے ماں باپ کے درمیان لڑائی جھگڑا اور باہمی نزاع واختلاف ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

چنانچہ جب بچہ گھر میں آنکھیں کھولتا ہے اور اپنی آنکھوں کے سامنے لڑائی جھگڑا دیکھتا ہے تو لازمی طور سے وہ گھر کی اس تاریک فضا سے دور ہونا چاہتا ہے' اور آفت زدہ خاندان کے دائرہ سے دور بھاگنا چاہتا ہے تاکہ اپنے من پسند دوستوں کے ساتھ اپنا وقت گزارے' اور فراغت کے اوقات ان کی رفاقت میں بسر کرے' یہ دوست اگر گندے اخلاق والے گھٹیا قسم کے لوگ ہوتے ہیں تو یہ بچہ بھی ان کے ساتھ خراب ہوتا چلا جاتا ہے اور بری عادتیں اور گندے اخلاق اختیار کر لیتا ہے' بلکہ وہ لازمی طور سے منحرف ہو جاتا ہے اور مجرم بن جاتا ہے اور اس طرح ملک وقوم کے لئے خطرہ کی نشانی بن جاتا ہے۔

اسلام نے اپنے پر حکمت اور ہمیشہ ہمیشہ باقی و برقرار رہنے والے اصول وقواعد کے ذریعے نکاح کے خواہشمند مرد کے لئے بیوی کے انتخاب واختیار کرنے میں صحیح راستہ متعین کیا' اور اسی طرح لڑکی کے اولیاء و سرپرستوں کی شوہر کے اختیار کرنے میں صحیح اور اعلیٰ ترین رہنمائی فرمائی جس کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ میاں بیوی میں الفت ومحبت اور ایک دوسرے سے مفاہمت اور باہمی تعاون کی فضا پیدا ہو اور اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ میاں بیوی ان ازدواجی پریشانیوں اور لڑائی جھگڑوں سے بچ جائیں جو عام طور سے میاں بیوی میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

آپ نے اس کتاب کی پہلی فصل میں ان اہم بنیادی باتوں کو پڑھ لیا ہوگا جنہیں میاں بیوی کے انتخاب کے سلسلہ میں بنیاد واساس بنانا چاہئے اور درحقیقت یہ وہ اساسی بنیادیں ہیں جن کا وجود ایک سعید ونیک بخت خاندان کے تیار کرنے اور محبت والفت سے بھرپور مثالی خاندان کے وجود کے لئے ضروری ہے۔

طلاق اور اسکے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بے دینی

وہ بنیادی عوامل جو عام طور سے بچہ کے انحراف اور خراب ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں طلاق اور اسکے نتیجہ میں پیدا ہونے والے حالات ہیں جس کی وجہ سے دونوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خاندانوں میں اختلاف وافتراق کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

وہ متفق علیہ اور مشاہد امور جن میں کوئی بھی دو آدمیوں کا اختلاف نہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ بچہ جب دنیا میں آنکھ کھولتا ہے اور اسپر شفقت کرنے والی ماں اور اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کرنے اور ضروریات پورا کرنے والا باپ نہیں ہوتا تو وہ لازمی طور سے جرائم اور برائیوں کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس میں فساد وانحراف نشوونما پاتا رہتا ہے۔ یہ صورت حال اس وقت اور زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ جب مطلقہ عورت دوسرے خاوند سے شادی کر لیتی ہے تو عام طور سے اولاد خراب اور ضائع ہو جاتی ہے۔

طلاق کے بعد اس پریشانی کو ماں کی غربت اور پیچیدہ بنا دیتی ہے اس لئے ایسی صورت حال میں مطلقہ عورت کام کاج کے لئے گھر سے نکلنے پر مجبور ہوتی ہے لہٰذا وہ گھر کو چھوڑکر کام کرنے چلی جاتی ہے اور چھوٹے بچے بے یارومددگار ادھر ادھر پھرتے ہیں، حوادثات ایام اور شب وروز کے فتنے ان کو کھلونا بنا لیتے ہیں، نہ کوئی ان کا دیکھ بھال کرنے والا ہوتا ہے نہ نگہداشت کرنے والا، اب آپ ہی بتائیے کہ ایسی اولاد سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں جنہیں نہ باپ کی محبت میسر ہو نہ اس کی نگرانی ونگہداشت .... نہ ماں کا پیار ملا ہو نہ اس کی توجہ اور ہمدردیاں۔

ہم ان سے ایسی صورت حال میں کیا توقع کر سکتے ہیں جب وہ اپنے پاس پیٹ بھر کر روٹی، بدن ڈھانپنے کو کپڑا اور سر چھپانے اور راحت وآرام کے لئے جھونپڑا بھی نہیں پاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت میں ہم ان سے آوارگی اور خراب ہونے کی توقع کر سکتے ہیں، اور جرائم اور آوارگی سے بچنے کی اسی سے امید کر سکتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ایسے لوگ درحقیقت کم ہی ملتے ہیں۔ اپنے بنیادی احکامات میں میاں بیوی میں سے ہر ایک کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے فرائض وواجبات کو پورا کرے اور ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کرے، تاکہ ایسی صورت حال پیدا نہ ہو جس کا انجام آخر کار برا اور قابل ملامت ہو۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ان حقوق میں سے شوہر کے ذمے بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری کا پورا کرنا بھی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ." (البقرة- ۲۳۳)

اور لڑکے والے یعنی باپ پر ہے کھانا اور کپڑا ان عورتوں کا دستور کے موافق۔

اور امام مسلم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اتقوا الله في النساء فإنكم أخذ تموهن بأمان الله و استحللتم فروجهن بكلمة الله ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف."

عورتوں کے سلسلہ میں خدا سے ڈرو اس لئے کہ تم نے انہیں اللہ کے امان کے ذریعہ حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمہ کے ذریعہ حلال کیا ہے، تم پر ان کے نان نفقہ اور کپڑے کی دستور کے موافق ذمہ داری ہے۔

انہی حقوق میں سے گھر کے معاملات میں شوہر کا بیوی سے مشورہ کرنا بھی داخل ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"آمروا النساء في بناتهن.

(رواہ احمد وابو داود کتاب النکاح حدیث ۱۷۹۳)

عورتوں سے ان کی بچیوں کے بارے میں مشورہ کر لیا کرو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکیوں کی شادی سے قبل ان کی ماؤں سے اجازت لے لیا کرو اور مشورہ کر لیا کرو۔

انہی حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ شوہر بیوی کی بعض کمزوریوں اور عیوب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سے درگزر کرے اور خصوصاً اگر اس میں کچھ ایسی خوبیاں اور اوصاف پائے جاتے ہوں جو ان کمزوریوں اور عیوب کی تلافی کرتے ہیں اس لئے کہ امام مسلم رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک روایت کرتے ہیں:

"لا یفرك مومن مومنةً إن كره منها خلقًا رضي منها آخر."

(صحیح مسلم کتاب الرضاع حدیث نمبر ۲۶۷۲)

کوئی مومن کسی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اس لیے کہ اگر اس کی کوئی بات ناپسند ہوگی تو اس کے بدلے دوسری پسند ہوگی۔

ان حقوق میں سے مرد کا بیوی کے ساتھ ہنسی خوشی گزارنا اور اس سے ملاطفت اور دل لگی کرنا بھی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا. (النساء ۱۹)

اور ان عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے رہو پھر اگر وہ تم کو نہ بھائیں تو شاید ایک چیز تم کو پسند نہ آئے اور اللہ نے اس میں بہت خیر خوبی رکھی ہو۔

اور ابن ماجہ کتاب النکاح حدیث نمبر ۱۹۶۷ اور حاکم رحمہما اللہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان مبارک نقل کرتے ہیں:

"خیر کم خیر کم لأهله و أنا خیر کم لأهلی."

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں۔

اور امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ کھیل دکھاتے تھے جو مسجد کے میدان کے سامنے ہو رہا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ اپنی ہتھیلی دروازہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور ہاتھ دراز کر لیا کرتے تھے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا چہرہ نبی کریم ﷺ کے کاندھے پر رکھ دیا کرتی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تھیں، امام بخاری و مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"أكمل المومنين إيمانًا أحسنهم خلقاً و ألطفهم بأهله."

(سنن الترمذی کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۵۳۷)

مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی اور اچھا برتاؤ کرنے والا ہو۔

حضرت عمر ﷺ جیسے سخت گیر وقوی الارادہ اور فیصلے کے پکے شخص فرمایا کرتے تھے کہ مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ انس اور نرم مزاج ہونے کے اعتبار سے بچہ کی طرح ہونا چاہئے ہاں جب لوگوں کے ساتھ ہو تو بھرپور آدمی بن جانا چاہئے۔

ان حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں گھر کے کام کاج میں مرد کو بیوی کا ہاتھ بٹانا چاہئے چنانچہ طبرانی وغیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے جب یہ پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جیسے تم لوگ کرتے ہو یہ چیز ادھر سے اٹھاکر ادھر رکھ دی، بے جگہ چیز جگہ پر رکھ دی، گھر والوں کا کام کاج کر دیا، ان کے لئے گوشت کاٹ دیا، گھر کو جھاڑ پونچھ دیا، خادم کا ہاتھ بٹالیا۔

یہ وہ اہم حقوق ہیں جنہیں اسلام نے میاں بیوی میں سے ہر ایک پر لازم کیا ہے. اور یہ درحقیقت واقعی اور عادلانہ امور ہیں، اور اگر میاں بیوی میں سے ہر ایک ان کو پورا کرے تو بجائے اختلاف ولڑائی کے اتحاد ویگانگت وجود میں آئے گی، اور بغض وناپسندیدگی کی جگہ الفت ومحبت لے لے گی، اور پورا خاندان خوشحالی اور محبت وسکون سے پر بہتر سے بہتر زندگی گزارے گا، اور یہ قطعاً ناممکن ہو گا کہ کوئی بھی ایسی بات ہو جس سے خاندان والوں کی زندگی مکدر ہو، یا جس سے میاں بیوی میں سے ایک کو دوسرے سے ناگواری گزرے یا تکلیف پہنچے۔

اور اگر مرد کی بد اخلاقی یا عورت کے اخلاق کی خرابی کی وجہ سے آپس میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اتفاق واتحاد ناممکن ہو' اور ان دونوں کا ایک ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہو تو شوہر کو چاہئے کہ طلاق دینے سے پہلے اصلاح کی کوشش کرلے اور اس سلسلہ کی تدابیر اختیار کرلے اور یہ کوششیں اور تدابیر اس طرح سے ہیں:

۱۔ وعظ ونصیحت کرنا اور سمجھانا تاکہ اس آیت کریمہ پر عمل ہو جائے "وذكر فإن الذكرى تنفع المومنين" نصیحت کرتے رہئے۔ اس لئے کہ نصیحت کرنا مومنوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۲۔ الگ بسترے پر سونا۔ یہ ایک نفسیاتی سزا ہے ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے عورت صحیح راستہ پر آجائے۔

۳۔ تنبیہ کے لئے معمولی سی مارپیٹ بشرطیکہ یہ معلوم ہو کہ مارنے سے فائدہ ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ زیادہ نہ مارا جائے اور اس طرح نہ مارا جائے جس سے عورت کے جسم پر نشانات پڑ جائیں' اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ ایسی جگہ پر نہ مارا جائے جہاں مارنا نقصان دہ بن سکتا ہو' مثلاً چہرہ سینہ اور پیٹ' ان شروط کی رعایت رکھتے ہوئے مارنا بنسبت ایذاوتکلیف پہنچانے کے تنبیہ اور ڈرانے کا سبب بنتا ہے۔

لیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ اصل مقتدائے کامل نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی کسی عورت کو نہیں مارا' چنانچہ ابن سعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے نہ کبھی کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خادم یا اور کسی کو مگر یہ کہ آپ اللہ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہوں۔

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ جب ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے اپنے شوہر کی مار پٹائی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے شوہر سے فرمایا:

"يظل أحدكم يضرب امرأته ضرب العبد ثم يظل يعانقها ولا يستحى."

تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا اور پھر اس سے بغل گیر ہوتا ہے اور شرم بھی نہیں آتی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

۴۔ آخری تدبیر یہ ہے کہ کسی تیسرے آدمی کو فیصل (ثالث) بنالیا جائے، اور وہ اس طرح کہ میاں بیوی کے خاندان والوں کے معتدل مزاج عقل مند سمجھ دار لوگوں کو بیچ میں ڈال دیا جائے جو میاں بیوی کو در پیش مشکلات کا مطالعہ کریں اور پھر ان دونوں میں دوبارہ اتفاق ویگانگت اور اتحاد پیدا کرنے کی عملی تجاویز وحل پیش کریں ہوسکتا ہے کہ یہ حل اور تجاویز مقصد حاصل کرنے میں مدد دیں اور طلاق سے بچا لیں، ان احتیاطی تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک پر عمل ہو جائے ارشاد ربانی ہے:

والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ان اللہ کان علیا کبیرا. وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا. ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما. ان اللہ کان علیما خبیراً. (النساء ۳۴-۳۵)

اور جن عورتوں کی بدخوئی کا تم کو ڈر ہو تو ان کو سمجھاؤ اور سونے میں جدا کر دو اور مارو پھر اگر تمہارا کہا مانیں تو ان پر الزام کی راہ تلاش مت کرو، بے شک اللہ سب سے اوپر بڑا ہے اور اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں آپس میں ضد رکھتے ہیں تو بھیجو ایک منصف مرد والوں میں سے ایک منصف عورت والوں میں سے اگر یہ دونوں چاہیں گے کہ صلح کرا دیں تو اللہ موافقت کر دے گا ان دونوں میں بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

ان مراحل سے گزرنے اور ان تدابیر پر عمل کرنے کے بعد بھی اگر اتفاق ناممکن ہو تو مرد کو چاہئے کہ عورت کو پاکی کے ایسے زمانے میں ایک طلاق دے جس میں اس سے ہم بستری نہ کی ہو تاکہ پہلی طلاق دینے کے بعد بھی ازدواجی زندگی دوبارہ لوٹنے کی گنجائش باقی رہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حلال چیزوں میں بھی اللہ کی ناپسندیدہ:
طلاق

اب ہم طلاق کے عنوان پر چند سطور پیش کر رہے ہیں، اس دعا اور درد دل کے ساتھ کہ اللہ مسلمان زوجین میں سے کسی کی زندگی میں یہ مرحلہ نہ آئے..... سب جانتے ہیں کہ یہ چیز کتنی ناپسندیدہ ہے کہ اگر اس کا غلط استعمال ہوگیا تو سوائے پچھتانے اور رونے کے کچھ حاصل نہیں۔

دو اہم گزارشات ہماری اس سلسلے میں سارے مسلمانوں سے یہ ہیں کہ اولاً تو سب کی یہ کوشش ہو کہ اس مرحلے تک ہرگز ہرگز بات نہ پہنچے اور کبھی حالات کا رخ اس جانب ہی مڑ چلا ہو کہ سوائے اس کے اور کوئی راستہ ہی نہ ہو تو خدارا جلد بازی یا جوش سے کوئی قدم نہ اٹھائیں بلکہ وقت کے اکابر محقق بزرگ علماء اور مفتی صاحبان سے ضرور بالضرور ہر ہر مرحلے کا شرعی حکم پوچھ پوچھ کر عمل کریں۔ اس سلسلے میں اب ہم شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی صاحب برکاتہم کا ایک قیمتی مضمون روزنامہ جنگ میں ذکر و فکر کے عنوان کے تحت شائع ہونے والے مضامین سے نقل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے، اور ۲۴ گھنٹے کی زندگی میں ہر آنے والے مسئلہ اور ہر خوشی و پریشانی کے مرحلہ میں اللہ رب العزت کے بتلائے ہوئے احکامات اور نبی کریم ﷺ کے مبارک نورانی طریقوں پر چلنے والا اور پیار و محبت اور حکمت کے ساتھ لوگوں کو چلانے والا بنائے آمین، اب اس مضمون کو دعا مانگ کر پڑھیے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

طلاق کا صحیح طریقہ

میرا مختلف حیثیتوں میں عام مسلمانوں کے خاندانی بالخصوص ازدواجی تنازعات سے کافی واسطہ رہا ہے اور یہ دیکھ دیکھ کر دکھ ہوتا رہا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت اتنی بڑھ گئی ہے کہ جو سامنے کی باتیں پہلے بچے بچے کو معلوم ہوتی تھیں اب بڑے بڑوں کو بھی معلوم نہیں ہوتیں، اسی لئے چند ماہ پہلے میں نے اس کالم میں شادی بیاہ کے مسائل اور اس سے متعلق بنیادی شرعی احکام کی وضاحت شروع کی تھی جو مختلف عنوانات کے تحت کئی ہفتے جاری رہی جب نکاح کا ذکر چھڑا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ''طلاق'' کے بارے میں بھی کچھ گزارشات پیش کر دی جائیں کیونکہ طلاق کے بالکل ابتدائی احکام سے بھی عام لوگ ناواقف ہو چکے ہیں اور اس بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں عام ہو چکی ہیں۔

سب سے پہلی غلطی تو یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے ''طلاق'' کو غصہ نکالنے کا ایک ذریعہ سمجھا ہوا ہے جہاں میاں بیوی میں کوئی اختلاف پیش آیا اور نوبت غصے اور اشتعال تک پہنچی، شوہر نے فوراً طلاق کے الفاظ زبان سے نکال دیئے حالانکہ ''طلاق'' کوئی گالی نہیں ہے جو غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے دیدی جائے۔ یہ نکاح کا رشتہ ختم کرنے کا وہ انتہائی اقدام ہے جس کے نتائج بڑے سنگین ہیں اس سے صرف نکاح کا رشتہ ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ خاندانی زندگی کے بہت سے مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جہاں طلاق کی اجازت دی ہے وہاں اسے ''ابغض المباحات'' قرار دیا ہے یعنی یہ وہ چیز ہے جو جائز کاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے اس نے طلاق کے بارے میں یہ سخت موقف تو اختیار نہیں کیا کہ نکاح کے بعد طلاق ہی نہ ہو اس لئے کہ میاں بیوی کی زندگی میں بعض اوقات ایسے مرحلے پیش آجاتے ہیں جب دونوں کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ شرافت کے ساتھ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں ایسے موقع پر نکاح کے رشتے کو ان پر زبردستی تھوپے رکھنا دونوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کی زندگی کو عذاب بنا سکتا ہے۔ (یہی وجہ ہے کہ عیسائی مذہب طلاق کے بارے میں اپنے اس قدیم موقف پر قائم نہیں رہ سکا جس کی داستان بڑی طویل اور عبرت ناک ہے) اس لئے اسلام نے طلاق کو ناجائز یا حرام تو قرار نہیں دیا اور نہ اس کے ایسے لگے بندھے اسباب متعین کئے جو علیحدگی کے معاملے میں میاں بیوی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دیں لیکن اول تو آنحضرت ﷺ نے صاف صاف فرما دیا کہ مباح (جائز) چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے دوسرے میاں بیوی کو ایسی ہدایات دی ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے تو طلاق کی نوبت کم سے کم آئے۔ تیسرے اگر طلاق کی نوبت آہی جائے تو اس کا ایسا طریقہ بتایا ہے جس میں خرابیاں کم سے کم ہوں، آج اگر لوگ ان ہدایات اور احکام کو اچھی طرح سمجھ لیں اور ان پر عمل کریں تو نہ جانے کتنے گھریلو تنازعات اور خاندانی مسائل خود بخود حل ہو جائیں.

جہاں تک ان ہدایات کا تعلق ہے جو طلاق کے سد باب کیلئے دی گئی ہیں ان میں سب سے پہلی ہدایت تو آنحضرت ﷺ نے یہ دی ہے کہ "اگر کسی شوہر کو اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہے تو اسے اس کی اچھی باتوں پر بھی غور کرنا چاہئے"۔

مقصد یہ ہے کہ دنیا میں کوئی شخص بے عیب نہیں ہوتا اگر کسی میں ایک خرابی ہے تو دس اچھائیاں بھی ہو سکتی ہیں' ایک خرابی کو لے بیٹھنا اور دس اچھائیوں سے آنکھ بند کر لینا انصاف کے بھی خلاف ہے اور اس سے مسئلہ حل بھی نہیں ہو سکتا۔

بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ "اگر تمہیں اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہے تو (یہ سوچو) کہ شاید تم جس چیز کو برا سمجھ رہے ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے کوئی بڑی بھلائی رکھی ہو" (سورہ نساء ۱۹)

دوسری ہدایت قرآن کریم نے یہ دی ہے کہ جب میاں بیوی آپس میں اپنے اختلافات طے نہ کر سکیں اور نرم وگرم ہر طریقہ آزمانے کے بعد بھی تنازع برقرار رہے تو فوراً علیحدگی کا فیصلہ کرنے کے بجائے دونوں کے خاندان والے ایک ایک شخص کو ثالث بنائیں اور یہ دونوں طرف کے نمائندے آپس میں ٹھنڈے دل سے حالات

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کا جائزہ لیکر میاں بیوی کے درمیان تنازع ختم کرانے کی کوشش کریں ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ اگر یہ دونوں نیک نیتی سے اصلاح کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان موافقت پیدا فرما دے گا (سورہ نساء ۳۵)

لیکن اگر یہ تمام کوششیں بالکل ناکام ہو جائیں اور طلاق ہی کا فیصلہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے کہ شوہر اس کیلئے مناسب وقت کا انتظار کرے مناسب وقت کی تشریح آنحضرت ﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ طلاق اس وقت دی جائے جب بیوی طہر کی حالت میں ہو، یعنی ماہانہ نسوانی دورے سے فارغ ہو چکی ہو اور فراغت کے بعد سے دونوں کے درمیان وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی نوبت نہ آئی ہو لہٰذا اگر عورت طہر کی حالت میں نہ ہو تو ایسے وقت طلاق دینا شرعاً گناہ ہے نیز اگر طہر ایسا ہو کہ اس میں میاں بیوی کے درمیان ازدواجی قربت ہو چکی ہو تب بھی طلاق دینا شرعاً جائز نہیں، ایسی صورت میں طلاق دینے کے لئے شوہر کو اگلے مہینے تک انتظار کرنا چاہئے۔

اس طریقہ کار میں یوں تو بہت سی مصلحتیں ہیں لیکن ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ طلاق کسی وقتی منافرت یا جھگڑے کا نتیجہ نہ ہو، شوہر کو مناسب وقت کے انتظار کا حکم اس لئے بھی دیا گیا ہے کہ اس عرصے میں وہ تمام حالات پر اچھی طرح غور کر لے اور جس طرح نکاح سوچ سمجھ کر ہوا تھا اسی طرح طلاق بھی سوچ سمجھ کر ہی دی جائے چنانچہ عین ممکن ہے کہ اس انتظار کے نتیجے میں دونوں کی رائے بدل جائے، حالات بہتر ہو جائیں اور طلاق کی نوبت ہی نہ آئے۔

پھر اگر مناسب وقت آجانے پر بھی طلاق کا ارادہ برقرار رہے تو شریعت نے طلاق دینے کا صحیح طریقہ یہ بتایا ہے کہ شوہر صرف ایک طلاق دیکر خاموش ہو جائے اس طرح ایک رجعی طلاق ہو جائے گی جس کا حکم یہ ہے کہ عدت گزر جانے پر نکاح کا رشتہ شرافت کیساتھ خود بخود ختم ہو جائے گا اور دونوں اپنے اپنے مستقبل کیلئے کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔

اس طریقے میں فائدہ یہ ہے کہ طلاق دینے کے بعد اگر مرد کو اپنی غلطی کا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

احساس ہوا اور وہ یہ سمجھے کہ حالات اب بہتر ہو سکتے ہیں تو وہ عدت کے دوران اپنی دی ہوئی طلاق سے رجوع کر سکتا ہے جس کیلئے زبان سے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ "میں نے طلاق سے رجوع کر لیا" اس طرح نکاح کا رشتہ خود بخود تازہ ہو جائے گا اور اگر عدت بھی گزر گئی اور دونوں میاں بیوی یہ سمجھیں کہ اب انہوں نے سبق سیکھ لیا ہے اور آئندہ وہ مناسب طریقے پر زندگی گزار سکتے ہیں تو ان کے لئے یہ راستہ کھلا ہوا ہے کہ وہ باہمی رضامندی سے دوبارہ از سر نو نکاح کر لیں (جس کے لئے نیا ایجاب وقبول، گواہ اور مہر سب ضروری ہے)۔

اگر مذکورہ سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میاں بیوی نے پھر سے نکاح کا رشتہ تازہ کر لیا ہو اور پھر کسی وجہ سے دونوں کے درمیان تنازع کھڑا ہو جائے تب بھی دوسری طلاق دینے میں جلدی نہ کرنی چاہئے بلکہ ان تمام ہدایات پر عمل کرنا چاہئے جو اوپر بیان ہوئیں ان تمام ہدایات پر عمل کے باوجود اگر شوہر پھر طلاق ہی کا فیصلہ کرے تو اس مرتبہ بھی ایک ہی طلاق دینی چاہئے۔

اب مجموعی طور پر دو طلاقیں ہو جائیں گی لیکن معاملہ اس کے باوجود میاں بیوی کے ہاتھ میں رہے گا۔ یعنی عدت کے دوران شوہر پھر رجوع کر سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد دونوں باہمی رضامندی سے تیسری بار پھر نکاح کر سکتے ہیں۔

یہ ہے طلاق کا وہ طریقہ جو قرآن وحدیث میں بیان ہوا ہے اور اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ قرآن وسنت نے نکاح کے رشتے کو برقرار رکھنے اور اسے ٹوٹنے سے بچانے کے لئے درجہ بہ درجہ کتنے راستے رکھے ہیں ہاں اگر کوئی شخص ان تمام درجوں کو پھلانگ جائے تو پھر نکاح وطلاق آنکھ مچولی کا کوئی کھیل نہیں ہے۔ جو غیر محدود زمانے تک جاری رکھا جائے لہٰذا جب تیسری طلاق بھی دیدی جائے تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ اب نکاح کو تازہ کرنے کا کوئی راستہ نہیں، اب نہ شوہر رجوع کر سکتا ہے نہ میاں بیوی باہمی رضامندی سے نیا نکاح کر سکتے ہیں، اب دونوں کو علیحدہ ہونا ہی پڑے گا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہمارے معاشرے میں طلاق کے بارے میں انتہائی سنگین غلط فہمی یہ پھیل گئی ہے کہ تین سے کم طلاقوں کو طلاق ہی نہیں سمجھا جاتا، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر طلاق کا لفظ صرف ایک یا دو مرتبہ لکھا جائے تو اس سے طلاق ہی نہیں ہوتی چنانچہ جب کبھی طلاق کی نوبت آتی ہے تو لوگ تین طلاقوں سے کم پر بس نہیں کرتے اور کم سے کم تین مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کرنا ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا طلاق صرف ایک مرتبہ کہنے سے بھی ہو جاتی ہے۔

بلکہ شریعت کے مطابق طلاق کا صحیح اور احسن طریقہ یہی ہے کہ صرف ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہا یا لکھا جائے اس طرح طلاق تو ہو جاتی ہے لیکن اگر بعد میں سوچ سمجھ کر نکاح کا رشتہ تازہ کرنا ہو تو اس کے دروازے کسی کے نزدیک مکمل طور پر بند نہیں ہوتے بلکہ ایک ساتھ تین مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کرنا شرعاً گناہ ہے۔

اور حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی چاروں فقہی مکاتب فکر کے نزدیک اس گناہ کی ایک سزا یہ ہے کہ اس کے بعد رجوع یا نئے نکاح کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا اور جو لوگ ان فقہی مکاتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں ان کو اکثر تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کے بعد شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا طلاق کے معاملے میں سب سے پہلے تو یہ غلط فہمی دور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کرنے سے طلاق نہیں ہوتی اور یہ بات اچھی طرح لوگوں میں عام کرنی ضروری ہے کہ طلاق کا صحیح اور احسن طریقہ یہی ہے کہ صرف ایک مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کیا جائے اس سے زیادہ نہیں، اگر عدت کے دوران شوہر کے رجوع کا حق ختم کرنا مقصود ہو تو ایک طلاق، بائن دیدی جائے یعنی طلاق کیساتھ بائن کا لفظ بھی ملا لیا جائے تو شوہر کو یکطرفہ طور پر رجوع کرنیکا حق نہیں رہیگا البتہ باہمی رضامندی سے دونوں میاں بیوی جب چاہیں نیا نکاح کر سکیں گے۔

یہ بات کہ طلاق کا احسن طریقہ یہی ہے کہ صرف ایک طلاق دی جائے پوری امت میں مسلم ہے اور اس میں کسی مکتب فکر کا اختلاف نہیں، ضرورت ہے کہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

علماء اپنے خطبوں میں اس مسئلے کو عوام کے سامنے واضح کریں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے بھی طلاق کے یہ احکام لوگوں تک پہنچائے جائیں۔

وصیت کا بیان

ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہئے کہ وہ اپنی وصیت ضرور لکھ کر رکھیں حدیث شریف میں اس کے متعلق خاص تاکید آئی ہے خصوصاً اگر کسی کے ذمہ نمازیں قضا ہیں، حج واجب ہے، سالوں سے سونے کی زکوۃ ادا نہیں کی تو اس صورت میں وصیت نامہ نہ لکھنا ایک مستقل گناہ ہے، جب تک وصیت نامہ نہ لکھے گا، اس وقت تک یہ گناہ ہوتا رہے گا اس لئے فوراً آج ہی ہم لوگوں کو اپنا وصیت نامہ لکھ لینا چاہئے۔

وصیت لکھنے کی تفصیل اور اس کا طریقہ کتاب "طریقہ وصیت" میں دیکھ لیا جائے بیوی اپنے شوہر کیلئے کیسے وصیت لکھے اور شوہر اپنی بیوی کیلئے کیسے وصیت لکھے، یہاں ہم یہ ذکر کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام عطا فرمائے اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری نصیب فرمائے۔ آمین!

نیک شوہر کی اپنی بیوی کو وصیت

غازی انور پاشا ترکی کے ان جلیل القدر مجاہدین میں سے تھے جنہوں نے اپنی ساری عمر اسلام دشمنوں کے ساتھ جہاد میں صرف کی، اور بالآخر روسی بالشویکوں سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ انہوں نے اپنی شہادت سے صرف ایک دن پہلے ایک خط اپنی بیوی شہزادی نجیہ سلطانہ کے نام روانہ کیا تھا جو انہوں نے ترکی اخبارات میں شائع کرا دیا، اور وہیں سے ترجمہ ہو کر ۲۲ اپریل ۱۹۲۳ء کے ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوا۔ یہ مکتوب اس قدر ولولہ انگیز اور سبق آموز ہے کہ ہر نوجوان کو پڑھنا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چاہیے۔ذیل میں اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے:

میری رفیقہ حیات اور سرمایہ عیش و سرور پیاری بخیہ!

خدائے بزرگ و بر تر تمہارا نگہبان ہے۔ تمہارا آخری خط اس وقت میرے سامنے ہے۔یقین رکھو تمہارا یہ خط ہمیشہ' میرے سینے سے لگا رہے گا۔ تمہاری صورت تو دیکھ نہیں سکتا' مگر خط کی سطروں اور حرفوں میں تمہاری انگلیاں حرکت کرتی نظر آرہی ہیں جو کبھی میرے بالوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ خیمے کے اس دھندلکے میں کبھی کبھی تمہاری صورت بھی نگاہوں میں پھر جاتی ہے۔

آہ! تم لکھتی ہو کہ میں تمہیں بھول بیٹھا ہوں اور تمہاری محبت کی کچھ پروا نہیں کی۔ تم کہتی ہو کہ میں تمہارا محبت بھرا دل توڑ کر اس دور افتادہ مقام میں آگ اور خون سے کھیل رہا ہوں۔اور ذرا پروا نہیں کرتا کہ ایک عورت میرے فراق میں رات بھر تارے گنتی رہتی ہے۔ تم کہتی ہو کہ مجھے جنگ سے محبت ہے اور تلوار سے عشق۔لیکن یہ لکھتے وقت تم نے بالکل نہ سوچا کہ تمہارے یہ لفظ جو یقیناً سچی محبت نے لکھوائے ہیں' میرے دل کا کس طرح خون کر ڈالیں گے۔میں تمہیں کس طرح یقین دلا سکتا ہوں کہ دنیا میں مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں' تم ہی میری تمام محبتوں کا منتہی ہو میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی' لیکن ایک تم ہی ہو جس نے میرا دل مجھ سے چھین لیا ہے۔

پھر میں تم سے جدا کیوں ہوں؟ راحت جان! یہ سوال تم بجا طور پر کر سکتی ہو۔

سنو! میں تم سے اس لئے جدا نہیں ہوں کہ مال و دولت کا خالب

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہوں۔ اس لئے بھی جدا نہیں ہوں کہ اپنے لئے ایک تخت شاہی قائم کر رہا ہوں جیسا کہ میرے دشمنوں نے مشہور کر رکھا ہے، میں تم سے صرف اس لئے جدا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرض مجھے یہاں کھینچ لایا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر کوئی فریضہ نہیں۔ یہی وہ فرض ہے جس کی ادائیگی کی نیت ہی انسان کو فردوس بریں کا مستحق بنا دیتی ہے۔ الحمدللہ کہ میں فرض کی محض نیت ہی نہیں رکھتا بلکہ اسے عملاً انجام دے رہا ہوں۔ تمہاری جدائی ہر وقت میرے دل پر آرے چلایا کرتی ہے، لیکن میں اس جدائی سے بے حد خوش ہوں۔ کیونکہ تمہاری محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو میرے عزم وارادہ کے لئے سب سے بڑی آزمائش ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں اس آزمائش میں پورا اترا اور اللہ کی محبت اور حکم کو اپنی محبت اور نفس پر مقدم رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ تمہیں بھی خوش ہونا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ تمہارا شوہر اتنا مضبوط ایمان رکھتا ہے کہ خود تمہاری محبت کو بھی اللہ کی محبت پر قربان کر سکتا ہے۔

تم پر تلوار سے جہاد فرض نہیں، لیکن تم بھی فریضہ جہاد سے مستثنیٰ نہیں ہو۔ کوئی مسلمان مرد ہو یا عورت، جہاد سے مستثنیٰ نہیں۔ تمہارا جہاد یہ ہے کہ تم بھی اپنے نفس و محبت پر اس کی محبت کو مقدم رکھو۔ اپنے شوہر کے ساتھ حقیقی محبت کے رشتے کو اور بھی مضبوط کرو۔

دیکھو! یہ دعا ہرگز نہ مانگنا کہ تمہارا شوہر میدان جہاد سے کسی طرح صحیح وسلامت تمہاری آغوش محبت میں واپس آجائے۔ یہ دعا خود غرضی کی دعا ہوگی اور خدا کو پسند نہ آئے گی۔ البتہ یہ دعا کرتی رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے شوہر کا جہاد قبول فرمائے، اسے کامیابی کے ساتھ واپس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لائے ورنہ جام شہادت اس کے لبوں سے نہ لگائے' وہ لب جو تم جانتی ہو شراب سے کبھی ناپاک نہیں ہوئے بلکہ ہمیشہ تلاوت و ذکر الٰہی سے سرشار رہے ہیں۔

پیاری بخیہ! آہ وہ ساعت کیسی مبارک ہوگی جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ سر' جسے تم خوبصورت بتایا کرتی تھیں' تن سے جدا ہوگا' وہ تن جو تمہاری محبت کی نگاہوں میں سپاہیوں کا نہیں' نازنینوں کا سا ہے....... انور کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ شہید ہو جائے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کا حشر ہو۔ دنیا چند روزہ ہے' موت یقینی ہے' پھر موت سے ڈرنا کیسا؟

جب موت آنے ہی والی ہے تو پھر آدمی بستر پر پڑے پڑے کیوں مرے؟ شہادت کی موت' موت نہیں زندگی ہے۔ لازوال زندگی!

بخیہ! میری وصیت سن لو۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم اپنے دیور نوری پاشا سے شادی کر لینا تمہارے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز نوری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سفر آخرت کے بعد وہ زندگی بھر وفاداری سے تمہاری خدمت کرتا رہے۔

میری دوسری وصیت یہ ہے کہ تمہاری جتنی بھی اولاد ہو سب کو میری زندگی کے حالات سنانا اور سب کو میدان جہاد میں اسلام و وطن کی خدمت کے لئے بھیج دینا۔ اگر تم نے یہ نہ کیا تو یاد رکھو میں جنت میں تم سے روٹھ جاؤں گا۔

میری تیسری وصیت یہ ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کی ہمیشہ خیر خواہ رہنا۔ ان کی ہر ممکن مدد کرتی رہنا کیونکہ اس وقت وطن کی نجات اللہ نے ان کے ہاتھ میں رکھ دی ہے۔ اچھا! پیاری بخیہ رخصت! نہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

معلوم کیوں میرا دل کہتا ہے کہ اس خط کے بعد تمہیں پھر کبھی خط نہ لکھ سکوں گا۔ کیا عجب ہے کہ کل ہی شہید ہو جاؤں، دیکھو صبر کرنا............، میری شہادت پر غم کھانے کے بجائے خوش ہونا کہ میرا اللہ کی راہ میں کام آجانا تمہارے لئے باعث فخر ہے۔

بخیہ! اب رخصت ہوتا ہوں۔ اور اپنے عالم خیال میں تمہیں گلے لگاتا ہوں۔ ان شاء اللہ جنت میں ملیں گے اور پھر کبھی جدا نہ ہوں گے۔

تمہارا انور

(منقول از ترکان احرار۔ مولفہ عبدالجید عتیقی، صفحہ ۱۲۷ تا ۱۳۰ مطبوعہ کابل بک ڈپو لاہور)

یہاں یہ واضح رہنا ضروری ہے کہ اس خط کے لکھنے کے وقت مصطفیٰ کمال پاشا صرف ایک مجاہد اسلام کی حیثیت سے معروف تھے اور انہوں نے ترکی میں وہ اسلام دشمن اقدامات نہیں کئے تھے، جو بعد میں پیش آئے۔ (ماخوذ از "تراشے" مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

نیک بیوی کی اپنے شوہر کے لئے وصیت

مسلمان بیوی کو چاہئے کہ اپنے شوہر سے بھی معافی مانگے، اور شوہر کو جتنا ستایا ہے............ یا اس کا دل دکھایا ہے............، یا اس کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کی ہے............، اس سے زیادہ اس کو خوش کرنے کی سعادت حاصل کرے، اس لئے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"جس عورت کا اس حال میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگی"۔

(ترمذی کتاب الرضاع تحفۃ الاحوذی جلد ۴ صفحہ ۳۲۵)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

لہٰذا پچھلی ازدواجی زندگی میں جو بیوی ہونے کی حیثیت سے غلطیاں کوتاہیاں ہوئیں ان کی معذرت طلب کر کے شوہر سے معافی مانگے، اور آئندہ شوہر کو خوش کرنے کی بھرپور کوشش کرے ہاں جن چیزوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے، اگر شوہر ان کے کرنے کا، یا جن کاموں کے کرنے کا انہوں نے حکم دیا ہے اور شوہر اس سے روکے تو شوہر کی ہرگز بات نہ مانیں اور شوہر کے حقوق پہچاننے اور ادا کرنے کے لئے بہشتی زیور و تحفہ خواتین ان دو کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں۔ اسی طرح ہر بیوی ذیل میں تحریر جملوں کو اپنے حالات کے اعتبار سے بدل کر وصیت کر سکتی ہے۔

(۱) الحمدللہ ناخن پالش لگانے کی مجھے عادت نہیں ہے، اور اگر کبھی لگائی بھی تو وضو اور غسل سے پہلے پالش صاف کر لیتی ہوں، لیکن اگر میری موت اسی حالت میں آجائے تو غسل دینے سے پہلے ناخن پالش چھڑا دینا، اس لئے کہ بغیر پالش چھڑوائے نہ غسل صحیح ہوگا، اور نہ ہی نماز جنازہ صحیح ہوگی، اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا۔

(ملخص من احسن الفتاویٰ باب الجنائز صفحہ ۲۲۷ جلد ۴)

(۲) نیک بیوی اپنے بیٹوں، پوتوں، نواسوں وغیرہ کو حافظ قرآن کریم اور عالم باعمل بنانے کی اور لڑکیوں، پوتیوں، نواسیوں کو بھی دیندار بنانے کی اور عربی زبان سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب دیتی رہے اور اپنی وصیت میں یہ بات ضرور لکھے۔

اپنے بیٹے بیٹیوں کو اگر وہ بڑے ہو چکے ہیں تو وصیت کر جائیں کہ میں خود تم کو عالم حافظ نہ بنا سکی یہ میری غلطی تھی اب تم اپنی اولاد کو ضرور حافظ اور عالم بنانا۔ دین کا داعی اور اس کا سچا خادم بنانا۔

اور اگر خود اپنی اولاد میں بھی ابھی چھوٹے بیٹے ہیں تو ان کو حافظ بنانے کی کوشش کریں اور وصیت لکھ کر چھوڑ جائیں کہ تم لوگ جب بڑے ہو جاؤ اور میں دنیا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میں نہ رہوں تو اس کو پڑھ کر ماں کی وصیت پر عمل کرنا اور خود حافظ قرآن..........' عالم..........' دین کا داعی..........' مجاہد بننا..........' اور دین کو سارے عالم میں پھیلانے اور چمکانے والا بننا۔

اور بیٹا! كلمة الله هي العليا (یعنی اللہ کا کلمہ سارے کلموں پر بلند ہو جائے اس) کے لئے زندگی بھر محنت کرنا اور یہی محنت کرتے کرتے تمہاری موت بھی واقع ہو تو یہ بہت مبارک ہے اللہ کرے کہ دین پھیلاتے پھیلاتے تمہاری قبریں بھی دنیا کے دور دراز علاقوں میں بننا مقدر ہوں۔ آمین!

(۳) میری وفات کے بعد آپ کے دل کے سکون اور گھر کے انتظام کی خاطر دوسرا نکاح ضرور کر لیجئے گا اور بالخصوص گناہ کے خطرے سے بچنے کے لئے تو ضرور اس کا اہتمام کیجئے گا۔

"مگر یہ یاد رہے کہ میرے بچے کسی نئی آنے والی کی فکری کج روی کا نشانہ بن کر ظلم وستم کا شکار نہ ہونے پائیں اور یہ تو آپ مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں"۔

(۴) میرے لئے بطریق مسنون دعاؤں اور ایصال ثواب کرنے کی کوشش کرنا۔

(۵) ملک کی حکومت کے قانون کے موافق اگر شدید ضرورت نہ ہو تو میرے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے فوٹو ضائع کر دیجئے گا یا لاپرواہی سے میں نے کسی اور موقع پر اپنی تصویر کھنچوائی ہو تو اس کو بھی ضائع کر دیں تاکہ میری وفات کے بعد میرا گناہ زندہ نہ رہے۔

(۶) بچے جب نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں تو خاندان کے بڑوں کے مشورے سے اور بچوں کی رضامندی کا بھی خیال رکھ کر، اور استخارہ کر کے سادگی سے نکاح کر دینا، لڑکیوں کے بارے میں خصوصاً کچھ تجربہ وسلیقہ دیکھ کر نکاح کرنا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور یاد رکھئے! ہمارے داماد دیندار ہونے چاہیں اس لئے کہ جس کا اللہ سے تعلق صحیح ہو اس کی دنیا و آخرت دونوں سنور جاتی ہیں، اس لئے دیندار داماد ڈھونڈنے کی کوشش کیجئے گا۔

(۷) ہاں ایک بات یاد رکھئے گا، بہوؤں کیلئے تو ان کی شادی کے فوراً بعد ہی الگ رہائش کا بندوبست کر دیجئے گا کہ اس زمانہ میں بہو کا سگی ساس سے ہی نباہ ایک مشکل مرحلہ ہے چہ جائیکہ آنے والی بہو کی ساس بھی اگر سوتیلی ہو تو بالکل ہی مزاج نہ بنا پھر نہ دن کا چین رہے گا اور نہ رات کا آرام اور اس چکی میں پسنے والا ہمارا لخت جگر ہی ہو گا۔

لہٰذا نکاح کی سادی تقریب منعقد کر کے اور دیگر فضولیات سے رقم بچا کر یہی رقم بیٹے بہو کیلئے علیحدہ رہائش کا بندوبست کرنے پر استعمال کر دیجئے گا، اس کے بہتر نتائج کا آپ خود بھی مشاہدہ کریں گے۔

والسلام

آپ کی رفیقہ حیات

....

آخری گذارش

ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہئے کہ کتاب طریقہ وصیت پڑھ کر اپنی وصیت ضرور لکھیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

چند لفظوں میں خلاصہ کتاب

یہاں پر ہم اس کتاب کا خلاصہ لکھتے ہیں تاکہ یہ مختصر سی تحریر آپ بار بار پڑھیں اور خود کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

(۱) میاں بیوی جب تک نیک نہیں ہوتے تب تک ایک نہیں ہوتے اس لئے خود بھی نیک بنئے اور اپنی اہلیہ کو بھی نیک بنانے کی کوشش کیجئے۔

(۲) شادی ش کے تین نقطوں کے بغیر کرنے کی کوشش کیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت ہی خیر و برکات کا ظہور ہوگا۔

(۳) مہر فاطمی (ایک سو اکتیس تولہ تین ماشہ' چاندی یا اس کی قیمت) مقرر کیجئے اور فوراً ادا کرنے کی کوشش کیجئے کہ یہ بہت ہی بہتر ہے۔

(۴) جہیز کا مطالبہ نہ زبان سے نہ دل سے کیجئے یہ مرد کی غیرت کے خلاف ہے کہ وہ بیوی سے کسی قسم کے مالی مطالبات کرے یا اس کی تمنا کرے جو کچھ مانگنا ہو وہ اللہ ہی سے مانگے۔ اور پھر کوشش شروع کر دیجئے۔

(۵) حتی الامکان الگ رہنے کی کوشش کیجئے اس زمانے میں دو بہوؤں جیسی مختلف المزاج بلکہ ضد المزاج شخصیتوں کا اکٹھا رہنا اور پھر اس پر چھوٹی نند اور ساس کے ساتھ رہنا گھر کی رہی سہی خوشگوار فضا کو مکدر بنا دیتا ہے۔ ہمارا کئی ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑا کہ چار بھائیوں کے لئے ایک روٹی کافی ہوتی تھی اور شیر شکر کی طرح رہتے تھے لیکن شادی کے بعد دیورانیوں جیٹھانیوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے شیر شکر ہونا تو درکنار وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے چاہے چھوٹا سا کرایہ کا مکان ہی ہو یہ بہتر ہے بڑے گھر میں ساتھ رہنے سے جہاں دیورانیاں جیٹھانیاں ساتھ ہوں دینی فضا نہ ہونے کی وجہ سے آج دیورانیاں جیٹھانیاں آپس میں حسد بغض غیبتیں وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہو کر بھائیوں کے درمیان اختلاف پیدا کر دیتی ہیں اور نئی نسل جب گھر کی ناخوشگوار فضا دیکھتی ہیں تو ان کے اندر کی روحانی اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نفسیاتی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ دو بہوئیں ساتھ نہ رہیں۔

(۶) بیوی سے محبت پیدا ہونے کے لئے اکسیر نسخہ اور بہترین تعویذ یہ ہے کہ آپ اپنی نگاہوں کی حفاظت کیجئے جن کو دیکھنا اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے جو انہیں دیکھتا ہے کبھی بھی اپنی بیوی سے سچی محبت نہیں کر سکتا چاہے وہ کتنی ہی حسین ذہین کیوں نہ ہو لہٰذا نامحرم عورتوں سے خصوصاً بھابھیوں اور خالہ زاد ماموں زاد سے اپنی نگاہ کی حفاظت کیجئے۔

(۷) ایک اصول ہمیشہ یاد رکھئے عورت کی فطرت میں ہے کہ تعریف سے خوش ہوتی ہے اس لئے خوشگوار ازدواجی زندگی گذارنے کے لئے اپنی بیوی کی تعریف ضرور کیجئے۔ اس سے آپ کی گھریلو بہت سی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی اور بہت سی شکایتیں دور ہو جائیں گی۔

(۸) میاں بیوی کے بہت سارے جھگڑوں کا جب تجزیہ کیا گیا اور اصل وجہ پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ نوے فی صد جھگڑے شوہر کے گھر سے نکلتے وقت یا دفتر سے واپسی کے وقت گھر میں داخل ہوتے ہوئے وقوع پذیر ہوتے ہیں لہٰذا ان دو وقتوں میں خوب خیال رکھئے اور شیطان کو بہکانے کا موقع نہ دیجئے یاد رکھئے دو مسلمانوں میں جھگڑا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دور کر دیتا ہے۔

(۹) والدہ سے الگ رہتے ہوئے اپنی بیوی کے ذریعے انہیں ہدیے دلوائے اور اکثر پکا پکایا کھانا بھجوایئے اور خود بھی ان کے گھروں میں خالی ہاتھ نہ جایئے ' کچھ نہ کچھ ہدیئے ضرور لے کر جائیں اور اگر ساتھ رہتے ہیں تو والدہ کو اس بات کا احساس نہ ہونے دیجئے کہ میرا بیٹا بیوی سے زیادہ محبت کرنے لگا ہے میرے مقابلے میں۔

(۱۰) یاد رکھئے! بچے بچے ہی ہوتے ہیں انہیں بزرگ نہ سمجھیں ان کی وجہ سے اپنی بیوی سے جھگڑا نہ کریں ایک دن گھر کا پورا چارج سنبھال کر دیکھیں ان شاء اللہ سب کچھ سمجھ آجائے گا۔ اسی طرح بچوں کی تربیت کی خاطر اور زچہ بچہ کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے دو بچوں کے درمیان مناسب وقفہ یا شرعی عذر کی حالت میں لمبا وقفہ کر لیجئے یہی مناسب ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے وظیفے

میاں بیوی میں یا گھر میں کسی میں بھی اختلاف ہو تو اسکے لئے مختلف وظیفے لکھے جاتے ہیں اہتمام سے اس پر عمل کریں اور پھر خوب لجاجت کے ساتھ دعا مانگیں کہ اے اللہ ہم دو میں یا ان دو میں سچی محبت پیدا فرما۔

(۱) دو مسلمانوں میں اختلاف یا جھگڑا شیطان کی سب سے بڑی کامیابی ہے، جھگڑا نیکیوں کو ایسے ہی مونڈتا ہے جیسے استرا بالوں کو مونڈتا ہے، بڑے سے بڑے سمندر گھر کی بے اتفاقی کی وجہ سے خشک ہو جایا کرتے ہیں اسلئے جھگڑے سے بچنے کیلئے شیطان مردود سے بچنے کی بہت زیادہ فکر کی جائے جن چیزوں سے گھروں میں شیاطین آتے ہیں ان سے بچا جائے اور جن اعمال سے شیطان سے حفاظت ہوتی ہے ان اعمال کا اہتمام کیا جائے اسلئے ایک عمل یہ کرے کہ گھر میں سورہ بقرہ کا ختم کرے، جن میاں بیوی میں جھگڑا ہو تو شوہر یا بیوی کوئی بھی گھر میں سورہ بقرہ پڑھ کر اپنے اوپر اور پورے کمرے پر دم کر دے۔

حدیث میں آتا ہے **والذی نفس محمد بیده ان الشیطان لیخرج من البیت أن یسمع سورة البقرة تقرافیه.**

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ شیطان اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا جسمیں سورہ بقرہ تلاوت کی جائے۔ (کتاب الزہد والرقائق ص ۶۰۹، ج اول حدیث ۷۴۰)

اور اسکے ساتھ اسکا اہتمام کیا جائے کہ گھر میں کسی جاندار کی تصویر نہ ہو، یہاں تک کہ دوا کے ڈبے پر، یا پوڈر کے ڈبے پر جو تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں اسکو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بھی کاٹ دیں یا اسٹیکر چپکا دیں۔

(۲) گھر میں کثرت تلاوت کا اہتمام کریں، حدیث میں آتا ہے

البیت یتلی فیه کتاب الله کثر خیره، وحضرته الملائکة وخرجت منه الشیطان، وان البیت الذی لم یتل فیه کتاب الله ضاق بأهله وقلّ خیره، وحضرته الشیاطین وخرجت منه الملائکة.

(کتاب الزہد والرقائق ص ۲۰۹ حدیث ۷۳۹)

جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اسمیں خیر و برکت زیادہ ہو جاتی ہے ملائکہ اسمیں حاضر ہوتے ہیں اور شیطان نکل جاتا ہے، اور جس گھر میں تلاوت نہ ہو وہ گھر لوگوں پر تنگ ہو جاتا ہے، اسمیں خیر و برکت کم ہوتی ہے شیطان اس گھر میں اپنا مسکن بنالیتے ہیں، فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں، اسلئے ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہئے گھر میں روزانہ تلاوت کا خوب اہتمام کریں۔

(۳) شوہر اس بات کا اہتمام کرے کہ گھر میں جب بھی داخل ہو تو پہلے دو رکعت پڑھے اسی طرح گھر سے باہر جانا ہو تو پہلے دو رکعت پڑھ کر باہر نکلے، اس سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی فائدہ ہوگا، ایک شخص نے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد انکی بیوی سے نکاح کیا اور فرمایا تم جانتی ہو میں نے تم سے نکاح کیوں کیا؟

پھر فرمایا کہ میں نے تم سے نکاح اسلئے کیا کہ تم مجھے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کے بارے میں بتلاؤ کہ انکے گھر میں کیا معمولات تھے تو انکی اہلیہ نے فرمایا:

کان اذا اراد ان یخرج من بیته صلی رکعتین، فاذا دخل داره صلی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

رکعتین واذا دخل بیته صلی رکعتین لا یدع ذلک ابدا.
جب وہ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور جب گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور اس عمل پر ہمیشہ مداومت فرماتے تھے۔

(کتاب الزہد ص ۶۷۷ ج ۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:
ما خرج رسول اللہ ﷺ من عندی قطّ إلاّ صلّی رکعتین.

(کتاب الزهد ص ٦٧٧ ج ٢)

حضور اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلے ہیں تو دو رکعت پڑھ کر نکلے ہیں۔
لہذا دو رکعت کا اہتمام ہر مرد و عورت کو کرنا چاہئے، فرضوں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ان نوافل کا اہتمام خیر و برکت کا سبب ہوگا۔

(۴) منزل پڑھنے کا اہتمام کریں، اسکو پڑھیں اور گھر میں دم کر دیں ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی بہت ہی فائدہ ہوگا۔

(۵) آیت کریمہ سو مرتبہ پڑھ کر محبت کیلئے دعا مانگیں۔

(٦) لاحول ولا قوة الا باللہ، ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں۔

ان تمام وظائف کے اہتمام سے بہت ہی فائدہ ہوگا مستقل پابندی سے پڑھیں اور اہتمام سے گناہوں سے بچیں اور بچانے کی کوشش کریں کہ کسی طرح کوئی ایسا کام نہ ہونے پائے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں، اسلئے کہ اللہ کی ناراضگی کے ساتھ دنیا و آخرت کی کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی،

اور اگر کبھی گناہ ہو بھی جائے تو فوراً توبہ استغفار کرے، گناہوں کی معافی مانگنے کیلئے "استغفار کی ستر دعائیں" کتاب خرید کر اس کتاب میں سے روزانہ استغفار پڑھے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

امتحانی پرچہ

محترم شوہر صاحبان مندرجہ ذیل سوالات کو غور سے پڑھئے اور ہر سوال کو کم از کم تین بار تو ضرور پڑھئے۔ پھر ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر سچ سچ جواب دیجئے۔ اگر جواب "جی ہاں" کی صورت میں ہے تو ۱۰ نمبر لگا دیجئے اور اگر کسی سوال کا آدھا جواب "جی ہاں" اور آدھا جواب "جی نہیں" میں ہے تو اس صورت میں پانچ نمبر لگا دیجئے۔ اسی طرح اگر جواب جی نہیں کی صورت میں ہو تو آپ کو صفر ملے گا۔ ہر سوال کے آگے جواب لکھنے کی جگہ خالی ہے، آپ وہاں ضرور جواب بھی لکھئے اور آگے نمبر لگا دیجئے۔

سوال نمبر-۱: کیا آپ فجر کے وقت اٹھ کر دعا و تلاوت اور تسبیحات وغیرہ سے فارغ ہو کر نہایت پیار و محبت سے اپنی اہلیہ کو جگاتے ہیں۔ ساتھ ہی بچوں کو جگا کر نماز پڑھواتے ہیں اور بڑے بچوں کو مسجد میں تکبیر اولیٰ کے اہتمام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے لے کر جاتے ہیں؟

جواب: ....

نمبر....................

سوال نمبر-۲: کیا آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق اپنی اہلیہ کو شرعی پردے کے ساتھ ہر ماہ یا دو ماہ میں کسی جائز تفریح (یعنی جس میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو) پر لے کر جاتے ہیں؟

جواب: ....

نمبر....................

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سوال نمبر۔ ۳: کیا آپ اپنے گھر میں کسی بھی مقررہ وقت پر روزانہ اہتمام کے ساتھ فضائل اعمال وفضائل صدقات کی تعلیم کرواتے ہیں؟ جس میں گھر کے تمام افراد بیٹھیں سوائے نامحرم عورتوں کے کہ وہ پردہ میں سنیں یا عورتیں الگ عورتوں میں تعلیم کروائیں؟

جواب: ....

نمبر................

سوال نمبر۔ ۴: کیا آپ اپنی اہلیہ کو ہفتہ وار مستورات کی اجتماعی تعلیم اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد مکی مسجد یا مسجد بیت المکرم (مستورات کے بیان میں) یا کسی اہل حق بزرگوں کے اصلاحی بیانات میں لے کر جاتے ہیں؟

جواب: ....

نمبر................

سوال نمبر۔ ۵: کیا کبھی آپ اپنی بیوی کے متعلق والدہ صاحبہ یا بہنوں کی طرف سے کوئی شکایت سن کر بجائے فوراً ڈانٹنے ڈپٹنے یا خدانہ کرے مارنے پیٹنے کے کچھ وقت (یعنی کم ازکم دو نمازوں کا وقفہ) گزرنے کے بعد نہایت پیار ومحبت اور ملائمت اور نرمی سے اپنی اہلیہ کو سمجھاتے ہیں؟

جواب: ....

نمبر................

سوال نمبر۔ ۶: کیا کبھی آپ نے اپنی والدہ محترمہ یا ہمشیرہ صاحبہ کی کوئی شکایت اپنی بیوی سے سن کر اپنی والدہ یا ہمشیرہ کو بجائے کوئی نازیبا الفاظ کہنے بلکہ اف تک کرنے کے، اپنی بیوی ہی کو حکمت، بصیرت سے صبر اور عیب چھپانے کے فوائد فضائل سمجھائے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہیں؟ اور بیوی کو "اصلاحی خطبات" حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کے مواعظ کا مطالعہ کروایا ہے؟

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر۔ ۷: اگر آپ اپنی بیوی بچوں سمیت اپنے والدین اور بھائیوں بہنوں کے ساتھ رہتے ہیں اور وہاں آئے دن ناچاقیاں ہوتی رہتی ہیں تو کیا آپ نے الگ گھر میں رہنے (اگرچہ کرایہ ہی کا ہو) یاکم ازکم باورچی خانہ الگ کرنے کی کوشش کی ہے؟

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر۔ ۸: کیا آپ اپنے والدین سے الگ رہتے ہوئے اپنی بیوی بچوں کو اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے پاس اکثر بھیجتے ہیں۔ ساتھ ہی ان کے ذریعے اپنے والدین، اور بھائیوں بھابھیوں اور بہنوں کو تحفے تحائف دلواتے ہیں؟

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر۔۹: کیا آپ نے اپنا وصیت نامہ لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی اہلیہ اور والدین کو ترغیب دے کر ان سے وصیت نامہ لکھوالیا ہے؟ اور اس کے لئے "طریقہ وصیت" اور "احکام میت" ان دو کتابوں کا مطالعہ کتنے مرتبہ کیا ہے؟

جواب: ....

نمبر..............

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سوال نمبر۔ ۱۰: کیا آپ اپنی بیوی کو ہر ماہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق بغیر حساب مانگے کچھ جیب خرچی دیتے ہیں؟

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر۔۱۱: کیا آپ کے بچے کسی صحیح دینی ماحول میں دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟اگر نہیں تو (کیا آپ نے اس سلسلے میں کسی عالم خصوصاً ان علماء کرام نے جن کے نام اور فون نمبر اس کتاب کے آخر میں درج ہیں کبھی مشورہ کیا ہے اگر نہیں تو کب کریں گے) آج سے اس کی فکر کیجئے اور دعا کیجئے' اور علماء کرام سے مشورہ کیجئے

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر۔ ۱۲ : کیا آپ اپنی اہلیہ کی کسی کوتاہی پر بجائے مناظرہ کرنے کے اس کو داعیانہ انداز میں سمجھانے کے علاوہ اس کے لئے خوب خوب دعائیں مانگنے کا اہتمام کرتے ہیں کہ اللہ پاک ان کو صحیح معنوں میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے؟کتنی مرتبہ اس کے لئے آپ نے صلوۃ الحاجت پڑھ کر دعا مانگی ہے؟

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر۔۱۳ : کیا آپ گاہے بگاہے اپنی اہلیہ کے بناؤ سنگھار کی' سلیقے سے پہناوے کی' چیزوں کو قرینے سے رکھنے کی' محنت سے پکائے ہوئے کھانوں کی نہ چاہتے ہوئے بھی تعریف اس انداز اور ان الفاظ سے کرتے ہیں کہ اس کا حوصلہ اور اعتماد بڑھے اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اسے قلبی اطمینان نصیب ہو؟

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر۱۴: ۔۔: اگر آپ کی شادی کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا تو کیا آپ معتبر مفتیان عظام سے تحقیق کرکے دو بچوں کی پیدائش میں مناسب وقفہ کرنے کے لئے عارضی مانع حمل کی تدابیر اختیار کر رہے ہیں؟ اس نیت سے کہ

(الف) زچہ بچہ صحت مند رہیں۔

(ب) ہر ہر بچے پر ماں باپ انفرادی توجہ دے سکیں۔

(ج) ایک بچہ مکمل طور پر ماں کا دودھ پی کر فارغ ہو اور اپنے چھوٹے موٹے بشری تقاضے خود پورا کرنے لگے پھر دوسرا دنیا میں آئے۔

جواب: ....

نمبر..............

سوال نمبر ۱۵ ۔: اگر آپ کا گھر طوطا، مینا، چڑیا جیسے حسین و دلفریب بچوں کے نغموں سے چہچہا رہا ہے تو کیا ان معصوموں کی کسی غلطی یا کوتاہی پر آپ انہیں معاف کر دیتے ہیں۔ اس نیت سے کہ اس عمل پر اللہ تعالیٰ بھی مجھے معاف فرمائیں گے، اور میرے بیوی بچوں کے دل میں میری سچی محبت بیٹھ جائے گی اور وہ مجھے ظالم نہیں سمجھیں گے اسی طرح اگر واقعی کوئی نقصان ہو گیا ہو تو بجائے ڈانٹنے یا مارنے کے نہایت صبر و تحمل اور برداشت سے کام لیتے ہوئے ایسی مثبت تدابیر اختیار کرتے ہیں جن سے آئندہ نقصان نہ ہو؟

جواب: ....

نمبر..............

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سوال نمبر۔۱۶: اگر آپ اور آپ کی اہلیہ کا مزاج آپس میں مل گیا ہے اور آپ دونوں میں خوب نبھ رہی ہے تو کیا آپ زیادہ سے زیادہ شکرانے کے نوافل ادا کرنے کا اہتمام کرتے ہیں؟

جواب: ....

نمبر............

سوال نمبر۔۱۷: اگر خدانخواستہ آپ کا اپنی اہلیہ سے مزاج نہ مل سکا ہے تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ اس کتاب میں دی گئی ہدایات کے مطابق تدابیر اختیار کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں اہل حق بزرگوں اور معتبر علمائے کرام سے مشوروں کے لئے رابطہ کر رہے ہیں؟

جواب: ....

نمبر............

سوال نمبر۔۱۸: کیا آپ نے اس بات کا پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اپنی پچھلی زندگی اور اپنے متعلقہ افراد یعنی ماں باپ، بھائی بہن اور بھابھی وغیرہ کی کوئی ایسی بات (ایسا راز) اپنی اہلیہ کو کبھی کبھی نہیں بتائیں گے .... کہ جس کے نتیجے میں اگر کبھی کوئی ہلکی پھلکی جھڑپ آپ دونوں کے درمیان ہو جائے تو اہلیہ کے منہ سے کوئی ایسا طعنہ نکل جائے جو اس چھوٹی موٹی لڑائی کو جنگ عظیم کی شکل دے دے؟ (مثلاً تمہاری ماں کی کبھی تمہارے باپ سے بنی ہے جو میری تمہارے ساتھ نبھے گی) یا اہلیہ کے منہ سے کبھی بات باہر نکل گئی جس سے آپ کی اور خاندان کی بے عزتی ہو سکتی ہے اور جو راز آپ مرد ہوتے ہوئے نہ سنبھال سکے وہ عورت کیسے سنبھالے گی؟

جواب: ....

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نمبر..........

سوال نمبر-۱۹ : کیا آپ اس بات (محاورہ) پریقین رکھتے ہیں کہ "کھلائے سونے کا نوالہ دیکھے شیر کی نظر سے"یعنی آپ اپنی اہلیہ کی تمام جائز خواہشات کو اپنی مالی استطاعت کے مطابق پورا کرنے کے باوجود' اس کے تمام جائز نخروں کو اٹھانے کے باوجود اس کے ساتھ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کے باوجود اپنی اہلیہ اور بچوں کو ادب وتہذیب سکھانے کیلئے اللہ رب العزت کے احکامات کو جاری کرنے کیلئے اپنا ایک خاص اور ضروری رعب تو قائم رکھے ہوئے ہیں؟

جواب: ....

نمبر..........

سوال نمبر-۲۰ : قو انفسکم و اھلیکم نارا -- الخ اے ایمان والو!" اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں" اس آیت کے تحت جتنی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے (یعنی بیوی بچوں کو دین دار بنانے کی بھرپور کوشش کرنا' ان کے ایمان اور اخلاق کے معیار کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنانے کیلئے اپنا ذہن اور جسمانی قوت خرچ کرنا وغیرہ) کیا آپ انہیں بہتر طریقے پر داعیانہ اسلوب کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

جواب: ....

نمبر..........

سوال نمبر-۲۱ : محترم شوہر صاحب کیا آپ ہمارے لئے اور اس کتاب کی تیاری میں جتنے احباب نے محنت کی ہے ان کے لئے اور اس کتاب میں جن بزرگوں کی کتب اور مواعظ اور مقالات سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے لئے دعائیں مانگنے کا اہتمام کرتے ہیں تاکہ اللہ پاک انہیں مزید محنت ولگن کے ساتھ کام کرکے بہتر سے بہتر کتب کی

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تیاری کی توفیق مرحمت فرمائیں؟

جواب: ....

نمبر.............

سوال نمبر۲۲ : کسی قسم کے قلیل یا طویل اسفار خصوصاً اللہ کے راستے میں جاتے ہوئے کیا آپ اپنی اہلیہ سے اپنی ترش روی کی' بے جا ڈانٹ ڈپٹ کی' دل توڑنے والی باتوں اور کاموں کی سچے دل سے معافی مانگتے ہیں تاکہ اس کا دل آپ کی طرف سے صاف ہو جائے اور وہ آپ کیلئے خیروعافیت کی دعا بھی کرے اور آپ کے انتظار میں اس کی گھڑیاں بیتیں؟

جواب: ....

نمبر.............

سوال۲۳: اگر آپ کو اپنی بیوی سے وقت پر کام نہ ہونے کی شکایت ہے' یا وہ آپ کی توقعات پر پوری نہیں اترتی۔ یا آپ بیوی سے متعلق اپنی والدہ اور بہن کی بتلائی ہو تمام شکایتوں کو درست سمجھتے ہیں۔ تو کیا آپ نے کبھی خود تین دن گھر کے پورے کاموں (مثلاً چھوٹے بچوں کے کپڑے بدلنا بڑے بچوں کو اسکول کی تیاری' پورے گھر کی صفائی' باورچی خانہ کا پورا انتظام وغیرہ) کی ذمہ داری سنبھال کر خود کو اپنے بلند معیار پر پورا پایا ہے اگر نہیں تو ذرا صرف تین دن ہی صبح سے شام تک یہ سب کام خود کرکے دیکھ لیجئے اور پھر جواب دیجئے کہ اب بھی آپ بیوی صاحبہ سے یہی مطالبہ کر رہے ہیں؟

جواب: ....

نمبر.............

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

محترم شوہر صاحب! اس امتحانی پرچہ کی فوٹو کاپی کروا کر جوابات اپنی الگ کاپی میں لکھیں پھر حاصل شدہ نمبرات کو جمع کیجئے لیکن پھر سوچ لیجئے اگر کسی سوال کا جواب غلط دیا ہو تو آپ ہمیں دھوکا نہیں دے رہے بلکہ خود کو دے رہے ہیں۔ لہٰذا دوبارہ غور کر کے صحیح صحیح جواب لکھیں یہ سوچ کر جواب لکھیں کہ موت کے بعد مجھ سے یہ سوالات پوچھے گئے تو کیا یہی جواب دے سکوں گا۔

جمع کرنے کے بعد اگر آپ کے نمبر ۲۳۰ ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کامیاب شوہر ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کو دنیا اور آخرت میں سکون عطا فرمائے اور آپ کی ازدواجی زندگی کے سارے مسائل کو حل فرما دے۔ اگر آپ کے نمبر ۲۰۰ سے کم ہیں تو محترم آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں صرف تھوڑی سی جدوجہد اور صبر کی ضرورت ہے پھر اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا شمار بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک بہترین شوہروں میں ہونے لگے گا۔ اسی طرح اگر آپ کے نمبر ۱۰۰ سے کم ہیں تو اب آپ کو اپنی دنیوی واخروی زندگی کی بہتری کے لئے پریشان و فکر مند ہو جانا چاہئے اور جن امور میں آپ خود کو کوتاہ محسوس کریں ان میں خود کو مستعد کرنے کے لئے آپ ایک تو خوب دعائیں مانگیں پھر پکا عزم و ارادہ کریں کہ میں آئندہ بیوی بچوں کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا اور دوسروں کو اس کی دعوت دیں ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوتاہیوں کو ختم فرما دیں گے۔

اگر خدانخواستہ آپ کے ۵۰ سے بھی کم نمبر ہیں تو آپ اسی وقت صلوۃ التوبہ پڑھئے اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر اپنی خامیوں اور غلطیوں کی معافی مانگئے اور آج سے ہی نیا عزم کر لیجئے کہ آئندہ کبھی ایسی غلطیاں نہیں کروں گا اسی طرح اللہ کے راستے میں اپنی اصلاح و تربیت کی نیت سے وقت لگائیے، اور ماہر علما کرام و اہل حق بزرگوں سے مشورہ کیجئے، ہم اس کتاب کے اخیر میں علما کرام کے فون نمبر اور خط کے پتے لکھ رہے ہیں ان سے رابطہ قائم کریں۔ اور آخر میں اللہ پاک کا خوب شکر بھی ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کتاب کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی اور آپ کو توبہ کی توفیق

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہوئی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ساری دنیا کے مسلمان زوجین میں خوب خوب محبت ومودت اور ہمدردی وخلوص پیدا فرمائے۔ آمین!

درخواست دعا اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی توفیق سے جو مضامین تیار تھے وہ چھپنے کیلئے دیدیئے گئے ہیں' اس کے علاوہ بعض ضروری مضامین رہ گئے ہیں' آپ سے عاجزانہ گزارش ہے فرض نمازوں کے بعد اور تہجد میں ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے گا' اگر دوبارہ فرصت ملی تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا دوسرا حصہ ''مثالی باپ'' کے نام سے وجود میں آجائے گا۔

ہماری چند اہم کتابیں

احسن الفتاوی اول
اسوۂ رسول اکرمؐ
احسن الفتاوی دوم
تعبیر الرویا کلاں
احسن الفتاوی سوم
تلخیص حجۃ اللہ البالغہ
احسن الفتاوی چہارم
اسلام اور جدید معیشت وتجارت
احسن الفتاوی پنجم
سفر نامہ لاہور ولکھنؤ
احسن الفتاوی ششم
احسن الفتاوی ہفتم
تحفۂ دولہن
اصلاحی نصاب
تحفۂ دولہا

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

کے

شہرۂ آفاق فتاویٰ کا نادر مجموعہ

احسن الفتاویٰ

(کامل مبوب، ۸ جلدوں پر مشتمل)

دورِ حاضر کا مقبول ترین مجموعہ فتاویٰ

❖

اس سائنسی دور کے نئے تقاضے اور جدید مسائل قرآن اور سنت کی روشنی میں یہ مجموعہ فتاویٰ تحقیق اور تعمق نظر کی وجہ سے اس حد تک شہرت حاصل کر چکا ہے کہ بڑے بڑے اکابر علماء اور مفتیانِ کرام بھی اس سے استفادہ بلکہ استناد کرتے ہیں۔ شاید ہی ملک کا کوئی ایسا دینی ادارہ ہو جس کا دار المطالعہ اس کتاب کی زینت سے خالی ہو۔

زمانۂ جدید کی ایجادات، نت نئے فتنوں اور خود ساختہ باطل مذاہب کے احکام صراحۃً قدیم کتب فتاویٰ میں بیان نہیں کیے گئے ہیں جن کی اس دور میں سخت ضرورت تھی۔ یہ مجموعۂ فتاویٰ اس کمی کو پورا کرتا ہے اور یہی اس کتاب کی خصوصیت اور وجہ مقبولیت ہے۔

پہلے یہ تمام فتاویٰ ایک ہی جلد میں تھے لیکن اب حضرت مفتی صاحب موصوف کے مزید فتاویٰ اور گرانقدر علمی تحقیقات کو شامل کر کے اس کو مرتب کر کے آٹھ جلدوں میں نہایت عمدہ کاغذ اور بہترین عکسی طباعت کے ساتھ۔ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

قیمت ۸ جلد ۱۱۹۰ صفحات ۲۴۵۰

[illegible]

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

Tohfa-e-Dulha

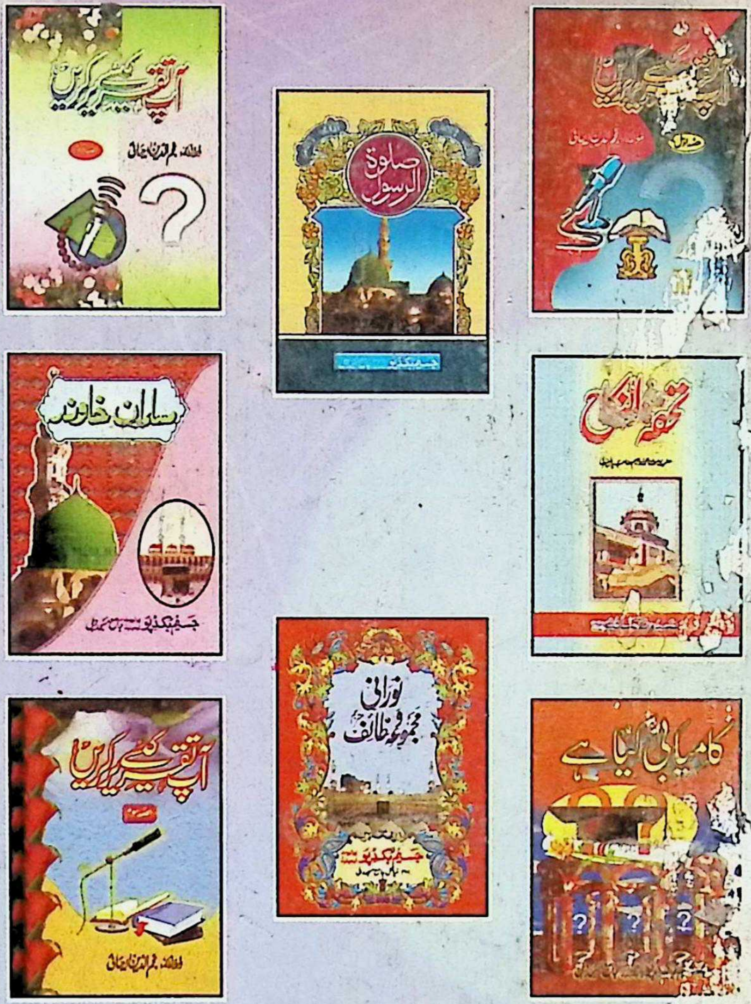

Jaseem Book Depot Pvt. (Ltd.)
401, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 Ph. : 3253201

Rs. 90.00

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar